اطلاع

فهرست کتاب فیروز نامهٔ ترک یعنی خلاصهٔ تاریخ روم

تمت

شبیہ مرزا فیروز حسین صاحب دہلوی



إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ

حسب الارشاد عالیجناب مرزا فیروز حسین صاحب انجم نگار دہلوی زیر نگرانی

جناب محمد اسمعیل خان صاحب دام اقبالہما

ظفرنامہ ترک یعنی خلاصۂ تواریخ روم

۱۲۹۴

مولفۂ فقیر نحیف شاہ صادق الحسینی چشتی شریف جسکا منشی جعفر حسین صاحب

سب انسپکٹر مدارس مدراس نے انگریزی کتاب تاریخ سے ترجمہ کیا بخط سید شہاب الدین صاحب

مطبع فخر زینۃ واقع مدراس میں مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غالب حقیقی یعنی خداے معبود کی حمد کرنی تو خیر مغلوبان عبودیت کے منہہ کی زبان اُتنی کہان کہ اوسکا نام ہی اس سے لیا جاے - اور نہ زبان کا وہ منہہ کہ اوس خلّاق غالب و مغلوب کی ستایش تو کجا لفظ ستایش ہی کہنے کو کہا جاے چشم حق بین سے قدرت خداے توانا دیکھئے زرّہ زرّہ سے غالبیّت و مغلوبیّت کا جلوہ دیکھئے اگر ایک مغلوب ایک غالب نہوتا تو کوئی کسی کا طالب نہوتا

عجیب معرکۂ امتحان ہے عالم
شریف یان کوئی مغلوب کوئی غالب ہے

اور جو یون نہوتا تو حضیض و اوج زمین و آسمان گدا و منعم زرّہ و مہر درخشان کا جلوہ ایک ہوتا ایک ہی طرح پہ عالم بد و نیک ہوتا لیجئے کیا گل فسانہ دست برد خزان سے باوجود ہمہ تن گوشی بجان بیتابی کچھہ نہ سنکر دو پوش

نہین اور کبھی شمع ہو کے طمانچون سے باد این تیز زبانی کچھ نہ کہکر خاموش نہین باد خاک پر غالب ہی آب آتش
کا مغلوبیت کا طالب ہی سایہ پر تسلط نور بین من الامس ہی ظلمت پر حکومت روشنی اظہر من الشمس
ہی۔ نجوم پیادہ ماہ پر آفتاب غالب نہین تو اور کیا ہی القمر مستفاد من نور الشمس سے روشن یہ ماجرا
ہی حضرت اوس ہی کو دیکھئے نہ باوجود اولیت جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین تاجدار لولاک لما
صاحب سریر دنی فتدلی باعث وجود عالم و محکوم وجہ ظہور عالم و معلوم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ
وآلہ التحیۃ والثنا کے زیر نگین ہے بلکہ سارے انبیا و رسل ورد نام نامی آنحضرت یعنے اسن حوشن
کبیر و حصن حصین مین راحت قرین رہے **مولف** ذا تین احمد مرسل کے شرف سارے ہین قد سب تو
سب ایک اوسی نام پہ چھٹکارے ہین؛ حضرت ابو بکر صدیق نے صداقت مین غلبہ پایا اور حضرت
عمر فاروق نے عدالت بے انتہا مین اور حضرت عثمان ذی النورین نے حیا مین رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا علی
اسد اللہ الغالب حضرات سنئے کہ جور آسمان سے دل جو گھبرایا تو میری زبان پر کس شیر نیستان ولایت و امامت
کا نام آیا اب ساری مشکلین ضرور حل ہو جائین گی تو بہ حل ہوگئین اب وہ مصیبتین ہمارے سر
نہ آئین گی جب ہم عرصۂ تحریر مین مثل زبان قلم یا ترکان ثابت قدم شیرانہ قدم بڑھائینگے تو
مدعیان روباہ وش روسیون کی طرح بے سروپا ہو کر بھاگ ہی جائینگے - الحمد للہ رب العالمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سید المرسلین وآلہ الطاہرین واصحابہ الماجدین -

وجہ تالیف کتاب

حضرات شایقین علم تاریخ مژدہ کہ اب معرکۂ روم و روس ہمارے شہسوار کلک عنبرین سلک کے درپیش ہی امتثالاً
للامر دست و زبان سے ساتھہ یہہ عقیدت اندیش ہی اب نام نامی سناؤن کہ کس نے مجھہ ناچیز صادق
الحسینی نام تخلص **شریف** کو یہہ حکم فرمایا اور فقیر حقیر کس قدرشناس کا حکم بجالایا سنئے کہ کون مجھہ پا
بدامن عزلت کشیدہ و روئے قدردانی ندیدہ کا آمر ہی اور مین مامور ہون اور کون اس دید تنوعات عالم
سے حیرت اندوختہ و چشم بر پشت پاے خجالت دوختہ کا ناظر ہی اور مین منظور ہون **مؤلف** شادم
از ہمدمی بیکسی خویش **شریف** ؛ سخن این است منم گرچو منی میدارم ؛ بتقریب ذکر سخاوت عالی
مجھہ مین اور حاتم مین مناظرہ سہی مگر مین اوس پر یون غالب کہ تیرا قصہ دیدہ نہین شنیدہ ہی اور بتوصیف
عدالت گرامی مجھہ مین اور نوشیروان مین مباحثہ سہی اور وہ مجھہ سے یون مغلوب کہ تیرا عدل بشہادت
امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بدرجۂ ثبوت نارسیدہ ہی - مرحبا یا حضرت ظہوری کیا بات میرے اس دعوے
پر آپکی یہہ دلیل بھی کچھہ کم نہین ثبوت مدعا مین اب کسی طرح کا شک یکقلم نہین **ہے** تفاوت کفر و
دین آمد بمعنی ؛ میان عدل او تا عدل کسری ؛ حکومت گاہ عالی کا نام شہرستان دل ہی دست و زبان مبارک
کو دیوان فیض و کرم مین عہدۂ وزارت و صدارت حاصل ہی دیکھئے کہ اب کے جنگ روم و روس مین اعانت
مجروحان و بیوگان و یتیمان ترک مین بواسطۂ دست و زبان آپ نے کیا کچھہ سعی نفرمائی ہزار ہا روپے کی
مدد ذاتی کے سوائے فراہمی چندے کی بات بنائی اسپر بھی بس نکر کے یہہ کتاب نایاب ہم فال و
ہم تماشا یا ہم خرما و ہم ثواب جو مسمّی بہ **فیروز نامۂ ترک** یعنے خلاصۂ تواریخ روم ہی اور کئی معتبر کتب تواریخ سے

مستنبط ہو کے مع تصاویر شاہانِ روم و نقشہ ہاے ممالک کئی فصلوں پر منقسم ہے اسکا اہتمام طبع بھی

سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین اس غرض سے اپنے ذمے لیا کہ جب یہہ بھی بخرچ ہزارہا روپے چھپ جائے

تو رؤسا و والیانِ ملک کے درباروں مین پیش ہو کر جو کچھ مبلغ بسبیل عطیہ و قیمت ہاتھ آئے

وہ بھی روم ہی کو ابلاغ پائے واقعی کہ اس کتاب کے اشترا مین دو فائدے متصور ہین یہان

تو گھر بیٹھے سارے ملک روم کی سیر کامل ہے اور وہان بعوض اعانت دین پیشگاہِ ایزد باری سے

سب کچھ حاصل ہی اس تمہید پر بھی جب آپکا نام مبارک معلوم نہوا تو سنئے کہ اوس مرجع فتح و نصرت

کا عالی جناب مرزا فیروز حسین صاحب انجم نگار دہلوی نام ہی حضور نواب

خیر النسا بیگم صاحبہ محتشمۂ رئیسۂ کرناٹک دام اقبالہا کے ایجنٹ ہین تخلص صبا مشہور خاص و عام

ہی لیجئے نامِ صبا کے لیتے ہی غنچۂ مقصود شگفتہ ہو گیا - ہر دل بستہ گرہ گل کی طرح وا ہو گیا آج کل مدراس

اس بادِ بہاری سے رشکِ گلشنِ ارم ہی سائل بے کھٹکے درِ دولت پر چلے آتے ہین جیب و دامن کو

گلہائے مقصود سے بھر لیکر نہال ہو جاتے ہین سہ لیا صبا کا جو ہین مین نے منہہ سے نام شریف

کھلی ہر ایک گرہ دل کی وہ بھی گل کی طرح ؛ یہہ بھی خوش قسمتی اہل مدراس ہی کہ ایک اور سردار نامدار

فخر یورپ مخزن العلوم مجمع الفنون منبع اشفاق مجسم الاخلاق فلاطون فطنت ارسطو فطرت اس

کار خیر مین شریک جناب فیروزی اساس ہے یعنے جناب کرنل یف یچ طرل

صاحب بہادر گورنمنٹ ایجنٹ جیپاک دام اقبالہ نے بھی بنا بر ترجمۂ اردو ایک

تاریخ انگریزی متضمن سوانح روم معہ تھا و یہ جسکا نام انگریزی مین تاریخ سلطنت عثمانیہ ہے عنایت

کی ہی شرکت اعانت مین داد یکدلی ویگانگی دی ہی۔ کچھ ہو اس کار خیر کے معاون ومددگار دو

ہین جو ہمیشہ شجاعان ترک کے عافیت طلب و ترقی جو ہین ع دو دل یک شود بشکند

کوہ را ٭ ہان ای شریف صداقت اساس بس در اجابت وا ہے دست دعا رسا ہی یار

جب تک شہرستان عالم مین غالب ومغلوب کا نام رہے ذات جناب مرزا فیروز حسین صاحب

دام اقبالہ باین قدرت و ناموری مرجع انام رہے آمین فآمین ثم آمین

فصل اول در احوال ظفر اشتمال سلیمان شاہ

بیت برہیگا حوصلہ ذکر زمان پاستانی ہی ٭ ادہر دیکھو کہ یہہ مردان جنگی کی کہانی ہی ٭ مورخین

راست گفتار کا بیان ہی وقائع نگاران صداقت شعار کی تحریر سے عیان ہی کہ جب چنگیز خان

نے اقلیم ایشیا کے ایک بڑے حصے کو جو ماتحت ایران تھا تاخت وتاراجی سے ویران کر دیا اور

بلخ کو بھی جو صوبۂ خراسان مین بے نظیر بلکہ رشک کشمیر بہت ہی شاداب اور نہایت پر رونق

شہر تھا سُنسان کر دیا نہ فقط خوارزم شاہ ہی کو اوسکے شہر یعنے بلخ سے نکالا تھا بلکہ روسا و

امرائے اطراف وجوانب کی بنائے قدرت کو بھی آپس کے خانہ جنگیون اور اوسکے متواتر

حملون نے متزلزل کر ڈالا تھا سلیمان شاہ ابن کیا خان رئیس شہر نیرہ حاکم تاتاریان آغوز ین

نے جو از روے حسب ونسب اوس قوم مین اعلیٰ اور اوصاف حمیدہ وخصائل پسندیدہ مین

کل رُوسا سے نزالا تھا ۶۱۱ سنہ ہجری نبوی مطابق ۱۲۱۴ سنہ عیسوی قبیلہ آغوزین کے پچاس ہزار تاتاریون

کے ساتھ اپنے وطن مالوف سے خروج کیا نیت یہی کہ جدید ملکون پر اپنی حشمت وعظمت کا سکہ

بٹھائے اور چنگیز خان کی طرح اپنی بھی فتح وفیروزی کا رنگ جمائے الحاصل مع فوج ظفر موج

نہایت تعجیل وکامیابی سے صوبۂ آذربایجان واقع سرحد شام کی راہ لی اور اثناے راہ

مین ہر شہر پر قابض ومتصرف ہوتا ہوا صوبۂ اہلاد تک جو ارمینیائے کبری کا ایک شہر ہی جا

پہنچا جب چنگیزی تاتاریون نے حریف کی آمد آمد دیکھی خود رفتگی نے آتش حسد کو اونکی

کانون سینہ مین بھڑکا یا کمال جوش وخروش سے ہنگامۂ ظلم وستم گرم کرکے ملک کو خاک

سیاہ بناتے ہوئے شعلۂ آتش کے طرح آذربایجان کے طرف قدم بڑھایا اودھر سلیمان شاہ

نے بہ لحاظ کثرت اعدا یا بامید عروج آیندہ ایشیائے صغر یعنے ملک شام سے نکل کر صوبۂ

آذربایجان کے قطعات درونی کے سمت پسپائی اختیار کی اور فوج بھی اوسی جگہہ فراہم ہوئی

جب لشکر نے بیکاری وآسودگی سے تنگ آکر بے صبری دکھلائی تو ۱۲۱۹ سنہ عیسوی مین ایشیائے

جنوبی کی ہوا سر مین سمائی پھر تو ہوا کی شکل مع لشکر جرار منزل مقصود پر پہنچکر اوس سرزمین

مین ایسی فتحین حاصل کین جنکا خیال تک کسیکو نہ گذرا تھا اور جنکا عکس تک کسی کے آئینہ خاطر

مین پرتو افگن نہ ہوا تھا بہت سے قلعجات متین وبارہاے حصین اسکی کلید تدبیر سے مفتوح ہوے

اور کئی شہر اور بستیون مین اُسکے ماہیچہ رایت جہان افروز نے چمک کر دو قور طلعت سے

آفتاب کو خجل کیا اور اسکی عظمت و شان کے پھریری کی ضیا نے بدر کامل کو داغ بر دل کیا جب فتوحات نے

یوماً فیوماً ترقی پائی دریا فرات کی آبرو برہائی یعنے اوس سے ہوتے ہوے سوارہ پارہ جانے کی

گوششین کین مگر اوسوقت خود ہی طعمہ نہنگ اجل ہوگیا پھر تو اوسکے فرزندون نے شہر بابر کے زیر حصار جو حلب کے

قریب ہی اوس گنج خوبی کو سپرد زمین کیا اور اوس مرد میدان کو کنج لحد مین گوشہ نشین کیا چنانچہ یہہ بات

طشت از بام ہی کہ اوسکی زیارت گاہ وہی مقام ہی -

فصل دوم در ذکر احوال نصرت مآل عثمان ظفر اقتران کہ بانی این سلطنت عظیم الشان است

لکھا ہی کہ جب سلیمان شاہ نے اس جہان فانی سے عزم سفر کیا اوسکے چار فرزندون طغرل بمعنی منصف مزاج

و سنقور تگین بمعنی باز سفید رنگ جو فقط تاتار ازبک مین پایا جاتا ہی و فندوغدی بمعنی طلوع شمس و دمدار

بمعنی صداے کوس و طبل - الحاصل انہون نے اپنے باپ کے مال و اسباب کو باہم تقسیم کرلیا سنقور اور فندوغدی

نے تو اپنی اپنی قدیم مسکنون کا راستہ لیا اور یہہ نہین معلوم کہ زمانے نے اون سے کیا سلوک کیا مگر طغرل و دمدار

بہ معیت فوج مرد میدان ہی رہے تھوڑے ہی دنون مین دمدار نے زندگی مستعار کو جواب دیا اور طغرل

نے بہ ہمعنانی تائید غیبی اون سارے ممالک پر جو مابین حلب و سیسیریا واقع ہین اپنا قبضہ کرلیا مولف

دار فانی کو کچھ قیام نہین ؛ یان اگر صبح ہی تو شام نہین ؛ اور اوس سرزمین مفتوحہ مین بعرق ریزی تمام دین اسلام

کو رواج دیا جب سلطان علاؤالدین فرمانرواے ایکن نے طغرل کی روزانہ ترقی دیکھی ڈر گیا اور خیال یہہ کہ

ایسی شجیع نامور سے موافقت کی جاے اور یہی اپنا سر عسکر قرار پائی ہنوز یہہ بات

شبیہ سلطان الغازی عثمان خانِ اوّل



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

معرض ظہور مین نہ آئی تھی کہ طغرل نے اپنے فرزند کو علاؤالدین کے پاس بعہدۂ سفارت اس پیام کے ساتھ مرخص کیا
کہ وہ اپنے ممالک محروسہ سے کوئی قطعہ طغرل اور اوسکے توابع ولواحق کی بود و باش کے لئے مرحمت
کرے یہہ تو چاہتا ہی تھا فوراً قبول کرلیا اور بذریعۂ ایلچیان کاروان کہلا بھیجا کہ کچھہ اور خیال دلمین نہ لائے
بخاطر جمعی تمام دربار مین چلے آئے کوئی دقیقہ اداے مراسم تعظیم و تکریم مین فروگذاشت ہوگا
جب طغرل کو اطمینان کلی ہوچکا ایلچیون کے ساتھہ علاؤالدین کے پاس چلا آیا اور اوسنے بھی
اوسکی عزت و توقیر مین سر مو قصور نہ فرمایا نہایت گرمجوشی سے بغلگیر ہوکر کراجیدگی ناحی
قصبہ جو سرزمین انگیریا مین واقع ہے بطور اوسکے مسکن اولین کے مرحمت کیا کہتے ہین کہ علاؤالدین
کے عہد حکومت مین تاتاریان چنگیز خانی نے جو اکثر خلل اندازی کرتے رہے سرزمین انگریا پر
حملہ کیا اور بسبب کثرت فوج پہلے ہی حملہ مین لشکر سلطان پر غالب ہوکے اسکو منتشر کردیا طغرل
نے جب طور بیطور پایا اثناے جنگ مین پانچہزار سپاہ منتخب کارزمگاہ پر پراجمایا سپاہ طغرل
نے لشکر علاؤالدین کو متوجہ فرار دیکھا تو اپنے سرعسکر کو دشمنون سے ملجانے اور علاؤالدین سے منحرف
ہونے کی ترغیب دی طغرل نے کہا کہ مردان جنگی جادۂ وفا سے منہہ پھراتے نہین دلیران کارزما
وقت ضرورت پیٹھہ دکھاتے نہین ناتوانون کی حمایت منظور ایزد توانا ہے - یافتادون کی دستگیری
موجب ناموری نہین تو اور کیا ہے یہہ کہکے ایک ایسا حملۂ مردانہ کیا کہ پہلے ہی وقت مخالفون کے
چھکے چھوٹ گئے نامردی دور دور بہت قریب ہوئی دشمنون کو شکست اور اوسکو فتح نصیب ہوئی -

جب سلطان علاؤالدین نے طغرل کی اس بے باکی و دلاوری کو کہ جسکا ذکر وہ سنا کرتا تھا بچشم خود دیکھا سوچا کہ از دیاد فوج کی ضرورت نہین اور کسی امر زائد کی حاجت نہین مگر یہی کہ کوئی شمشیر با تدبیر ہو اور سرعسکر فوج تجربے مین بے نظیر ہو جب ان دونو خوبیون مین طغرل کو طاق پایا تو اوسیکو اپنی لشکر کی سپہ سالاری و مختاری کا جوڑا پہنایا جب سپاہ طغرل لشکر سلطانی سے ملحق ہو گئی تو طغرل نے نہ فقط تاتاریون کے تاخت و تاراجی کی راہ مسدود کی بلکہ انکو یون تہ تیغ کیا کہ سلطنت کے سرحدون مین انکا نام و نشان تک رہنے نہ دیا اور نہ اوسنے فقط قلمرو سلطانی کو اعدا سے سنبھال رکھا بلکہ از حد اوسکو وسیع و فراخ کیا اور دولت کو بحال رکھا مورخون کا بیان ہے کہ اگر اوسکا چراغ زیست گل نہوتا تو وہ اپنی اولوالعزمیون کا کچھہ اور ہی گل کھلاتا باغی کانٹے کھاتے پامال دلیران جنگی ہو جاتے مگر جب اوسنے شہر قطحی متعلق یونان پر فتح پائی زیست نے رخصت کی سنہ ۶۸۰ ہجری موافق سنہ ۱۲۸۱ عیسوی مین اجل نے پیش قدمی کرکے بہشت برین کی راہ دکھائی اس حادثہ جانگزا سے سلطان علاؤالدین بلکہ ساری مملکت پر غم طاری ہوا دریاے اشک ہر ایک کی آنکھون سے جاری ہوا حسب الحکم سلطانی قلعہ سوچوق مین اس شہسوار عرصہ نبرد کا مزار ہے اور تاحال وہ مقام زیارتگاہ خاندان عثمانیہ لیل و نہار ہے بہرحال اوسکی موت کے باعث اوسکی قوم کی شوکت کالعدم نہوئی عزت سرمو کم نہوئی اور اوسکے تین بیٹے یعنے عثمان و فندوز و سرویز اوسکے یادگار باقی رہے اگرچہ اکبر اولاد یعنے عثمان خردسال ہی تھا مگر سلطان علاؤالدین کے سایہ عاطفت مین پنہاں ہوا بنظر طغرل کی حسن خدمت اور جان

فشائیون کے عثمان جیک یعنے عثمان خرد کے خطاب سے مخاطب اور طبل و علم و بیرق سرعسکری اور لشکر

پر حکومت کاملہ مرحمت ہونے سے بارد ربگمان ہوا حکم سلطانی جاری ہوا کہ اون تمام ممالک اور صوبون مین

جنکو اوسکے باپ نے مسخر اور مفتوح کیا تھا عثمان ہی کے نام کا سکہ اجرا پاے اور وہانکی مسجدون مین اوسی

کے نام سے خطبہ پڑہا جاے - بعض مورخین نے سلطنت عثمانیہ کی ابتدا اوسیکو قرار دی ہے مگر

ناظرین پر اس تاریخ کے مطالعہ سے روشن ہوگا کہ یہہ بات چسپت نہین اور انکا قیاس درست نہین

جب عثمان کے ترقی مدارج و مراتب مین کوئی دقیقہ باقی نہ رہا مگر یہی کہ اوسکے نام کے ساتھہ خطاب سلطان

ملحق ہو جسکو اوسنے علاؤالدین کی زندگی تک اختیار نکیا بلکہ بموجب صلاح وقت اسکو آیندہ پر موقوف

رکھہ دیا وجہ اوسکی یہہ کہ سلطان علاؤالدین سے ترک رفاقت نہ کرنے کی قسم کھائی تھی چنانچہ

اوسنے اون متمردروسا کو جنھون نے خلاف سلطان سرکشی و عذر اختیار کیا تھا معقول تنبیہہ پہنچائی

۶۸۷ سنہ ہجری موافق ۱۲۸۹ سنہ عیسوی مین یونان پر فوج کشی کی اور جوانمردی کی وہ داد دی کہ اوسکے ہاتھہ سے

شہر قلز کو چھین لیا اور اوسی سال قراسہری یعنے شہر سیاہ کے قلعہ دار کو ایک سخت لڑائی مین شکست

دیکر پسپا کیا اور اوسکے دو بھائیونکو اسیر و دستگیر اور سخت عذابون مین مبتلا کرکے دارالبوار کا رستہ

دکھایا - لکھا ہے کہ اس خونریز جنگ مین اوسکی اکثر یار و مددگار کام آگئے اور اوسکے بھائی فندوز

نے حریف سے دلیرانہ لڑکر جام شہادت نوش فرمایا - جبکہ عثمان کے فتوحات کی خبر علاؤالدین

کے گوش گزار ہوے تو اوسنے شہر عسکہ کی زمام حکومت اوسکی تفویض کی اور عثمان نے دوسرے

سال یعنے ۶۸۹ سنہ ہجری مین تاتاریان مغول کو اپنے قصبون سے نکال دیکر دشمنون کے حملون کو یکقلم مسدود کردیا یہان تک کہ فتوحات نمایان مین مشہور ہوا اور مردانگی مین ضرب المثل قریب و دور ہوا اور پھر اطراف واکناف کے باشندون کو جمع کرکے شہر قراسہری کو نہایت وسیع کیا عمارات بلند وحصار استوار سے اوسکی رونق بڑہادی مورخین سلجوقی نے قرارداد سن مین کچھہ اختلاف کیا ہی اور وہ یہہ کہ انہون نے فتح عثمانیہ کو جو تاتاریان مغول پر ہوے ۶۹۹ سنہ ہجری مین قرار دیا ہی یعنے دس سال کے بعد اور ہمارے نزدیک بھی معتبر یہی ہے اور یہی مورخ راست نگار سعدی افندی کا قول بھی ہے کہتے ہین کہ ۶۹۸ سنہ ہجری مطابق ۱۲۹۶ سنہ عیسوی مین جب میکیل المعروف بہ کوسہ رئیس وشہزادۂ شہر بیلجیکی نے اپنے بیٹی کے جشن شادی مین عثمان کو بہ لحاظ روابط قدیم دعوت دی تو یونان کے دوسرے بادشاہون نے یہہ تجویز کی کہ اس قابو کو ہاتھہ سے ندین عثمان کو اسیر و دستگیر کرلین مگر رئیس شہر بیلجیکی نے بمجرد سننے اس خبر وحشت اثر کے بعین وفاکیشی و نیک اندیشی عثمان کے آستان دولت نشان پر چند اشخاص معتبر کو بھیجوا دیا تا عثمان کو اس راز سربستہ سے خبردار کردین طالع بیدار کی صورت ہشیار کردین عثمان نے اس خبر کے سنتے ہی چالیس مردان کارآزما کو مسلح کرکے لباس زنانہ پہنایا اور بشکل حرم قلعۂ قرچصا مین بھیجوایا اسلئے کہ اون مکانون کو جو احاطۂ قلعہ مین ہین آگ لگائین دروازون اور مورچون پر قابض ہوجائین الغرض انہون نے پہنچتے ہی اپنا کام کرلیا یعنے دل تو جلا ہی تھا مکانون کو آگ لگادی دشمنون کو گرمیِ آتش جہنم دکھادی شعلون نے سر اٹھاکے اور

دہوین نے دہوان دہار بنا کے عثمان کو اپنی گرمی ہنگامہ سے اگاہ کیا یہہ تو منتظر وقت تھا ہی فوراً اوس سپاہ کو جو پہلے سے کمین گاہ مین متعین تھی ایسے وقت مین شبخون کا اشارہ کیا کہ مجلس شادیکا تھا تھہ بندہا تہا اگ کا رنگ بیطرح جما تھا بمجرد اس اشارے کے بہادرون نے رعد کے مانند نعرہ مارا اور خرمن عیش و عشرت مخالفین پر اپنی تلوارون کی بجلی گرائی وہ تو پہلے سے مست شراب تھے اب کباب کی طرح جل گئی پیمانہ زیست لبریز ہوا ہنگامہ شادی غم خیز ہوا اجل کے ساتھہ ساتھہ دور نکل گئے مگر میکیل کو جو عثمان کا دوست راسخ دم و مخلص ثابت قدم تھا سبہون نے بچایا ما بقی کو عدم کا رستہ دکھایا عورتین جو دستگیر ہوین انمین اک دختر لوفیرا نامی تھی جسکی شادی کی بہہ کچھہ بد سرانجامی بھی لکھا ہے کہ عثمان نے اپنے بیٹے آرخان کے ساتھہ اوسکا نکاح باندھہ دیا اور بمجرد حصول اس فیروزی کے بہت سے شہرون اور قلعون کو اونکے مضافات و متعلقات سمیت سلطنت علاؤالدین سے ملحق کر لیا جب ۶۹۹ سنہ ہجری مطابق ۱۲۹۹ سنہ عیسوی آغاز ہوا اور تاتاریان مخالف کی ایک گروہ کثیر نے مملکت علاؤالدین پر چڑہائی کی تو اس سرزمین کے اکثر اکابر و رؤسا و زمیندار و امرا جنہون نے علاؤالدین کے محض دبدبہ و رعب کے باعث اوسکا لوہا مانا تھا اور اوسکو اپنا سردار و مختار جانا تھا اس برہمی کو غنیمت جان کے دوبارہ غدر و عناد پر کمر باندہی سامان جنگ درست کر کے قدم جادۂ اعتدال سے بڑہایا اور علاؤالدین کو اون دشمنان درونی و بیرونی سے مقابلہ مشکل نظر آیا تو بیلیولوگس شہنشاہ یونان سے پناہ لینی ضرور ہوی درخواست امن منظور ہوی

سے سید ہی نہوی طالع واژون سے کوئی بات ؛ تدبیر کا تقدیر پہ کچھ بس نہین چلتا ؛ آخر اوسین
یونانیون کے قید مین جنکو اسنے اپنا ماوا و ملجا تصور کیا تھا بند ہوا رشتہ امید رہائی تو تا جب تک جسم مین
جان رہی یہہ زندان الم سے نہ چھوٹا تا سنہ ۷۰۳ ہجری مطابق سنہ ۱۳۰۳ عیسوی مین قضا جو آئی اودہر طایر
روح قفس عنصری سے نکلا اور اودہر اسنے اس بندگران سے رہائی پائی پھر تو بوجہ ناموری
وشہرت دلاوری وثروت عثمان کا اختر طالع اور بھی چمکا سارے اکابر و رؤسا کو راضی کرلیا
مگر یون کہ بعضون کو تحف و ہدایا سے نہال کیا بہتون کو انعام واکرام سے شریک حال کیا کسیکو
وعدہ پر ٹالا اور کسیکو ڈرا دہما کر کام نکالا آخر الامر سبہون نے بالاتفاق اسکی بادشاہی کا اعتراف
کیا لاحق حال فضل الہ ہوا سنہ ۸۰۰ ہجری مطابق سنہ ۱۳۰۰ عیسوی مین اندرون شہر قراحصار مخاطب
بخطاب شہنشاہ ہوا بعض مورخین کے نزدیک آغاز ریاست عثمانیہ اسی سن سے صاف ہے مگر سعدی
افندی کا اظہار اوسکے خلاف ہے کیونکہ اوسنے اوسی سنہ ۶۸۷ ہجری کو جسمین عثمان نے حین حیات علاؤالدین
یونانیون پر غالب ہوکے قراحصار کو مفتوح کیا تھا اور صلہ مین اس خدمت شایان کے عہدۂ جلیلۂ قضات
وخطابت پر مامور ہوا تھا اور اپنی نام رواج سکّی کی اور قراءت خطبے کی اجازت حاصل کی تھی آغاز
سلطنت عثمانیہ ٹھہرایا ہے مگر ہم نے اکثر مورخین کی راے کو اختیار کیا ہے اور جہانداری عثمان کا
آغاز سنہ ۷۰۰ ہجری سے شمار کیا ہے جب عثمان نے بیاوری طالع اس سلطنت عظیم الشان پر اپنا قبضہ
کرلیا اپنے فرزندون کو متفرق صوبون کی حکمرانی پر معین کرکے قراحصار کو دار السلطنت بنایا اور اوسی سال

قیری حصار نامی شہر بھی اسکے ہاتھ آیا مرہون سازگاری بخت ہوا شہر کا فنگی سہری اسکا پایے تخت
ہوا عمارات شاہانہ کی تعمیر نے پایے تخت کا پایا بڑھایا حصار ہاے متین و قلاع سنگین کی تدبیر
نے سرکشون کو بیدستگاہ بنایا چندے اس سلطنت جدیدہ کی آراستگی و پیراستگی مین مین بسر ہوے
جب اس سے فراغت حاصل کی متوجہ احوال سپاہ ہوا اہتمام حکمرانی کا عجب انداز رکھا لشکر کو
تن آسانی و عیش گزینی سے باز رکھا عرصہ دراز تک شہر ارغد پر محاصرہ کیا مگر اہل قلعہ کے
خروج نے ہٹا دیا جب ناچار ہوا محاصرے سے دست بردار ہوا جانب فنگی سہری ایک بلند پہاڑ پر
قلعہ استوار بنایا اور طرغن نامی سردار نامدار کو اوسکا قلعہ دار بنایا اور پھر باقی لشکر کے ساتھ
تخت گاہ کی راہ لی موسم زمستان وہین بسر ہوا اس اثنا مین اور ایک مقدمہ پیش نظر ہوا یعنے
ارنس نامی فرمانرواے برصہ جو رتبے مین سب پر بالا اور حاکم درجہ اعلا تھا عثمان کی گرمی ہنگامہ پر
جل گیا گداز حسرت سے صورت شمع پگھل گیا دوسرے رؤسا سے در پردہ سازش کی اپنی لشکر کو اونکی فوج
سے ملا کے عثمان سے بگاڑ کے بات بنائی فساد کی صورت ٹھہرائی کہ اوس مین یہہ راز طشت از
بام ہوا عثمان نے دفعۃً مع فوج ظفر موج عزم معرکہ جنگ کیا مخالفون کا شکست فاحش دیکے قافیہ
تنگ کیا فرمان رواے برصہ وقطحی فرار ہوے مگر عثمان نے انکا پیچھا نچھوڑا دشمنون کے تعاقب سے
منہہ نموڑا قلعہ علو باد کے مختار نے دشمنان عثمان کے مآل کار سے عبرت لی اور چند شروط پر راہ
تعاقب کھولے مگر عثمانیان اپنے اعدا کے روبفرار کے حائل ہوسکے شہر قطحی پر جسکو دریولا یونانیون نے ترکون

سے چھین لیا تھا محاصرہ کیا اگرچہ عثمانیون کی ترک تازیون اور نیزہ بازیون سے یہہ بھی فتح نصیب ہوئی مگر
نقصان عظیم کے ساتھہ اور وہ یہہ کہ ایک پل چوبین جس سے لشکر عثمانی عبور کر رہا تھا دفعۃً توٹ گیا اور
اس صدمے سے اسکا پوتا طغرس نامی مع چند سپاہ غرق آب ہوکر ہمراہیون سے چھوٹ گیا جب اسیطرح
صوبہ تھبینہ کے بہت سے دیار و امصار پر فتح ہوئی تو سلطنت عثمانیہ نے قوت پائی شہر برصہ دارالامارۂ
تھبینہ پر محاصرہ کیا مگر بوجہ استواری حصار و کثرت فوج مخالف تسخیر برصہ دشوار ہوئی تو عثمان نے
اوسکے محاذی دو قلعے تعمیر کئے اسلئے کہ اون قلعون کے ذریعے قلعہ محصور مین زاید قومون کے دخل پانے اور
انہین اذوقہ و رسد پہنچانے کے مانع و مزاحم ہون اور اونکے قلعہ دارون کو یہہ تاکید کہ شہر والون کو ضرر
نہو باشندگان شہر کا نقصان متصور نہو عثمان کی اس تدبیر خوب و رائے مرغوب نے باشندگان
شہر برصہ کے دلونپر اثر کیا ہر ایک نے اوسکو اپنا خیر خواہ جان کے منتین ایک قلم کین اور جوق جوق
حاضر آستان عثمانی ہو کر براہ عبودیت اپنی گردنین خم کین کہتے ہین کہ عثمان کا یہہ دستور تھا اور ہمیشہ اوسکا
یہی منظور تھا کہ جب متعدد شہرون پر فتح ہو جاتی تو چندے آپ آرام پاتا اور چندے لشکر کو
رفع ماندگی کی مہلت سے کامیاب فرماتا کبھی ممالک مفتوحہ کے بندوبست درونی مین مالوف
رہتا اور گاہ وہان کے باشندون کی فکر رفاہ و صلاح مین مصروف رہتا اب کے بھی کچھہ سال
اسکو وطن مالوف مین یون ہی گذر گئی مگر سپاہ سلطانی نے جو کشورکشائی و معرکہ آرائی کی عادی تھے
اپنی بیکاری دیکھی اس مضمون کی عرضداشت پیش کی کہ چپ رہنے سے جی تنگ ہے ہمت مستعد جنگ

ہی اور قصد یہہ کہ زیر لواے عثمانی سرزمین یونان کی خبرلین یہجر ون کو اپنے حوصلہ کشورکشائی سے آگاہی دین جب
عثمان نے اس مبتدا کی خبر پائی اس شرط پر اونکی درخواست منظور فرمائی کہ اہتمام ترویج دین اسلام مین
فرق ذرا نہو فرمان ایزدی کی بجاآوری مین دخل تغافل کا نہو چہ کہ امتثال حکم الٰہی سب امور پر فائق ہے
اسلئے ہمین یہی مناسب و لایق ہی کہ اسپر کاربند ہون کشورکشایون کے درجے دنیا تو دنیا دین مین بھی دہ چند
ہون اور اوسکا طور یہہ کہ خواقین و رؤساے عیسوی کو پہلے دعوت اسلام دین اور جو وہ نامانین اور کفر و شرک
سے باز آکے خداے جل و علا کو احد نہ جانین تو ان دشمنان خدا پر ضرور چڑہائی کرین میدان رزم مین
قدم کی طرح نیزہ و شمشیر پر ہاتھ بڑہادین مشرکون اور کافرون کی شکل کفر و شرک بھی بیدست و پا بنادین
یہہ کہہ کے بمعرفت چاوش باشیان ایشیاے صغرا کے جمیع رؤسا کے نام اس مضمون کا فرمان
بھیجوایا کہ یا دین اسلام قبول کرین یا جزیہ دین نہین تو جان و مال سے ہاتھ دہونا ہوگا زور شمشیر سے مطیع
منقاد ہونا ہوگا جب حکم عام ہوا سب سے پہلے میکیل کوسہ فرمانرواے بیجیک کا امتثال امر مین نام ہوا چنانچہ
اسی باعث عرصہ بعید و مدت مدید تک اوسکی اولاد نے پشت در پشت شہنشاہان عثمانیہ کے سایۂ عاطفت
مین بہت سے سرفرازیان حاصل کین مورد الطاف خسروانہ رہے مظہر مراحم شاہانہ رہے لیجئے جب
میکیل نے غاشیہ امتثال دوش پر رکھا ابلیجی نامی شہر کے شہزادے نے بھی اوسکی پیروی اختیار کی
گو دولت ایمان سے ناکام رہا مگر اطاعت سلطانی مین ترک طغیان و تمرد کرکے نیک نام رہا اپنے فرزند
کو بطریق یرغمال تحویل عثمان کیا پھر تو والیان لفکہ و قادرلی نے خراج گزاری کا اقرار کیا اداے لوازم نعلبندی

سے نزرانہ انکار کیا - شہرہاے مارطونی گوئیگ طرقلی انگو بجبسی حجیجی اقبصار قراقین طقرنیاری وغیرہ جنکے والیون نے دربارۂ دین اسلام اظہار نفرین وتوہین کیا تھا سب کے سب مسخر ہو گئے سلطنت عثمانیہ سے شامل ہوکے انتظام سلطانی سے شایستہ تر ہو گئے - اب اور سنئے کہ عثمان توان فتوحات مین سرگرم رہا مگر قادر نامی تاتاریون کی ایک قوم نے سلطنت کرمیان سے نکل کر اوسکی مملکت پر چڑھائی کی سب ملک کو خراب کیا بلکہ قراحصار کی دیوار تک دھاوی عثمان نے فنگی سہرے مین جب یہہ خبر پائی فوراً سامان جنگی درست کر کے فوج ظفر موج کے ساتھہ معرکہ آرا ہوا مقام قتیہ مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا اُسنے دشمنون پر ایک ایسا حملہ مردانہ کیا کہ مخالفون کی بات بگڑ گئی عثمان کی تقدیر اِس لڑائی مین بھی لڑ گئی باغی کچھہ اسیر کچھہ آغشتہ خون وخاک ہوے اور جنہون نے شرف دین اسلام حاصل کیا وہ نجاست کفر سے پاک ہوے اور اون پاکون کو مادام العمر قراحصار کے احاطۂ حکومت مین رہنے کو جا ملی سعی عثمانی سے دین کی دولت بے انتہا ملی - سنا ہے کہ سلطان عثمان کے فرزندون مین آرخان جو اوسکا ولیعہد اور قائم مقام تھا دوسرون کی نسبت بہت دلیر وشجیع اور زیادہ نیک نام تھا جب وہ سرعسکر ہوا قلعجات قراجیش الیوی پگراس تگین حصاری کو کھولا جب ان فتوحات سے فراغت پائی لشکر کو کاعنوزلیم نامی سردار کے تحت فرمان دیا اور آپ اپنے پدر بزرگوار کی قدم بوسی کا قصد کیا سردار موصوف نے بھی اکاری اور طوس بازاری نامی قلاع پر قبضہ کر لیا اخیجی خوجہ نامی کپتان کو جو ایک سردار مشہور روزگار تھا اک فوج جرار کے ساتھہ بر سر کارزار روانہ کیا اوسنے صوبہ ازنگمد کو پامال

و تباہ کیا بلکہ اوس معمورے کے حصار تک پہنچ گیا جب یہہ معاملہ روبکار ہوا والی ازنگمد عثمانیون کے دست اندازیون

اور تاراجیون سے گھبرا کے بارگاہ شہنشاہ قسطنطنیہ مین نالشین کین شہر کی حالت پرخطر سے آگاہی دیکے

اعانت و امداد کا طلبگار ہوا اوسنے ایک بھاری فوج جرار مع اسلحہ و یراق بغرض کمک روانہ کی مگر

عبد الرحمن جو عثمان کے لشکر کا دوسرا کپتان بہادر زمان تھا فوج یونانی کی آمد کی خبر پا کے میدان ملنیز[۱۹]

مین مقابل ہوا یونانیون پر عثمانیون کو غلبہ کامل ہوا جب باغیون نے منہہ کی کھائی گھبرا گھبرا کر پیٹھہ دکھائی جب

بھی شجاعان آرخان نے اونکا پیچھا نچھوڑا ایک کو دو دو کو چار کیا مدعیان متفق کی سر و تن کی جدائی مین

اصرار کیا ایک سے ایک مانند تن و سر جدا ہو گیا دم کے دم مین دشمنون کا قصہ فیصلہ ہو گیا کچھہ باقی جو رہگئے

اونہون نے چھپ چھپ کے رہائی پائی شہنشاہ قسطنطنیہ تک پہنچکر اس سانحہ کی خبر پہنچائی اسوقت عثمان کا مزاج

متواتر مہمات اور ملک گیری کی کڑی کڑی صعوبتون سے مکدر رہنے لگا ضعف پیرانہ سری و مرض نقرس

کے باعث پریشان خاطر رہنے لگا ناتوانی نے شہرستان وجود عثمانی مین توانائی پائی مضمحل ہو گیا گو طاقت

نبرد طاق تھی مگر ہمت و جرأت شہرۂ آفاق تھی پھر بھی اپنے فرزند جگر پیوند آرخان کو بلحاظ اوسکے کہ وہ مدام

میدان کارزار مین مظفر و منصور رہا کیا ایک فوج کثیر کے ساتھہ صوبہ تھینیہ کی تسخیر کے لئے جسکا بادشاہ

روا آرش تھا روانہ کیا اور حکم یہہ کہ اوسکے ساتھہ ہی صوبہ برصہ دار الامارہ شہر مذکور پر بھی قبضہ ہو جاے

ایک ہی وقت مین دونون کا کام تمام ہو بہادران جنگی مین نام ہو ارنس نے جب مقابلہ آرخان کی طاقت

نپائی شہر پناہ مین سر چھپایا آرخان نے اوسکا بھی محاصرہ فرمایا وہ بھی یون محصورون پر رسد بند ہوا

مدعی مبتلاے گزند ہوا بعد عرصۂ دراز آرنس بہ ترغیب میکیل جو خلعت اسلام سے شرف پذیر تھا اور آرخان کا خاص
دبیر و مشیر تھا حلقہ بگوش اطاعت ہو گیا اور بقیۃ السیف کی سلامتی کے لئے تیس ہزار سکۂ طلائی کی پیشکش بارگاہ
سلطانی مین پہنچائی سرزمین برصہ بھی ۲۶ہجری مطابق ۱۳۲۶ عیسوی مین عثمانیون کا ایک قطرہ خون بہنے
جانے کے بغیر سلطان آرخان کے ہاتھ آئی چونکہ انقلاب آسمان مشہور ہے اور اوسکی کجروی و بدراہی مہرمن
قریب و دور ہے کسیکو مانند گل ہنساتا ہے اور گاہ صورت شبنم آٹھ آٹھ آنسو رولاتا ہے کہین غم مین
شادی اور کہین شادی مین غم ہے تو یہ گردش لیل و نہار کا اور ہی عالم ہے دم کے دم مین حال دیگرگون
ہو جاتا ہی مآل اندیشون کا جگر دید تنوعات روزگار سے خون ہو جاتا ہی - لیجئے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے
کہ جب آرخان نے مقامات مطلوبہ پر فتح پائی خوشی سے پھولا نہ سمایا اب دیکھئے کہ فلک تفرقہ پرداز نے
کیا کر دکھایا یعنے دفعتہً شدت مرض پدر بزرگوار یعنے عثمان کی خبر آئی اور اس خبر کے ساتھ حکم مراجعت
بھی آ پہنچا یہہ بھی حفاظت برصہ پر فوج کثیر کو متعین کر کے ہوا کی صورت باپ کی خدمت مین جا پہنچا مگر اسوقت
مین کہ عثمان پر سخت دشواری تھی قضا منتظر سواری تھی دم واپسین کا معرکہ درپیش تھا درد مہاجرت سے
زار زار ہیرو فا اندیش تھا سفر عقبیٰ کا دم بھرتا تھا لب پر یاد خدا تھی اجل منزل آخر تک پہنچا نیکو رہنما تھی
اوسنے پہنچکر زمین خدمت چومی اور پاس ہی بیٹھ گیا باپ کے چہرے پر نظر کرتے ہی سینہ جو بھر آیا تو
رو رو کر بے اختیار چلایا آرخان کی صداے درد انگیز سے عثمان کی آنکھین کھل گئین فرمایا کہ ای آرام جان و راحت
روان وقت گریہ وزاری نہین ہنگام اشکباری نہین کیونکہ یہہ میری اخیر لڑائی جو تم دیکھتے ہو اور جس سے تمہارا جگر ریش ہے

بچون سے جوانون اور جوانون سے بوڑھون تک یہہ معرکہ درپیش ہے چونکہ تم قائم مقام میرے ہو ترک
دار فانی کا غم نہین سر مو الم نہین مگر چند نصیحتین یاد رکھئے ہمارے روح کو اسیر عمل پیرا ہو کر شاد رکھئے بیٹا
سرنگو دنیا کی دولت مستعار پر غافل ہونا جور و تعدی پر مائل ہونا عدل و انصاف سے ملک آباد رہے
رعایا برایا کا دل شاد رہے فتوحات تازہ کی لڑی بندھی رہے زور شمشیر سے فکر ترویج دین کی رہے۔
دشمنون کے چھکے چھوٹین رومی سلطنتون سے اتحاد کے سلسلے نہ ٹوٹین علما فضلا کی عزت و توقیر مین فرق نہ
آئے بناء دین کی استواری پر کمر چست رہے تواضع و خوش اخلاقی مین کمی ہونے نہ پائے خیل و خدم جاہ و
حشم پر فخر و ناز بجا نہین اہل علم کے فیض صحبت سے دوری روا نہین عدل کا ساتھ رہے انصاف کے ہاتھ مین ہاتھ
رہے عقلا کا کام یہہ نہین کہ ناحق کے جھگڑون مین پابند ہون اور ہمارا یہہ مطلب نہین کہ سارے جہان کی بادشاہت
سے بہرہ مند ہون میرا مدعا دلی تو یہی تھا کہ دین اسلام کو رواج دون ترویج ملت مین قصور نہ کرون اور اب
تمہارا کام ہی کہ وہ مقصد برائی سرخروئے عاقبت کی ہاتھ سے نجائے سیرابی تشنگان انصاف
بلا طرفداری ہو ایک ہی طرح پر چشمۂ فیض سب جگہہ جاری ہو جس بادشاہ مین کہ عدل و انصاف و فیض و سخا نہین
سچ جانیو کہ وہ بادشا نہین۔ رعایا برایا کی بہبودی کی فکر رہے۔ مدام فضل و عنایات بادشاہ حقیقی
کا لب پر ذکر رہے یہہ کہتے سنتے کچھہ عرصہ نگذرا کہ عثمان کے طایر روح نے قفس عنصری سے چھوٹ کر
آشیانۂ خلد برین کی راہ لی ہنگامۂ حشر برپا ہوا طرفۃ العین مین کیا تھا کیا ہوا۔ انہترویں سال مین عثمان نے
سفر عقبی کیا چھبیس سال تک امورات جہانبانی مین کوشش کین اور ۷۲۶ھ ہجری مین یہہ واقعہ ہوش ربا رو دیا

فائدہ

کہتے ہین کہ جب خزانۂ عثمانی کا جایزہ لیا گیا تو نقد و جواہر سے خالی پایا وجہ اسکی یہی تھی کہ سربازون کی سرفرازی

مین بہان کیا کمی تھی اسلئے مال تو کچھ نہ تھا مگر یہی ایک سلطنت عظیم الشان اور راہوار برق جولان متعدد

خود و بکتر و خفتان مویشی بے پایان چنانچہ شہر برصہ سے سلطان روم کے پاس ابتک جو گوسفند آتے ہین وہ

اوہنین کی نسل کہلاتے ہین وہ جو وصیت مین روحی سلطنتون کے اتحاد کا ذکر تھا سو اوس سے مراد عثمان کی

یہی کہ سارے عیسائی مشرف اسلام ہون کیونکہ بدانست عثمانیان غیر ملت والون کو لذت اسلام سے

محظوظ کرنا عین کرم و احسان ہے اتحاد و دوستی صادق کا یہی عمدہ نشان ہے۔

واضح ہو کہ روم اوس ملک کو کہتے ہین جسکو زمانۂ سلف مین پہلے رومیان یوپ نے اور پھر یونانیون

اور ترکیون نے فتح کیا تھا مگر نور الدین نے اپنی کتاب جغرافیہ مین لکھا ہے کہ روم وہ ملک ہی جو بحر غرب سے

شروع ہو کر گالیشیا اندلوس یعنے ہسپانیہ فرانس یعنے افرنجہ اطالیہ یعنے رومیہ جرمنی یعنے نمسہ پولنڈ و بوہیمیہ

لہ اور کہ ہنگری یعنے ماجار سے تا بہ قسطنطنیہ و دریائے یوکین یعنے بانطس سے اشتمال رکھتا ہی وہان سے ملک سقالیہ

اور اسکلیو انیا روس کے سرحدی صوبجات ہین مگر یہہ زیادہ متحقق ہے کہ روم سے مراد رومانیہ اور رومیلیا

یعنے تہریس اور یونان جدید ہے مصنف مساحت الارض کا یہہ مقصود ہے کہ روم جس مین ایشیائے کوچک

کا ایک حصہ شامل ہے طرف غرب نہر بحر اسود سے محدود اور سمت جنوب سیریا اور مسوپوٹیمیا یعنے بلاد شام

و بلاد فنیرہ وارمنیہ جانب شرق و شمال جارجیہ یعنے بلاد کرد اور دریائے یوکین یعنے بحر بانطس سے محدود ہی

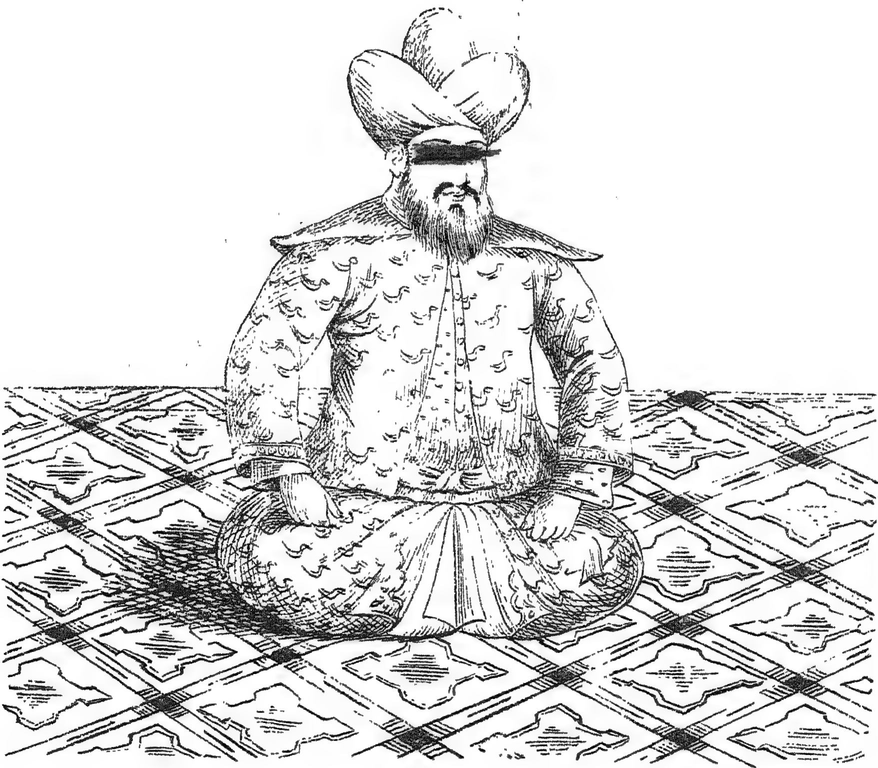
اور اس ملک کے وسط مین جبل قرمان جسکو جبل طارس بھی کہتے ہین واقع ہے جہان ترکمانی اور ترکی خاندان رہتے ہین اور اوسی ملک روم مین جبن زمانۂ عتیق سلجوقی سلاطین کی حکمرانی رہی جن تک خاندان عثمانیہ کا سلسلہ پہنچتا ہے اسلئے ایرانیان و مغول تا حال انہین رومی کہتے ہین۔

فصل سوم در بیان نصرت توامان سلطان غازی آرخان

لکھا ہی کہ جب عثمان نے رحلت فرمائی دہم ماہ رمضان المبارک ۷۲۶ھ مطابق ۱۳۲۶ عیسوی کو آرخان نے پینتیس سال زینت تخت برہائی شہر برصہ مین جسکو اُسنے اپنے پدر بزرگوار کے حین حیات مخالفون سے چھینا تھا ایک سال تک سکونت اختیار کی جب استحکام امور سلطنت سے بالکلیہ فراغت ہوچکی تو دوسرے سال سمندرہ کے تمام صوبون پر چرہائی کرکے شہر نقمید یا تک جا پہنچا جب شہر کی خلقت اسکے محاصرہ سے خستہ دل ہوی تو وہان بھی اسکو فتح حاصل ہوئی حاکم نقمیدیا کالوجنیس نامی نے جب دیکھا کہ لشکر آرخان نزدیک پہنچ ہی گیا مارے وہشت کے وقت شب فرار ہوا پناہ گزین قلعہ کوین حصار ہوا۔ جب بھی آرخان نے پیچھا نچھوڑا وہ قلعہ بھی بہ آسانی ہاتھ آیا اس ہنگامہ دار و گیر مین کالوجنیس کے جسم مین ایک تیر ایسا لگا کہ ترازو ہو گیا۔ زندگی کی نظرون مین سبک ہوکر موت کے ساتھ ساتھ بازار عدم کا راستہ لیا دنیا سے زرد رو ہوگیا نسقچیون نے حسب الحکم سلطانی تن سے سر جدا کیا نیزہ پر چرہایا ساری شہر مین پھرا دیا۔ اہل شہر نے گھبر گھبرا کر در دولت آرخان پر ایلچیون کو بھیجوایا اور عرض یہ کہ جان کی امان ہو اور قسطنطنیہ کو جانیکی پروانگی ملی تو شہر خالی کردین جب درخواست منظور ہوچکی تو شہر والون نے ترک وطن کیا آرخانیون نے بسایا سارا شہر ہاتھ

آیا اور سنہ ۷۲۶ ہجری مین شہر ہرقی پایۂ تخت سمندرہ بھی آرخان کے ایک سردار علی بک نامی کے سپرد ہوا
گرم ہنگامہ دستبرد ہوا جب یون ہی صوبہ تھبینہ کے ساری شہر بجز نیقیشیا آرخان کے تصرف مین آگئے تو فنگی
سہری عزت پایۂ تخت سے مایوس ہوا شہر برصہ دار الامارہ ہو کے قدمبوس ہوا آرخان نے باستصواب
علاؤالدین بادشاہان سلجوقیہ کے سکّون کو چلنے سے روکا اور اپنے نام کا سکّہ چلایا رفتہ رفتہ ایک
نئی سبیل و الیسر یعنے منتظوعہ سے انتظام سلطنت برہایا اور انہین تسخیر بلاد و امصار کے لئے آلات و اوزار بنانے
کے ہنر مین جس سے وہ تا حال ناواقف تھے تعلیم دی اور اپنے بھائی علاؤالدین کو وزیر اعظم کا خطاب دیکر
اوسی فوج کی سپہ سالاری بخشی اور سنہ ۷۲۹ ہجری مین آرخان نے اپنے سپاہ کی تنخواہ مقرر کی یعنے روزانہ
ایک نقرہ جو اوسکے سکے کا نام تھا اور مالیت مین درم نقروی کا چوتھا حصہ لاکلام تھا چونکہ فوج مذکور
بالکل جاہل تھی اسلئے کہ ادنی ترین طبقے کے رعایا سے شامل تھی بار ہا انسے علم بغاوت بلند کیا جادۂ اطاعت سے
منہہ پھیر ناپسند کیا جب بالکل تمرد پر کمر باندہی تو آرخان نے اسکو بھی گوشمال دیکر معزول کیا اور بعوض انکے
عیسوی نوجوانون کا داخلہ فوج مین قبول کیا اس شرط سے کہ جو عیسائی مسلمان ہوجانے پر مائل ہو پہلے اسکو مسلمان
کرین اور پھر فوج مین داخل ہو پھر تو یہہ عالم ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ مین اسلام نے قوت پائی لشکر کثیر فراہم ہوا
اور حکم یہہ کہ اگر کوئی مزارع اور کسان جو باوجود اپنی ملکی محاصل سے خوش گذران ہونے کے داخلہ فوج کا آرزومند
ہو تو سنجاق بیگیون کے تحت فرمان آزادانہ نوکری کرنے سے اوسکا پایہ بلند ہو۔ جب آرخان نے اسطرح سپاہ
جدید کا انتظام کیا اور فوج کثیر بھی فراہم ہوگئی شہر نیقیشیا پر جو گذشتہ دو سال کے محاصرون اور قحط سالی و طاعون

شبیہ سلطان الغازی آرخان



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

وہ ہاسے خراب ہو گیا تھا محاصرہ کیا جب اہل قلعہ کو تاب نہ آئی اور انہون نے طاقت مقابلہ نپائی تو شہر کو
آرخان کے تفویض کیا اور آرخان نے انکی درخواست کے بموجب معہ مال و اسباب قسطنطنیہ کے جانیکا حکم دیا جب نیشیا والون نے
آرخان کی یہہ رحم دلی دیکھی بخوشی تمام تابعدار ہو گئے جان و دل سے باج گزار ہو گئے لکھا ہے کہ جب ۷۳۰ سنہ ہجری
مین سلطان آرخان شہر مذکور مین داخل ہوا حاصل تسلط کامل ہوا یونانی بیوہ عورتون کی آوارگی و بے سرو
سامانی پر رحم جو آیا تو عمایدین سلطنت و ارکین مملکت کو یہہ حکم فرمایا کہ ان عورتون کو اپنے علاقہ زوجیت سے شاد کرین
نامرادون کو بامراد کرین ؎ ذلت و خواری سے نکلین شاد و فرحان ہو گئین ؛ کفر چھوڑا رغبت دل سے
مسلمان ہو گئین ؛ الغرض بعد فتح ایشیا آرخان کی حاتم دلی و مروت مردانگی و فتوت کا اطراف و اکناف
مین یہہ کچھ چرچا ہوا کہ باشندگان دیار و امصار جنکو اوسوقت تک آرخان نے مغلوب نکیا تھا جوق جوق شہر
نیشیا کو چلے آئے اور وہان مجمع اتنا ہو گیا کہ وہ شہر بجاے خود ایک دوسرا قسطنطنیہ ہو گیا ۷۳۴ سنہ ہجری
مین نمق نامی قلعہ جسکو صناعون نے بمرتبہ حصین و متین بنایا تھا اور باوجود سعی بسیار عثمان کے ہاتھ نہ آیا تھا
؎ آرخان کے طالع بیدار سے ؛ کہتے ہین اوسپر بھی قبضہ ہو گیا ؛ ۷۳۶ سنہ ہجری مین آرخان نے ایک مدرسۃ
العلوم اور دار الشفا کی بنا ڈالی مدرسہ جو خانقاہ مین بنایا تھا شہرۂ آفاق ہوا ہر شاگرد اوس مدرسہ کا
علم و ہنر فضل و کمال مین طاق ہوا اور آٹھون پہر اصحاب علم و ہنر کا یہہ کچھ مجمع رہا کہ مدارس عرب و عجم کا بازار
سرد ہوا بے نظیر عصر یہان کا ہر فرد ہوا ظہور ترقی اسلام نے کفر کو دبا دیا ۔ عصیان کو گوشہ گیر بنا دیا یونانیون
پر آرخان کے مظفر ہونے نے بدخواہون کو خیرخواہی پر آمادہ کیا پھر تو مابقی صوبجات ایشیا کی تسخیر کا ارادہ کیا

چنانچہ اجیلا بنک کے سارے ملک کو جسکا قاسم بک کار فرما تھا اور بعد رحلت قاسم بک حاکم اوسکا
ایک کم سن شہزادہ تھا آرخان نے اپنی سلطنت سے یون ملصق فرمایا کہ اوس شہزادہ کم سن کو اپنا لطفی بیٹا بنایا
پھر تو شہزادہ خرد سال ترسان بک نام نے بھی پسر قاسم بک کی تقلید کی عنان حکومت شہر ابدیجک
ومنیاس و بالکیسری و برکامی وارمد۔ آرخان ہی کے ہاتھہ دی شہر ہاے علوباد و کبلیس و اہنیوس جو یونانیون
کے تحت حکومت تھے وہ بھی حلقہ اطاعت آرخان مین آگئے اس عرصے مین ترسان بک اور اوسکے بھائی ہاجل
بک مین جنگ برپا ہوی ہاجل بک بوجہ کم طاقتی گھبرایا معرکہ جنگ سے بھاگا شہر برکامی مین اپنا قدم
جمایا اس خانہ جنگی مین آرخان نے دخل دیا اور اون دونون کو یہہ کہلا بھیجا کہ اپنے باپ کی مملکت علی السویہ بانٹ
لین اور اس تقسیم کے لئے شہر برکامی مین اجلاس ہو ہمارے طرف کے لوگ ثالث بالخیر ہو کے جو فیصلہ ٹھہرائین
اوسی پر رضامند ہو جائین جب روز موعود آپہنچا ہاجل بک نے بحیلہ بغل گیری خنجر زہر آلود سے اپنے بھائی
ترسان بک کا شکم چاک کیا بیچارے کو ہلاک کیا اور آرخان کی ہیبت جو چھائی شہر پناہ کے دروازون
کو بند کر کے لڑائی کی ٹھہرائی مگر شہر کے باشندون نے جو ہاجل بک کی اس حرکت نامردانہ سے متنفر تھے ہاجل
بک کو معہ شہر سپرد آرخان کیا ہاجل بک شہر برجہ کے مجلس مین دو سال تک اسیر رہکر مر گیا جان سے گذر گیا
اسکے بعد شہر یار علوباد بنائے بغاوت مین گرم جوش ہوا بزور شمشیر آرخانی وہ بھی بادسر سے سبکدوش
ہوا پھر تو سارے صوبہ کراسی سے معہ علوباد آرخان کی سلطنت کا اعتراف ہو گیا ۷۳۷ھ ہجری مین سارا قصبہ
پاک وصاف ہو گیا ۷۳۸ھ ہجری مین اناطلیان اناقور و اماسیہ نے بھی عیسویون کی حکومت سے نکل کر آرخان کے

سایۂ عاطفت مین آرام پایا اُسکے بعد اور بھی شہر اور گڑھیاں آرخان کے ہاتھ آئین اونہین بھی سلطنت عثمانیہ

سے ملحق بنائین ۔ لیجئے جب اتنی فتحین حاصل ہوگئین تو شوق ازدیاد مال و منال و ملک گیری نے آرخان کا

قدم اور بھی بڑہایا چنانچہ ۷۳۷ ہجری مین صوبہ تھبینہ پر تمام و کمال قابض و متصرف ہو کر اپنے بیٹے

سلیمان کو اوس عصر کے نامی سرداروں یعنے اخی بک و غازی و فضل و یعقوب نجی بک و میکال کے ساتھ

یورپ مین داخل ہونیکا حکم فرمایا کہتے ہین کہ اون دنون شہنشاہ قسطنطنیہ نے یہہ منادی پھرائی تھی کہ کوئی فرد

بشر چھوٹی سی چھوٹی کشتی پر سوار ہو سواحل ایشیا کی طرف نجائے اور کوئی عثمانی یورپ مین داخل ہونے

نپائے ایک روز کا یہہ ذکر ہے کہ سلیمان اپنی جوانان منتخب کے ساتھ سرزمین ایدنجیک مین بحیلہ شکار اترا

اور ایشیائی ساحلون کا نظارہ کرتے ہوے شب ماہ مین دو چھوٹی کشتیون کے ذریعہ ایشیا کے ایک قریہ سے یورپ

مین ہامتی گرہی تک جا پہنچا ساتھیون نے بھی ساتھ نچھوڑا رفاقت سے منہہ نموڑا وہان پہنچکر سلیمان نے ایک

کسان سے ملاقات کی اور داخلہ شہر کی صلاح چاہی تو اوسنے ایک جونری بھونری کا پتا دیا جسکے ذریعے

سلیمان اپنے ساتھیون سمیت بہ آسانی شہر مین داخل ہو گیا باشندگان شہر کو جو بخت خوابیدہ کی طرح سو رہے

تھے اسیر کرلیا اطمینان کلی حاصل ہو گیا مگر ازراہ دوربینی و پیش اندیشی شہر والون کی خاطر شکنی گوارا نہ کی

انعام دیا اور اونکو مستحق آزادی اس شرط پر کیا کہ امورات بحری مین سستی نہ کرین ایشیا سے یورپ تک

جہازون کی راہبری کرین قیدیون نے سلیمان کے اس سلوک اور طمع کے باعث تین ہزار عثمانیون کو جہازون

پر سوار کر کے ایشیا سے یورپ مین اتار دیا روز دوم سلیمان نے قلعہ الجخت جیاسو بونیا پر حملہ ورہو کے اسکو

مسخر کر لیا کچھ لشکر کے ساتھ کراخی بک کو اوسکی حراست پر مامور کیا چنانچہ آج تک وہ قلعہ اخیواسی کے نام سے

مشہور ہے زبان زد قریب و دور رہی - حاکم کالی بولی کو آرخان کی ترقی اقبال کی تاب جو نہ آئی تو اطراف

و جوانب سے سربازو نکو فراہم کر کے سلیمان کے ساتھ بگاڑ کی بات بنائی مدتون لڑائی کا سلسلہ جاری رہا

آخر ترکیون نے دشمن کا پنجہ مروڑا چھکے چھوٹے تک پہنچوڑا اگرچہ انھون نے بھی حفاظت شہر مین نہایت دلیری دکھلائی

مگر طول محاصرہ سے تنگ آکر ہمت گنوائی - کل صوبۂ کالی بول جو کلید شہر قسطنطنیہ تھا آرخان کے حیطۂ اقتدار

مین آگیا لشکر عثمانی بادل کی طرح چھا گیا ۱۳۶۱ء ہجری مین سلطان آرخان نے اور ایک لشکر تحت فرمان مراد جو

اوسکا دوسرا فرزند تھا یورپ کو روانہ کیا دونون بھائیون یعنے سلیمان و مراد کے لشکر باہم مل گئے سلیمان نے

ملغار اور البسلام پر دھاوا مارا مسخر کر لیا مراد نے اپیباطوس نامی قلعہ کو جو قسطنطنیہ سے فقط دس ساعت

کی راہ پر واقع تھا ہاتھ سے نہ دیا جب یہہ ہو چکا قارلو نامی شہر استوار کو جو قسطنطنیہ اور ادریونوپل کے

مابین ہے محاصرہ کیا باشندگان شہر استحکام قلعہ کے پابند رہے عہد و مواثیق مراد سے جو بہ نسبت انکے

نہایت فائدہ مند تھے ناراضامند رہے قلعہ سے نکل کر ہنگامۂ جنگ برپا کیا کئی ہزار لشکریان مراد

کا خون بہتا اور اُنہین پسپا بار ہا کیا آخر مراد ہی نے فتح پائی ہر ایک دشمن کی تشنگی آب تیغ سے

بجھائی جب مراد اُس شہر پر قابض ہوا بطور انتقام اوسکو یون مسمار کیا کہ زمین سے ہموار کیا باشندگان

شہر برگاس جو ادریونوپل اور قارلو کے درمیان ہے مراد کے خوف سے دہل گئے شہر کو خالی چھوڑ کر باہر نکل

گئے جب یہہ بھی ہاتھ آیا تو مراد نے معہ لشکر جرار عزم ایشیا فرمایا مگر سلیمان اپنی فوج کے ہمراہ یورپ ہی

رکھنیا ایکر و زسلیمان اپنی لشکر کا جایزہ لیتا اور اونکو مطابق قواعد و آئین عثمانیہ تیراندازی و نیزہ بازی کی ورزشین
اور دوڑ گھاؤ کی کرتبین سکھلاتا تھا کہ سلیمان کا گھوڑا ہوا بلکہ پیشرو صبا ہوا مطلق العنان ہو کر مطلق نہ تھما
ایک درخت کے چپیٹ مین سلیمان کا پیر تو تا پھر ٹھکرا یا یہہ پشت زین سے جدا ہوا اور ایک ایسی پنگی کھائی کہ
رشتۂ حیات بھی توٹا - آرخان پر اس سانحہ ہوش ربا کے سنتے ہی غم طاری ہوا جینا بھاری ہوا پورے
دو مہینے نہ گذرے تھے کہ وہ بھی ہمرکاب قضا ہوا دم کے دم مین کیا تھا کیا ہوا مگر پیش از رحلت ایک لشکر
بسرکردگی اخی بک دیدہ و موتھیکن شہر پر بھجوایا تھا جب اخی بک مع لشکر بلاے ناگہانی کے شکل اوس شہر بے
سر و سامان کے متصل پہنچا اوسی مقام کے قرب و جوار مین حاکم شہر کو جو بطریق سیر و ہوا خوری وارد تھا اسیر کر لیا
اور اُسنے یعنے حاکم شہر نے جو طبقہ شہنشاہان یونان سے تھا قید کی تاب نہ لاکر تحویل شہر سے اپنی آزادی مول
لی مگر مورخون نے لکھا ہی کہ جوہانز کیا نتکو زینس شہزادۂ یونان جسنے آرخان کو سریر سلطنت پر جلوہ افروز ہونے
کے پیشتر اپنی بیٹی دی تھی اور باہم نسبت خسر و دامادی کی تھی بلحاظ منت و سفارش پھر اوسی حاکم کو اوسکی حکومت
پر بحال کیا و فور عنایت سے مسرور و فارغ بال کیا - لکھا ہی کہ سلطان آرخان نے پینتیس ۳۵ سال تک زینت سلطنت
بڑہائی ستر سال کی عمر مین اجل آئی - مورخین ترکی اس بادشاہ عظیم الشان کی تعریف مین تر زبان ہین اور اوس حکمران
فیض رسان کے اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ مین رطب اللسان ہین پہلے پہل اوسنے جامع مسجد و مدارس دار العلوم و شفاخانجات
کی تعمیر کی تھی داد دینداری و ہنر پروری دی تھی - **فائدہ** کہتے ہین کہ جوہانز کیا نتکو زینس نے جسکا ذکر آگے
گذرا شہنشاہ اور وینکس کے دو شہزادونکا امین تھا انقلاب زمانہ سے قابو جو پایا تو اونکی تخت سلطنت کو

غصب کرکے خود شہنشاہ کہلایا مگر زمانہ نے اوس سے یاری نکی دشمنون نے تخت چھینا عمر بھر دلگیر رہا جبل الحسن کے گوشۂ

انزوا مین سکونت پذیر رہا وہان اوسنے ایک روزنامچہ اپنے عہد کا لکھا ہی جسکی فصاحت و بلاعت کے یونانی آج تک قائل

ہین حرف حرف پر جان و دل سے مائل ہین۔

فصل چہارم در احوال سلطان غازی مراد خان نصرت توامان

لکھا ہی کہ جب سلیمان شاہ نے رحلت کی اوسکے چھوٹے بھائی مراد خان کو چالیس برس کی عمر مین دولت عثمانیہ ہاتھ آئی اور

اوسنے اپنے باپ یعنے آرخان کا قائم مقام ہوکر تیس سال تک حکومت کی اگرچہ بعجز دتخت نشینی اپنے باپ اور بھائی کے

یورپ مین حاصل کین ہوئین فتحون کی ترقی مین کوششین کین لیکن بوجہ عداوت شہزادۂ کارمینیا جسنے اوسوقت ایشیائے

کوچک کے وسطی ممالک عثمانیہ مین ایک ہنگامہ برپا کیا تھا کامیاب مدعا ہو کچھ فوج جرار جانب ہنگامہ فی الفور روانہ کر

فتنہ کو نابود کیا فساد کو معدوم الوجود کیا سنہ ۱۳۶۰ عیسوی مین ہلس پانٹ کی راہ سے لشکر عثمانی نے عبور کیا یورپ

مین پی در پی فتحین نصیب ہوئین آخر جنگ کسوہ موقوعہ سنہ ۱۳۸۹ عیسوی مین اس سلطان یعنے مراد اول کا سلسلۂ حیات

توتا یہہ بھی پنجۂ اجل سے پچھوتا کہتے ہین کہ سلطان مراد خان نے یونانیون سے کئی مقام چھین لینے کے قطع نظر شہر عظیم

الشان ادریہ نوپل پر بھی فتح پائی اور سلطان محمد خان ثانی قسطنطنیہ کو فتح کئے تک شہر مذکور ممالک عثمانیہ کا دار السلطنت

رہا من بعد مراد خان صدر کا فلیپا پولی اور ساگری پر قبضہ ہوا عثمانیون کا اون جنگی قومون سے جنہون نے سرویہ و باسینیہ

مین بادشاہتین مقرر کین بھین مقابلہ ہوا پھر تو سرویہ و باسینیہ و ایلیشیہ کے شہزادون نے اتفاق کیا عثمانیون کو سرحد

یورپ سے نکال دینی کی ٹھہرائی شہر ادریہ نوپل کی جانب روانگی افواج کی بات بنائی وقت شب قریب نہر ریہ

شبیہ سلطان الغازی مراد خان اوّل



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

ترکیون نے اپنے دشمنون پر حملہ کرکے فتح پائی عیسو یون نے بری زک اُٹھائی اہل ہنگاری و سرویہ پر ترکیون نے پہلے بہی

غلبہ پایا تہا ۱۳۷۶ء عیسوی مین عثمانیون نے شہر نسہ پر قبضہ کرکے شہزادۂ سرویہ کو عاجز بنایا اوسنے اسوقت مصلحتہً

سالانہ ایک ہزار رطل نقرہ اور ہزار اسوار بطور خراج روانہ کرنیکی شرط پر صلح کرلی شِشون شاہ بلگیریہ نے بہی

اطاعت مین کوتاہی نکی مگر بعوض خراج اپنی بیٹی کو زوجیت مراد خان سے بہرہ مند کیا گویا اوسنے یہی خراج دیا

پھر تو چھے سال کامل تک مراد کی بخوبی بسر ہوی کسیکی کچھہ نہ خبر ہوئی اُسکے بعد ایشیاے کوچک مین فتنہ نے

اُٹھایا سلطان نے اپنی فرزند کلان کو مختار ممالک عثمانیہ کرکے عزم مقام مذکور فرمایا اودہر فرزند مراد خان نے پسر شاہ

یونان سے سازش کی دونون نے مخالفت سلطان ہی مین بنائے فساد ڈالی سوداے عناد سر مین جو سمایا تو

بالاتفاق شہر قسطنطنیہ کے قریب مقام لشکر قرار پایا جب یہہ خبر وحشت اثر گوش گزار سلطان مراد ہوئی فوراً

واپس آیا شاہ یونان کو اوسکی بیٹے کی بدراہی سے آگاہ کیا اوسنے عرض کی کہ مین ہرگز اوس سے واقف

نہین بہتر ہی کہ گرفتار بلا یہہ دونون پر قصور ہون سزاے جرم مین بینائی سے دور ہون غرض کہ فوج عثمانیہ

مفاسدون کے سرون پر قضا کی طرح جا پہنچی وقت شب سلطان مراد نے عزم لشکرگاہ باغیان فرمایا اور باآواز

بلند فوج منحرف کو یہہ سنایا کہ اگر واپس آجاؤگے تو معافی خطا سے کامیاب ہوکر امن پاؤگے سپاہ نے جب اپنی

بادشاہ قدیم کی آواز سنی باغی شہزادون کو چھوڑا حضور سلطانی حاضر ہوکے عفو جرم کے لئے ہاتھونکو جوڑا

باغی شہزادون نے یہہ حال جو دیکھا معہ چند ترکی رو بفرار ہوکر ایک مقام مین پناہ لی مگر سلطان نے مقام

مذکور کا محاصرہ کیا جب دونون ہاتھہ آئے اپنے بیٹے کو قتل کیا اور پسر شاہ یونان کو بغرض سزارسانی اوسکی

باپ کے پاس بھیج دیا شاہ یونان نے اپنے نورنظر کو اوسکے شریکون سمیت پہلے سرکہ جوشیدہ سے نابینا بنایا اور پھر
دو دو تین تین کو باہم بند ہوا کر نہر مین پھکوایا اب اور سنئے کہ حاکم کارمینہ جو سلطان مراد کا داماد تھا ایشیاے
کوچک کی ترکی قوم کے سرداری کے لئے اپنے سسرے سے بگر ا ۱۳۸۶ء عیسوی مین زور آزمائی ہوے ایکو نیم
پر باہم لڑائی ہوئی مگر جب حاکم آرمنیہ نے شکست پائی اوسکی زوجہ دختر سلطان مراد نے اپنے باپ کے غصے کو
تھاما اور مرد کی جان بچائی سلطان نے اپنی فوج کو واپسی کا حکم دیا اور آپ شہر برصہ کے سمت روانہ ہوا شہزادہ
بایزید خان نے جو اس جنگ مین موجود تھا نہایت دلیری کی جسکے سبب نامور آفاق کہلایا یلدرم یعنے برق کا
خطاب پایا جب ۱۳۸۸ء عیسوی مین اون ممالک عثمانیہ نے جو قدیم صوبۂ تریس اور رومیلیہ کے جدید صوبے سے
مشتمل تھے فتوحات جدید سے اور بھی ترقی پائی تو فتح کئے ہوے صوبو مین ترکون اور عربون نے اپنی اقامت ٹھہرائی
بلگیریہ و سرویہ و باسینہ و ہنگاریہ والون نے بالاتفاق مقابلہ ترک پر کمر باندہی سوا ے انکے اور دو قومون نے بھی
اونکی شرکت کی مگر روسی جو کئی سال کے بعد ترکیون سے اپنی قوم کا بدلہ لینے آئے تھے مملوکان اہل منگولیا یعنے مغول
کی طرح ایک طرف پڑے رہے سلطان مراد نے جب یہہ دیکھا کہ متعدد قومون نے ترکیون کی عداوت مین سازش
کی ہی نہر ہلس پانٹ عبور کرکے خود ہی جنگ مین تقدیم کی ارادہ یہہ کہ دشمن کو رسد اور کسی طرح کی تائید پہنچنے
نپائے بلگیریہ و سرویہ والون نے بھی عثمانیون پر دم روانگی باسینا حملہ کیا آنکر سد راہ ہوے اس لڑائی مین بیندرا
ہزار ترکی تباہ ہوے مگر سستی و عدم استقلال کے باعث اونکے لشکر نے ۱۳۸۹ء عیسوی مین مہینون حرکت نکی پھر تو
فوج عثمانی نے بسبیل ایلغار پہنچکر مخالفون کو پسپا بنایا شکست فاحش دیکر جوہر مردانگی دکھایا سیون یعنے شاہ بلگیریہ

کو بھی جب شریک اعدا پایا تو سلطانی آپ بلگرید ہی مین بنظر ضرورت چندے توقف کر کے علی پادشاہ سپہ سالار کو تیس
ہزار کی جمعیت کے ساتھ شہر بلگیریہ پر روانہ فرمایا پھر تو ترکیون نے ۱۳۸۰ عیسوی مین پہاڑون کی راہ لی آخر علی پاشا
نادر رو بند کے گھاٹون سے ہوتا ہوا جب روس کے مشہور شہر شملہ کو پہنچا ترکیون نے اوسپر بھی فتح پائی تر لوہ مسخر ہوا
پراوادی پہ قبضہ ترکان ظفر پیکر ہوا شاہ بلگیریہ نکوپولی کو نکل گیا علی پاشا نے دشمن کو ہاتھ سے جانے دیا اوہین پہنچکر
اوسکا محاصرہ کر لیا سشمسون نے صلح چاہی سلطان مراد نے قبول فرمائی مگر اس شرط پر کہ صوبہ سیلستریہ ترکیون
کو دیدیا جائے اور سشمسون کی خراج رسانی مین قصور نہ آئے مگر یہ شرطین پوری جو نہوین تو پھر جنگ شروع ہوی ترکیون
نے درد جا اور رہرشوا نامی مقامون پر گولہ رانی کی بارش نکوپولی مین سسون پر محاصرہ کیا اور پھر اوسکی جان
بخشی بھی ہوئی صوبہ بلگیریہ سے سلطنت عثمانیہ شامل ہوئی ملک ترک کو دریائے ڈانیوب کے حد شمالی تک ترقی حاصل
ہوئی لازرس شاہ سرویہ اپنے دوست کی تباہی سے ہراسان ہوا مخالفین ترک سے سازش کی مقابلہ لشکر
عثمانی مین مرد میدان ہوا اسقدر لشکر کثیر جمع آیا کہ اوسنے کمال غرور سے سلطان مراد کو پیام جنگ بھجوایا اوسوقت
سلطان خود سرکردہ فوج ہوکر متصل شہر کسووہ سرحد سرویہ و باسینہ پر جہان غنیم نے اپنی فوجین جمع کین تھین جا
پہنچا نہر ستترہ کے شمالی جانب افواج متفقہ سرویہ و باسنیہ و البنیہ نے معہ کمکی لشکر پولنڈ و ہنگاری و والیشیا یا
جو جمایا تو لشکر سلطانی اوسکے مقابلے مین بہت ہی قلیل نظر آیا سلطان نے اپنے مشیران با تدبیر سے غنیم پر حملہ کرنے
کے لئے مشورت کی کہتے ہین بایزید خان فرزند کلان سلطان مراد نے فرمایا کہ شامل حال خاندان عثمانیہ فضل رب غفور
ہی عنایت مسبب الاسباب پر تکیہ ضرور ہی ہلال نشان لشکر عثمانی کا اشارہ ہی تیغ ابروی ترکان خونریز ہون

میرے اشاروں مین سارے دشمنون کا جگر پارہ پارہ ہی غرض وزیر اعظم کو بھی بایزید کی رای پسند آئی قرآن مجید کھولا ایک

آیت سنائی جسکا مضمون یہہ تھا کہ ای رسول لڑو تم بیدینون اور منافقون سے اور ایک دوسری آیت بھی پڑھی جسکے

معنے یہہ ہین کہ ایک فوج کثیر ایک کمزور فوج سے اکثر شکست پاتی ہی۔ بہرحال کوئی تجویز ٹھیک ہوئی سلطان مراد نے

ساری رات بارگاہ جناب باری مین یہہ مناجات کی کہ یارب دین حق کی تائید و ترویج کے لئے جنگ کرتا ہون

معرکۂ گیرودار مین قدم دہرتا ہون تیری راہ مین جان دینی وجہ زندگی بدہی حصول نعمت شہادت کے لئے سب کچھہ جد

وکدہی امیدوار ہون کہ اس نعمت سے محروم نرہون عدم حصول دولت شہادت سے مغموم نرہون اس مین سپیدۂ صبح

نمود ہوا سیاہی شب دور ہوئی طرفۃ العین مین ابر چھا گیا بارش بوفور ہوئی۔ جب بارش موقوف ہوئی میدان جنگ

مین فوجون نے پرا جمایا کفر و اسلام مین ایک کا ایک دشمن جان نظر آیا میمنہ لشکر ترکی پر یوروپین ترکی زمینداروں کی

فوج تھی۔ میسرہ پر ایشیا ترکی کی جمعیت موج موج تھی شہزادۂ بایزید سرکردۂ فوج میمنہ تھا اور شہزادۂ یعقوب فرزند

دوم سلطان مراد حکمران میسرہ تھا قلب فوج مین خود سلطان مراد تھا خاص دستے کے ساتھہ گرم شکر و سپاس رب

عباد تھا انتظام معقول آخر و اول مین بے قاعدہ سوار و پیدل ہراول مین عیسویون کے طرف لازرس بادشاہ قلب

فوج کا سرکردہ تھا میمنہ پر اوسکا بھتیجا اور میسرہ پر شاہ باسینا تھا جب لڑائی شروع ہوئی ایشیائی فوج جو اہل اسلام

کے میسرہ پر تھی لشکر سرویہ و باسنیہ سے پسپا ہوئی بایزید نے عثمانیون کے میمنہ سے بنا بر مدد کچھہ فوج لی اور پھر جنگ

برپا ہوئی خود بھی گرز آہنی لئے ہوئے سر میدان آیا اور یہہ کچھہ لڑا کہ عیسویون کو باین مردانگی شکست دی شاہ سرویہ

اسیر ہوا اسکے وزرا مارے گئے سپاہ عثمانیہ نے بھاگتون کا بھی پیچھا چھوڑا آخر ہر ایک دستگیر ہوا وقت مراجعت سلطان مراد

نے جب دشمنون کے لاشے دیکھے اپنے وزیر سے فرمایا کہ یہہ جو خاک و خون مین غلطان ہین کوئی انمین بوڑھا نہین
سب نوجوان ہین وزیر نے عرض کیا کہ انکی بدنصیبی کا باعث یہی تھا کہ اس لشکر مین کوئی بوڑھا نہین ایک نصیحت کرنیوالا
نہین آخر انکی شکست کی وجہ یہی ٹھہرائی کہ شمشیر دلیران عثمانیہ سے مقابلہ عقل تجربہ کار سے بعید تھا نوجوانون کی
ناتجربہ کاری نے یہہ نوبت پہنچائی سلطان نے فرمایا کہ شب گذشتہ مین نے خواب دیکھا تھا کہ کسی دشمن نے مجھے بھی قتل کیا
تھا ہنوز یہہ فقرہ زبان سے پورا نکلا نہ تھا کہ ایک عیسوی سپاہی نے جو کشتون مین روپوش تھا اور اپنی قوم کے بدلہ لینے
پر پرجوش وخروش تھا موقع دیکھکر سلطان کے پیٹ پر کٹار چلائی زخم کاری لگا اوسی حالت مین شاہ سرویہ کے
قتل کا حکم دیا دو گھنٹون کے عرصے مین جان بحق وہ فتح مجسم ہوا جان نثاران عثمانیہ نے قاتل کا کام بھی تمام کیا سارا لشکر درہم
وبرہم ہوا۔ وزرا نے یلدرم بایزید خان کو سلطان مراد کا قائم مقام بنایا مگر یعقوب اوسکے برادر خرد نے ناخوش
ہوکر مقابلہ بایزید مین فساد مچایا بایزید نے بمشورت وزرا اپنے بھائی کو غلیل کے ڈوری سے پھانسی دی لازرس شاہ
سرویہ کی گردن بھی ماری بعد اوسکے بایزید نے افواج ترک کو واپسی کا حکم دیا اور اپنے پدر مقتول کو شہر برصہ مین دفن
کیا اوس مرد میدان کو خاک مین چھپایا سنگ مرمر کا گنبذ بنایا لکھا ہی کہ سلطان مراد منصف دلیر عالم دوست
متقی تھا نفسانی خواہشون سے بری تھا۔ تیس سال تک حکمرانی کی اور وقت شہادت اکہتر سالہ عمر تھی۔

فصل پنجم دربیان سلطان الغازی یلدرم بایزید خان

لکھا ہی کہ یلدرم بایزید خان اپنے باپ کا قائم مقام ہوکر حکمرانی کرنے لگا صاحب تاج وتخت ہوا جنگ سرویہ
کو جاری رکھا استیفن بادشاہ جدید سرویہ مجبور سخت ہوا آخر محاصل نقروی معدنیات سے ایک حصہ دینے اور ہر جنگ مین

خود حاضر رہکر فوجی اعانت کرنے اور تا زندگی منحرف نہونیکی شرطوں پر ترکیون سے صلح کرلی سلطنت عثمانیہ کا خراج گزار

ہوا اپنی بہن کو زوجیت سلطان بایزید خان مین دیکر صاحب افتخار ہوا جب سلطان بایزید نے جنگ سرویہ سے فراغت پائی

عنان عزیمت اپنی اون شہرون کے طرف جو اقلیم ایشیا مین تھے منعطف فرمائی سنہ ۱۳۹۰ عیسوی مین پھر یورپ کو واپس آیا

سنہ ۱۳۹۱ عیسوی مین حاکم والیشیا کو اپنا خراج گزار بنایا مگر باسنیہ والون نے بتائید اہل ہنگری اچھا مقابلہ کیا سنہ ۱۳۹۲ع

مین شاہ ہنگریہ سجسمنٹ نام نے صوبہ بلگیریہ کو اگر بہت سی فتحین حاصل کین لیکن ترکیون کی فوج کثیر سے شکست فاش پائی

نہایت بیقرار ہوا تاب مقابلہ نہ لاکر اپنے ملک کو فرار ہوا جب شہزادہ کارومینیہ نے اقلیم ایشیا کی سلطنت عثمانیہ پر چڑھائی

کی اور انگورہ و برصہ پر اپنا قبضہ کرلیا تو بایزید خان اپنے نایب کے مقید ہوجانے کے باعث سمت ایشیا روانہ ہوا یورپ کے

مخالفین سلاطین کو ترکیون کے دست برد سے امن پانیکا بہانہ ہوا بایزید خان نے شہزادہ کارومینیہ کو شکست دیکر اسیر بنایا -

اور اپنے نایب کو پنجۂ دشمن سے چھڑا کر شہزادیکو اوسیکے تحویل فرمایا نائب نے شہزادۂ صدر کو بدون حکم سلطانی قتل کیا

پھر تو صوبہ کارومینیہ پر عثمانیون کا قبضہ ہوا اور جنوبی ایشیائے کوچک کا سارا ملک معترف بایزید کی حکومت کا ہوا اوس وقت

سلطان نے اپنے لشکر کو اوس ملک کے مشرق و شمال کے جانب بھجوایا کاستی مونی سامسون امیشیہ نامی شہرون کو اپنی

سلطنت سے ملایا - اب بایزید خان کو خطاب امیری جو اگلے تین بادشاہون سے چلا آتا تھا ناگوار خاطر ہوا خلفای راشدین

کے قائم مقام سے خطاب سلطانی پایا حصول فتوحات و ترقی قدرت پر مغرور ہوکر اپنے مین آپ نہ سمایا عیاشی کا مائل نفسانی

خواہشون مین مبتلا ہوا خاندان عثمانیہ مین پہلے پہل یہی بادشاہ خلاف شرع عمل پیرا ہوا بادشاہ ہنگریہ نے اپنے حریف

یعنے بایزید اور اوسکے رفیقون کو مست شراب دیکھکر اپنے ہم مذہب عیسائیون سے کمک کی درخواست کی سنہ ۱۳۹۴ عیسوی مین

شبیہ سلطان الغازی یلدرم بایزید خان اوّل



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

پوپ یعنے بطریق نے عثمانیون سے مذہبی جنگ کرنیکی شہرت دی فرانس برگنڈی ہوبریہ اور بھی دوسرے مقامون سے عیسائیون
نے اتفاق کرکے تران سلونیہ والیشیہ اور سرویہ سے ہوتے ہوے سلطنت عثمانیہ کا قصد کیا شاہ سرویہ کو دوستی بایزید مین ثابت
و قائم دیکھ کر اوسکی ملک یعنے سرویہ کو دشمنون نے تاراج کردیا شاہ ہنگری نے پہلے ہی حملے مین وڈن نامی شہر پر فتح پائی
اور بعد پانچ روز کے ارسووا بھی عیسویون کے ہاتھ آیا ریکو نامی شہر کے اہل قلعہ کو قتل کرکے دشمنون نے شہر نکوپولی کے
طرف قدم بڑہایا اوسکو بھی محاصرہ سے تنگ کیا یعلن بک قلعدار نے بامید حمایت بایزید بڑی جوانمردی سے عزم جنگ
کیا اسمین سلطان بایزید نے اقلیم ایشیا سے کوچ فرمایا اور دریاے باسفرس عبور کرکے عیسوی لشکرگاہ کے قریب اپنی فوج کا
پڑا جمایا سب کے پہلے فوج بے قاعدہ اوسکے بعد سواران خاص سلطانی کا ایک دستہ رہا اور آپ چالیس ہزار کی فوج جرار کے
ساتھ میدان جنگ مین صف بستہ رہا۔ غنیم کے طرف سے فرانس کے چھے ہزار سواران قوی نے ترکیون سے مقابلہ کیا
فوج بے قاعدہ سلطانی کو تہ تیغ کرکے سوارون پر حملہ کیا اونپر بھی غالب اگر سواران باقاعدہ ترکی کا رخ جو کیا تو
شکست پائی سواران فرانس سے سوا بھاگنے کے اور کچھ بن نہ آئی جب بایزید خان شاہ ہنگری کے طرف بقصد جنگ بڑہا
عیسویونکا میمنہ و میسرہ فرار ہوا کوئی اُسکے منہہ نہ چڑہا مگر عیسویونکی قلب فوج نے قدم نہ ہٹایا اسوقت عثمانیون اور سرویہ
والون کے حملۂ دلیرانہ سے اُنہون نے بھی شکست پائی فوج شاہ ہنگری و سواران ہوبریہ کی خرابی آئی سغس منت چند ہمراہیون
کے ساتھ معرکہ جنگ سے گریز کرگیا غرض وہ روز تو یون ہی گذر گیا دوسرے روز دم صبح بایزید نے اپنی لشکر کو بشکل ہلال
جمایا زیب قلب آپ ہوکر عیسوی دس ہزار قیدیون کو روبرو طلب فرمایا سپہ سالار فوج فرانس کی جو بیس عائدین عیسوی
سمیت جزیہ لیکر جان بخشی کی مابقی کو قتل کا اشارہ کیا فوج سلطانی نے خنجر ہلالی کی طرح دشمنونکو پارہ پارہ کیا جب سب

کچھہ ہو چکا سلطان یلدرم بایزید شہر برصہ کو جو اوسکا دار الحکومت تھا واپس آیا اور پھر اقلیم ایشیا اور مصر کے حکام کو نکو پولی کی کوایف جنگی سے آگاہ کرنے کے لئے فخریہ خطوط روانہ ہوے اونکے ساتھہ بعضے عیسوی قیدی مبتلاے آفات بطور تحفہ و سوغات قاصدون کے ہمراہ گویا فتح و نصرت سلطان بایزید کے گواہ یہہ تو ہوا اب دیکھئے جسقدر غنیمت کا مال ہاتھہ آیا اوسکو شہر ہاے ادریہ نوپل و برصہ کے مساجد و مدارس اور شفاخانونکی تیاری مین لگایا بعد اوسکے حسب الحکم بایزید اوسکے نایبون نے جنوبی ہنگاری اور استیریہ پر حملہ کرکے اونکو تاراج کیا اور سلطان نے بھی معہ لشکر عثمانی یونان پر چڑہائی کی تین شہر بغیر مقابلہ ترکیون کے قبضے مین آگئے سرداران افواج بایزید نے بتعجیل تمام زمین کارنتھہ پار ہوکر صوبۂ پیلو پونی سس کی تسخیر مین داد جوانمردی دی تیس ہزار یونانی حسب الحکم سلطانی جلاوطن ہوے روانۂ اقلیم ایشیا ہزار رنج و محن ہوے اور اونکے عوض ترکمانون اور تاتاریون نے شہر کو بسایا شہر اتھنس بھی ۱۳۹۷ سنہ عیسوی مین تصرف سلطانی مین آیا سلطان بایزید خان نے معہ فوج عزم قسطنطنیہ کیا اور روبروے شہر پناہ پہنچکر یہہ حکم دیا کہ شہر پر محاصرہ کرین مگر وزیر اعظم نے عرض کیا کہ ایسے وقت مین محاصرہ اچھا نہین کیونکہ فی الحال جن شہرون پر ہمنے فتح پائی ہی اونکے باشندون کے دلون سے ابھی ہمارا خوف و خطر گیا نہین مبادا ہمارے احاطۂ اطاعت سے باہر ہون اور سب حکام عیسوی کیفیت محاصرہ قسطنطنیہ سنکر بالاتفاق مقابلہ کو حاضر ہون اسلئے مناسب یہہ ہی کہ سفیران دولت علیہ شاہ قسطنطنیہ کے نزدیک جائین اور ہماری شروط مطلوبہ کی بموجب صلح کی بات ٹھہرائین سلطان نے وزیر کی رای کو پسند فرمایا سفیرون کو معہ فرمان شاہی طرف قسطنطنیہ بھجوایا جسکا مضمون یہہ ہی کہ بفضل الٰہی جلشانہ اقلیم ایشیا اور وسیع تر بلاد یورپ ہمارے تحت فرمان ہین سواے اس شہر قسطنطنیہ کہ جسکی شہر پناہ کی بیرونی حکومت سے تمہین کچھہ تعلق نہین اگر یہہ بھی اپنی شروط مطلوبہ پر ہمارے تحویل کروگے تو مزدور بچوگے اور جو ہمارے حکم سے منہہ پھراوگے یقین ہی کہ پچتاوگے مگر وکیلون سے مخفی یہہ فرمایا کہ اگر

یونانیان شہر کے تحویل کرنے مین کچھ عذر لائین تو سالانہ خراج پر صلح کرلیکر واپس آجائین وکیلون نے جب یہہ حکم پایا

قسطنطنیہ مین پہنچکر فرمان سلطانی شہنشاہ یونان کو پڑھہ سنایا شہنشاہ یونان مجبر دانکے گھبرا کر وس سال کے وعدہ

پر اپنی شہر وسلطنت کو تفویض سلطان بایزید خان کر دینے کو رضامند ہوا شرط یہہ کہ سالانہ ایک مبلغ مقرری

بطور خراج پہنچا ئے ترکیون کی مسجد کے لئے عیسائیان اپنا ایک کلیسہ چھوڑ دین اور مسلمانون کے قضیہ وفساد باہمی کے فیصل کو

ایک قاضی مقرر کیا جائے جب یہہ عہدنامہ ہو چکا سلطان بایزید نے اپنے حسب خواہش اقلیم یورپ کے ممالک عثمانیہ کے انتظام مین

توجہ فرمائی اسمین یہہ خبر آئی کہ تیمور نے صوبہ ہا ماتحت ایرانیان پر فتح پائی ہی سلطنت عثمانیہ پر یورش کرنیکی ہوا سر مین

سمائی ہی - یہان سے کچھ تیمور کا حال بھی سنئے لکھا ہی کہ تیمور باشندہ تاتار اولاد منغول یعنے مغل سے اور ماکی طرف سے

چنگیز خانی لا کلام تھا بسبب ایک زخم کے تیمور لنگ مشہور خاص وعام تھا سنہ ۱۳۳۶ عیسوی مین متصل سمر قند شہر سبز وار

مین پیدا ہوا ابتدائے شباب مین اطراف واکناف کی عداوت رکھنی والی قومون کے چھوٹے چھوٹے رؤسا سے لڑ جھگڑ کر

قوی و توانا ہو چلا جب پینتیس سال ۳۵ عمر ہوئی کمال دلاوری کو کام فرمایا دشمنون سے لڑا اور اپنے کو خان چغتائی کا ہم مرتبہ بنایا

شہر سمر قند کو پائے تخت ٹھہرا کر ساری دنیا کی آبادی کو اپنی مملکت قرار دینے کی خواہش سے شہرت دی چھتیس سال

کی ریاست مین اتنا ملک وسیع اوسکو حاصل ہوا کہ چین کی دیوار عالیشان سے شمالی روس تک اسکا قبضہ کامل ہوا

چنانچہ بحر عمان اور رود نیل اوسکی فتوحات مغربی کی حد تھی اور نہر گنگا حد شرقی ستائیس سلطنتو کو جنمین نو سلسلہ ارباب شاہ

حکمران تھے ایک کرکے اوسنے آپ ہی قائم ہوا - مورخین کے بیان سے یہہ ثابت ہی کہ اسکا ثانی کوئی بادشاہ نہین سیزر

اور سکندر چنگیز خان اور نپولین کو اتنا وسیع ملک ملا نہین فراست ودانائی مین یکتا تھا زورآوری وجوانمردی مین

بے ہمتا تھا - کہتے ہین کہ شہنشاہ یونانی جب بایزید خان کے ظلم سے تنگ آگرا اپنے سفیرون کو بغرض اعانت دربار
تیمور مین بھیجوایا تو اوسنے بھی اسکی درخواست کو قبول فرمایا ترکیون کا بیان ہی کہ ۸۰۰ہ ہجری مین احمد حال امیر خان بغداد
نے جو تحت حکومت بادشاہ مصر تھا بسبب چند ظلمون کے باغی ہو کر بایزید خان سے سازش کی تھی اوسوقت سلطان
بایزید نے ملک مصر پر فتح پائی اور وقت واپسی صوبہ آزربایجان پر گذر ہوا تہرن تک حاکم صوبہ مذکور کو مغلوب کر کے
اوس کے سالانہ خراج مقرر فرمایا اور جب اوسکے ایفاء عہد مین شک آیا تو اوسکی زوجہ اور دو بچون کو بطور ضمانت
شہر برصہ کو لیگیا مگر خود اوسکی عورت کا شیفتہ ہوا نہایت فریفتہ ہوا پھر تو بجبر اوسکو مرد سے چھڑایا تہرن تک
نے تیمور سے داد چاہی تیمور اس واقعہ سے غضبناک ہو کر معہ لشکر جرار ۸۰۳ہ ہجری مطابق ۱۴۰۰ سنہ عیسوی مین
اپنے کو مقابلہ بایزید پر آمادہ کیا شہر سیواس متصل سرحد صوبہ ارمینیا پر حملے کا ارادہ کیا بایزید نے اپنے بیٹے ارطغرل
کے ہمراہ ایک جمعیت آزمودہ کار کو بنا بر حفاظت شہر مذکور روانہ کیا مورچون کے استحکام فوج کی جرءت نے کو تاتاریون
کو پسپا کیا مگر تیمور نے یہہ حکم دیا کہ حصار کو بے پایہ بنا دین سلرنگ لگا کر ڈہا دین تاتاریون نے حکمت عملی سے ساری دیوار کھود
کھود کر ڈہا دی اہل قلعہ کی ہمت گھٹا دی پھر تو تیمور نے عیسوی چار ہزار سپاہ جنگی کے سرون کو اونکی رانون مین دبا کر
زندہ دفن کر دیا فوج محافظ قلعہ کو معہ ارطغرل قتل کیا بایزید خان نے اس حادثہ ہوش ربا سے گھبرا کر ایشیا کو چک کی
راہ لی تیمور بھی بہت سے شہرون کو تباہ و تاراج کرتا ہوا وہین جا پہنچا متصل میدان شہر انگورہ مقام کیا اور آٹھ لاکھ کے
لشکر سے شہر کو گھیر لیا بایزید ایک لاکھ کی جمعیت کے ساتھ صرف مقابلہ ہو گیا دو جانبہ گرم بازار جنگ ہوا آخر بایزیدیون
کا قافیہ تنگ ہوا وقت مغرب بایزید خان بھاگا تاتاریون نے اوسکو اسیر کیا گرفتار طوق و زنجیر کیا بایزید کے بلخ

بیٹون سے جو جنگ مین موجود تھے سلیمان و محمد و عیسی فرار ہو کے موسی ہمراہ پدر شریک مصائب ہوگیا - پانچوان فرزند جسکا

نام مصطفی تھا میدان جنگ سے غائب ہوگیا تیمور نے پہلے پہل بایزید خان کی بڑی عزت کی اور بہت مہربان ہوا جب

اوسنے قید سے رہا ہونیکی درپردہ تدبیرین کین تو وہ بھی بگڑ گیا پھر تو یہ حال ہوا کہ بایزید آہنی پنجرے مین قید ہو کر

گرفتار رنج و ملال ہوا جب تیمور نے اپنے ملک کو مراجعت کی یہہ بھی ہمراہ رہا محزون و آہ رہا انگوری کی لڑائی کے

آٹھ مہینون کے بعد ماہ مارچ ۱۴۰۳ عیسوی مین بایزید نے رحلت کی تیمور نے شہزادہ موسی کو قید سے رہائی دی اپنے

باپ کی لاش شہر برصہ کو لیجا کر دفن کرنے پر مامور ہوا مگر تیمور سے بھی حیات مستعار نے وفا کی جی سے گذر گیا چین

کی فتح کرنیکو جو نکلا اثناے سفر مین غرہ فیروری ۱۴۰۵ عیسوی کو اکہتر سال کی عمر مین مرگیا

فصل ششم در ذکر سلطنت سلطان محمد خان اول

لکھا ہی کہ وقت رحلت بایزید اوسکے فرزند کلان یعنے سلیمان قلبی کے زیر حکومت شہر اوریانوپل اور سلطنت یورپ کا

ایک بڑا حصہ تھا شہزادہ عیسی قلبی فرزند دوم بایزید ایشیاے کوچک سے تاتاریان مغول کے واپسی کے بعد شہر برصہ کا حاکم خود

مختار بنا تھا شہزادہ محمد اصغر اولاد جو علم و فضل مین بے نظیر زمان تھا ایشیا مین ایک چھوٹی سی ریاست کا حکمران

تھا اب دیکھئے کہ درمیان عیسی و محمد جنگ جو برپا ہوئی تو محمد نے فتح پائی عیسی نے زک اُٹھائی اقلیم یورپ کو بھاگا کمک

سلیمان قلبی سے قوی تر ہو دوسری بار محمد پر حملہ آور ہوا اسی باعث ترک یورپ و ترک ایشیا مین خلاف آیا پہلے ہی حملے

مین سلیمان نے ایشیا پر یورش کر کے برصہ و انگورہ پر اپنا قبضہ کر لیا - لیجئے چوتھا شہزادہ موسی جسنے باپ یعنے بایزید

کی لاش کے ساتھ قید تیمور سے رہائی پائی اور ملک پر سے گذرتے وقت سلجوقی شہزادوں کے ہاتھ مقید ہوا تھا شہزادہ محمد کی دخل

دہی و مدد سے چھپتا تھا اوسنے حمایت شہزادہ محمد پر کمر باندہی سلیمان سے چند شکست پانیکے بعد اپنی دشمن کے ملک خاص مین

تھوڑی سی فوج لیجاکر جنگ کرنیکی محمد کو ترغیب دی جب اجازت مل چکی منزل مقصود کو روانہ ہوا سلیمان و موسی مین

خوب زور آزمائیان ہوین سخت لڑائیان ہوین ظلم سلیمان کے باعث لشکر جو ناراض تھا موسی سے ملگیا سلیمان قسطنطنیہ

کو بھاگتے وقت ۱۴۱۰ عیسوی مین مارا گیا اقلیم یورپ کی سلطنت عثمانیہ موسی ہی کو حاصل ہوئی جب سب طرح تسلی دل

ہوئی بسبب شرکت سلیمان ملک شاہ سرویہ کو موسی نے اپنے حملون سے تاراج کر دیا نوجوان لڑکون کو اسیر اور باقی رعایائے

سرویہ کو قتل کیا سرویہ کے تین مقتول پلٹنون کے لاشون کو بطور میز بچھایا اوسی پر سپہ سالار اور دوسرے سرداران لشکر

عثمانیہ کو بخوشی و خرمی کھانا کھلایا بعد اوسکے شہنشاہ یونان پر سلیمان کا معاون و مددگار جانکر حملہ کیا اوسکی دار

الحکومت یعنے شہر قسطنطنیہ پر محاصرہ کیا شہنشاہ یونان نے محمد سے مدد چاہی محمد نے اقلیم ایشیا سے فوج عثمانیہ کو بلایا

جب وہ آئی تو محافظت شہر قسطنطنیہ اوسیکی تفویض کرکے بکمال جوانمردی سے کئی بار اپنے بھائی موسی کی فوج پر حرج

کیا مگر فتح نپائی اس اثنا مین اوسکی خاص ملک مین جنگ برپا ہونیکی خبر جو آئی تو دریائے باسفرس سے ہوتے ہوئی اپنے

ملک خاص کے طرف راہی ہوا اور پھر یورپ کو واپس آیا سرویہ سے مدد لیکر متصل میدان شامرلی قدم جمایا جب دونون

لشکر مقابل ہوگئے سپہ سالار عساکر محمد نے اپنی فوج سے آگے بڑھکر فوج عثمانیہ کو سنایا کہ ای دوستو شہزادہ موسی کو

جس سے تم ہمیشہ تکلیف پاتے ہو بطرح صدمے اوٹھاتے ہو چھوڑو منصف مزاجی کو کام فرماؤ ہمارے بادشاہ یعنے محمد کے پاس

جو شہزادگان عثمانیہ مین نہایت نیک ہی سیدہے چلے آؤ بجرد اسکے موسی نے طیش مین آکر حسن پر حملہ کیا اپنے دست

خاص سے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے بنایا اور خود بھی حسن کے ایک سردار ہمراہی کے ہاتھون مجروح و خون آلود ہوکر اپنی فوج

شبیہ سلطان محمد خان اول



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

مین آیا مگر فوج موسی نے گھبرا گھبرا کر ارادۂ فرار کیا جب فوج کا طور بیطور دیکھا خود بھی بھاگا - لکھا ہی کہ متصل معرکہ جنگ ایک
دلدل پر موسی کی لاش خاک و خون مین طپان تھی نہ وہ شوکت و شان تھی نہ جسم مین جان تھی **قطعہ** دل لگانا کبھی نہ دنیا
سے ؛ ہان شریف ایسی بیوفا ہی نہین ؛ یہ وہ منزل ہی کوئی بھی جسمین ؛ چار دن چین سے رہا ہی نہین ؛ الحاصل جب
موسی کا یہہ حال ہوا محمد کو جو بایزید کی اولاد مین ایک ہی رہگیا تھا عدل و انصاف و مردم شناسی کے باعث عروج کمال
ہوا مگر تا دم زیست شہنشاہ یونان کا دوست ثابت قدم رہا - باغی ترکمانون کا دشمن اکیقلم رہا ترکی مورخین نے
لکھا ہی کہ یہہ سلطان نوح زمان تھا کیونکہ اوسی نے سلطنت عثمانیہ کی ڈوبتی کشتی کو تلاطم دریای یورش تاتاریان
سے بچایا ہی غرضکہ بعد موسی شہر اوریانوپل مین اقلیم یورپ کے سلطنت عثمانیہ کے رعایا محمد کی اطاعت کے معترف
و پابند ہوے اور اطراف و اکناف کے حکام بھی اوسکے تسلط سے رضامند ہوے سلطان محمد نے اپنے اقرار کیے ہوے جب
سلطنت یونان کے چند مستحکم مقامون اور گڑھیون کو جنکو ترکیون نے سابق مین فتح کر کے اپنے تصرف مین رکھا تھا
شہنشاہ یونان کو واپس دیا - اہالیان وینیس اور رغوسا کی ریاست شورہ یعنے جمہوریہ سے عہدنامہ ٹھہرالیا سفیران
حکام سرویہ و ولیشیا و البنیا اور اون روساے کلا جنہون نے بعد تباہی بایزید خان خود مختاری اختیار کی تھی
سلطان محمد کے دربار مین حاضر ہوے - اخلاق دوستانہ و آئین مہربانہ سلطانی سے شگفتہ خاطر ہوے سلطان
محمد نے سر دربار اونہین فرمایا کہ تم اپنے بادشاہون سے کہدو کہ مین نے سبھون کو بہنیت دی ہی اور اون سے صلح قبول
کرلی ہی - سنا ہی کہ بحر باسفرس اور ہسپانٹ کی مغربی مملکت عثمانیہ مین چندے بوجہ صلح امن و امان تھا مگر اقلیم
ایشیا مین گرم ہنگامہ فتنہ و فساد بے پایان تھا محمد نے اوریہ نوپل سے اپنی راحت و آرام کو چھوڑ اپنی خاندانی

مملکت قدیم کو دوبارہ فتح و حفاظت کرنے کے لئے مجبوراً ایشیا کی طرف کوچ کیا کہتے ہین کہ جنید حاکم عثمانیہ جو پہلے تحت
حکومت سلیمان رہکر شہر سمرنہ اور اوسکے متصل کے ملک کا کارفرما تھا اور ایشیائی منیر سے بعد واپس جانے مغولیون کے خود ہی
اونکا قابض و متصرف ہو کر صوبۂ ایدن کو بھی اپنی ہی علاقے مین رکھا تھا محمد سے برملا روگردان ہوا اوسکو بھی اپنی
خود مختاری کا شوق بے پایان ہوا شہزادہ کارمینا نے بھی اون ایام مین محمد اور اوسکی فوج جرار ایشیا مین نہونے
سے اقلیم ایشیا کی قلب مملکت عثمانیہ پر حملہ کیا اکتیس روز تک برصہ پر محاصرہ کیا شہر تو اوسکے دست برد سے بچا رہا
مگر اوسنے مساجد اور دوسرے عمارات متعلقہ دیوانی قصبہ جات کو جلایا قوم عثمانیہ سے عداوت قلبی جو تھی گنبد بایزید
سے جو دیوار شہر پناہ کے باہر واقع تھا لاش بادشاہ موصوف کو نکال کر جلا دینے کا حکم فرمایا اسمین جنازہ
شہزادہ موسیٰ جسکو سلطان محمد نے برصہ مین لیجا کر مرادخان کے نزدیک دفن کرنیکا حکم کیا تھا نمودار ہوا شاہ کارمینیا
بخیال آمد آمد لشکر سلطان محمد فرار ہوا - اب دیکھئے کہ سلطان محمد خان یورپ سے اپنی فوجون کو لیکر عازم ایشیا شتاب
ہوا شہر سمرنہ کو مسخر کر کے دشمن پر فتحیاب ہوا جنید تو زیر سایہ عاطفت سلطانی آیا مگر شہر کارمینیا بھی یورش
افواج سلطانی سے بچنے نپایا بعد سلطان کو شکوۂ مالیخولیا ہو گیا جنگ کا بازار ٹھنڈا ہو گیا سارے حکیم اوسکے علاج
سے عاجز ہوئے مگر حکیم سینا نے یہہ تجویز ٹھہرائی کہ سلطان کو اگر فتح و نصرت کی خبر سنائین تو ضرور شفا ہوگی اوسکی بیماری
کی یہی دوا ہوگی جب یہہ بات قرار پائی تو سپہ سالار عزیز بایزید باشا بک نام نے معہ فوج جرار کارمینیا پر حملہ کر کے
شہزادہ کارمینیا مصطفیٰ بک کو قید کیا اور جب حضور سلطانی حاضر ہو کر خوشخبری فتح سنائی اوسیدم سلطان محمد نے
شفا پائی جب قیدی روبروی سلطان آیا اپنی الزام عہدشکنی سے خجل ہو کر ازسرنو قسم شرعی کھائی اور کہا کہ جب تک

جسیم مین جان ہی بندہ موجب تابع فرمان ہی سلطان نے فرمایا کہ رحم منظور شاہان کرام ہی تجھسے نامنصف و مغلوب کو آزادی
دینی ہمارا کام ہی بدکارون سے بدی کا بدلہ لینا آئین شاہانہ کے خلاف ہی بغاوت و نمکحرامی تیری طبیعت سے روبظہور صاف
صاف ہی یہہ کہا اور حسب مراتب اوسکی تکریم کی بندگران سے رہائی دی ۵ شریف جبین بھلا کب ہی نیش عقرب کو
سنا ہی تمنے کہین بد بھی نیک ہوتے ہین ٭ اب سنئے کہ سلطان محمد کی رحم کا تو یہہ حال اور شہزادہ کارمینیا کی نمکحرامی ایسی کہ
بعد رہائی ہنوز نظرون سے غائب ہوا بھی نہین کہ سلطانی گھوڑون اور دوسرے چارپایون کو جو میدان مین چر رہے تھے لوٹنا
شروع کیا ہمراہیون نے قسم یاد دلائی تو اپنے جیب سے ایک زندہ کبوتر کو نکالکر اوسکا گلا گھونٹا اور کہا کہ مین نے اسی کے جسیم مین
جان ہی تک کی قسم کھائی تھی جب سلطان نے اسکی یہہ جعلسازی و دغابازی دیکھی جنگ کو تازہ کیا یورش بے اندازہ
کیا فتح جو ہوی تو دشمن نے بارثانی معذرت کی سلطان نے بکمال دریا دلی پھر اوس سے صلح کرلی ۱۴۱۶ سنہ عیسوی مین
سلطان محمد خان نے اقلیم یورپ کو واپس آکر اہالیان وینس سے لڑائی شروع کی کیونکہ چھوٹے چھوٹے رؤسای علاقۂ
جزایر بحر عمان نے جو قومی سلطنت وینس کے فقط نامی خراج گزار تھے سلطنت مذکور اور سلطان کے درمیانی عہد نامے کو
خیال نکر کے ترکی جہازون کو پکڑلیا اور ساحل پر تھے سو ترکی علاقے کے مقامون مین غارتگری شروع کی اونکے
ظلم کا بدلہ لینے کے لئے سلطان محمد نے جنگی جہازون کا ایک بیڑا تیار فرمایا اور جنگ آغاز ہوئی ماہ مے کی انتیسوین سنہ ۱۴۱۶
مین مقام گیالی پولی پر امیر البحر ریاست وینس نے ترکیون سے جو شکست کھائی تو سفیر ترک سے تازی صلح ٹھہرائی لکھا
ہی کہ شہزادہ مصطفی پسر بایزید خان جو جنگ انگورہ مین بعد شکست ترکیان غایب ہوگیا تھا سو اوسکی خبر تو کسیطرح کی
معلوم ہوئی کہ کیا ہوا جیتا رہا یا حوالۂ قضا ہوا مگر سنہ ۸۲۲ ہجری مطابق سنہ ۱۴۲۰ عیسوی مین ایک شخص مصطفی نامی سلطان

بایزید کا مصنوعی بیٹا بنکے ریاست عثمانیہ کا دعوی کرتا ہوا اقلیم یورپ مین نمود ہوا اکثر ترکیون نے اوسکے دعوی کا اعتراف کیا

حاکم والیشیا کے ساتھ جنید بھی جو سلطان محمد کا قدیم باغی تھا اوسکی تائید مین معہ فوج جرار سلطان محمد پر چڑھائی کرنے

کو موجود ہوا سلطان محمد نے مقابل ہوکر متصل شہر سالونیکا مصطفی کو شکست فاش دی پھر تو اوسنے بھاگ کر ایک

یونانی قلعدار شہر مذکور سے پناہ لی سلطان محمد نے اوسکی طلبی مین جسقدر اصرار کیا شاہ یونان نے اسیقدر انکار کیا

اور کہا کہ مین اوسکو مقید رکھتا ہون بشرطیکہ سالانہ کچھ اوسکی پرورش کے لئے مقرر کیا جائے پھر تو بازار فساد ٹھنڈا ہوا

اور اس مہم سے واپس ہوتے وقت بواسیر کے شکوے نے سلطان محمد کا برا حال کیا شدہ شدہ مالیخولیا تک نوبت پہنچی تو

۸۲۴ھ ہجری مطابق ۱۴۲۱ء عیسوی مین سلطان موصوف نے انتقال کیا وصیت یہہ کہ شہزادہ مراد کو اپنا جانشین

بنائین وزیر اعظم نے بموجب وصیت شہزادہ مراد کو قائم مقام بنایا مراد نے اپنے باپ کی لاش کو برصہ مین دفن کرنیکا

حکم فرمایا۔ لکھا ہی کہ سلطان محمد خان کی عمر سینتالیس سال کی تھی آٹھہ برس دس مہینون تک حکمران رہا جوانمردی

فیاضی انصاف و رحم دلی مین ہر ایک کا ورد زبان رہا موجب ترقی علوم بہ ہزار جان نثاری ہوا کہتے ہین کہ اوسیکے وقت

مین علم عروض بھی جاری ہوا۔

فصل ہفتم در احوال تخت نشینی سلطان الغازی مراد خان ثانی

لکھا ہی کہ سلطان مراد خان ثانی کی اٹھارہ سال کی عمر مین تخت نشینی جو ہوئی تو شہنشاہ یونان نے بوجہ صغر سنی اوسکو حقیر جانا

اور اوس مکار و غدار مصطفی کو جو اوسکے قید مین تھا تخت بایزید کا وارث شرعی بناکر رہائی دی اس شرط پر کہ در

صورت کامیابی جو شہر کہ پسند آئے سلطنت یونان سے ملحق ہوجائے پھر تو وہ مکار یونانی جہاز پر سوار ہوا عازم یورپ معہ

شبیہ سلطان الغازی مراد خان ثانی



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہی

فوج جرار ہوا کنارے پر پہنچکر قدم بڑھایا اکثر ترکیون نے اس سازش کی بایزید باشا کو جو سلطان کیطرف سے آیا تھا
شکست دی اور جب مراد سلطان نوجوان نے معہ لشکر فیروزی اثر مقابلہ کیا تو مصطفی نے شکست پائی بھاگا اور شہر گیابی پولی
مین پناہ گزین ہوا مگر سلطان مراد نے پیچھا کیا شہر مذکور پر محاصرہ کرکے یون گولہ رانی کی کہ شہر کا شہر تباہ ہوگیا شمشیر
باغی روسیاہ ہوگیا جب اوسکا کام تمام ہوا شہر یونان کو پہنچا اور شہنشاہ یونان کو خبر دی کہ اب تیری دار الخلافت
شہر قسطنطنیہ کو چھین لیتا ہون دیکھنا کہ تجھکو اس مکاری کی کیا کچھ سزا دیتا ہون شہنشاہ یونان گھبرایا اپنے وکیلون
کو سلطان کے پاس بھیجا گو اُنھون نے من جانب شہنشاہ یونان بہت عذر خواہی کی مگر عتاب سلطانی مین فرق نہ آیا وکیلون
کو بے نیل مرام واپس بھجوایا - ابتدا جون ۱۴۲۲ سنہ عیسوی مین قسطنطنیہ سے کچھ فاصلے پر فصیل چوبین بنائی اور روبرو
فصیل ایک مٹی کا ٹیلہ بھی غرض اُس سے یہہ کہ کسیطرح کا نقصان لشکر نہو یونانیون کے منجنیق اور گولون سے سر مو ضرر نہو
قلعہ کی دیوارون پر سیڑہی لگادی پایہ حصار مین نقب لگا کر باروت بھرادی اور حکم یہہ کہ جب قلعہ ہاتھ آئیگا تو
سارا خزانہ مومنون ہی کو دیا جائیگا ہزارہا مجاہدین جمع آئے سید بخاری نے اپنے فقیرون اور مریدون سمیت
فوج عثمانیہ کا سرگروہ ہوکر اگست کی چبیسوین سنہ ۱۴۲۲ مین حملہ کیا یونانیون نے بھی نہایت استقلال سے مقابلہ کیا ہنوز
کامیابی حاصل نہوئی تھی کہ بہ ترغیب شہنشاہ یونان اقلیم ایشیا کے ممالک عثمانیہ مین بنائے خانہ جنگی کی خبر آئی سلطان
مراد خان نے محاصرۂ قسطنطنیہ سے دست بردار ہوکر دریائے باسفرس کی راہ عزیمت مملکت خاص فرمائی مورخین کے قول سے
مبرہن ہے کہ وقت رحلت سلطان محمد خان اول مراد خان کے سوا اوسکے اور تین بیٹے تھے بڑا بیٹا مصطفی نامی تیراں
سال کا اوسوقت ایشیائے کوچک مین تھا جسکو اوسکے محافظون نے مراد خان کے خوف سے لیجا کر میسینیہ مین رکھا تھا

دوسرے دو شیرخوارون کو سلطان محمد خان اول نے بوقت انتقال محافظت و پرورش شاہ یونان مین دیا تھا شہزادہ مصطفیٰ
نے کارمینیہ ہی مین پرورش پائی مراد خان نے کبھی اوسکے قتل یا قید کی تجویز نہین فرمائی مگر بعد شکست اپنے مصنوعی چچا
یعنے غدار مصطفیٰ کے شہزادہ مصطفیٰ نے سفیران شاہ یونان کے بہکانے پر حاکم کارمینیہ سے مدد لیکر اپنے بھائی
مراد خان ثانی کی مملکت پر چڑہائی کی اور بہت سے مقامون پر قابض و متصرف ہوکر شہر برصہ پر محاصرہ کیا سلطان
مراد نے ایک فوج کارآزمودہ روانہ فرماکر مصطفیٰ کے تدبیرون کو منتشر کردیا جن عثمانیون نے اسکی شرکت اختیار
کی تھی وہ بھی روگردان ہوگئے یونانیون کو تاب مقابلہ سلطان جو نہی تو پریشان ہوگئے پھر تو شہزادہ مصطفیٰ
بے یار و مددگار ہوکر بھاگا مگر سرداران لشکر سلطان مراد نے اوسکو گرفتار کرلیا قابو سے جانے نہ دیا اور بدون امر
سلطان اسکو ایک درخت سے لٹکا دیا قضانے دستگیری کرکے منزل عدم کا پتا بتادیا جب اس خانہ جنگی سے فراغت
ہوئی سلطان نے بار ثانی اقلیم ایشیا مین بنیاد امن کو قائم فرماکر اور حکام اطراف و اکناف کو جنہون نے شریک ہنگامہ ہوکر
فتنہ خوابیدہ کو جگایا تھا قرار واقعی سزا پہنچا کر ۸۲۷ھ ہجری مطابق ۱۴۲۴ عیسوی مین یورپ کی راہ لی بار ثانی قسطنطنیہ
پر محاصرہ نکیا صلح نامہ شاہ یونان کو جسمین سالانہ خراج کے ساتھ شہر زیتون اور دوسرے چند شہر واقع نہر استرینیا و بحر
اسود دینے کا اقرار تھا قبول کرلیا ۸۳۲ھ ہجری مطابق ۱۴۲۸ عیسوی مین سلطان نے حاکم سغاب اسفندیار کی بیٹی سے
شادی کرلی جس سے حریف مذہب عیسوی سلطان محمد خان ثانی فاتح قسطنطنیہ پیدا ہوا لکھا ہے کہ اوس پہلوان کے
وقت ولادت ۸۳۳ھ ہجری مطابق ۱۴۲۹ عیسوی مین حاکم کارمینیہ جو ابراہیم بیگ نامی تھا اوسنے اقلیم ایشیا مین اس شاہزادہ
شیرخوار کی ہلاکی کا قصد کیا مگر سلطان کو خبر جو ہوئی تو معہ لشکر جرار اقلیم ایشیا کو پہنچکر پہلے ہی حملے مین اقشہر اور کونیا

پر فتحیاب ہوا ابراہیم بیگ نے تاب مقابلہ افواج سلطانی نہ لاکر ملا غمزی کے پاس جو اوسوقت بڑے مشہور اور مقدس تھے گئ
بھے جاکر پناہ لی اپنے اور سلطان مین صلح کرا دینے کی التجا کی ملا موصوف نے پیام صلح سلطان موصوف کو اس فصاحت و
لطافت سے سنایا کہ سلطان نے باین ظلم و فساد مدعی مذکور کو بار ثانی امن دیکر اوسکے ملک پر اوسیکو مسلط فرمایا اور سنہ
۸۳۹ ہجری مطابق ۱۴۳۵ عیسوی مین برادر شہنشاہ یونان نے جو اوسوقت ایکحصہ موریا پر حکمران تھا دشمنی سلطان پر
آمادہ ہوکر شہر جاعز جنلق واقع سرحد موریا پر محاصرہ کیا قاسم پاشا بگلر بیگ رومیلیا یعنے حاکم حکام صوبجات یونان نے
معہ لشکر یکایک وسیر حملہ آور ہوکر شکست دی دشمن کو پسپا بنایا سارا مال و اسباب لشکر مدعی کا لوٹ لیکر واپس آیا اس اثنا
مین شاہ ہنگری سے جنگ برپا ہوی جسمین بعض مقامون مین اہالیان ہنگری اور بعض مقامون مین ترکیون نے فتح
پائی آخر الامر سپہ سالار میکائیل اوغلی علی بیگ نے ایک فوج جرار کے ساتھ صوبجات شاداب ہنگری پر حملہ جو کیا
فتحیاب ہوا وہان کے باشندون کو اسیر کرلیا او غنیمت کثیر ہاتھ آئی باین فتح و نصرت ادریانوپل کو واپس آیا سلطان
نے ۸۴۰ ہجری مطابق ۱۴۳۶ عیسوی مین اس غنیمت سے ایک مسجد عالیشان اور ایک عمارت سلطانی بنوائی حین واپسی
میکائیل اوغلی علی بیگ اہالیان ہنگری نے اوسکو بوجہ شکست روبفرار جانکر ترکیون کے شہرون پر حملہ کیا اور جلایا ظلم و
ستم بیدریغ کیا وہان کے باشندون کو تہ تیغ کیا سلطان نے اونکی بے باکی سے طیش مین آکر دریاے ڈانیوب کی راہ عزم ودن
فرمایا جو شہر راستے مین نظر آیا اوسکو ویران بنایا پھر تو شہر بلگریڈ ہی پر جو ملک ہنگری کا پناہ گاہ تھا محاصرہ کیا اسمین
بارش نے منہہ جو دکھایا تو اوسنے بھی مجبورًا بدون کامیابی شہر مذکور سے اپنا محاصرہ اٹھا دیا مگر وقت واپسی شہر صوفیہ
دار الحکومت بلگیریہ پر معہ چند مقامات اپنا قبضہ کرلیا کہتے ہین کہ شمالی و مغربی حدود سلطنت عثمانیہ یورپ پر چند

جنگی قومون سے سلطان مرادخان ثانی کو ایک عرصہ دراز تک مناقشہ رہا خصوصاً ہنگری کے دو تیغ پہلوانون یعنے ہنیڈیز
و سکندر بیگ سے سخت مقابلہ رہا اسٹیفن حاکم سرویہ دوستدار سلطنت عثمانیہ جو ۱۴۲۷ء عیسوی مین مرگیا تھا سو اوسکی جانشین
جارج برانکووک کو بھی ترکیون کی دشمنی کا سودا ہوا ساتھ اوسکے اہالیان ہنگری کو بھی جو بعد جنگ نکوپولی واماندہ
تھے حسد سلطنت عثمانیہ پیدا ہوا چنانچہ لاڈس لاز جب ریاست ہنگری پر قابض ہوا تو اہالیان ہنگری کا ترکیون کی عداوت
مین اور ہی رنگ ہوا بلکہ خود وہ بھی شریک جنگ ہوا جس سے خاندان عثمانیہ یورپ سے نکالدئے جانیکی خوف شدید کے بعد کئی صدیون
تک اونکی سلطنت اوس اقلیم مین قائم رہی دشمنون کو جان کھونا پڑا اور جو حکام انکی اطاعت سے باہر ہوا چاہتے تھے اونہین
اور زیادہ پابند فرمان ہونا پڑا اہالیان بوسینا و البینیا نے بھی جنکے اکثر مقامون پر عثمانیون نے فتح پائی تھی اپنی قوم کی
خودمختاری کے لئے قصد مخالفت سلطانی کیا صوبۂ ولیشیا نے بھی اسی غرض سے اونکا ساتھ دیا عزم اہل کارمینیا
یہہ کہ مقابلہ سلطان مین اپنی عداوت قلبی کارگر ہو عیسوی دشمنان سلطانی کے ہاتھون فوج عثمانی مقیمۂ یورپ منتشر ہو
یہہ تو اسی سوچ مین رہے اور ۸۴۶ھ ہجری مطابق ۱۴۴۲ء عیسوی مین سپہ سالاران افواج سلطانی نے ہرمان اسٹڈ کو
محصور بنایا اور ہنیڈیز جو شاہ ہنگری سفس منت کا اجب لڑکا تھا اور جسکے یہان گرد سفید بکر و لیشیہ کا تھا شہر
مذکور کے تائید کیلئے ایک مختصر فوج جرار کے ہمراہ آیا فوج قلعۂ مذکور کو کمک جو آئی تو سردار مجید بیگ ترکی نے شکست
کھائی بیس ہزار سپاہ ترک کا خون ہوا مجید بیگ معہ فرزند اسیر دشمنان ہون ہوا ہنیڈیز نے بھی ظلم سے منہہ موڑا مانند
سرداران ترک اون دونون قیدیون کو ٹکڑے ٹکڑے کئے تک پہنچو اسلطان نے اس خبر کے سنتے ہی ہنیڈیز سے بدلہ لینے
کا خیال فرمایا شہاب الدین پاشا کو اسی ہزار کی فوج کے ساتھ بھجوایا مگر گرد سفید بکر نے مقام واسک پر مقابل ہو کر سپہ سالار

ترک کو پسپا بنایا دوسرے سال یعنے ۸۴۷ھ ہجری مطابق ۱۴۴۳ عیسوی مین حاکم کارمینیا اقلیم الیشیا کی مملکت عثمانیہ مین بغاوت کرنیکے باعث سلطان مراد خان اپنے سپہ سالارون کو اہالیان ہنگری اور اونکی معاونون سے اقلیم یورپ کی مملکت عثمانیہ کی حفاظت کا حکم فرما کر خود ہی بارادۂ جنگ ادہر آیا اور ادہر افواج ہنگری - سرویہ - والیشیہ وجرمن نے دریاے ڈانیوب پار ہوکر سمندرہ کے قریب اپنا قدم جمایا اور گرد سفید بکتر بھی بارا ہزار سوار آزمودہ کار ساتھ لیکر شہر نسہ کی دیوار حصار کے قریب آیا نومبر کی تیسری ۱۴۴۳ عیسوی مین نہر مراوا کے کنارے متصل شہر مذکور جنگ عظیم برپا ہوئی بہت سے ترکی قتل اور اکثر گرفتار ہوے مابقی بالقند کے پہاڑون کی راہ فرار ہوے ہینڈیز نے انکا بھی پیچھا کیا شہر صوفیہ کو لے لیا پھر تو بالقند کے پہاڑون سے ہوتے ہوے فلیپا پولی کے طرف قدم بڑہایا ترکیون نے وہان بھی مقابلے مین زک اُٹھائی اس اثنا مین سلطان مراد خان نے ایشیا مین پہنچکر فتح پائی مگر یورپ مین اپنی فوج کی خبر شکست سنکر بہت مغموم ہوا اور مثل مملکت ایشیا سلطنت یورپ کو بھی امن دینے کے لئے جولائی کی بارہوین ۱۴۴۴ عیسوی مطابق ۸۴۸ھ ہجری مین شہر زغدن پر باین شروط صلح کرلی کہ استحقاق سرویہ سے باز خواہ رہے جارج برانکوک خود مختار بادشاہ رہے - والیشیہ کو تحویل ہنگری کردیا اور اپنے بہنوی محمد قلبی کو جو سردار فوج ترک ہوکر عیسویون کا اسیر ہوا تھا زر خطیر دیکر قید شدید سے رہا کیا طرفین کے عہدنامے دس سال کے وعدے پر زبان ترکی اور ہنگری مین رقم ہوے سلطان نے قرآن پر قسم کھائی اور بادشاہ ہنگری نے اپنے عہود و مواثیق پر قائم رہنے کے لئے انجیل اُٹھائی جب اس سے فارغ ہوچکا ایشیا کو آیا مگر اپنے پسر کلان شہزادۂ علاؤالدین کے رحلت کرجانے سے مغموم ہوکر سلطنت چھوڑدی شہزادۂ محمد کو اپنا قائم مقام بنایا بخیال گوشہ نشینی عازم میاگنیشیہ ہوا اور خیال ہہ کہ ہمیشہ

محو طاعت رب عزت رہے متقیون اور پرہیزگارون کی صحبت رہے- اب دیکھئے کہ ہنوز زغدن پر صلحنامہ ہوکے ایک مہینا نگذرا تھا
کہ شہنشاہ یونان اور پوپ یعنے بطریق روم نے شاہ ہنگریہ اور اوسکی مشیرون کو عہدشکنی کی ترغیب دی اور اون سے یہہ
کہکر قسم لی کہ فی الحال سلطنت عثمانیہ کمجوش ہی اور سلطان خوجہ بخیال گوشہ نشینی روپوش ہی ایسے وقت مین غفلت کیے
روا ہی مملکت عثمانیہ کے نیست و نابود کردینے مین تامل کیا ہی ہنیدیز نے پہلے عہدشکنی سے انکار کیا پھر صوبۂ بلگیریہ کو عثمانیون
سے چھین کر اپنے کو دینے کے وعدے پر غرۂ سپتمبر کے بعد برسرکار ہوجانیکا قرار کیا غرض غرۂ سپتمبر ۱۴۴۴ عیسوی کو شاہ
ہنگری نایب پوپ اور ہنیڈیز دس ہزار کی فوج کے ساتھ نامستعد ترکیون سے لڑنیکو سرحد و الیشیہ مین داخل ہوگئے
ڈریکل حاکم والیشیہ کے ہمراہ اوسکی اہل فوج بھی مجبوراً انھین کے شامل ہوگئے عیسوی فوجون نے اپنی کامیابی پر اعتماد کرکے
دریائے ڈانیوب کو عبور کیا اور بحر اسود کے راستے سے اوسکے جنوبی ساحل پر پہنچکر مقام خالجق پر ترکی جہازون کے بیڑے
کو تباہ بوفور کیا بہت سی گڑھیان ہاتھ آئین سنیم اور پیزق نامی مستحکم قلعون پر گولہ رانی شروع کی اور اون مقامون
مین بہت سے اہل قلعہ ترکیون کی جان لی بعضے بہزار خرابی نکل گئے اسکے بعد خاوز نا پر فتح پائی شہر وارنا بھی ہاتھ آیا
اسمین یہہ خبر آئی کہ سلطان مراد خان نے معہ سپاہ جرار ترک عزم ایشیا فرمایا ہی پوپ کی جہازی ٹکڑی ہلس پانڈ کی راہ
مسدود کرنیکے باعث اہل جنوا نے چالیس ہزار فوج سلطانی کو اجرت سے اپنے جہازون مین سوار کرواکے اقلیم
یورپ مین پہنچا یا ہی بمجرد اس خبر کے سارے عیسوی گرم کارزار ہوگئے نومبر کی دسوین ۱۴۴۴ عیسوی کو طرفین کے لشکر
مقام وارنا پر مستعد پیکار ہوگئے دو جانبہ خوب ہی صف آرائی تھی ترکیون نے عہدشکنون کے صلحنامیکی نقل نوک سنان پر
بطور شقہ علم چڑھائی تھی ہنیڈیز نے ایشیا کے افواج ترک کو اپنے حملۂ دلیرانہ سے پریشان کیا اور اہالیان والیشیا نے بھی عثمانیون

کو خوب حیران کیا شاہ ہنگری نے معہ قلب فوج دلیرانہ قدم بڑھایا سلطان مراد خان نے جب اپنی دونون صفون کو فرار ہوتے
دیکھا اور منتشر پایا خود بھی ارادۂ فرار کیا تھا کہ شاہ ہنگری بعزم مقابلہ سلطان روبرو ہوگیا سلطان نے اوسکے گھوڑے
پر ایک ایسا گرز لگایا کہ گھوڑا اور سوار دونون کو گرایا پھر تو خوب موقع ہاتھ آیا ایک کہن سال جان نثار سلطنت عثمانیہ
نے شاہِ مذکور کا سر کاٹکر نقل عہدنامہ کے ساتھ نیزے پر چڑھایا اہالیان سلطنت ہنگری ڈر ڈرکر فرار ہوے ہنیڈیز کچھ
دیر لڑتا رہا مگر جب اوس سے بن نہ آئی تو اوسنے بھی بھاگنے ہی کی ٹھہرائی دوسرے روز دمِ صبح سلطان نے باقیماندہ فوج
عیسوی پر حملہ آور ہو کر سب کا قصہ پاک کیا نایب پوپ جولین نامی کو شہر وارنہ مین شمشیر ترکی نے ہلاک کیا اس
جنگ مین ملک ہنگری تو فوالفور تباہ و تاراج نہ ہوا مگر شہرہاے سرویہ و باسینہ تصرف اسلام مین اگئے اور اونکے باشندون
نے رغبتِ دل سے دین محمدی قبولا کوئی باقی نرہا آٹھ روز کے اندر باسنیا کے ستر قلعون پر عثمانیون کا قبضہ ناستناہی ہوا
عمائد و رؤسا ممالک مذکور مسلمان ہوے تباہ و تاراج خاندان شاہی ہوا پھر بھی ۸۴۹ سنہ ہجری مطابق ۱۴۴۵ سنہ عیسوی مین
سلطان نے سلطنت عثمانیہ اپنے بیٹے کی تفویض کی اور بدستور شوق طاعت ایزدی مین میاگنیشیہ کی راہ لی شاہزادہ
محمد نے بوجہ صغر سنی بار تاج بھی مملکت نہ سنبھالی ترکیون نے ظلم و بیداد کی بنا ڈالی وزراے تجربہ کار نے جنہین سلطان نے اپنے
بیٹے کے پاس مقرر فرمایا تھا دوبارہ تخت سلطنت پر رونق افروز ہونیکی سلطان سے التجا کی سلطان نے فوراً عزم اوریہ
نوپل فرمایا بانیان فساد کو سزاے معقول دی مابقی کی جان بخشی کی شاہزادہ محمد کو بنابر تعلیم و تربیت شہر میاگنیشیہ کو بھجوا
ازسرنو چھے سال تک سلطان مرادخان نے حکمرانی کی پیلوپانی سرزمین پر یورش کرکے وہان کے چھوٹے چھوٹے رؤسا خودمختار کو
خراج گزار بنایا شہر کوسوا بھی ۸۵۲ سنہ ہجری مطابق ۱۴۴۸ سنہ عیسوی مین تین روز کے جنگ کے بعد سلطان ہی کے ہاتھ آیا مگر

البینا مین کیا سٹریٹ المعروف بہ سکندر بیگ نے سلطان سے سخت مقابلہ کیا اسکو بھی زیر کرکے اوسکے چار بیٹون کو بطریق ضمانت اپنے پاس رکھہ لیا اونمین سے تین تو عہد طفولیت ہی مین مرگئے چوتھا بڑا ہشیار نکلا منجانب سلطان حسب آئین اسلام تربیت پائے جب اٹھارہ سال کا ہوا منظور نظر سلطانی ہوکر بہت سے جنگون مین دلیری دکھلائی سلطان نے سکندر بیگ کا خطاب دیکر اوسکی عزت بڑہائی اوسکا باپ جو مرگیا وہ ریاست بھی سلطان ہی کے ہاتھہ آئی کہتے ہین کہ جب ۱۴۴۳ء سنہ کی جنگ مین ترکیون نے ہنیڈیز سے شکست پائی دفعۃً سکندر بیگ تیغ کھینچے ہوے وزیر اعظم سلطان کے خیمہ مین آیا اور اوسکے گلے پر خنجر رکھہ کر حاکم کردیا کے نام اپنے نایب سلطان ہونیکا حکمنامہ بجبر لکھوا لایا جب فایز مراد ہوا وزیر کو قتل کرکے آزاد ہوا شہر مذکور کو بہ تعجیل پہنچکر اہل شہر کو مطیع و فرمانبردار کیا دین اسلام سے برملا انکار کیا عیسویون نے اوسکے زیر علم ہجوم کیا ترکیون کو قتل علی العموم کیا۔ لکھا ہی کہ سکندر بیگ پچیس سال تک سلطان مراد خان ثانی اور اوسکے جانشین فاتح قسطنطنیہ کی ریاست مین عثمانیون سے لڑتا رہا ترکان نبرد آزما سے جھگڑتا رہا اُسکے بعد سلطان نے اپنے فرزند محمد کی شادی حاکم البستان سلیمان بیگ کی دختر سے کردی اور محرم کی ساتوین ۸۵۵ھ ہجری روز دوشنبہ مطابق ۱۴۵۱ء عیسوی کو چند روز بیمار رہکر انچالیس سال کی عمر مین رحلت کی **رباعی** کب ہی یہہ سرا خوشی سے رہنے کے لئے ؛ پیدا ہوتے ہین رنج سہنے کے لئے ؛ یہہ بود و نبود جاے حیرت ہی شریف ؛ یان کچھہ نہین اور ہی بھی تو کہنے کے لئے ؛ کہتے ہین کہ سلطان مراد خان ثانی تیئس ۳۰ برس چھے مہینے آٹھہ روز تک رونق افروز تخت رہا منصف شجیع بارکش جانباز فاضل تھا متقی و سخی و عادل تھا جب کسی ملک کو فتح کرتا تو وہان مساجد عمارات مدرسے جہان سرا بنواتا سالانہ سادات مین ایک ہزار فلوری ۵۱ تقسیم کرتا اور مکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ و بیت المقدس کو دو ہزار پانسو۔

فلوری بھجوایا تا اوسکے پانچ فرزندون یعنے محمد علاؤالدین - حسن آرخان - اور احمد مین محمد ہی نے تخت نشین ہوکر رونق

سلطنت بڑہائی باقی چارون نے اپنے باپ کے حین حیات ہی مین رحلت فرمائی -

فصل ہشتم دربیان سلطنت فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد خان ثانی

مورخین صادق نفس کا بیان ہی - فاتح قسطنطنیہ کی نصرت انگیز داستان یہی کہتے ہین کہ جب سلطان مراد خان ثانی نے انتقال

کیا اوسکے فرزند سلطان فاتح محمد خان ثانی نے محرم کی دسوین ۸۵۵ھ ہجری مطابق ۱۴۵۱ء عیسوی مین تخت نشین ہوکے

امورات کشورکشائی کا انتظام کمال کیا سلطان مراد خان ثانی کے ایک اور شیرخوار لڑکے کو جو شہزادی سرویہ سے پیدا ہوا تھا

ایک ترکی سردار نے حمام مین ڈبو دیا ادہر شہزادی سرویہ سلطان محمد خان کو مبارکباد تخت نشینی دیتی رہی اور اودہر اوسنے

اوسکے نور چشم کو جان سے کھو دیا سلطان محمد خان گو درپردہ خود ہی نے یہہ حکم کیا تھا مگر مصلحۃً قاتل کو سزا دی دکھانیکو شان

منصفی دکھادی سلطان محمد خان ثانی شجاعت و دلیری مین گذشتہ سلاطین اولوالعزم عثمانیہ کے مانند اکا تھا انتظام

سلطنت و اہتمام امورات جنگی مین یکتا تھا علم و فضل مین طاق تھا قدردانی علما و فضلا مین مشہور آفاق تھا باوجود اس کمالون

کے کچھ ظلم تھا اور نفس پرستی بھی دوراندیشی و خردمندی کے ساتھ زبردستی بھی لکھا ہی کہ سلطان محمد خان کے تخت نشینی

کے تین سال پہلے قسطنطین یازدہم شہنشاہ قسطنطنیہ ہوا جسکی شجاعت و بہادری کا سارے ممالک یونان مین شہرا ہو

قسطنطین نے سلطان محمد خان کو لڑکپن مین امورات ریاست سے جیسا ناواقف تھا ویسا ہی جانکر بنای فساد یکہ

باندہی سلطان بایزید خان کے فرزند کلان کے اولاد سے آرخان نامی جو عرصۂ دراز سے قسطنطنیہ مین قید رہکر پرورش پاتا

تھا اور جسکے لئے سالانہ مبلغ قسطنطنیہ کو بھجوایا جاتا تھا اوسکے اضافے کے لئے سلطان محمد خان ثانی سے درخواست

کی اور سفیرون کی زبانی یہہ کہلا بھیجا کہ در صورت نامنظوری درخواست آرخان قید سے رہا ہو جائیگا سلطنت ترکی کے
مقابلے کو آئیگا سلطان محمد خان نے جو اوسوقت ایشیائے کوچک مین جو ہنگامے برپا ہوے اون کے فرو کرنے مین مشغول تھا اس
بات کو لطایف الحیل سے ٹالا مگر غلیل نامی وزیر اعظم کہن سال سلطنت عثمانیہ نے یونانیون کو طیش سے کہا کہ اگر تم اپنے رویہ کی
خلاف کروگے تو ضرور سزا پاؤگے اسلئے کہ ہمارا یہہ سلطان سلطان سابق کی طرح نرم اور متحمل نہین بڑا حارص و طامع ہے
رحم دل نہین سلطان محمد خان نے فتح دار الحکومت یونان پر مستعد ہو کر وقت جنگ اپنی فوج پراگندہ ہونے کے غرض سے
مملکت اقلیم ایشیہ کا بخوبی انتظام کیا اور ہنیڈیز سے اپنی مملکت شمالی یورپ پر حملہ نکرنے کے ارادے سے تین سال کے
وعدے پر صلحنامہ کر لیا بعد اُسکے آرخان مذکور کی پرورش کے لئے جو زمینین دی گئین تھین سو اونکی تحصیل محاصل کے لئے
من جانب سلطان یونان مقرر تھے سو وکیلون کو بڑی بے عزتی سے چلایا متصل باسفرس کنارے یورپ قسطنطنیہ سے
پانچ میل کے فاصلے پر محاذی قلعہ یلدرم بایزید خان واقع سرحد ایشیا ایک اور مستحکم قلعہ کی تعمیر کا خیال فرمایا قسطنطین نے
جب یہہ تیاری دیکھی موقوفی تیاری قلعہ کی درخواست کی جب منظور نہوئی اور عثمانیون نے یونانی رعایا پر ظلم شروع کیا تو
قسطنطین نے دروازۂ شہر بند کر دیا ۱۴۵۲ء سنہ عیسوی کے موسم خزان و بارش مین قسطنطنیہ کے محاصرے کی تیاری ہونے لگی
اور موسم بہار مین جب ایک نے محاصرہ کیا تو دوسرے نے اوسکا مقابلہ کیا سلطان نے محاصرۂ شہر قسطنطنیہ کو جسقدر لشکر جرار ضرور
تھا چارون طرف سے فراہم کیا اور عجیب و غریب ہیبت ناک توپین ڈھالین اربن نامی انجینیر نے متعدد دوسری توپون
کے قطع نظر ایک ایسے دیو شکل توپ بنائی کہ دیکھنے والون کو اوسکا سایہ ہو گیا اور بمجرد نظر ہیبت کھائی جب باروت
گولہ رسد کا بندوبست بے شمار ہوا تو سلطان مقابلہ خصم کو تیار رہوا۔ شہر قسطنطنیہ مین بھی جنگ کی تیاریان ہونے لگین شہنشاہ

شبیہ سلطانِ فاتح محمدؐ خانِ ثانی



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطانِ روم سے لی گئی ہی

یونان نے مغربی عیسوی قومون کے علما سے حفاظت شہر کے لئے جانی و مالی مدد چاہی چونکہ رعایائے یونانی نے جو اوس سے
سخت بیدل تھے بالاتفاق انکار کیا نوتارس نامی عالم جدید عیسوی نے شہر قسطنطنیہ مین کلاہ پوپ دیکھنے سے افضلیت
عمامہ سلطانی کا اقرار کیا اگرچہ اوس شہر کی آبادی لاکھہ آدمیون کی تھی باوجود اسکے شہنشاہ یونان نے فقط
چھے ہزار کا لشکر جمع کیا اوسکو اوسی عالم کے حوالے کر دیا تا وہ خود جا کر جنگ کرے عثمانیون کو مقابلے سے تنگ
کرے پوپ روم نے بھی کچھہ جمعیت اطالی بنا بر مدد بھجوائی جنوا سے بھی تین سو سپاہ اور اطالی و اسپین سے
بھی کچھہ فوج آئی سنہ ۱۴۵۳ عیسوی مطابق سنہ ۸۵۷ ہجری موسم بہار مین ترکیان شہر قسطنطنیہ کو آپہنچے سلطان
محمد خان نے مانند سلطان مراد خان ثانی بندرگاہ سے بحر مارمورا تک اپنی لشکر کو صف آرا فرمایا اور اوسکی
محافظت کے لئے ایک مٹی کا ٹیلہ بطور فصیل بنوایا خشکی کے طرف واقع ہی سو دیوار کے محاذی بھی چودہ
دمدمے تیار کئے سینٹ رومینس نے ور شہر پناہ کی راہ سے حملہ آور ہونیکی کوشش کے سوا ترکی توپون کے منجنیق
بھی ہمراہ عثمانیان رہے تیر انداز محافظین دیوار حصار شہر پر تیر برساتے تھے برجون پر منجنیق سے بڑے بڑے
پتھر پھینکے جاتے تھے نقب زنان سربیہ ملازم سلطانی نے نقب زنی دیوار شہر مین قصور نکیا بقول مورخین سوائے فوج بری
شمار فوج ترکی ستر ہزار سے دو لاکھہ پچاس ہزار تک کا تھا اور اونکے سلطان نے تین سو بیس جنگی جہاز کو فراہم کیا تھا
عیسویون کے فقط چودہ جہاز بندرگاہ پر لنگر انداز تھے ابتدائے محاصرہ اپریل کی چھٹی سنہ ۱۴۵۳ عیسوی اور ربیع الاول
کے چھبیسوین سنہ ۸۵۷ ہجری ماہی اس محاصرے مین بڑے بڑے دلیرانہ کام وقوع مین آئے ترکیون نے دیوار حصار پر
منتقل ستونون لگائے مگر عثمانیون نے حملہ کر کے منہہ موڑا غنیم نے اون سارے ستونون کو توڑا اور ایک بیڑا یونانی پانچ جہاز روانہ

کا معہ باروت و گولہ و رسد ترکیون کی جہازی ٹکڑی مین سے ہوتے ہوے شہر کو آتے وقت سلطان محمد خان نے ایک سو پچاس
جہازون کو اونکی گرفتار کرنے کے لئے بھیجا یا اور خود بھی گھوڑے پر سوار ہوکر اپنی فوج بحری کی فتح کے دیکھنے کو لب دریا
آیا مگر عیسویون نے جہازون کو بہ تعجیل تمام داخل بندرگاہ کرکے رستہ کو بند کردیا سلطان محمد خان کو داخلہ جہازان کی
لنگرگاہ مین محال جو نظر آیا تو اوسنے پانچ میل کے فاصلے یعنے بحر باسفرس سے بندرگاہ تک ایک راہ چوبین بنائی
اور اوس راستے سے اپنے جہازون کے ایکحصہ کو بندرگاہ تک پہنچایا جب اس ذریعے بندرگاہ کے ایک حصے کا قابض و
متصرف ہوا بندرگاہ اور دیوار زاویہ خشکی کے متصل کشتیون کا پل تیار کرواکر اوسپر توپین رکھدین شہر پر گولہ رانی
شروع کی کہتے ہین کہ ترکیون کے دمدمون اور شہر کی فصیلون سے آتش باری آغاز ہوکر سات ہفتون تک قائم رہی پھر تو دیوار شہر ٹوٹ
کر ور ہو گئی ترکیون کی حکمت عملی کارگر ہو گئی خندق بھی دیوار شکستہ سے بھر گئی ع تقدیر ان دلیرون کی کیا کام کر گئی
اوسوقت سلطان محمد خان نے قسطنطنین کو تحویل شہر کے لئے اعلام بھیجا اوسنے یہہ پیام بھیجا اگر سلطان خواہان صلح ہے تو
مین بعد ادا کرنے شکر الٰہی کے امتثال امر مین کب قاصر ہون اور جو خراج منظور ہو تو اوسکے دینے کو بھی حاضر ہون مگر شہر کو
ہرگز تحویل نکرونگا کیونکہ مین نے اپنی زندگی تک اوسکے حفاظت کے لئے قسم کھائی ہی جب یہہ خبر گوش زد سلطان ہوئی فوج
کو حکم ہوا کہ بالاتفاق حملہ کرین اور بعد فتح قسطنطنیہ شہر کی زمین اور عمارات کے سوا جو کچھ غنیمت ہاتھ آئی وہ آپس مین
بانٹ لین ماہ جمادی الاول ۸۵۷ ہجری کی بیسوین اور مئی ۱۴۵۳ عیسوی کی انتیسوین کے دم صبح ترکیون نے حملہ شہر پر
کمر باندھی سلطان محمد خان نے سپاہ ضعیف و کم طاقت ترکی کو ہراول مین روانہ فرمایا تا یونانی توپیون کی گولونکا
ہی نشانہ قرار پائین اور عیسوی تلوارین انہین پر چل چل کر کند ہو جائین پیچھے فوج جرار حملہ شہر کو مستعد دشمن کے

خون بہانیکو تیار ادہر لشکر عثمانی نے حملہ کیا اودہر ترکی جہازون نے عیسوی دمدمون کے محاذی قدم بڑہایا پھر تو خشکی و
تری دونون طرف سے ترکیون نے غلبہ کیا دو گنٹھون تک خوب جنگ ہوئی جس مین سپاہ عیسوی بڑی دلیری سے
مقابلہ کرکے تنگ ہوے آخر سپہ سالار یونانیان کو زخم کاری لگا اور ہلاک ہوا اہل شہر کے حوصلے گھٹ گئے جرأت
وہمت کا قصہ پاک ہوا دلیران عثمانی داخل شہر ہوے جو روبرو آیا تہ تیغ ہوا ہر یونانی قتل بیدریغ ہوا جب کوئی مقابل
نرہا ترکی غارت گری پر تیار ہوے ہزارہا حسین و قوی مرد و زن گرفتار ہوے قریب نصف النہار سلطان محمد خان نے
شہر مین قدم رکھا کلیسا صوفیہ کو پہنچا اور اوس عالیشان پرستش گاہ مین اذان کا حکم دیا خود بھی منبر پر چڑھ کر شکر
عنایات ایزدی ادا کیا بعد اوسکے سلطان نے قسطنطنین کی لاش منگائی اوسکا سر کٹوایا ساری شہر مین پھرایا اور پھر
اقلیم ایشیا کے شہرونکو بھجوایا کچھہ یونانی جہازون کے ذریعے بھاگ گئے اور باقی اسیر ہوے اینمین سے بعضون کو قتل کیا
اور بعضون کو جزیہ لیکر چھوڑ دیا جب اس سے اطمینان حاصل ہوا تو سلطان محمد خان دارالامارۂ شہنشاہ یونان مین
داخل ہوا جب اوس عمارت شاہانہ مین کسیکا پتا نہ پایا تو فردوسی کا یہہ قطعہ بے ساختہ زبان پر لایا **قطعہ** چشم عبرت
بین کشا و حال شاہان را نگر ؛ تا چسان از گردش گردون گردان شد خراب ؛ پردہ داری میکند بر قصر قیصر عنکبوت ؛ چغد
نوبت میزند بر گنبد افراسیاب ؛ جب دارالامارہ سے باہر نکلا جشن شاہانہ مرتب کیا اور قسطنطنیہ کو اپنا دارالخلافت
قرار دیکر دوبارہ یونانیون کو بطور رعایا سکونت شہر قسطنطنیہ کے لئے طلب کیا یہہ بھی آبادی شہر کو مکتفی جو نہوئی تو اپنی
مملکت کے دوسرے حصون سے ہزارہا آدمیون کو بلایا اور اپنے عہد ریاست مین جس ملک کو فتح کیا وہان کے باشندون سے
اس شہر کو بسایا کہتے ہین کہ وقت فتح قسطنطنیہ سلطان محمد خان کی عمر تیئیس سال کی تھی ۸۵۹ہ ہجری مطابق ۱۴۵۴ع

مین سلطان محمد خان نے صوبۂ پیلوپونی سس کو فتح کیا اور دوسرے سال شہر تربیزان پر اپنا قبضہ کر لیا سروبہ و باسنیہ کو مملکت ترک سے ملایا مفتیٔ اسلام علی البسطامی نے شاہ باسنیہ کو قید سلطانی مین اپنی شمشیر سے ہلاک فرمایا ۸۶۰ ہجری مطابق ۱۴۵۶ عیسوی مین سلطان محمد خان ثانی نے ملک ہنگری پر یورش کیا بہت سے عیسویون کو شکست دی شاہ ہنگری کو زخم کاری لگا اور اوسنے قضا کی بعد اسکے سلطان نے بلگریڈ یعنے کلید ملک ہنگری کا محاصرہ کیا اور نصف شہر تک فتح ہو چکا تھا کہ بارش نے منہہ دکھایا شہر مذکور سے محاصرہ اُٹھایا وقت واپسی سلطان گرد سفید بکثر یعنے ہنیڈیز نے جو اُس لڑائی مین بھی موجود تھا دنیا سے منہہ کالا کیا اجل نے وقفہ نہ دیا ۸۶۱ ہجری مطابق ۱۴۵۷ عیسوی مین سلطان محمد نے صوبۂ موریہ پر فتح پائی اور اوسی سال کے موسم بہار مین اون یونانیون پر جو اپنی کھوئی ہوئی شہرون کے حاصل کرنے مین ساعی تھے حملہ کیا اور مُظفّر و منصور ہو کر مقامات مفتوحہ کو افواج ترک کے حوالے کر دیا پھر تو کارفس نامی ٹاپو پر پنجہ مارا تباہ و تاراج کر کے وہان کے باشندون کا بھی پانی اُتارا ۸۶۳ ہجری مطابق ۱۴۵۸ عیسوی مین لشکر ترک نے سمندرہ پر ہاتھہ ڈالا جب اوسپر بھی قبضہ ہو گیا تو عیسویون کو بہ ہزار بے آبروئی وہان سے نکالا دو سال کے عرصے مین چالیس شہرون کو مسخر کیا ۸۶۴ ہجری مطابق ۱۴۵۹ عیسوی مین ایشیا کو پہنچکر خضر احمد بیگ کے ملک کو اوسکے مکار بھائی اسمعیل بیگ کے توسط سے چھین لیا اور جب خضر احمد بیگ اعظم حسن شاہ گیتہ دو شیرہ کے نزدیک پناہ گزین ہوا تو سلطان نے اوسکے ملک پر چڑہائی کی اعظم حسن کو شکست دی شہر سینو پا بھی ہاتھہ آیا وہان سے عازم شہر تربیزان ہوا حسن بیگ داماد شاہ تربیزان پر فتح ہوئی شہر مذکور پر محاصرہ کیا شاہ تربیزان نے اپنی ساری سلطنت کو حوالۂ سلطان کر دیا سلطان نے شاہ تربیزان کو معہ خاندان روانہ قسطنطنیہ فرمایا اور آپ اقلیم یورپ کو واپس آیا جب

جب شہر کے علاقۂ یونان پر کامیاب وہ سلطان زمانہ ہوا تو سنہ ۸۶۵ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۱ عیسوی مین جنگی جہازون
کے ساتھ جزایر متعلقہ یونانیان کے جانب روانہ ہوا جب کہ جزایر آرکی پلیگو پر فتح پائی دفعۃً یہہ خبر آئی کہ حاکم
والیشیہ نے فساد مچایا یعنی اطاعت سلطانی سے منہہ پھرایا یہی مجرد خبر مقام مذکور کو راہی ہوا باغی کو کانٹون
مین پھنسایا یعنے شہر سے دور وطن سے مہجور کر کے اوسکے چھوٹے بھائی کو وہان کا حاکم مقرر فرمایا سنہ ۸۶۸ ہجری
مطابق سنہ ۱۴۶۳ عیسوی مین اپنی مملکت کے مشرقی جانب مہر عالم آرا کی طرح ظلمت زدا ہوا منحرفان شہر و حشم
کی صوبجات پر غلبہ پایا تہ تیغ حاکم باسینیا ہوا اور اون صوبون کے مستحکم قلعے بسبیل حفاظت ترکیون نے بسائی حد باسینا
والبینیہ کے درہ ہاے کوہی پر چھوٹے چھوٹے قلعے بنائے سنہ ۸۶۹ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۴ عیسوی مین ابراہیم بیگ
حاکم کارمینیہ دشمن قدیم سلطنت عثمانیہ نے جو انتقال کیا تو اسحٰق بیگ اوسکے پسر کلان نے ریاست پدر پر خود مسلّط
ہو کر اپنے دوسرے بھائیون کا برا حال کیا انہون نے بارگاہ سلطانی مین آکر پناہ لی اپنے بھائی کے ظلم کی داد چاہی سلطان
نے اونمین سے ایک بھائی احمد بیگ نام کو حاکم مقرر فرمایا اور معہ فوج جرار مقابلہ اسحٰق بیگ کو بھجوایا احمد بیگ نے عازم کارمینیہ ہو کر اسحٰق بیگ
کو مغلوب کیا اور اوسکی جگہہ آپ حکمران ہوا بہ معیت فوج تائیدی بہت سے تحف و ہدایا روانہ کر کے منظور نظر
سلطان ہوا سنہ ۸۷۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۵ عیسوی مین سلطان محمد خان نے سکندر بیگ حاکم البینیہ پر چڑھائی
کی مدعی کو شہر سے بھگایا اور صوبۂ مذکور کے مدخل پر ایک نیا شہر بنایا سنہ ۸۷۲ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۷ عیسوی مین حکام
کارمینیہ یعنے قدیم دشمنان سلطنت عثمانیہ کے نیست و نابود کر دینے پر متوجہ ہوا جب وہ شہر بھی ہاتھ آیا تو اپنے پسر کلان
مصطفیٰ کو اوس ملک کا بادشاہ بنایا دوسرے سال کارمینیہ کے اون باشندون کے شہرون کو جو حلقہ بگوش اطاعت

سلطانی نہ تھے مسخر کیا اقصر اور غلق نامی شہرون مین ترکی فوجون کا پایا جمایا اور پھر عزم قسطنطنیہ فرمایا بعد فتح قسطنطنیہ
عثمانیون کو جو فتحیں حاصل ہوین اون سب مین عمدہ فتح صوبۂ کریمیہ کی ہی او جنگ کریمیہ کی پہلی وجہ یہی ہی کہ سلطان اور
اہالیان جنوا مین جو اوس صوبہ کے مستحکم شہر کافہ کو اپنے علاقے مین رکھتے تھے مخالفت آئی دوسری وجہ سنئے کہ
خان تاتاریان کریمیہ نے جسکو اوسکے بھائیون نے معزول کیا تھا کمک چاہی اور سلطان نے منظور فرمائی احمد قدوق
وزیر اعظم نے ۸۸۰ھ ہجری مطابق ۱۴۷۵ء عیسوی مین ایک قوی جہازی بیڑے اور چالیس ہزار کے لشکر جرار کے ساتھ
شہر کافہ پر جسکو استنبول خرد کہتے تھے حملہ کیا اور چار روز بعد اوسکو فتح کر کے سارا مال و اسباب لوٹ لیا چالیس ہزار
باشندگان شہر کو قسطنطنیہ مین بھجوایا شہر جنوا کے ایک ہزار پانسو عمدہ نوجوانون کو جبراً داخل لشکر عثمانی فرمایا کل
صوبۂ کریمیہ پر ترکی حکمران رہے اور جو جو رؤسا کہ وہان مقرر ہوے اوس زمانے سے تین سو سال تک سرداران عثمانی کے زیر
فرمان رہے ۸۸۲ھ ہجری مطابق ۱۴۷۷ء عیسوی مین عثمانیون نے سلطنت وینس کو دہمکی دی اور یورش کر کے بہت سے
شہرون اور قریون کو جلایا اہالیان وینس نے مجبوراً سلطان سے ان شرط پر صلح کر لی کہ جب درکار ہو ایک لاکھ کی
فوج ترکی سے سلطنت عثمانیہ مددگار ریاست وینس ہے اور ریاست مذکور وقت ضرورت سو جنگی جہازون سے کمک
سلطانی کو تیار رہو ۸۸۵ھ ہجری مطابق ۱۴۸۰ء عیسوی مین سلطان محمد خان نے اپنی بری و بحری فوج کو زیر فرمان مسیح پاشا
جزیرہ روڈس پر جو عیسویون کے علاقہ مین تھا بھجوایا جب اوسکی بہت سے چھوٹے چھوٹے مقام مسخر ہو چکے تو باسانی عثمانیون نے
شہر روڈس کو محاصرہ سے تنگ کیا اور کچھ عرصے کے بعد ترکیون نے حصار کی دیوار کو توڑا داخل شہر ہوے فصیل قلعہ پر
علم عثمانی نصب کئے تک پہونچا مگر جب مسیح پاشا نے لوٹ کی ممانعت کی اور کہا کہ جو کچھ مال و اسباب ہاتھ آئے وہ سلطان

ہی کے نذر کیا جائے تو ترکی رنجیدہ ہو گئے اور جو بیرون شہر تھے داخل شہر ہو کر اپنے ہمراہیون کی مدد سے دست

کشیدہ ہو گئے پھر تو عیسویون نے ترکیون پر غلبہ پایا عثمانیون کو پس پا بنایا کہتے ہین کہ جس روز جزیرۂ روڈس پر ترکیون

نے حملہ کیا .. اوسی روز احمد قدوق فاتح کریمیہ اطالی پر لنگر انداز ہوا ... کلید اطالی یعنے شہر اٹرانٹو کو مسخر

کر لیا اور وہان کے اکثر باشندونکو قتل کیا ۸۸۶ھ ہجری مطابق ۱۴۸۱ء عیسوی مین خود سلطان نے راہ باسفرس سے فتح جزیرہ

روڈس کا عزم فرمایا تھا کہ بیمار ہوا جمادی الاول کی پانچوین ۸۸۶ھ ہجری مطابق مے کی تیسری ۱۴۸۱ء

مین رحلت فرمائی سلطنت عثمانیہ اوسکے فرزند بایزید خان ثانی کے ہاتھ آئی کہتے ہین کہ وقت رحلت سلطان

محمد خان ثانی کی عمر اکاون سال کی تھی تیس برس تین مہینون تک تخت سلطنت پر جلوہ افروزی تھی اپنی عہد ریاست

مین بارہ سلطنتون اور دو سو شہرون کو اپنا محکوم بنایا اور جب سیر عالم فانی سے جی تنگ ہوا تو عزم گلگشت جنان

فرمایا - مورخین کا بیان ہے کہ بعد فتح قسطنطنیہ یہہ بات گوشگزار سلطان ہوئی کہ صحابی رسول مقبول ابو ایوب انصاری

نے علاقہ قسطنطنیہ مین شہادت پائی ہے جو بادشاہ اوسپر فتح پائیگا تو اسکو الہام غیبی سے اوس بزرگوار کے

مدفن کا پتا ہاتھ آئیگا الحاصل سلطان نے جناب شیخ شمس الدین سے (جو ایک مقدس بزرگ اور ہمیشہ ہمراہ سلطان

رہا کرتے تھے) اس امر کی تحقیق کی تو اونھون نے سلطان کو ایک قصبے کیطرف لیجا کر قبر صحابی مذکور کھود کر دکھا

دی جب لوح مزار نظر آئی تو یہہ عبارت اوسپر لکھی پائی (ہٰذَا قَبرُ صَحَابِیِّ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَبِی اَیُّوبَ

خَالِدِ بنِ زَیدِ الاَنصَارِی) سلطان محمد نے اوس مزار مقدس کے ہاتھ آنے سے شکر خدا کیا اور وہان ایک

مقبرہ اور جامع مسجد کے تیاری کا حکم دیا -

فصل نہم دربیان سلطنت سلطان الغازی بایزید خان ثانی

سودا و حکمرانی ہی کشور کشایون کی کہانی ہی عزل و نصب فتح و شکست کا قیل و قال ہی بایزید خان ثانی کی کارفرمائی کا

حال ہی مورخون نے لکھا ہی کہ جب سلطنت عثمانیہ نے ترقی پائی سلطان محمد خان ثانی نے اپنے دونون فرزندون

سے بایزید خان کو حاکم ایشیہ مقرر فرمایا تھا اور جم کو اکونیم کا کارفرما بنایا۔ یہی وجہ تھی کہ خرد سالی ہی مین

اون دونون نے خوب تربیت پائی آداب شاہی و امور کشور کشائی کی بات اچھی طرح بنائی۔ کہتے ہین کہ بایزید خان

جو اپنے باپ کے وقت رحلت حاکم ایشیہ تھا اسکو اکثر خیال مکہ معظمہ کے جانیکا تھا جب وزیر اعظم نے بایزید خان کو

رحلت سلطان محمد خان کی اطلاع دی اور اوسکے ساتھ یہہ بھی عرض کیا کہ خیال مکہ معظمہ سے باز آکر یہان آئین زینت

تاج و تخت بڑہائین بایزید خان نے وزیر اعظم کو لکھا کہ جب تک مکہ معظمہ کو نجاؤنگا ہرگز نہ آؤنگا اور اس جانے آنے

تک بہتر ہی کہ میرے بیٹے شہزادہ کورخد کو نیابۃً اپنا سلطان بنائین اور اوسیکے نام کا خطبہ پڑہائین الغرض یہہ

حکم روانہ فرمایا اور بدون انتظار جواب قدم جانب منزل مقصود بڑہایا ارکین سلطنت نے تعمیل فرمان مین قصور

نکیا کورخد ہی قائم مقام سلطان یا سلطنت عثمانیہ کا حکمران تہا جب بایزید خان شرف اندوز حج ہوکر واپس آیا مطلق

خیال سلطنت نفرمایا اپنے لخت جگر کو خط لکھا کہ خود ہی وارث تاج و تخت رہے مختار سلطنت عثمانیہ ایک لخت رہے

اور غرض اس سے یہہ کہ آپ دنیا کے جھگڑون سے دور رہے کنج عزلت مین محو طاعت رب غفور رہے **مولف** دنیا

مین رہین اور الگ بھی رہین اوس سے ہاہمت کی یہ شان اور یہہ طریقہ ہی خرد کا اور دوسرا فرمان بنام وزرائے سلطنت

بدین مضمون بھجوایا کہ اسعادتمند فرزند کی یاری کرین کورخد ہی کی فرمانبرداری کرین جب وزیر اعظم نے دیکھا کہ بایزید خان

شبیہ سلطان الغازی بایزید خان ثانی



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہی

تخت و تاج سے دست برداری ہی بالاتفاق وزرا حسب وصیت سلطان محمد خان ثانی بایزید ہی کی تخت نشینی کی تجویز کی اور
گور خد کے حضور مین حاضر ہو کر عرض کی کہ خداوند نعمت آپ کے پدر بزرگوار نے بیت اللہ سے مراجعت فرمائی ہی شہر حلب
مین اقامت ٹھہرائی ہی تابعداروں کو اسیقدر عرض کرنی ضرور ہی اسپر وہی احسن جو مرضی حضور ہی گور خد نے
وزیر اعظم کو فرمایا کہ تیری تقریر سے بااین نمک حلالی نمک حرامی کی بو آتی ہی اور میری طبیعت اس سے بہت گھبراتی ہی کیونکہ
تو واقف ہی کہ مین اپنے پدر بزرگوار کا نائب ہون قائم نہین چھوٹون کو بزرگون کا خلاف ہرگز لازم نہین جب وہ
تشریف لائینگے تو ضرور تاج کو تاج سرفرازی دینگے اور تخت کا اپنی پابوس سے پایہ بڑھائینگے اور مین باوجود
اونکا فرزند ہونے کے بطور غلامون کے اطاعت پدر سے کب مقصر ہون تا دم زیست فرمان برداری کو حاضر ہون اسمین بایزید کے
آنیکی خبر جو آئی تو گور خد نے معہ خیل و خدم جاہ و حشم براہ باسفر بعزیمت قدمبوس پدر فرمائی جب باپ
اور بیٹے کی ملاقات ہوئی تو عجب لطف کی بات ہوئی بیٹے نے اداے لوازم عبودیت کے لئے قدمون پر سر جھکایا
باپ نے بہزار سرفرازی بیٹے کو گلے سے لگایا پھر تو گور خد نے ایک منبر پر اپنے باپ بایزید خان کو چڑھایا اور خود
بجانب لشکر مخاطب ہو کر یون فرمایا کہ یہہ میرا باپ سلطنت عثمانیہ کا وارث لاجواب ہی مین گویا تیمم ہون اور یہہ
آب ہی اور جب پانی آجاے تو تیمم کیونکر رہنے پائے **شریف** تو آئے اور رہون اپنے مین آپ مین تو یہ محال
ہی کہ تیمم رہے اور آب بھی ہو ؛ یہہ کہا اور بایزید خان کو اپنے ساتھ قسطنطنیہ مین لیجاکر تخت پر بٹھایا دوسرے دن منجوب
اجازت و رضاے پدر یعنے سلطان بایزید خان ثانی گور خد نے قصد میاگنیشیہ فرمایا **مؤلف** تجھے رحم آگیا آنسو نے رکھ لی
آبرو اپنی ؛ رہین شاداب یہہ کیسے سعادتمند لڑکے ہین ؛ اب دیکھئے کہ شہزادہ جم برادر خرد بایزید خان ثانی کو یہہ خبر جو

پہنچی تو نہایت مغموم ہوا اور اوسکی ساری امیدین منقطع ہوگئین کیونکہ وہ تو یہہ کہہ رہا تھا کہ بوقت ولادت بایزید سلطان

محمد خان مرحوم سلطان کب ہوا تھا بلکہ جب وہ سلطنت عثمانیہ کا کارفرما ہوا تو مین اوسکے عہد سلطنت مین پیدا

ہوا اسلئے سزاوار حکمرانی اور بجمیع وجوہ وارث سلطنت عثمانی مین ہون اور وہ جو سلطان محمد خان نے بایزید

ہی کو تخت نشین کرنیکی وصیت فرمائی ہی شاید وزیر اعظم نے منجانب خود یہہ بات بنائی ہی۔ لیجئے یہہ سودا جو سر مین

سمایا تو باشندگان شہر کو انہین باتون پر اپنا مطیع بناکر شہر برصہ یعنے بروسہ مین علانیہ آپ بھی سلطان کہلایا سلطان

بایزید خان نے جب سنا کہ شہزادہ جم مستعد فتنہ پردازی ہی معہ فوج ظفر موج روانہ ایشیا ہوا مدعی پہلے تو منہہ چڑہا اور لڑکر

شکست جو پائی تو بھاگا حلب سے ہوتے ہوے مصر مین جا پہنچا شاہ مصر خیطبی نام کو اپنی ساختہ ستم رسیدگی کی روداد سنائی

وہ اوسکے دام مین نہ آیا اور یون کہنے لگا کہ ہرطرح اتفاق مین سود ہی نفاق منافی بہبود ہی تم اپنے بھائی سلطان بایزید سے

مل جاؤ کہ ملاپ اچھا ہی اور جو نہ ملوگے تو سوا خانہ جنگیون کے اور حاصل کیا ہی اور جو یہہ بھی منظور نہین تو ارادۂ حج بہتر

سفر بیت اللہ ذریعہ انبساط خاطر ہی اور بعد واپسی اگر سلطنت بایزید خان مین کچھہ خلل واقع ہو تو ضرور مین مدد کرونگا

سلطنت عثمانیہ لڑ بھڑکر تمہین کو دلوا دونگا شہزادہ جم نے جب دیکھا کہ یہہ اپنے داؤ مین نہین آتا تو بحیلۂ سفر حج شاہ مصر سے

جیزین دی کار تھین لین اور روانہ ہوا اثنائے راہ مین امرائے صوبجات وار صاق و ترغاد سے جو اوسکے قدیم دوست تھے

سازش کی جب انہون نے بسبیل اعانت اسکا ساتھہ دیا تو بار ثانی بایزید خان سے مقابلہ کیا پھر بھی شکست جو پائی تو تبدیل

لباس سے صحرا گرد ہوا اور جنگل جنگل پھر کے بذریعہ اک جہاز کے جزیرۂ روڈس کو پہنچا وہان سے جو نکلا تو پوپ روم سے ملاقات

کی اوسنے شاہ فیلس سے دوستی کروادی اور جب وہان بار پایا تو اوسکو اپنی تقریر فریب آمیز سے دم دلاسا دیکر دام

مین پھنسایا یعنے قسم کھائی اور کہاکہ جب مین سلطنت عثمانیہ پر اپنا قبضہ کرلونگا تو عثمانیون کو تمہاری مملکت مین
قدم رکھنے ندونگا بایزید یہہ حال سنکر گھبرایا مگر مصطفی نامی نائی نے عرض کیا کہ حضور اگر ارشاد ہو تو غلام وہان
جاتاہی مدعی ریاست کو ٹھکانے لگاتاہی بایزید نے فرمایا کہ اگر تجھ سے یہہ کام ہوگا تو میرا وزیر اعظم تو ہی لاکلام
ہوگا مصطفی نے تسلیم کی اور رخصت لی جہاز پر سوار ہوا تھوڑی دنین وارد شہر نیپلس ہوا وفا شعار ہوا جسوقت
شہزادہ جم کو خبر پہنچی کہ ایک نائی ترک سے آیاہی تو اوسنے مصطفی کو بلایا شہر کی کیفیت پوچھی اور کچھہ سن سناکر اوسکو
اپنا ملازم بنایا کہتے ہین کہ ایک روز شہزادہ جم اصلاح لیتے وقت سوگیا نائی مصطفی کا طالع خفتہ بیدار ہوگیا
وعدہ سلطان بایزید سے منہہ نہ پھیر کر اُسترا حلق مدعی پر پھرادیا گویا جام حیات جم بھر گیا آخر بیچارہ لہو پی
پی کر مرگیا مقتول نے عدم کا اور قاتل نے قسطنطنیہ کا راستہ لیا جہاز پر سوار ہوا مواخذہ کے ورطہ سے بیڑا پار ہوا
جب شہر کو پہنچا بارگاہ سلطانی مین آیا سارا ماجرا مفصل کہہ سنایا پہلے تو بایزید نے یقین نکیا اور جب تحقیقا
خبر آئی تو شہزادہ جم کی لاش منگواکر برصہ مین دفن کروائی قول نائی حضور سلطانی مین منظور ہوا خدمت وزارت
پر مامور ہوا بعد اُسکے سلطان بایزید خان کو ملک وینس اور ہنگری سے جنگ کی ٹھہری فقط شہر ہا لیپانتو
مودون کورون پر قبضہ سلطان سرا پا اعزاز ہوا سنہ ۱۴۸۳ عیسوی آغاز ہوا اہل سلام اسپین نے عیسویون کے
ظلم وستم سے تنگ آکر بارگاہ سلطانی مین استغاثہ کیا سلطان نے کمال رئیس امیر البحر کے ساتھہ فوج کثیر بھجوائی
اوسنے وہان پہنچکر عیسویون پر فتح پائی سنہ ۱۴۹۹ عیسوی مین امیر البحر مذکور نے اہالیان وینس پر چڑھائی کی تائید
تسخیر شہر لیپانتو مین بڑی دہستائی کی اور پھر سنہ ۱۵۰۰ عیسوی مین پوپ و اسپین و وینس کے جہازی بیڑون سے مقابلہ

کیا بڑی آب و تاب سے حملہ کیا یہہ تو ہوا اب سنئے کہ سلطان بایزید خان کو ضعیفی جو آئی تو اونکے تینون

بیٹون یعنے گورخد - واحمد - و سلیم سے ہر ایک کو قائم مقام ہونیکی دُہن سمائی سب سے چھوٹے سلیم نے جو حاکم ترہزان

تھا بڑا کام کیا ملک گرخاش پر یورش کا اہتمام کیا جب باپ کو خبر پہنچی اور اُنہون نے بار ثانی ایسی حرکت کرنے

کی نصیحت کی تو اقلیم یورپ کی عملداری کا خواستگار ہوا اور غرض اس سے یہہ کہ دارالسلطنت قریب ہو

اڈریانوپل مین ملازمت سلطانی ہر وقت نصیب ہو جب سلطان نے اوسکی درخواست منظور نفرمائی تو وہ ایک لشکر

عظیم کے ساتھ اڈریہ نوپل کو آپہنچا اور وفاداران لشکر عثمانی نے سلیم سے جنگ کی ٹھہرائی مگر سلطان کو اپنے ہی نور چشم

سے لڑائی منظور نہوئی تو بتوسط بگلر بیگ رومیلیا حکومت سمندرہ تسلیم سلیم کرکے صلح کرلی اسمین گورخد و احمد نے ایشیائے

کوچک مین فساد مچایا اور بدمعاشون کے اوس مجمع کثیر نے جو سلطنت عثمانیہ مین اپنے کو آپ لشکر باقاعدہ سے نامزد کیا

تھا زواران شیعہ مذہب کے ساتھ جو وہ بھی اُسوقت ایشیائے کوچک مین بکثرت فراہم تھے ملکر بہت سر اٹھایا شاہ قلی

سرکردہ جمعیت اہل شیعہ نے جسکو عثمانیہ شیطان قلی کہا کرتے تھے بہت سے افواج عثمانی کو شکست دی جب وزیر اعظم سلطانی

سے مقابل ہوا متصل شہر سیارم شاق لق ۱۵۱۱ء عیسوی مین یہہ اوسکا اور وہ اِسکا قاتل ہوا قضا نے دونون کا فیصلہ کردیا

باہم روبخاک ہوکر ٹم کے دنیا کے جھگڑے سے پاک ہوئے - ادہر شاہزادہ سلیم کو دیکھئے کہ یہہ حضرت تو قابو جو تھے ہی

معہ فوج شہر ادریہ نوپل مین داخل ہوگئے حقوق سلطنت عثمانیہ اونہین کو حاصل ہوگئے تو ٯ سینہ اوسکا ہی اوسکا

ہی جگر اوسکا ہی ؛ تیر سیداد جدہر رخ کرے گھر اوسکا ہی ؛ اب اور سنئے کہ بایزید خان نے اوس جمعیت قلیل کے ہمراہ

جو نزدیک حال تھے عزم شہر مذکور فرمایا سلیم بھی سلامتی سے باپ ہی کے ساتھ لڑنیکو آیا جب دس ہزار سپاہ بایزید خانی

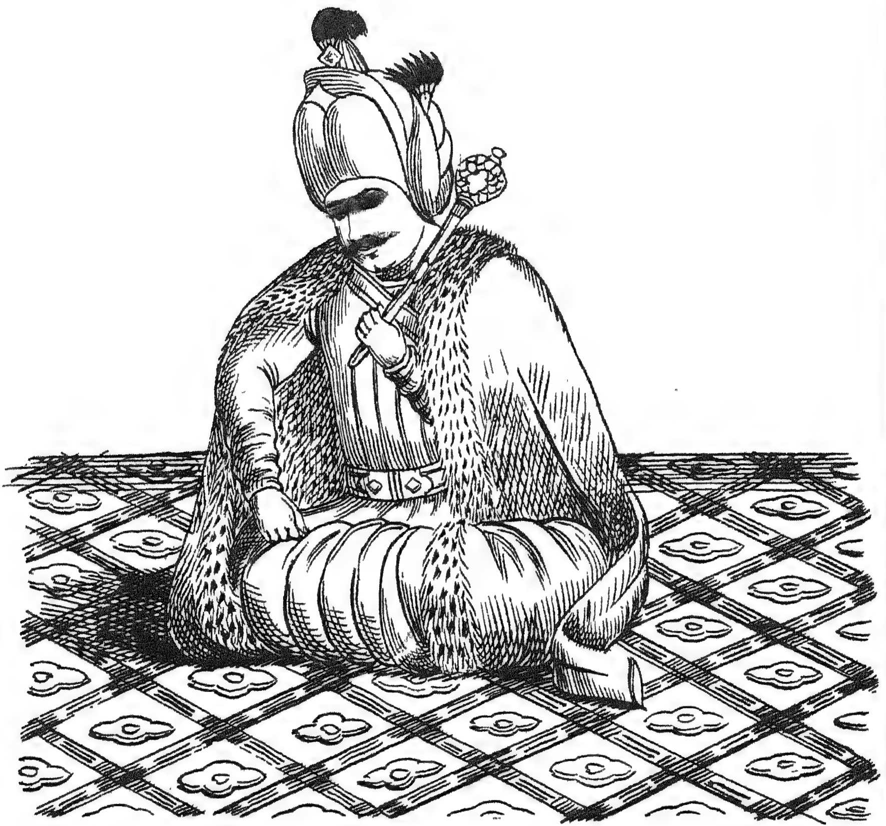
نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور باغیون پر حملہ کیا تو لشکر سلیم بلکہ خود سلیم ہی کی سلامتی مین خلل آیا لشکر تو فرار ہوا اور یہہ بھی بھاگنے کو
گھوڑے پر سوار ہو لشکر سلطانی نے پیچھا کیا مگر فرہاد نام دوست سلیم نے سلیم کو صحیح و سلامتی کے ساتھہ متعاقبین کے
پنجہ سے چھڑا دیا سلیم بندر آخیولی واقع بحر اسود سے بذریعہ جہاز اپنے سسر کے خان کریمیہ کے پاس جا پہنچا وہان
بھی جب لشکر تاتاری و ترکیان باغی جمع از حد زیادہ ہوا تو سلیم بار ثانی تخت عثمانی چھین لینے پر آمادہ ہوا۔ یہہ
یہین رہنے دیجئے اب وہان کا حال سنئے کہ بایزید خان تو اپنے فرزند شہزادۂ احمد کی تخت نشینی کے مائل رہے
مگر اہل لشکر اوس سے اور شہزادہ کورخد سے لایق سلطنت نہ جانکر غبار رو دل رہے اور سبکا اتفاق اسپر کہ سلیم مسلم الثبوت
شہریار ہی سلطنت عثمانیہ کا سزاوار ہی بنظر اوسکے سلطان بایزید نے شہزادۂ احمد کو بطور مخفی جنگ کی تیاریون
کا حکم فرمایا مگر سپاہ نے اسبات سے برانگیختہ ہو کر جبراً ایک قاصد سلطانی سلیم کے نزدیک جانب کریمیہ بھجوایا پیام یہہ کہ
احمد معہ لشکر آتا ہی تم سلامتی سے محمود ہو کر مقابل ہو جاؤ دار السلطنت کو دست احمد سے بچاؤ فصل بارش مین سلیم کو یہہ
حکمنامہ پہنچا طبیعت بدلی تین ہزار سوارون کو لئے ہوئے بجلی کی طرح کوندنے لگا نشتر کی نہر منجمد سے ابر سیاہ کی صورت
جانب دار الخلافت آیا ہنوز شہر سے تیس میل کے فاصلے پر تھا کہ سردار آغا نے تقدیم کی اور بتعظیم سلطانی معہ وزرا
و ارکین اوسکو شہر مین لایا سلطان نے بہ عطائے زرخطیر اوس سے صلح کر لینے کی بہت سی تجویزین کین مگر اوسکو طمع اور
زیادہ ہوئی راضی نہو ماہ صفر کی اٹھاروین ۹۱۸ھ ہجری اور اپریل کی پچیسوین ۱۵۱۲ء عیسوی مین جان نثاران لشکر
عثمانی نے روبروے سراے سلطانی مجمع کیا اور بایزید کے حضور مین عرض کروائی کہ در دولت پر جمع سارے نمک خواہ مین
خداوند نعمت کے مشتاق دیدار ہین سلطان نے جب اون سبہونکو روبرو طلب فرمایا تو اہل لشکر نے دست بستہ یہہ

سنایا کہ حضور بہت نحیف و ناتوان ہین اسلئے آج سے شاہزادہ سلیم ہمارے سلطان ہین سلطان نے جب لشکر کا طور اور
پایا سلیم کی ہی تاج بخشی کا وعدہ کیا اور جب سلیم نے روبرو بڑہکر ادب سے دست بوسی کی تو بایزید نے خلعت سلطانی اپنے
جسم سے اوتار کر اوسیکو مرحمت فرمایا بعد اوسکے بایزید نے عزم میاگنیشہ جو کیا تو ہمراہ رکاب لشکر سارا
رہا اور خود سلیم بھی در شہر پناہ تک باپ کے جلو مین پیادہ پا رہا کہتے ہین کہ سلطان بایزید نے بتقاضاے سن
و رنج سلطنت اثناے راہ مین ایک چھوٹے سے قریہ مین پہنچکر انتقال کیا افواہی خبر ہی کہ خود بیٹے ہی نے
باپ کو درپردہ زہر دیا - مبرہن ہو کہ بایزید خان نے ساٹھ برس کی عمر مین بتیس ۳۲ سال تک سلطنت کی ترکی مورخین
کہتے ہین کہ یہہ سلطان بڑا دلیر تھا معرکہ ہیجا کا شیر تھا شریعت کا پیرو علما کا قدردان اور خود بھی جمیع علوم و فنون
مین یکتاے زمان اسی نے اپنے عہد مین متصل شہر عثمانجق نہر خزالازماق پر سنگ مرمر سے انیس ۱۹ کمانون کا پل بنوایا
دیوار شہر پناہ قسطنطنیہ کو جو زلزلے سے ضایع ہو گئی تھی تعمیر کروایا -

فصل دہم دربیان سلطنت سلطان الغازی سلیم خان اول

مؤلف بڑا ہی یہہ چھپٹین مین آفت ہوا ٭ کہ خود فتنگی مین قیامت ہوا ٭ سلطان سلیم خان عرف یاوز یعنے
تندمزاج کا بیان ہی طرفہ رزم انگیز داستان ہی - کہتے ہین کہ یہہ آفت کا پرکالہ اپنے دادا سلطان محمد خان کے حین حیات
پیدا ہوا تھا اور اوسوقت اوسکا باپ بایزید خان حاکم اماسیہ تھا چھیالیس ۴۶ سالہ عمر مین ماہ صفر کی انیسوین سنہ ۹۱۸ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۱۲ عیسوی مین سلطنت عثمانیہ کا حکمران ہوا آٹھ ہی سال کی ریاست مین قوت و قدرت مملکت عثمانیہ
دوچند ہوی شوکت و حشمت مین یگانہ علوم و فنون مین بے نظیر زمانہ الحاصل عجب مدبر سلطان ہوا وزراے سلیم سلامتی سے

شبیہ سلطان الغازی سلیم خان اوّل



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطانِ روم سے لی گئی ہی

دور ہوتے تھے ایک مہینے سے زیادہ جیتے نہ تھے جب مامور ہوتے تھے جو اس مخوف عہدے پر آتا اسکو یقین ہوجاتا کہ آخرکار

ضرورتہ شمشیر ہونا ہوگا دستبرد سلیم سے بدون سلامتی جان کھونا ہوگا اسلئے جو وزیر روبروے سلطان آتا وہ اپنی

وصیت آخر ناگزیر ساتھ لاتا ایک روز کا ذکر ہی کہ وزیر اعظم پیری باشا نام حاضر حضور سلطانی بصد عجز و

نیاز ہوا اور یون جرأت پرداز ہوا کہ حضور ایک نہ ایک روز مجھ نمک حلال و وفادار غلام کو قتل سے سرخرو

کرینگے اسلئے امیدوار ہون کہ مجھے سرفراز عنایات خداوندانہ بنائین یعنے اس جہان کے کاروبار کے بعد انتظام

دوسرے جہان کو بذریعہ آپ کے روانہ ہونے کے لئے فرصت دیے کا اقرار فرمائین تا غلام ہشیار رہے برقت

چلنے کو تیار رہے سلطان سلیم نے قہقہہ مار کر فرمایا کہ مین تیری قتل ہی کے تجویز مین ہون مگر تجھ سا دوسرا ملا نہین اسلئے

مین نے ہنوز تجھکو سرفراز کیا نہین کہتے ہین سلطان کو جنگ کی چاٹ حد سے سوا تھی تا اینکہ غیر تو غیر اپنی ہی خویش

واقربا و متعلقین کی کب پروا تھی۔ عہد سلطنت سلیم مین گرم ہنگامۂ جدال وقتال صبح وشام رہا اس سلطان کا

ہمیشہ جنگون اور شکارگاہون مین ہی قیام رہا مطالعۂ کتب تواریخ و دواوین فارسی مین یادگار زمان ہوا

چنانچہ خود بھی زبان فارسی مین صاحب دیوان ہوا اہل علم ہمیشہ اس سلطان کے منظور رہے اور یہی لوگ اکثر عمدہ

عہدون پر مامور رہے ادریس سے صوبہ گرجستان کی تاریخ اسی نے لکھوائی اور جب مصر پر یورش کی اپنے مشیر کمال پاشا زادہ

کو اس فتح کی تاریخ نویسی کی اجازت عطا فرمائی سلیم دراز قد کوتہ دست بلا خلاف تھا مونچھین دست ظلم کی طرح دراز

مگر داڑھی مطلع صاف تھا آتشین چشم خونریز رنگ تھا غرض اس سلطان جنگجو کا اور ہی رنگ ڈھنگ تھا اسکے

تخت پر مسلط ہونے کے روز سارے لشکر نے قسطنطنیہ کے کوچون مین صف آرا ہوکر تلوارین چمکائین اور غرض اس سے یہہ کہ سلطان

کو معلوم ہو جائے کہ انہیں تلوارون کے بدولت تجھکو تخت ہاتھہ آیا ہی اور جو تو ان سے منہہ پھرائیگا تو جیسا آیا ہی ویسا ہی
نکالا بھی جائیگا مگر سلیم لشکر کی ان گیدڑ بھبکیون سے شیر غران کی طرح ڈرا انہیں نہایت ناخوش ہو کر ادہر سے گیا
انہیں با این عطائے انعام سے سبکو مسرور کیا اور جو کسی حاکم صوبہ نے اس ہنگامہ مین قرب سلطان پہنچکر اضافہ حاصل
کی درخواست کی تو اپنے ہاتھون تیغ سلطانی سے اوسکا سر تن سے دور کیا - اب دیکھئے کہ برادران سلیم کو
تخت عثمانیہ پر جبرالتسلط سلیم جو ناگوار ہوا تو ہر ایک مقابلے کو تیار ہوا بایزید خان کے آٹھہ فرزندون مین عبداللہ
ومحمد - وشہنشاہ - وعالم شاہ - ومحمود تو روبروی پدر ہی ہمدم قضا رہے مگر محمد پسر شہنشاہ وعثمان پسر عالم شاہ
اور موسی و آرخان و امین پسران محمود اور لاولد شہزادہ کورخد وشہزادہ احمد معہ چار فرزند غرض یہہ سب کے سب
زندہ رہے اور خود سلیم کا بھی ایک فرزند راحت جان تھا جسکا نام شہزادہ سلیمان تھا ابتدا مین برادران سلیم نے
اپنی رضا و رغبت سے اوسکے سلطانی کا اعتراف کیا اور اپنے قیام صوبہ داری کو منجانب سلیم قبول بلا خلاف
کیا مگر شہزادہ احمد حاکم صوبہ امیدیشیہ نے شہر بروصہ کو چھینا باشندون پر بھاری محصول لگایا اور تخت کے
لئے لڑنے پر اپنے کو آمادہ بنایا سلیم خان اس خبر کے سنتے ہی معہ فوج جزائر ایشیاے کوچک کو آیا اور ایک
جہازی بیڑا محافظت ساحل دریا کے لئے بھجوایا احمد کو تاب مقابلہ سلیم نہ آئی بھاگا اور اپنے دو فرزندون
کو اسمعیل شاہ بادشاہ ایران کے پاس بغرض استمداد روانہ کیا ادہر سلیم شہر بروصہ پر قابض ہو کچھہ دن گذرے تھے کہ برادران
سلیم نے احمد سے سازش کی پھر جنگ تازہ ہوئی شہزادہ احمد نے اکثر مقامون پر اپنا قبضہ کر لیا سلیم نے اپنے وزیر اعظم کو بگمان سازش دار پر کھینچوایا -
لشکریان سلیم کے ہاتھون اوسکے پانچ بھتیجون کا خون ہوا اور ہر ایک مقبرہ سلطان مراد خان ثانی مین مدفون ہوا شہزادہ کورخد اس خونریزی سے گھبرا کر مرنے پر آمادہ

زیست سے تنگ ہوا معہ چند جان نثاران قدیم مستعد جنگ ہوا سلیم جب اس سرگذشت سے آگاہ ہوا شہر بروصہ
کو چھوڑکر خفیہ داخل صوبۂ شہزادۂ گورخد دس ہزار سوار کے ہمراہ ہوا سرداران سلیم نے گورخد کو گرفتار کیا وقت
شب سلیم نے اپنے ایک سردار کو گورخد کے قتل کا حکم دیا وہ ایک مجلس مین سو رہا تھا قاتل اجل کی طرح اوسکے
سر پر جا پہنچا اور ہشیار کیا گورخد نے کچھ مہلت چاہی اور اوس وقت تنگ مین اپنے بھائی کے ظلم کا
ایک مرثیہ لکھا اور پھر آپ اوس ترکی کے ہاتھ قتل ہوا سلیم اوس مرثیہ کو سنکر بہت رویا اور غم کھایا
سارے اہل شہر کو تین روز تک اوسکی تعزیت کا حکم فرمایا **شریف** یہہ عجب طرز ستم ہی کہ الٰہی توبہ
مار کر مجھکو وہ خود دشمن جان روتا ہی ؛ اس اثنا مین شہزادۂ احمد نے معہ فوج کثیر حملہ کرکے فتح پائی سلطان
سلیم خان نے شکست کھائی کمکی فوج جو آئی تو پھر سلیم خان نے اپریل کی چوبیسوین ۲۴ سنہ ۱۵۱۳ عیسوی مین مقابلہ کیا جسمین
احمد اسیر ہوا گورخد کی طرح وہ بھی تہ شمشیر ہوا وقت قتل ملاقات سلطان سلیم کی التجا کی اور جو سلطان کو منظور نہوئی تو مرتے
مرتے بطریق یادگار نذر سلطان کے لئے حوالہ قاتل اپنی انگشتری بیش بہا کی جب کام تمام ہوا تو دونوں شہزادون
کی طرح بروصہ ہی مین اوسکی لاش کا مقام ہوا یہہ تو ہوا اب سنئے کہ بیش از تخت نشینی سلیم رعایائے دولت علیہ مین
مذہب شیعہ اجرا پایا تھا کیونکہ اکثر اہل شیعہ نے مملکت عثمانیہ مین اپنا قدم جمایا تھا جب گھر ہی مین فتنہ نے بار
پایا تو سلطان سلیم نے فتح ممالک غیر سے پہلے اس فتنۂ اندرونی کے فرو کرنے کا عزم فرمایا چنانچہ جب اہل شیعہ ساکنان
یورپ و ایشیا کا شمار ہوا تو مردون عورتون بچون کا تخمینہ ستر ہزار ہوا اوس وقت سلیم نے اپنی فوج کو منقسم کرکے ہر ایک
حصۂ فوج کو اہل شیعہ کے بود و باش کے شہرون اور قریون پر معین کیا اور اون سب کو قید کرکے چالیس ہزار کے قریب

قتل کردیا باقی ماندہ اسیر ہوئے مبتلاے طوق و زنجیر ہوئے اور جب یہہ خبر اسمعیل شاہ بادشاہ فارس کو پہنچی تو نہایت غضبناک

وملول ہوا سلطان سلیم کو معزول اور شہزادۂ مراد فرزند احمد کو اوسکا قائم مقام کرنے پر مستعد ہوکر فراہمی لشکر

مین مشغول ہوا سلیم نے بھی فارس پر یورش کرنیکا ارادہ کیا - تین بار اپنے اراکین سلطنت سے راے طلب کی کسی نے

کچھ جواب نہ دیا مگر عبد اللہ نامی جان نثار نے عرض کیا کہ غلام معہ ہمراہیان اپنی کے رفاقت اور شاہ فارس پہ یورش

کرنیکو حاضر ہی سلیم نے اوسکی نمک حلالی پر خوش ہوکر صوبۂ سنتلق کا حاکم بنادیا افواج ترکی نے میدان اینسنس پر پڑا

جمایا اپریل کی چوبیسوین ۱۵۱۴ عیسوی مطابق ۹۲۰ سنہ ہجری روز پنجشنبہ سلیم نے معہ فوج کثیر قصد سفر فرمایا اثناے

راہ مین ایک جاسوس فارس لشکر ترکی مین گرفتار ہوا جب حضور سلطانی مین آیا تو سلطان سلیم نے بنام اسمعیل شاہ بادشاہ

فارس ایک مراسلہ بدین مضمون اوسکو لکھ کردیا اور رہا فرمایا **مضمون مراسلہ** بعد حمد و نعت کے معلوم ہو

کہ مین سلطنت عثمانیہ کا حکمران ہون سرخیل پہلوانان زمان ہون عادل و منصف و صف شکن ہون اعداے

دین حق کا دشمن ہون سلطان سلیم خان ابن سلطان بایزید خان میرا نام ہی اور تو سردار افواج ایرانی و قائم مقام ضحاک و

افراسیاب وہ ارالاکلام ہی تجھے معلوم کراتا ہون کہ کلام الٰہی راست و حق ہی مگر اوسکے رموز کا معلوم کرنا حوصلہ بشری سے

باہر مطلق ہی چنانچہ قرآن شریف مین آیا ہی خدا تعالی نے یون فرمایا ہی کہ ہمنے زمین و آسمان کی خلقت بیفائدہ

نکی اسمین انسان اشرف المخلوقات خلاصۂ صنعت خدائی ہی اسی نے منجانب خدا برحق زمین پر عزت خلافت پائی ہی یہی ہے

جو اپنے کمالات روحانی کو کمالات جسمانی سے متحد کرتا ہی یہی جو اپنے پروردگار کی صفتون سے واقف ہوکر محو حیرت

صنایع ایزدی کا دم بھرتا ہی مگر انسان اس دقیقے اور رمز کو بغیر اختیار مذہب سنت و جماعت پاتا نہین اور جب تک

سروارانبیا اور اونکے خلفا و ظل اللہ کی پیروی کرتا ہنین ازراہ راست پر آتا ہنین چونکہ تو نے راہ نجات سے منہہ پھرایا ہی

اصول پاک مذہب اسلام کو برباد بنایا ہی خانۂ خدا کے منبرون کو تیرے ہاتھون سرنگونی ہی اور مخالفت شرع مین

مکر و تزویر سے تم لوگون نے ایک ریاست مشرق روئیہ غصب کی ہی خاک مذلت سے سر اٹھایا ہی مسلمانون کے ستانے کا خیال

آیا ہی تا منصفی و دروغ گوئی سب اللہ و ناپرہیزگاری کے ساتھ اختلاف مذہب کا مصدر ہی عیاشی و زناکاری

کو روا رکھا ہی - انتظام احکام شرع تجھہ سے ابتر ہی نیکون کے قتل پر آمادہ ہی - مساجد و مقامات متبرکہ کی تاراجی

کا خیال حد سے زیادہ ہی - اسلئے تجھہ پر علما و مفتیان دین و قاضیان شرع مبین لعنت کرتے ہین اور بنظر اسکے

کہ ہر مسلمان پر خدا نے موافق معنے اس آیت کے کہ (ای ایمان والو احکام الہی بجالاؤ) تقوی واجب کیا ہی

علما و مفتیان دین نے تیرے قتل کا فتوی دیا ہی اور ہر ایک مومن پر تائید دین حق کے لئے جہاد کا اور تجھہ سے

مخالف کے ہلاک کا حکم صادر کیا ہی اسلئے بنظر اعانت دینی ہمین ترک لباس شاہی ضرور ہی ہمسری خود و ہم آغوشی

زرہ منظور ہی مقابلہ خصم مین تیغ عثمانی کو ہمہ تن نیام سے عار ہی اور خود فوج جنگی بھی خونریزی مین ننگی تلوار ہی -

معرکہ رزم مین جب یلان عثمانی کی تیغ بران چمک جاتی ہی زمین تو زمین آسمان سے بھی دشمن رو پوش کی خبر لئے بغیر

کب آتی ہی پنجہ علم مہر عالمتاب کا چرخ چہارم پر پنجہ مروڑنے کو دراز ہی فتح و نصرت کا پرچم کی ہوا خواہی مین اور

ہی انداز ہی دشمن کا پانی اوتارنیکو معہ فوج وہ بھی موج موج مین نے نہر قسطنطنیہ کو عبور کیا ہی اور اوس غالب حقیقی

سے امید قوی ہی کہ تجھہ سا ظالم بے آبرو مغلوب و ہلاک ہو جاے اور مانند اشک از چشم افتادہ حوالۂ خاک ہو جاے چونکہ

ہم شرع محمدی کے پابند ہین اسلئے پیش از جنگ تجھکو خبردار کردیتے ہین کہ اگر اب بھی بخت برسر یاری ہی تو پیروی دین

حق مین کیا دشواری ہی مگر خوے بد کا علاج کیا ہی اُسکا ساتھہ تو گور تک کا ہی - قیر شب کا فور ہوتی نہین تا شبیر

صبح سے سفیدی دور ہوتی نہین اسلئے ہم اتمام حجت کرتے ہین دین حق کی دعوت کرتے ہین اب بھی ظلمت

جرم سے منہہ بھرا ہے مین خیر ہی - روسپیدی ثواب قابل سیر ہی - اور ساتھہ اوسکے یہہ بھی خیال ہے کہ ہمارے جن ملکون

کو تو نے غصب کیا ہی اون سے دست بردار رہے حکام عثمانیہ کا اوپر اختیار رہے **شریف** عصیان سے درگذر نیکے

رستے نہین ہین بند ؛ منزل قریب اور در توبہ باز ہی ؛ اور جو یون ہی تمرد اختیار کرنا ہی منزل ثواب پر نہ

پہنچکر بیابان معصیت ہی مین مرنا ہی تو ہم بھی تیری خبر لینے کو قریب ہین بتائید ایزدی ازل سے فتح نصیب ہین

زیادہ والسلام علی من اتبع الہدی - کہتے ہین کہ سلیم خان جب شہر سیواس پر پہنچا اور سپاہ کا جایزہ لیا گیا تو مسلح

ایک لاکھہ چالیس ہزار کی فوج تھی دشمن کی پایمالی کو سرباوج تھی اور پانچ ہزار کی جمعیت رسد کے ہمراہ شتر ساٹھہ

ہزار اور کوتل چالیس ہزار سپاہ - اب سنئے کہ پہلے تو اسمٰعیل شاہ نے کچھہ جواب نہ دیا مگر پھر سلیم اوسکے طیش مین

لانیکو اور چند خطوط لکھے تو اوسنے بھی ایک مراسلہ بدین مضمون لکھکر روانہ کیا **مضمون مراسلہ شاہ اسمٰعیل**

استحکام سلسلۂ اتحاد و صلح پر راضی ہون لڑائی مین کچھہ حصول نہین اور مجھہ سے جنگ کرنیکی بھی کوئی وجہ معقول نہین مگر

افسوس اس بات کا ہی کہ تمنے اپنے خط مین وہ مضمون جو تمہارے مناسب شان نہین لکھا ہی شاید ان خطوط کو تمہارے اوس وزیر نے

لکھا ہی جسکو استعمال افیون کا شوق حد سے سوا ہی جو کچھہ ارادہ الٰہی ہی قریب تر ظہور مین آئیگا اسپر مختار ہو اور مین بھی

قاصر نہین - تم جو لڑتے ہو تو مین کب لڑنیکو حاضر نہین والسلام اُسکے ساتھہ ایک صندوق افیون کا سلطان ہی کے خیال سے

مگر دکھانیکو وزیر سلطان سلیم کے نام روانہ کیا چونکہ سلیم خود استعمال افیون کیا کرتا تھا خط کے پہنچتے ہی غضبناک ہوا خط کے ساتھہ

لکھا ہی کہ مشرقی پہلوانون کی ایک جماعت نے چھے صدی تک مصر مین یہہ کچھہ قوت پائی کہ سلیم و نیپولین سے بھی باوجود کئی
لڑائیون کے اونکے ساتھہ کچھہ بن نہ آئی - ملک سالک نے جسکا سلاطین مصر کے خاندان ابوایوب سے سلسلہ تھا سنہ ۱۲۳۰
عیسوی مین کوہ قاف کے رہنے والے بارہ ہزار مسلح غلامون کا لشکر جمع کیا تھا ان مملوکون نے فن سپہ گری مین یہہ
کچھہ تربیت پائی کہ رفتہ رفتہ مالک ہی کے جان پر آئی آخرالامر اُنہون نے سنہ ۶۶۲ ہجری مطابق سنہ ۱۲۶۴ عیسوی مین
خاندان ایوب کے شہزادۂ اخیر توران شاہ کو مارا اور تخت مصر کو اپنون مین سے ایک کو مسلط کر کے سنوارا اور پھر ملک
شام واقع ساحل رودنیل پر بھی جسکو فرعونی و طالوتی اور دوسرے حکام مصری تا زمان نپولین و محمد علی پادشاہ
اپنی مملکت کی فصیل یا شہر پناہ تصور کرتے تھے ان غلامون کا قبضہ ہوگیا سنہ ۷۸۴ ہجری مطابق سنہ ۱۳۸۲ عیسوی مین برقوق
ایک غلام قوم کرخاش کے ہاتھون ان کوہ قافی مملوکون کا معاملہ بھی تہ و بالا ہوگیا اسی نے ملک مصر مین اپنے خاندان کا
سلسلہ ایام یورش سلطان سلیم خان تک قایم رکھا کرخاشی غلامون نے اپنی لشکر جنگی کو تین قسمون پر منقسم رکھا پہلی قسم مین
خود ہی کرخاشی بدسرانجام تھے دوسرے مین جنکو جلبانیان کہتے تھے حبشی غلام تھے تیسری خارزیون کی فوج تھی جو بیس
سردارون کے ماتحت موج در موج تھی جب کوئی انکا ساختہ سلطان مرجاتا تو اُنہین مین سے کوئی ایک منتخب ہو کر تخت نشین
بصد شوکت و شان ہوتا امیر کبیر کے خطاب سے مخاطب ملک شام و مصر اور اُن مقامون کا جنمین مکہ معظمہ ہی اور مدینہ
منورہ بھی حکمران ہوتا - اب سنئے کہ پہلے پہل عہد سلطنت سلطان بایزید خان ثانی مین ترکون اور ان مملوکون مین
لڑائی ہوئی تھی اور کچھہ فائدہ جو ہوا تو ترکون نے اُنسے صلح کر لی تھی جب سلطان سلیم خان نے صوبجات دیاربکر و کردستان
کو ایرانیون سے چھینا اور متصل ملک شام سرحد عثمانیہ مقرر ہوا تو اُن مملوکون کو بھی کچھہ خوف پیدا ہوا تھا اسلئے سلطان

غاری حاکم ملک مصر نے سنہ ۹۲۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۶ عیسوی مین حفاظت ملک شام کیلئے جانب شمال ایک لشکر جرار
فراہم کیا تھا سنان پاشا سردار افواج عثمانی نے ایشیاے کوچک سے سلطان سلیم خان کو اطلاع دی کہ بجاآوری
فرمان سلطانی مین جان و دل سے حاضر ہون مگر مملوکون کی فوج کی دہمکیون سے جانب نہر فرات جانیکو قاصر ہون سلیم نے
یہہ خبر پائی تو بہ صوابدید ارکین سلطنت مصر پر چڑہائی کرنے کی تجویز ٹھہرائی سلطان سلیم نے مطابق فرمان الٰہی پہلے حاکم
مصر کے پاس اپنی اطاعت قبولنے کے لئے قاصد بھجوایا مگر سلطان غاری نے جو اوسوقت شہر حلب مین تھا تلخ ہو کر قاصد
سلطان سلیم کی بڑی بعزتی کی پہلے زدو کوب کیا اور پہر مقید بنایا ایسے مین فوج ترکی قریب پہنچ ہی گئی متصل شہر حلب
جہان داؤد علیہ السلام کا مزار ہی جنگ برپا ہوئی ترکی توپون نے دشمنون کا دہوان اوڑایا سلطان غاری نے قتل ہو کر عالم
عدم مین اپنا مسکن بنایا بعد اوسکے شہر خیرو مین طومان بیگ اون مملوکون کا حاکم ہوا بار ثانی معرکہ کارزار مین قدم
قایم ہوا سلیم نے حلب و دمشق و بیت المقدس پر فتح پائی اور دوسرے شہرون کو بھی مسخر کر کے ریگستان شام کی راہ سرحد
مصر پر توجہ فرمائی طومان بیگ نے جانب غازہ[۱] مملوکون کا ایک لشکر بھجوایا اور آپ متصل شہر خیرو مصری فوجون کا بالصد شور
و شر جمایا سنان پاشا وزیر اعظم سلیم نے متصل غازہ وہ نیزہ بازی کی کہ فوج مملوک کو شکست دی بھگایا سلطان نے بھی
براہ ریگستان عزم خیرو یعنے دار الخلافت مصر فرمایا جب دونون لشکرونکا مقابلہ ہوا تو پہلے پہل مصریان فولاد پوش
کا بڑی ترشی سے قلب فوج سلطان پر متصل علم عثمانی حملہ ہوا طومان بیگ خود بھی معہ سردار الان بیگ و خُرد بیگ
جنہون نے سلطان سلیم کے زندہ مقید کرنیکی قسم کھائی تھی شریک کارزار ہوا سلیم کی سلامتی مین تو کچھ فرق نہ آیا مگر
سنان وزیر اعظم سلطانی کے سینے سے طومان بیگ کا نیزہ پار ہوا الان بیگ و خُرد بیگ نے بھی ایک ایک باشا سے

[۱] اس شہر کو غزہ بھی کہتے ہین ۱۲

ترکی کو قتل کیا اور پھر ترکیون نے دلیرانہ حملہ کرکے مصریون کو پسپا کردیا الآن بیگ نے ترکیون کی گولی کھائی زندگی سے

جی سیر ہوا ترکی توپون نے یہہ کچھہ خبر لی کہ طومان بیگ کچھہ سوارون کے ساتھہ مستعد گریز ہے دیر ہوا - عثمانیون نے باقی

ماندون کا خون کیا معرکہ رزم کو بیس ہزار مملوک کے قتل سے گلگون کیا بعد اوسکے ترکی شہر خیرو مین بے شر داخل ہوگئے

طومان بیگ نے پھر حملہ کیا سارے ترکیون کو بزور شمشیر حوالہ قضا کیا سلیم نے بنا بر صلح مصطفی پاشا کو نزدیک طومان و انہ

فرمایا طومان نے مصطفی خان کو قتل کروایا دوبارہ ترکیون نے خیرو پر فوج کشی کی اور شہر مذکور کے ہر کوچہ و بازار مین تین دن تک

بڑی جنگ ہوئی سلطان سلیم نے شہرت دی کہ جو ہماری پناہ مین آئیگا وہ قتل ہونے نہ پائیگا اس خبر کے سنتے ہی

آٹھہ سو سرداران مملوک پناہ سلطانی مین آئے مگر سلطان نے درعوض امن دینے کے اونکے سر کٹائے بہ نسبت باشندگان

شہر حکم قتل عام ہوا آخر ترکیون کے ہاتھون پچاس ہزار اور بقول بعضے اسی ہزار بنی آدم کا کام تمام ہوا الحاصل بعد

فتح مصر طومان بیگ کئی بار اور لڑا پھر گرفتار ہوا سلیم نے روبرو بلوایا پہلے بڑی عزت و تعظیم کی اور پھر کچھہ سمجھہ کر

اسکو قتل کروایا ۹۲۳ سنہ ہجری مطابق ۱۵۱۷ سنہ عیسوی ملک مصر تمام و کمال عثمانیون کے تصرف مین آیا سلطان سلیم نے چند

وہین اقامت کی - روز جمعہ مسجد جامع خیرو مین نماز پڑہی اور اپنے نام کا خطبہ پڑہوایا - اور سلیم خان نے اون سرداران

مملوک سے جو معاون ترک رہے چوبیس شخصون کو منتخب کرکے متفرق عہدون سے ممتاز کیا خیر بیگ کو حاکم مصر مقرر فرماکر

پانچ ہزار ترک اور پانسو جان نثارون کو معہ چند سپاہ مصر تحت فرمان آغا خیرالدین شہر خیرو کی محافظت پر مامور کیا امورات

مذہبی کو بعض شیوخ عرب خیرخواہ سلطنت عثمانیہ کے تفویض کیا خاندان عباسیہ کے بارہوین خلیفے محمد نامی نے اپنا حق خلافت

معہ تیغ و علم و جبہ شریف جناب رسول کریم علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم سلطان سلیم خان اور اوسکے قائم مقامون کو دیا اسی لئے سلاطین

عثمانیہ بھیجے جو وہ ممتاز ہوے خلیفہ و نائب رسول اللہ کہلا کر سرفراز ہوے مال غنیمت مصر سے کچھہ قسطنطنیہ کو اور باقی شام

کو روانہ ہوا جب ان امور سے فراغ حاصل ہوا تو سلطان سلیم چندے شہر دمشق مین مگر شہر حلب مین داخل ہوا وہان کے اکثر

قبائل عرب نے بھی اپنے کو مطیع سلطان بنایا سلطان نے ریاست شام کو بھی مانند مصر ظلمت بے انتظامی سے دور فرما کر

سنہ ۹۲۴ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۸ عیسوی اور بقول بعضے سنہ ۹۲۵ ہجری مین عزم قسطنطنیہ فرمایا سنہ ۹۲۵ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۹ع

مین دو سو پچاس جہاز نئے بنوائے ساتھہ ہزار کی جمعیت فراہم ہوئی مگر کسیکو یہہ معلوم نہوا کہ ارادہ سلطانی کہاں کی کس پر

چڑھائی کرنی ہوگی اور کسکا سامنا ہی اس اثنا مین مرض موت لاحق حال سلیم ہوا عزم ادر یہ نوپل فرمایا اور ایک

چھوٹے سے قریئے مین جہان سلطان بایزید خان ثانی نے سلیم کو بددعا دی تھی پہنچکر شوال کی نوین سنہ ۹۲۶ ہجری مطابق

ستمبر کی بائیسوین سنہ ۱۵۲۰ عیسوی کو چوّن برس کی عمر مین جان بحق تسلیم ہوا شہزادہ سلیمان نے بمجرد خبر شہر تبریزان

سے عزم قسطنطنیہ کیا لاش سلیم باہتمام سلیمان معہ جاہ و حشم دار السلطنت مین آئی مسجد جامع سلطان فاتح محمد خان

مرحوم مین دفن وہ مبارز لاثانی ہوا لوح مزار سلیم پر مرقوم ہی کہ سلطان سلیم سلطنت دنیوی کو تسلیم سلیمان فرما کر

سنہ ۹۲۶ ہجری مین خود راہی ملک جاودانی ہوا۔

فصل یازدہم در بیان سلطنت سلطان الغازی سلیمان خان اوّل

سرزمین نامہ پرستان سے کب کم ہی کہ اسمین ذکر سلطنت سلطان سلیمان زیب رقم ہی - کہتے ہین کہ بعد رحلت سلیم سنہ ۹۲۶ مین سلیمان

نے جب تخت پر رونق افروزی فرمائی تو عیسویون کے مغربی ریاستون نے بڑی ترقی پائی دیکھئے ملک اسپین مفتوحہ اہل اسلام

سے متفرق اقوام عیسوی نے مسلمانون کو خارج البلد کیا اور اپنون ہی مین سے ایک خاندان شاہی مقرر کر لیا ملک

فرانس مین چارلس ہشتم و لوئی دوازدہم و فرانسیس اول نے تدابیر شایستہ سے فتحین حاصل کین اور اپنی ریاستون کو ترقیان
دین مملکت انگلنڈ و ریاست خاندان آسٹریہ کا بھی یہی حال ہوا چارلس ہشتم شاہ فرانس کو ترکون سے قسطنطنیہ کے چھین لینے
کا خیال ہوا سلطان سلیمان بیاوری بخت مظفر دوران ہی رہا اگرچہ اوسوقت چارلس پنجم شہنشاہ جرمنی و فرانسس
اول شاہ فرانس - و پوپ لیوی دہم بطریق روم - و ہنری ہشتم شاہ انگلنڈ - و ایوانو وف شاہ روس - و سگسمنٹ
اول شاہ پولنڈ و شاہ اسمعیل موجد قانون و معاون ریاست ایران و اکبر مشہور و نامور شہنشاہ ہند یہہ آٹھون
جلیل القدر بادشاہ موجود تھے مگر یہہ مانند مور ہی رہے اور سلیمان سلیمان ہی رہا - اب حال سلطان سنئے کہ
یہہ بادشاہ سلیمان قانونی و سلیمان کلان و سلیمان صاحبقران کی خطابون سے مشہور تھا - عہد سلطنت بایزید خان
مین گو خردسال تھا مگر عثمانی صوبون کی حکمرانی پر مامور تھا جب سلطان سلیم پدر سلیمان نے ایران پر چڑھائی کی تو یہہ قسطنطنیہ
مین نایب سلیم رہا اور دو سال اخیر مین صوبہ سروخان کا حاکم واجب التعظیم رہا اور جب چھبیس سال کی عمر مین سلطنت عثمانیہ
ہاتھہ آئی تو اوسنے اپنی قوت بازو سے قدرت سلطنت عثمانی بڑھائی زور و طاقت و عدل و انصاف مین بان زد خاص و عام
ہوا مہر و مروت مین آفتاب عالمتاب کی طرح مشہور دانائی مین ممدوح انام ہوا - ادہر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور ادہر
چھہ سو مصریون کو جنھین سلطان سلیم نے جبراً قسطنطنیہ مین رکھا تھا روانہ وطن مالوف کیا وہ تجار جو تجار ایرانی کے ساتھہ
موافق ہونیکے باعث سلیم نے اونکا مال و اسباب ضبط کر لیا تھا بدولت سلیمان مبلغ خطیر سے کامیاب ہوے - امیر البحر
اور دو سرے سرداران بحری جو بانیان ظلم تھے وہ بھی بعد دریافت تیغ سلیمانی سے ہم آغوش اجل شتاب ہوے - حکام صوبجات
متعلقہ سلطنت عثمانیہ کو تاکید کہ تعصب مذہبی کی بو نہو عدل و انصاف پر کمربستہ رہین فتنہ و فساد کی خو نہو اس مژدہ جان

شبیہ سلطان الغازی سلیمان خان اوّل



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطانِ روم سے لی گئی ہی

بخشش سے سارے رعایا نے اطاعت سلطانی سے منھہ نہ پھرایا تہ دل سے ہر ایک اسی حلقے مین آیا مگر غزالی بیگ غدار

نے جو فرقہ مملوک مصر سے روگردان اور ترک کا معاون صبح و شام تھا اور اوسی باعث حاکم ملک شام بصد احتشام

تھا بوجہ سیاہ دلی اپنی خود مختاری مین سعی کی مگر فوج سلیمانی نے صفائے صبح ہوکر اوس شامی کو مانند ظلمت شام شکست

دی مدعی کو معہ رفقا قتل کیا اور ملک کو امن دیا اسمعیل شاہ بھی جو سرحد سلطنت عثمانیہ پر فوجین جمع کرکے مستعد جنگ تھا

دست بردار ہوا ایاز پاشا حاکم شام بصد محمودی و فتخار ہوا پھر سرحد ملک ترک و ہنگری پر فساد برپا ہوا سفیر ترلی

نزدیک شاہ ہنگری روانہ ہوا اوسنے سفیر کو ہلاک کیا - سلطان نے حکومت اقلیم ایشیا کو تفویض فرہاد پاشا فرماکر

فوج جرار کے ساتھہ عزم ہنگری بحالت غضبناک کیا اور دو جہازی بیڑون کو تاکید کہ لنگر انداز بحر اسود و بحر عمان

رہین رسد رسانی مین بڑی سرگرمی سے مانند آب روان رہین یحیی بیگ پسر حاکم سمندرہ کو یہہ حکم کہ پیش رو

سلطانی بلگریڈ پر جائے شہر پر محاصرہ ہو باغی گرمئ وحشت سے سوکھہ سوکھہ کر کانٹے کھائے یحیی بیگ نے شہر بلگریڈ

کو گھیر لیا سلطان سلیمان بھی مہمان ہوا کی طرح آیا مصطفی و احمد پاشا کو بنا بر تائید یحیی بیگ بھجوایا ان سرداروں نے

قدم بڑھایا اور خوب گولہ رانی کی دیوار حصار کو توڑا رمضان کی پانچوین ۹۲۷ سنہ ہجری مطابق اگست کی انتیسوین ۲۹

سنہ ۱۵۲۱ عیسوی کو شہر بلگریڈ کلید ملک ہنگری ہاتھہ آیا اور ادہر سلطان نے فوج باقیماندہ کے ساتھہ بڑ غاز اور دوسرے

شہرون پر فتح پائی جب سب کچھہ ہوچکا سلطان سلیمان بہ زور نے معہ لشکر فزون از مور ماہ ذیقعدہ مین جانب

قسطنطنیہ مراجعت فرمائی شہ سوار اوغلی حاکم مارانش نے اقلیم ایشیا مین باغی ہوکر اطاعت سلطانی سے منھہ

پھرایا تو فرمان سلطانی بنام فرہاد پاشا حکمران ایشیا متضمن قتل مدعی مذکور شرف صدور پایا فرہاد پاشا نے

اوغلی کو لکھا کہ سلطان نے مجھے تیرا مددگار مقرر فرمایا ہی اگر تو میری نزدیک آئے تو امورات ملکی مین تجھہ سے کچھہ کہنا ہی اوغلی فرہاد پاشا کی شیرین سخنی پر اعتماد کرکے دو فرزندون کے ہمراہ جو آیا تو فرہاد پاشا نے بڑی تلخی سے اسکو ترکون کے ہاتھہ قتل کرا دیا لکھا ہی کہ سلطان سلیمان نے سلطنت عثمانیہ کے بڑے بڑے شہرون مین نئی نئی عمارتین بنوائین سلاح خانہ قسطنطنیہ کو ترقی دی جب سب تیاری ہو چکی تو جزیرہ روڈس پر یورش کا خیال فرمایا تین سو جنگی جہاز و نکو دس ہزار سپاہ جرار اور بہت رسد کے ساتھہ زیر حکم وزیر مصطفی پاشا نامی بھجوایا اور پھر آپ ایک لاکھہ سپاہ ترک کے ہمراہ ایشیائے ترک سے ہوتا ہوا خلیج مارمورا تک اور وہان سے بذریعۂ جہاز روڈس کو آیا ترکیون نے محاصرہ کیا عیسویون نے پانچ مہینے تک مقابلہ کیا آخر عیسویون نے بہ مجبوری صفر کی تیسری ۹۲۹ھ ہجری مطابق ڈسمبر کی پچیسوین ۱۵۲۲ء عیسوی کو صلح کر لی جزیرۂ مذکور ترکیون کے ہاتھہ آیا سلطان نے بعین مہربانی و فیاضی مجاہدین عیسوی کو اپنے اپنے اسباب و آلات سمیت روانگی کا حکم فرمایا باشندگان جزیرہ کو اونہین کے مذہب عیسوی پر قائم رہنے کی اجازت دیکر مسرور کیا پانچ سال کی خراج کی معافی سے ممنون و مشکور کیا اس اوڈہیڑ بُن مین خیر بیگ حاکم مصر کا پیالہ ہو گیا شیخ مصر نے بعین تنک ظرفی وہان کے باشندون کو ترغیب آزادی دی اور ایک فتنہ برپا ہو گیا وزیر سلطانی مصطفی پاشا پانچ جنگی جہازون سمیت روانگی مصر پر مامور ہوا اوسنے چند روز مین بندر سکندریہ پر پہنچکر حملہ کیا باغیون نے شکست پائی مملکت مصر پھر عثمانیون کے ہاتھہ آئی مصطفی پاشا چندے انتظام ملک مصر ہی مین مشغول جو رہا سلیمان نے بنا بر ضرورت سرانجام امور سلطنت ابراہیم آغا نامی کو اپنا وزیر بنایا مصطفی نے اس بات پر رنجیدہ ہو کر اور بدون اظہار رنجیدگی سرگذشت جنگ مصر کے ساتھہ

ملک مصر اپنے ہی قائم کر دینے کی عرضی بھجوائی سلطان سلیمان نے درخواست مصطفی منظور فرمائی اس شرط پر کہ سارے ملک مصر پر مصطفی کی حکمرانی رہے مگر چلتا ہوا سکہ سلیمانی رہے۔ جب مصطفی نے حکومت مصر پائی تھوڑے ہی دنوں میں ہوا خود مختاری سر میں سمائی محمد افندی نام رکن دیوانی کو اپنا وزیر بنایا کھلے بندوں سارا راز دل سنایا محمد افندی نے ملک مصر کو اسکے دست ظلم سے چھڑانے اور سلطان سلیمان کو اسکے مکر سے بچانیکے لئے بعد بہت تدبیروں اور سازشوں کے وقت غسل حمام ہی مصطفی کا کام تمام کرنیکی تجویز کی تھی کہ کسی خدمتگار نے مصطفی کو ہشیار کر دیا اور اوسکو حمام کی دوسری راہ سے بھگایا مصطفی نے عربوں کے شیخ سے پناہ لی اور کئی قول و قرار کے بعد عربوں کی جماعت کثیر کو لئے ہوئے محمد افندی سے مستعد جنگ ہوا اس اثنا میں محمد جو سلطان کو اس امر کی اطلاع دیکر حکومت مصر سے سرفراز ہو ہی چکا تھا مقابل دشمن بید رنگ ہوا بعد بڑی خونریزی کے سر مصطفی تن سے جدا ہوا سارا قصہ فیصلہ ہوا سلطان سلیمان نے مصطفی کی دغا اور ابراہیم کی خیرخواہی جو دیکھی تو ابراہیم کا مرتبہ بڑھا دیا سنہ ۹۳۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۳ عیسوی میں اپنی بہن کو زوجیت ابراہیم میں دیکر معزز و ممتاز بنا دیا اور اس شادی میں تازہ خوشی یہہ ہوئی کہ مشکوی سلطان سلیمان میں لڑکا پیدا ہوا خوشی دونی ہوئی عشرت کو افزونی ہوئی سر نیاز بدرگاہ خداوند کریم رکھا اور اوس نو وارد عالم وجود یعنے اپنے فرزند کا نام سلیم رکھا۔ مورخوں نے لکھا ہی کہ سفیر ایران نے شہنشاہ جرمنی و شاہ ہنگری سے عثمانیوں کے خلاف میں صلحنامہ ٹھہرالیا فرانسس اول فرانس نے سلیمان کو ملک ہنگری پر یورش کرنیکو برانگیختہ کیا اسی لئے سنہ ۹۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۶ عیسوی میں سلطان سلیمان نے ترکوں کی ایک لاکھ فوج جرار اور تین سو توپوں کے ساتھ ملک ہنگری پر حملہ کیا لوئی شاہ ہنگری نے بھی ترکوں سے خوب مقابلہ کیا۔ دو گھنٹوں تک لڑائی رہی آخر ترکوں نے فتح اور

عیسائیون نے شکست پائی قضا نے شاہ ہنگری کو آٹھ علما و عماید عیسوی اور چوبیس ہزار باشندگان ہنگری کے ساتھ

عدم کی راہ دکھائی یعنے شاہ ہنگری کے سر پر زخم کاری لگا گھبراکر معرکے سے منھ پھرایا تو گھوڑے نے چمک

کر سوار کو نہر مین گرایا سراپا غرق آہن تو تھا ہی پانی مین غائب ہوگیا محفل فرعون مین جاکر مصاحب ہوگیا۔ چونکہ

یہہ قصہ شہر مہاج واقع الوئی پر تمام ہوا اسلئے تباہی مہاج اس جنگ کا نام ہوا جب اس سے فرصت ہاتھ آئی تو سلطان

نے دریاے ڈانیوب سے ہوتے ہوے شہر بُودا المعروف بہ اُوفن و شہر پشت پر جو محاذی یکدیگر ساحل ڈانیوب پر

واقع ہین فتح پائی ترکیون نے گھر جلاے قلعے توڑے مال و اسباب لوٹا ایک لاکھ عیسوی (جنمین مرد عورت بچے شامل

تھے) گرفتار آئے جب ترکیون نے اپنے ملک کو مراجعت کی تو یہہ قیدی بنا بر فروخت سر بازار آئے ایسے مین ایشیاے

کوچک سے بنائے فساد کی خبر آئی سلطان نے ملک ہنگری سے جانب مقام مذکور توجہ فرمائی۔ اب جنگ دوم سلطان

سلیمان کی سوداو سنئے کہ شاہِ ہنگری جو جنگ مُہاج مین ملک عدم کا مائل ہوا تو سلطان کسی مستحق ریاست مذکور

کو اوسکا قائم مقام بنانے کے حیلے سے سنہ ۹۳۶ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۹ عیسوی مین ملک ہنگری مین داخل ہوا مورخون نے بناءِ اس جنگ

کی یون لکھی ہے کہ شاہ ہنگری لاولد تھا فردی نند شاہ ملک آسٹریہ برادر شہنشاہ جرمنی و برادر نسبتی شاہ ہنگری کو

استحقاق تاج و تخت ہنگری کا دعویٰ بیحد تھا مگر قدیم سے ملک ہنگری کا یہہ دستور تھا کہ سواے باشندۂ ملک ہنگری دوسرے کا

اوس ریاست پر مسلط ہونا نامنظور تھا اسلئے جب عمائدین ملک ہنگری سے ایک شخص زپولیا نامی نے باشندگان شہر سے

اس امر مین مرافعہ کیا تو خانہ جنگی برپا ہوئی فردی نند کامیاب ہوا۔ زپولیا خستہ و خراب ہوا پناہ سلطانی مین آیا

فردی نند نے بھی سلطان سے موافقت کر لینے کو اپنا وکیل دربار قسطنطنیہ مین بھجوایا اوسنے دربار سلطانی مین حاصل ہوکر بغرض

اور دوسرے مقامات متعلقہ ہنگری مفتوحہ اہل ترک کی واپسی کی درخواست کی وزراے عثمانی کو طیش آیا علی الخصوص وزیر اعظم
سفیر زپولیا کے جانب متوجہ ہوکر یہہ فرمایا (کہ جہان سمند سلطانی نے قدم رکھا ہی وہ ملک بے شک وشبہ ہمارا ہی
اسلئے ملک ہنگری جسکا بادشاہ قتل ہوچکا ہی مملکت عثمانیہ مین شامل ہی ہم جسکو چاہین دین یا اپنی ہی تحت حکومت
رکھین اسمین کسیکا اختیار کیا ہی فقط تاج کسیکو بادشاہ بناتا نہین بدون استعانت تیغ کوئی ملک ہاتھ آتا نہین پس
جسکی شمشیر نے جس ملک کو فتح کیا ہی واقعی وہ ملک اوسیکا ہی) بعد اوسکے وزیر مذکور نے کہا کہ منجانب سلطنت عثمانیہ
زپولیا ملک ہنگری کا شہریار ہوگا اور خود سلطان اوسکا معین و مددگار ہوگا - کہتے ہین کہ سلطان سلیمان وزیر کے
اس اقرار کو پسند کرکے اپنی زبان دُرفشان سے یون کہنے لگا کہ قسم ہے اپنے نبی برحق حبیب خدا کی اور سوگند ہی میری شمشیر
برق زا کی کہ اعانت زپولیا کو بذات خود آؤنگا خرمن زندگانی دشمن کو جلاؤنگا یہہ بیان کیا اور فردی نند کے
سفیرون کو بڑی بے توقیری سے نکالدیا اور فردی نند کو کہلا بھیجا کہ مین قریب تر میدان مہاج یا پشت پر تجھ سے اچھی
ملاقات کرونگا اور جس ملک کو تونے غصب کیا ہی تجھکو وہان سے نکالدونگا اور اگر وہان تجھ سے ہمکلامی ہونے نپائیگی
تو تیری دار السلطنت شہر ویانا کے روبرو ہی ضرور ملاقات ہوجائیگی - یہہ کہا اور عرصۂ قلیل مین دو لاکھہ پچاس ہزار
ترکیون اور تین سو توپون کے ساتھ دریاے ڈانیوب پر آیا شہر اوفن کو جو علاقہ افواج فردی نند مین تھا مسخر فرمایا زپولیا
کو تخت ہنگری پر بٹھایا اور پھر اوسکو مع فوج ہنگری اپنے ہمراہ لئے ہوے جانب ویانا رخ کیا تین ہزار ترکیون تحت حکومت
میکائیل اوغلی جو اولاد سے میکائیل دوست سلطان عثمان خان اول کے تھا شہر ویانا کو گھیر لیا بڑی بیرحمی سے عیسوی مارے
گئے گھربار سے چھوٹے تیغ عثمانی کا پانی گلے تک جو آگیا تو ڈوب ڈوب کر گو کے کنارے گئے خیمۂ سلطانی مقابل شہر ویانا

سر آسمان ہا بارہ ہزار جان نثارون کا لشکر ہزار جان سے محافظ آستان ہا میدان مغربی دریائے ڈانیوب اہل سلام کے ڈیرون سے سفید ہی سفید تھا چار سو ترکی جنگی کشتون کا بیڑا دریائے ڈانیوب پر نظر بندی شہر کو مفید تھا سولہ ہزار محافظین قلعہ ویانا مقابل ہو گئے گرم ہنگامہ کارزار ہوا - چونکہ دیوار فصیل پر کوئی برج نتھا اور توپین فقط بہتر نظر بربن فردی نند گھبرا گھبرا کر روسائے جرمن سے کمک کا خواستگار ہوا چالیس روز تک ترکی شہر مذکور پر حملہ کرتے رہے اور بعد نقب زنی داخل شہر ہونیکو بار بار کوششین کین مگر اہل قلعہ نے اونکو بڑی جوانمردی سے روکا تاہم قریب تھا کہ ترکیون کو غلبہ ہو شہر میں داخلہ ہو اوسوقت اہل قلعہ نے منجانب خود ایک سفیر سلطان کے نزدیک بھیجوایا اور عرض یہ کہ ہم بہت کم زور اور نہایت قاصر ہین حلقہ بگوش اطاعت سلطانی ہونیکو حاضر ہین مگر برائے چندے حضور ہم سے صلح کرلیں کیونکہ ہمنے اپنے بادشاہ سے غنیم کو داخل شہر ہونے نہ دینے کی قسم کھائی ہی اور اب اپنے بادشاہ کو یہانکی سرگذشت لکھ بھیجنے کی تجویز ٹھہرائی ہی اگر وہ دس روز کے اندر ہماری خبر نہ لینگے تو ہم شہر کو حضور کے تحویل کر دینگے غرض انہین قول وقرار مین موسم بارش آپہنچا اور اسقدر برسات ہوئی کہ ترکیونکا حال زار ہوا اکثر ہلاک ہو گئے آخر سلطان سلیمان نے مجبوری تمام محاصرے سے دست بردار ہو امعہ لشکر شہر اُوفن کا عزم فرمایا چندے وہین اقامت کی پھر قسطنطنیہ کو واپس آیا جو عیسوی کہ اس جنگ مین اسیر ہوئے تھے اون سب کو طلب کیا قتل ہزار رنج وتعب کیا - مورخون کا بیان ہی کہ ابراہیم پاشا وزیر اعظم سلطانی نے عیسویون سے رشوت لی تھی ترکیون کو کارزار سے روک کر اپنے خداوند سلطان سلیمان سے دغا کی تھی اسپر موسم بارش جو آیا تو سلطان نے ترک محاصرہ فرمایا کہتے ہین کہ سلطان سلیمان نے بعد ورود قسطنطنیہ اپنے تین فرزندون یعنے مصطفٰے ومحمد وسلیم کی رسم ختنہ نہایت کروفر شاہانہ شان وشوکت خسروانہ سے منعقد فرمائی اس اثنا میں

دفعۃً یہہ خبر آئی کہ فردی ننند مذکور نے قابو پاکر ستائیس وزسے شہر تُودُا پر محاصرہ کیا ہی محافظین قلعہ نے بڑی جوانمردی
و دلیری سے مقابلہ کیا مگر پسپا ہوکر احمد بیگ حاکم سمندرا اور پسر یحیی پاشا کو بنابر استعانت لکھا ہی - احمد بیگ کو
تاب مقابلہ غنیم جو نہ آئی تو اوسنے اون قیدیون کو جنھین عثمانی اور عیسوی سرحدون پر گرفتار کیا تھا روبرو بلایا
اور بکمال جعلسازی یہہ سنایا کہ وزیر اعظم سلطانی ابراہیم نام ہون سلطان سلیمان نے مجھے یہان بھجوایا ہی اور آپ بھی
معہ لشکر کثیر عنقریب یہان آتا ہی - مین نے تمہاری جان بخشی کی ہی تم بھاگ جاؤ کہ اسی مین تمہاری بہتری ہی
جب قیدیون نے اس حیلے سے رہائی پائی داخل فوج ہوکر آمد آمد سلطان کی خبر سنائی بمجرد سماعت فوج دشمن
کی ہوش اوڑھ گئی معرکہ رزم سے منہہ مڑھ گئے اور یون بھاگے کہ سارا اسباب جنگی چھوڑا مگر سلطان سلیمان نے
اس گستاخی کا اپنے دشمنون سے انتقام لیا معہ فوج جرار ملک فردی ننند پر حملہ کیا لشکر سلیمانی جہان جہان جاتا تھا
دشمنون کو مار کر اونکے شہرونکو جلاتا تھا فردی ننند بھی معہ فوج کثیر چندے مقابل ہوا مگر جب ترکیون نے شکست دی تو
اوسنے بھاگ کر شہر گراڈسکا مین پناہ لی عیسوی بیس شہر شامل مملکت عثمانی ہوے حکام سرحد ملک فردی ننند
گھبرا گھبرا کر مطیع حکم سلیمانی ہوے ہنوز اوس جھگڑے سے فراغت نہوئی تھی کہ اہالیان اطالی نے بتائید دیگر حکام معہ
فوج کثیر بحری صوبۂ مُوریا پر یورش کی شہر کُورُن پر فتح ہوگئی سلیمان نے احمد بیگ حاکم سمندرا کو صوبہ داری موریا کی خدمت
سے سرفراز فرمایا اور وہ بمعیت فوج کثیر ہوا کی طرح دشمن کی خبر لینے کو آیا منزل مقصود پر آتی ہی شہر مُوریا پر یون
محاصرہ کیا کہ اہالیان اطالی کو جان کے لالے پڑ گئے اور مجبور ہوکر شہر مذکور سے ان مدعیون نے اپنا منہہ کالا کیا سنہ ۹۴۰ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۳۳ عیسوی مین حاکم آذربائجان ایرانیون کی اطاعت سے روگردانی کی پناہ لینے کو حاضر آستان سلطانی ہوا

اور جب پناہ مل چکی تو سلطان سلیمان کو تسخیر شہر بابل کی ترغیب دی حسب الحکم سلیمان تحت فرمان ابراہیم پاشا عازم فتنا
لشکر عثمانی ہوا اور حکیم ہیہ کہ موسم بارش مین شہر حلب اقامت گاہ ہو فصل بہار مین تسخیر بابل موجب حکم سلطانی
خواہ نخواہ ہو ابراہیم پاشانے بجا اوری حکم سلطانی مین قصور کیا بابل تو نہین شہروان کو مسخر کر لیا فیما بین سلطان
و فردی نند ۱۵۳۳ عیسوی مین صلحنامہ واجب التسلیم ہو گیا حسب الحکم سلطانی ملک ہنگری فردی نند وزپولیا مین
تقسیم ہو گیا کہتے ہین کہ انہین دنون مین خیر الدین پاشانے جو سابق ازین بحر ابیض مین غارتگری کر رہا تھا سلطان سلیمان
سے یون عرض کی کہ اگر منجانب حضور خدمت امیر البحری سے سرفرازی حاصل ہو تو بجان و دل ملازمت سلطنت عثمانیہ مین سرگرم
رہونگا شہرہائے تونس و جزیرہ کو فتح کرکے مملکت سلطانی سے شامل کردونگا سلطان سلیمان نے اوسکو بنا بر مصلحت شہر
حلب کو مع ابراہیم پاشا روانہ فرمایا اوسنے حلب کو پہنچکر وزیر مذکور سے سارا حال سنایا ابراہیم پاشانے عہدۂ امیر البحری
خیر الدین کو دیا دوسرے سال سلطان سلیمان نے اپنی باقی فوج کو ساتھ لیکر ابراہیم پاشا کی تائید کے لئے شہروان کا عزم کیا جب
شہروان کا عزم کیا جب شہر طارس پر سراپردۂ سلطانی نصب ہوا تو سلطان مظفر شاہ گیلان دس ہزار کی فوج کے ساتھ
مخالفت اہل ایران مین حاضر حضور سلطانی ہوا بدستور محمد خان بھی مشرف ملازمت سلیمانی ہوا اور اون دونون کا اقرار یہہ کہ
اسیر کہین نجائینگے تادم زیست اطاعت سلطانی سے منہہ نہ پھرائینگے سلطان نے اون دونون کو تشفی دی اور معہ فوج قصد سلطانیہ
فرمایا چندے وہین دم لیا اور ابتدائے موسم بارش مین خیال شہر بغداد آیا خبر آمد سلطانی کے سنتے ہی حاکم بغداد جو زیر فرمان
شاہ ایران تھا شہر سے فرار ہوا داخل شہر بغداد بغیر روک توک کے سلطان سلیمان عالیوقار ہوا کچھہ دن وہین اقامت
فرمائی ایک روز سیر کرتے کرتے قبر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نظر آتے ہی یہہ تجویز ٹھہرائی کہ شہر مستحکم ہو سا کنان

شہر کو حاصل آرام رہے ذخیرہ جمع ہر دم ہو جان نثارون کی فوج محافظ شہر صبح و شام رہے جب سلطان نے خزانون کا جائزہ
لیا تو دفتر دار چور نکلا اور اوسی نے یورش سلطانی کی خبر شاہ ایران کو بھیجی تھی ان دونون قصورون پر مجرم سزاوار
دار ہوا مگر اوسنے مرتے مرتے سلطان کو یہ عرضی لکھی کہ ابراہیم پاشا وزیر اعظم سلطانی بھی بڑا مخطی ہی کیونکہ اوسنے
ایرانیون سے رشوت لیکر اونہین کے ہاتھون آپ کے قتل کی تجویز کی ہی سلطان نے اس راز کو ظاہر نکیا اور اسی اثنا مین
پی درپی خبر آئی کہ شاہ ایران محاصرۂ شہروان کے لئے معہ فوج کثیر آرہا ہی سلطان سلیمان نے اُسکے سنتے ہی عزم ایران
فرمایا اور شہر تبریز مین داخل ہوکر مسجد سلطان حسن مین خلفاء راشدین کے نامون کے ساتھ اپنے نام کا خطبہ پڑہوایا دشمن
کو ٹوکا شاہ ایران کو محاصرۂ شہروان سے روکا شاہ ایران نے ترکیون سے گھبراکر صلح کرلینے کی تجویز کی جب سفیران ایرانی
بدین غرض حضور سلطانی مین حاضر ہوے تو سلطان نے اونکا پیام سن لیا اور بدون جواب رخصت دی سنہ ۹۴۲ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۳۵ عیسوی مین جب سلطان کو ایرانیون سے کسی طرح کا اندیشہ نرہا تو معہ فوج جانب یورپ توجہ فرمائی
اثنائے راہ مین خان بطلیس نے عزت آستانہ بوسی سلطانی پائے اطاعت سلطنت عثمانیہ کا اقرار ورد زبان ہاتھون
پر اپنے ماتحتی شہرون کی کنجیان سلطان نے اوسکی بڑی عزت کی اور نہایت تشفی کے ساتھ رخصت دی وہان سے
خیمہ سلطانی روانہ شہر حلب ہوا اور داخل شہر قسطنطنیہ میان ماہ رجب ہوا تیسرے روز اپنے عزیز پہلوان شیخ ابراہیم
پاشا کے قتل کا حکم کیا دوسرے سال پھر سلطان کو ایران پر یورش کرنیکی ضرورت جو ہوئی تو لشکر کو زیر فرمان محمد خان
(جو پیش ازچند سال کے اطاعت سلطانی مین آیا تھا) جانب گرجستان روانہ کردیا محمد خان خان مذکور نے داخل گرجستان
ہوکر اسقدر خونریزی کی کہ ساکنان شہر سے بدون اطاعت سلطانی اور کچھ بن نہ آئی ایک سفیر بارادۂ صلح گئی

شروط پر اپنا ملک تحت فرمان سلطنت عثمانیہ کر دینے کو بارگاہ سلطانی مین بھجوایا اور سلطان سلیمان نے بھی
اسکی درخواست منظور فرمائی اسی سال افواج مالدیویہ و پولنڈ و بوہیمیہ و جرمنی و اسپین نے بالاتفاق باسینا پر یورش
کی شہر سیلین پر محاصرہ کیا خسرت بیگ حاکم شجیع باسنیا نے بغیر انتظار تائید سلطانی اعدا سے یون مقابلہ کیا
کہ محاصرہ سے دست بردار ہو جان بچا کر فرار ہوے مگر احمد بیگ نے بھاگتون کا پیچھا کیا اور شہر قلیس کے متصل بڑے
زور وشور سے انپر حملہ کیا مدعیون نے زک اٹھائی احمد بیگ نے شہر قلیس پر بھی فتح پائی اس اثنا مین خیرالدین
پاشا نے (جو بیشتر از چند سال منجانب سلطان خدمت امیر البحری سے سرفراز ہوا تھا) بنادر علاقہ افریقہ واقع
ساحل بحر روم کو ترکی جہازی بیڑے سے تباہ وتاراج کیا مدعیان گردن کش کے شہرون پر اپنا قبضہ کرلیا اور
پھر واپس جو آیا تو اثنائے راہ مین شہر خوسلوپ پر بھی فتح پائی اور بہت سے قیدیون کو ساتھ لایا انتھا سال مین
سلطان نے ایک اور جہازی بیڑے کو زیر فرمان لطفی پاشا قائم مقام وزیر ابراہیم بحر اڈریاٹیک کے جانب روانہ
کیا اور کپتان پاشا خیرالدین کو اہالیان وینس سے جزیرہ جیارفس کے فتح کرنیکو بھجوادیا خود بھی معہ دو فرزند سپہ
سالار فوج بری ہو کر البینیا سے ہوتا ہوا باغیان شہر ارناد کی سزا رسانی کو آیا۔ باشندگان شہر نے بہ ترغیب ایاز
پاشا اطاعت سلطانی سے منہ نہ پھرایا۔ جب صوبہ ارناد پر بدون خونریزی قبضہ سلطان سلیمان یگانہ ہو گیا تو
انتظام صوبہ البینیہ کے لئے چندے وہین توقف فرما کر جزیرۂ مذکور کے جانب روانہ ہو گیا جب وہ بھی فتح ہو ا بہت سے
شہرون اور قریون کو جلایا۔ موسم بارش کے قریب پہنچتے ہی قسطنطنیہ کو واپس آیا سنہ ۹۴۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۲ عیسوی مین
پھر شعلہ فساد مشتعل ہوا وجہ اسکی یہ ہی کہ زپولیا شاہ ہنگری سنہ ۱۵۳۹ عیسوی مین جو مر گیا تو اوسکا ایک شیر خوار

...وارث تاج وتخت باقی رہا تھا فردی نند شاہ آسٹریہ نے طفل مذکور کو محروم تاج وتخت کردینے
...اٹھ ہزار کی فوج کے ساتھ شہر بُودا پر محاصرہ کیا تھا اوسوقت زوجہ زپولیا نے سلطان سلیمان سے مدد چاہی سلطان نے
وزیر صوفی پاشا کو معہ فوج جرار روانہ فرمایا اور ایک فرمان بدین مضمون لکھ کر بھجوایا کہ تو بدل جمعی تمام خاموش رہ
کہ میں اپنی ساری فوج کے ساتھ تیری تائید کو آتا ہوں مدعی کو زرد رو بناتا ہوں کہتے ہیں کہ محمد پاشا حسب الحکم سلطانی
شہر بُودا پر آیا مدعی کو مقابلے پر آمادہ پایا فیمابین خوب جنگ ہوئے آخر فوج عثمانی لڑلڑ کر تنگ ہوئے سلطان سلیمان
نے بھی معہ فوج جرار موسم بہار میں اپنے وزیر کی تائید کا عزم فرمایا ہنوز لشکر عیسوی سے لشکر سلطانی دو چار
منزل دور تھا کہ عیسوی گھبرا گھبرا کر بھاگے مگر محمد پاشا نے انکا پیچھا چھوڑا بہتوں کو حوالہ تیغ کیا اور بعضوں کو اسیر
کرلیا بعد اوسکے سلطان سلیمان نے شہر بُودا میں داخل ہوکر سٹیفن کو بنا بر پرورش اوسکے ماں سمیت صوبہ ٹرانسل
کو روانہ فرمایا سلیمان پاشا کو معہ ایک دستہ فوج جرار محافظت شہر بُودا پر متعین کرکے آپ شہر قسطنطنیہ کو واپس
آیا سلطان سلیمان کی ان متواتر فتحوں سے دشمنان سلطنت عثمانیہ گھبرا گئے اور بعض عیسوی حکام اپنے سلاطین قرب جوار کے
ظلم سے تنگ آکر بغرض استعانت حلقہ اطاعت سلطانی میں آگئے چنانچہ شاہ فرانس جب مقابلہ اہالیان اسپین سے پسپا
ہوا تو سنہ ۹۴۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۲ عیسوی میں اپنے ایک سفیر کو دربار سلیمانی میں بھجوا کر بذریعہ مراسلہ ملتجی استعانت
کا ہوا سلطان سلیمان نے سفیر فرانس کو اپنے حضور میں بلایا فیمابین سلطنت عثمانیہ و فرانس ایک صلحنامہ ٹھہرایا جب
یہہ ہو چکا تو اپنی ایک فوج بحری کو زیر فرمان خیرالدین پاشا جانب اسپین روانہ کیا اور آپ خود سرکردہ فوج بری ہوکر
موسم بارش کو ادریانوپل میں گذارا اور ملک جرمن پر یورش کرنیکو عزم سفر معہ لشکر شاہانہ کیا ایک طرف سے اہالیان

فرانس نے اہل جرمن کی خبر لی اور دوسرے طرف سے دلاوران عثمانی نے داخل ملک ہنگری ہوکر پیشوسا - وبگزادی
وشاق لو واش نامی شہرونکو جن پر اہالیان جرمن نے دوسال کے پیشتر فتح پائی تھی چھین لیا اور وہان سے قدم بڑھا کر تمار
حصاری اور دوسرے دو قلعون کی تسخیر مین دادجوانمردی دی **مولف** پھیرا منہہ سوے خدا خوف سے بتخانون نے مسجد
گردین کلیسا کو مسلمانون نے جب اوس سے فراغت پائی تو سلطان نے جانب قسطنطنیہ توجہ فرمائی ۹۵۴ھ ہجری مطابق
۱۵۴۸ عیسوی مین بقول مورخین ترکی شاہ ایران نے جب کاسب مرزا کی زوجہ کو بجبر چھین لیا تو مظلوم مذکور نے دربار
سلیمانی کی راہ لی اور بعد عرض حال ایرانیون سے جنگ کرنیکی ترغیب دی اور کہا کہ مجھہ ہی کو سرکردہ فوج عثمانی کیجئے اور عرصہ
قلیل مین ایران کا سارا ملک مجھہ سے لیجئے سلطان نے مرزا مذکور کو مبلغ خطیر مرحمت کیا تیاری فوج کا حکم دیا اور موسم
بہار مین خود آپ ہی معہ افواج ترکی راہی ایران ہوا اثناے راہ مین دو فرزندان سلطان سلیمان یعنے بایزید حاکم
اکونیم اور مصطفی حاکم امیشیا نے مشرف ملازمت ہوکر سعادت قدمبوس حاصل کی سلطان نے اُنہین اپنے صوبون
کو جانیکی رخصت دی اور داخل صوبۂ آذربایجان ہوا وہان سلطان برہان جو اولاد سلاطین قدیم شروان سے تھا حاضر
حضور سلطانی ہوا اپنے ملک کو تفویض سلطان کرکے مورد کی طرح سرفراز نوازش سلیمانی ہوا اور سنئے شہر تبریز کو تحویل
کاسب مرزا کیا ساری عمارات شاہی کو توڑ دیا سلطان سلیمان نے معہ کمکی فوج سلطان برہان شہروان پر حملہ کیا محصورون
نے جان بچا کر ماہ رجب کی انیسوین کو شہر عظیم الشان وان تحویل سلطان کردیا - وہان سے جو بڑہا تو اثناے راہ مین
ایرانیون کو پھر شکست دی عازم حلب ہوا اور کوئی منہہ نہ چڑہا اسمین جاسوسون نے یہہ خبر پہنچائی کہ شہر اصفہان گیشیان
وکامد نامی مقامون مین بڑے بڑے ایرانی خزانے موجود ہین محافظین خزانجات مفقود ہین سلطان نے کاسب مرزا کو

حکم کیا اوسنے وہان جاکراون جنگا ونپر اپنا قبضہ کرلیا شہروان اور دوسرے قریون کو جلایا اور پھر جب مشرف ملازمت

سلیمانی ہوا جو کچھ ساتھ لایا نذر بارگاہ سلطانی ہوا مگر مرزاے مذکور نے کچھ خزانہ خفیہ بطور نذر وزیر عزیز اللہ

کو بھجوایا اور عرض یہہ کہ بہ نسبت اپنے حاکم بابل کی مددگاری کا حکم ہو وزیر مذکور نے مرزاے مذکور کو جب حکمنامہ

لکھدیا تو یہہ شہر بابل کو چلا آیا اور ایرانیون سے روگردانی جو کی تھی تو نادم ہوکر شاہ ایران کو مخفی عرضی معذرت

آمیز گذرانی اور اس اقرار سے کہ آیندہ دوستی مین ثابت قدم رہونگا ترکیون کے حالات و حرکات کی ہر وقت اطلاع

کیا کرونگا محمد پاشا حاکم بابل نے جب یہہ خبر پائی تو بذریعۂ عرضداشت سلطان کو اطلاع دی اور اوس مکار کو

پا بزنجیر کرکے قسطنطنیہ کو بھیجدینے کی پروانگی منگوائی ہنوز کچھ حکم سلطانی صادر نہوا تھا کہ مرزاے مذکور کو اوسکے

دوستون نے ہشیار کردیا جب جان کا بچنا دشوار ہوا تو جانب گرجستان فرار ہوا سلطان نے محمد پاشا کو معہ فوج

جرار جانب گرجستان بھجوایا اوسنے وہان پہنچکر دشمنون کو شکست دی اور ساتھ قلعون کو مسخر کرکے خاک در

خاک بنا دیا بسبب موسم بارش چندے دیار بیکر مین رہا موسم بہار مین پھر عزم گرجستان کیا جب کوئی مانع و مزاحم

نہوا تو بیس شہرون پر قابض ہوکر سلطنت عثمانی سے شامل کردیا جب سارا ملک اطاعت سلطانی مین آیا تو

متفرق قلعونپر افواج ترکی کو متعین کیا اور خود قسطنطنیہ مین حاضر حضور سلیمانی ہوکر سارا ماجرا پوست کندہ سنایا

سنہ ۹۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۵۲ عیسوی مین سلطان نے محمد پاشا حاکم رُومیلی کو معہ فوج ترکی تسخیر شہر تمشور علاقہ

ملک ہنگری کو روانہ کیا پاشائے مذکور نے شہرہائے بِقی و بَلغرجی - ورتزہ - وقناد - پر فتح پائی اور

شہر تمسُوار پر محاصرہ مردانہ کیا بنابر تائید شہر مذکور فوج جو آگئی تو محمد پاشا کے دلپر ہیبت چھاگئی سلطان سے

کمک کی درخواست کی سلیمان نے ایک فوج جرار تحت حکومت وزیر اعظم محمود پاشا روانہ کردی دونوں ترکی فوجوں
نے اتفاق کیا پہلے خوب گولہ رانی کی اور پھر شہر تمسوار پر اور اوسکے متصل کے ملکوں پر تمام و کمال اپنا قبضہ کرلیا
جب ترکیوں نے باین کامیابی مقام مذکور سے مراجعت کی شاہ اسمعیل نے حملہ کرکے ترکیوں کے فتح کئے ہوئے
آزروش اور اغلش نامی شہروں کو چھین لیا اور وہاں کے ترکی محافظوں کو قتل کردیا سکندر پاشا نے حسب
الحکم سلطانی ایرانیوں پر حملہ کیا شاہ اسمعیل سے خوب مقابلہ کیا مگر پھر بھی ترکیوں نے شکست پائی سلطان نے بکمال رنجیدگی
پہلے اپنے وزیر اعظم محمد پاشا کو موسم بارش تک شہر توغاد میں رہنے کے لئے بھجوایا اور آپ نے ۹۶۰ھ ہجری
مطابق ۱۵۵۳ء عیسوی ماہ رمضان المبارک میں معہ فوج جرار و لشکر بیشمار متصل شہر آزختیل وزیر مذکور کے نزدیک
آیا اسمیں یہہ خبر پہنچی کہ شہزادہ مصطفی نے اپنی باپ یعنے سلطان سلیمان کے قتل کرانیکی تجویز کی ہی چنانچہ اور لوگوں
سے بھی اس امر میں سازش ہوگئی ہی سلطان نے جب یہہ بات سنی آزردہ دل ہوا اور امر مذکور کے کھوج لینے پر
مائل ہوا جب یہہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی تو سلطان نے اپنے فرزند شہزادۂ مصطفی کی جان لی مورخوں نے وجہ
قتل شہزادۂ مذکور یوں لکھی ہی کہ سلطان سلیمان کی ایک عورت تھی خُرّم نام روسی نژاد حسن و جمال میں مشہور
خاص و عام منجملہ اولاد خُرّم سلیم نامی ایک لڑکا تھا اور ایک لڑکی بھی جسکا سلطان نے اپنے وزیر رستم پاشا کے ساتھ
بیاہ کردیا تھا الحاصل سلطانہ خرم کو یہہ خیال کہ بعد سلطان سلیمان اپنا ہی لخت جگر شہزادہ سلیم حکمران سلطنت عثمانیہ
ایک لخت رہے سلطان کی پہلی بی بی قوم کرخاشی کا فرزند شہزادہ مصطفی محروم تاج و تخت رہے یہہ سوچکر اپنے
داماد رستم پاشا سے سازش کی آخر ان دونوں نے سلیمان کو گرفتار دام کرلیا منجانب شہزادہ مصطفی لگا بجھا کر

اپنا کام کر لیا سلیمان کو بھی اپنے باپ سلیم خان نے اپنے دادا بایزید خان سے جو سلوک کیا مدنظر تھا نظر برین بریہہ بھی شہزادہ
مصطفی سے پر خوف و خطر تھا جب سلطان ایرانیون کی خبر لینے کو متصل شہر ارخیل آیا تو شہزادہ مصطفی نے جو اوسوقت
حاکم امیشیہ تھا اپنے باپ کی آمد آمد کی خبر سنکر عزم قدمبوس فرمایا قریب لشکر سلطانی پہنچکر خانہ زین سے جدا ہو
معہ چند وزرا و جان نثار دروازۂ خیمہ سلطانی پر پہنچا ساتھیون کو باہر چھوڑا اور آپ داخل خیمہ تن تنہا ہوا مجرد داخل
ہونے کے سات شخصون نے بلباس جلادان علاقۂ سلطانی شہزادہ مصطفی کو گھیر لیا اور بڑی کج نہادی سے
اوس تیر قامت شہزادۂ خورشید طلعت کو کمان کے ڈوری سے پھانسی دی بیچارہ بیطرح چلایا مگر سلطان کو اپنے بیتے
کی اس حالت پر کچھہ رحم نہ آیا یہہ ادہر کمان کے ڈوری مین پھسا تھا اور سلطان سلیمان گوشے مین بیٹھا ہوا سارا حال
دیکھہ رہا تھا دم جو رک گیا تو شہزادہ ہدف ناوک اجل ناگزیر ہوا کمان کا ڈورا گلے پر دم شمشیر ہوا شریف تیغ
کے ڈوری سے کچھہ ڈورا بھی تیر اکم نہین ؛ ای کمان یار خو بو تجھہ مین بہی تلوار کی ؛ غرض کہ باپ نے اس مصیبت سے اپنے بیتے
کو کمانداروں کے ہاتھون ہلاک کیا - اونہین جلادون نے حسب الحکم سلطانی شہزادہ مصطفی کے ساتھیون کو بھی مار کر قصہ
پاک کیا گویا ان بیچارون نے بھی اپنے شہزادہ کا ساتھہ نچھوڑا مسافر اقلیم عدم ہو کر اپنے خداوند دستگیر کا ہاتھہ سے
ہاتھہ نچھوڑا جب یہہ خبر مشہور ہوئی ترکی جان نثارون نے دستہ دستہ قدم معرکہ فساد مین جمایا اور تجویز یہہ کہ انتقام
شہزادہ مصطفی سے منہہ نموڑینگے رستم پاشا نے مکر و تزویر سے اس شہزادۂ عزیز کو قتل کرایا ہی ہم اسکو بھی جیتا
نچھوڑینگے سلطان سلیمان نے بہ مجبوری رستم پاشا کو معزول کیا خدمت وزارت نکل گئی پھر تو فتنہ فرو ہوا اسی بات
پر یہہ بات تل گئی احمد پاشا وزیر ہوا بعد اوسکے سلطان نے دخل شروان ہو کر شاہ ایران کو بنا بر جنگ کہلا بھیجا

جب اوسنے جواب ندیا تو سلطان نے اوسکے دار السلطنت شہر آذر وان پر محاصرہ کیا اور جب شہر مذکور پر فتحیاب

ہوا تو وہان کے شاہی عمارتون اور رعایا کے مکانون کا خانہ خراب ہوا ترکیون نے شہر کو آگ لگادی پھر قدم بڑہاکر

ملک تبریز اور عراق عرب کے وسطی شہرونکو تاراج کیا اسمین موسم بارش جو آیا تو سلطان نے معہ فوج شہر امیشیہ مین پہنچکر چندے

اقامت کی اور موسم بہار مین بار ثانی جانب ایران مراجعت کی اثنائے راہ مین متصل شہر ارض روم شاہ قلی دربار

سلطانی مین حاضر ہوا حلقہ بگوشی اطاعت سلطانی سے شگفتہ خاطر ہوا وہان سے سلطان سلیمان نے عزم بغداد فرمایا درخواست

صلح کو سفیر ایران بارگاہ سلیمانی مین آیا بعد رد و قدح بے شمار ترکیون اور ایرانیون مین صلحنامہ ہوگیا شہر وان و

عراق شامل سلطنت عثمانیہ ہوکر سرحد ترک مقرر ہوئے ٹھنڈا گرمی جنگ کا ہنگامہ ہوگیا انہین دنون فرانس واسپین

مین آتش جنگ مشتعل ہوئی شاہ فرانس مجبور و ناچار ہوا اعانت سلیمانی کا خواستگار ہوا۔ کارلی علی بیگ نے حسب الحکم

سلطانی سرعسکر فوج بحری ہوکر ملک اسپین کا رخ کیا دریا سے پار اُترکر دشمنونکا پانی اُتارا اسپین کے بہت سے بندرون کو تباہ

و تاراج کردیا کئی جزیرے اپنا قبضہ کرلیا اور جس جس مقام پر اسکا قبضہ تہوا اسکو گولہ رانی سے خاک در خاک

کیا مبارزان ترک و فرنچ کا اہالیان اسپین پر غلبہ یون ہوا کہ چالیس ہزار سپاہ اسپین کا خون ہوا **شعر لیف**

تیر نگاہ و خنجر ابروی یار دواہ ٭ دونون نے ملکے خون ہزار و نکا کردیا ٭ سلطان نے امیر البحر ترکی بیری رئیس نام

کو ایک جہازی بیڑے کے ساتھ جانب بحر فارس بھجوادیا اوسنے وہان کے بنادر تباہ و تاراج کردئے اور بہت

سامان و اسباب لوٹکر عزم قسطنطنیہ کیا بحر مصر مین دشمنون نے امیر البحر مذکور کو آن گھیرا اور چند جہاز عثمانیہ کو ڈبویا

اوسنے بھی مقابلے سے منہ نہ پھیرا دشمنونکو خوب تنبیہ دی جانب قسطنطنیہ مراجعت کی کہتے ہین کہ بعد اوسکے سلطان سلیمان

انتظام امور ملکی مین مشغول رہا اور ایسے جدید قوانین ایجاد کئے کہ جنکے سبب تحصیل مملکت ترقی پذیر ہوئی رعایا کو آرام ملا
امورات فوجداری کی معقول تدبیر ہوئی سنہ ۹۷۴ ہجری مطابق سنہ ۱۵۶۶ عیسوی مین بعد فراہمی فوج عظیم سلطان نے قسطنطنیہ
سے عزم ادریہ نوپل فرمایا اور وہانسے ایک فوج جرار کے ساتھہ وزیر پرتو پاشا کو بنابر تسخیر شہر غیول بھجوایا آپ
بھی اوسکے تعاقب مین آہستہ آہستہ روانہ ہوا چونکہ سلطان سلیمان نہایت ضعیف تھا شہر صغتور کو پہنچتے ہی بیمار
ہوا لاحق حال عارضہ بخار ہوا گو بیماری بہت بڑھ گئی مگر حوصلہ سلطانی نہ گھٹا فوج ترک حسب الحکم محافظین قلعہ
شہر مذکور کے منہہ چڑھ گئی جب اہل قلعہ نے بھی مقابلہ فوج سلطانی مین داد جوانمردی دی تو سلطان نے اوس حالت
شدت مرض مین ہاتھون کو سوے آسمان اوٹھایا اور یہہ دعا کی کہ ای خداوند مطلق وای سلطان برحق اہل اسلام
تیری نظر رحمت کی منظور ہون دلاوران ترک اس شہر پر بھی مظفر و منصور ہون ہنوز یہہ دعا پوری ہونے پائی تھی
کہ جان شیرین سلطان سلیمان نے صفر کی تیرہوین کو منزل جسم سے سفر فرمایا شاہزادہ سلیم خبر رحلت پدر سنتے ہی مینگنیشیہ
سے جانب لشکر ترکی جلد چلا آیا وزیر اعظم نے خبر رحلت سلیمان چھپا دی سلطان ہی کے نام سے سب حکمون
کو جاری اور سپاہ کو بکمال دلداری تسخیر شہر مذکور پر آمادہ کیا ماہ مذکور کی اٹھاروین کو ساری فوج نے بالاتفاق
حملے کا ارادہ کیا پہلے تو اہل قلعہ نے خوب جنگ کی آخر عثمانیون نے دشمنون کو مغلوب کیا شہر مذکور کو بڑی دلاوری
سے چھین لیا اور اوسی روز خبر آئی کہ شہر غیول پر بھی ترکیون نے فتح پائی اس عرصے مین شہزادہ سلیم بھی آپہنچا واقعہ
رحلت سلیمان مشہور خاص و عام ہوا شہزادہ سلیم سلطان کا قائم مقام ہوا وہان سے لاش سلطان سلیمان شہر
قسطنطنیہ کو آئی سارے ارکین سلطنت نے مسجد جامع مین نماز جنازہ پڑھی اور وہین دفن کر دی شریف رہا کچھ

نہ وہ آسمانی دماغ؛ سلیمان بھی پیوند زمین ہوگیا؛ کہتے ہین کہ سلیمان شجاعت و فراست زور و طاقت مین طاق تھا
فارسی و عربی مین بے نظیر فن شعر مین عدیم المثال فصاحت و بلاغت مین شہرۂ آفاق تھا مہمات ہنگری مین بڑی ناموری
حاصل کی امورات عدالت کو خوب ہی ترقی دی اڑتالیس سال تک زینت تخت بڑھائی چوہتر سال کی عمر مین قضا
آئی۔ اب دیکھئے کہ عہد سلطنت سلطان سلیمان مین سلطنت عثمانیہ اسقدر ترقی پائی تھی کہ چالیس ہزار میل مربع
سے زیادہ اوسکی چوڑائی تھی شہرہاے کارتیج - ممفیس - تیئر - نینوا - بابل - پالمیرا - شامل سرزمین
عثمانی تھے اسکندریہ - بیت المقدس - دمشق - سمرنہ - نیس - بروصہ - اتھینس - فلی پلی - اور یانوپل
جزیر - خیرو - مکۂ معظمہ - مدینۂ منورہ - بصرہ - بغداد شریف - بلگریڈ - زیر فرمان سلیمانی تھے - دریاے
رود نیل - فرات - دجلہ - ڈانیوب - بحر روم - پرویان تیس - یوکسین - احمر - سلطنت سلیمانی مین
روان تھے - جبال اطلاس سے کوہ قاف تک ہلال علم عثمانی کے جلوے جہان جہان تھے سلطنت عثمانی کے
دو سو پچاس صوبے جو اکیس حصون پر منقسم تھے اونکی تفصیل یہ ہی - رومیلی - جزایر یونان - ملک جزیر -
ترپولی - اوفن یعنے مغربی ہنگری - تمشوار یعنے مشرقی ہنگری - اناطول - قرمانیہ - روم جسکو سیواس بھی
کہتے ہین - ذوالقدر - تربزاند - دیاربکر - وان - حلب - دمشق - مصر - مکۂ معظمہ و مدینہ منورہ و ملک عرب
ملک یمن و عدن - بغداد - موصول - بصرہ - ساری مملکت عثمانیہ مین ایک کروڑ پچاس لاکھ ترکان ذی وقار
تھے - والیشیہ - و مالدیویہ و رگوسہ - و کریمیہ سلطنت عثمانیہ کے خراج گزار تھے - تیس لاکھ یونانیان یوروپی
حصہ جنوبی ترک مین ساکن لیل و نہار تھے اور دوسرے اقوام باشندگان ترک بیرون از شمار تھے اونمین عثمانیان

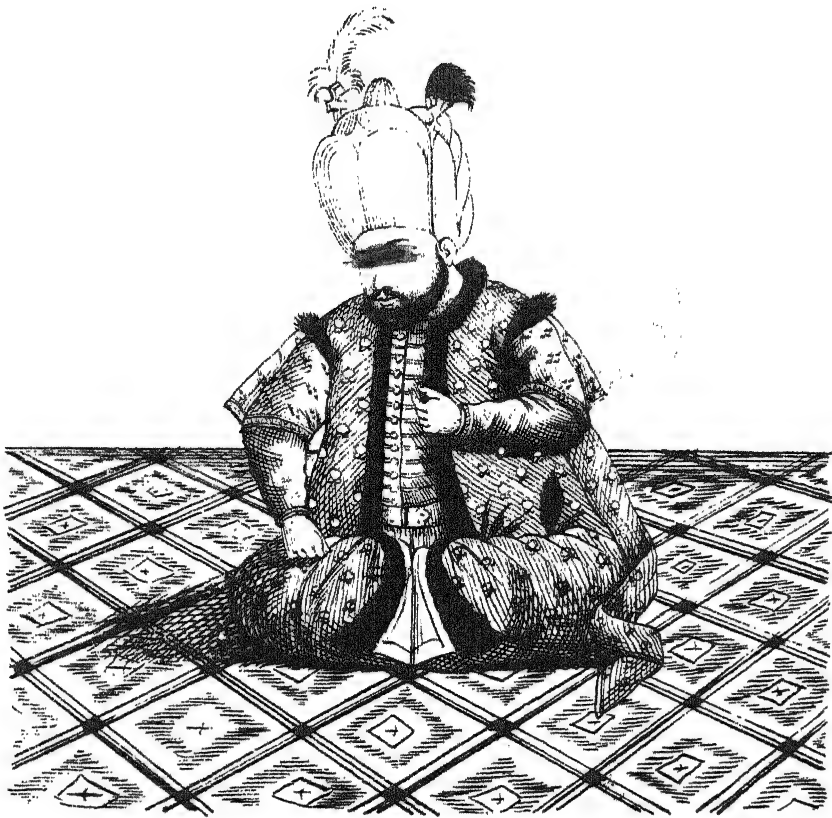
و تاتاریان و عرب و کرد و ترکمانیان مملوک و باشندگان جزیرہ مسلمان تھے باسنیہ و بلگیریہ و البینہ بھی دین اسلام سے بہرہ یاب سعادت دوجہان تھے ۔

فصل دوازدہم در بیان سلطنت سلطان الغازی سلیم خان ثانی

خامہ معرکہ گیر نامہ عرض کیفیت مین یہ مست ہی پاؤن لڑکھڑاتے ہین اور اوس مستی مین سلطان سلیم خان ثانی کی ذکر سلطنت کے فقرے یون زبان پر آتے ہین کہ یہہ سلطان مسمی بسلیم خان ثانی جو بوجہ کثرت مے نوشی معروف بہ مست تھا ۹ ربیع الاول ۹۷۴؁ ہجری کی نوین اور ستمبر ۱۵۶۶؁ عیسوی کی چھبیسوین کو مرج کی بادشاہی کے دن اپنے باپ سلیمان خان کے تخت پر جلوس فرمایا مورخون نے لکھا ہی کہ سلیم خان مذکور بڑا عیش پرست تھا اوسنے اکثر لڑائیون مین پیٹھ دکھائی مگر ویسا ہی رہا وزراے نمک حلال و سپہ سالاران با وفا کے تحویل ساری سلطنت کا انتظام تھا اور سلطان گو فقط بادہ خواری و عیاشی ہی سے کام تھا باوجود اس بدراہی کے بندوبست سلطنت بے محل نہوا امور ملکرانی مین کسی طرح کا خلل نہوا ۹۸۰؁ ہجری مطابق ۱۵۶۷؁ عیسوی مین قوم عرب کے قبیلہ بنی عمر نے بوجہ رحلت سلطان سلیمان عثمانیون کی اطاعت سے منہہ پھرایا اور اپنے قرب جوار کی دوسری قومون سے سازش کرکے اطراف بغداد مین بڑا ہنگامہ مچایا اکثر باشندے ہلاک ہوے کئی شہر خاک درخاک ہوے سلطان نے جب یہہ خبر پائی تو اپنے جان نثاران رومہ یعنے باڈیگارڈ کی ایک جمعیت جرار مقام مذکور پر بھجوائی اور حکام بغداد و بصرہ کو یہہ حکم کہ اپنی اپنی فوجون سے ہنگامہ سرکوبی باغیان گرم کرین و دشمنان سخت دل کو نرم کرین حسب الحکم سلطانی حکام مذکور نے اون عربون پر جنھون نے بصرے کے میدانون مین غارت گری پر کمر باندھی تھی حملہ کیا اور اونکی مجمع کو پریشان کردیا اوسی سال

سلیم نے اوس پل کو جسکی تعمیر کی اُسکے باپ سلیمان نے پانچ سال کے پیشتر متصل قسطنطنیہ ابتدا کی تھی اتمام کو پہنچایا اور اوسپر زبان ترکی مین یہہ مضمون لکھوایا کہ آغاز کیا اوسی پل کو سلطان سلیمان نے اور پیش از اتمام متوجہ گلشن جنان شتاب ہوا مگر سلطان سلیم ظل اللہ ۹۷۴ھ ہجری مین انصرام تعمیر پل مذکور سے کامیاب ہوا ۹۷۶ھ ہجری مطابق ۱۵۶۸ عیسوی مین فیمابین سلطنت عثمانیہ و شاہ آسٹریہ ایک ہنگامی صلحنامہ ان شروط پر ہوا کہ تا انقضاے ایام معہود اپنے ہی حدود مستصرفہ پر قائم رہین مطلق تجاوز نکرین عہد سلطنت سلطان سلیم خان ثانی مین ترکیون نے شہر آسترخان کے فتح کرنے کی تدبیر کی وان اور والگا نامی ندیون کو ایک تازی نہر کے ذریعے ملادینے کی تجویز بے نظیر کی جزیرہ قبرس پر فتح پائی لیپانتو پر جنگ بحری کا ارادہ کیا۔ آسترخان کی لڑائی ہی مین عثمانیون نے پہلے پہل اپنے کو مقابلہ روسیان پر آمادہ کیا کہتے ہین کہ سولھوین صدی مین جب سلطنت عثمانیہ کو خوب ہی ترقی ہوئی تو روسیون نے جو دوسو پچاس سال سے تاتاریون کے زیر حکومت تکلیف اُٹھاتے رہے اپنے صوبجات مفتوحہ اہل ترک کو بار دیگر چھین لینے کی تجویز کی خصوصًا روسی دو بادشاہون نے فیمابین ۱۴۸۶ھ اور ۱۵۳۳ع شہر ماسکو کو جسکے لئے تاتاریون کو بہہ خراج دیا کرتے تھے مخلصی کرائی اور چند روسی صوبے شہر مذکور سے شامل ہوگئے سیبیریہ اور لیاپ لیانڈ بھی اُسی مملکت مین داخل ہوگئے۔ لیجئے شاہان روس کو جو اوسوقت زار ماسکوی کے خطاب سے مشہور تھے عزم فتح قسطنطنیہ لاحق حال ہوا عثمانیون پر حکمرانی کا خیال ہوا ایوان ثانی زار روس نے قیصران روم کی طرح اپنے علم پر بھی عقاب دوسر کی شکل بنائی۔ آسترخان اور خاسان نامی شہرون کو روسیانے تاتاری سے چھینا اُنہین دونون قوم قزاق بھی جو وادی نہروان پر مقیم تھی اطاعت روس مین آئی وقت تسلط

شبیہ سلطان الغازی سلیم خان ثانی



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

سلیم خان ثانی تاتاری بحکام کریمیہ سے جو سلطان کے خراج گزار تھے روسی لڑتے رہے اور دولت علیہ نے اوس جنگ
مین دخل ندیا۔ جب سلطان نے ایران پر یورش کرنیکی تجویز فرمائی تو وزیر اعظم سکالی نامی نے بذریعہ نہر جدید
دوان اور والگا کو ایک کرکے افواج ترکی کو بنابر مقابلہ ایران بحر ایزاف و دوان و والگا و بحر الخزن سے
ہوتے ہوے شہر تبریز تک لیجانیکا عزم کیا۔ چونکہ اون دونون نہرون کے فیمابین تیس میل کا فاصلہ تھا اسلئے
پہلے تین ہزار جان نثارون اور بیس ہزار سوارون کو محاصرہ شہر آسترخان کے لئے روانہ کیا اور تیس ہزار تاتاریون
کو نہر جدید کے کھودنے اور اونکے ساتھ شریک جنگ ہونے کی تائید کا حکم دیا پانچ ہزار کی فوج جان نثار یعنے باڈیگارڈ
اور تین ہزار بیلدار کو یہ حکم کہ جلد جلد قدم بڑہائین بحر ایزاف پر نہر جدید کے کھودنیکو جائین جب ترکیون نے شہر آسترخان
پر محاصرہ کیا تو اہل قلعہ نے محاصرین پر حملہ کیا بہت سے ترکی ہلاک ہوے آخر عثمانیون سے بجز پسپا ہونیکی اور کچھ
بن نہ آئی اور جو فوج کہ منجانب روسا تاتاری تائید ترک کے لئے آئی تھی اوسنے بھی روسیون سے شکست پائی
چونکہ مخالفت آب و ہوای ماسکو نی عثمانیون کے قدم کو ٹھہرنے ندیا اسلئے فوج ترک اہالیان روس پر مظفر
نہوے وزیر سکالی کی تجویز کارگر نہوئی وگرنہ روسی جانب جنوب قدم نہ بڑہاتے ولاوران عثمانی ساحل دان
و والگا و بحر خزن پر اپنا جوہر ذاتی خوب ہی دکھاتے ۹ شتہ ہجری مطابق ۱۵۶۹ عیسوی مطہر نامی شریف ریاست
یمن نے چند عربون کو برانگیختہ کرکے مراد پاشا صوبہ دار یمن پر حملہ کیا اوسکو اور اوسکی فوج کو تہ تیغ کردیا شہر یمن اطاعت
سلطنت عثمانیہ کے باہر ہوگیا سلطان سلیم اس خبر کے سنتے ہی پریشان خاطر ہوگیا سنان پاشا حاکم مصر کو
حکم ہوا کہ روانہ یمن معہ فوج جرار ہو افواج ازدمی اوغلی سے شریک رہے نیزہ انتقام سنان پاشا سینہ باغی

بارہواوسنے حسب الحکم سلطانی موقع پر پہنچکر باغیون کو تنبیہ پہنچائی بارثانی ریاست مصر عثمانیون کے ہاتھ آئی ۹۷۸ھ

مطابق ۱۵۷۰ عیسوی مین اسپین کے باقیماندہ اہل اسلام نے عیسائیون کے ظلم سے تنگ آکرارادۂ جنگ کیا لڑبھڑکر

صوبۂ غرناطہ کو چھین لیا۔ قوم بنی احمر سے ایک شخص منصور نام کو اپنا بادشاہ بنایا اہالیان اسپین پر حملہ کیا ہزارون

عیسائیون کا خون بہایا چونکہ عیسائیون کی قوت و قدرت ان بیچارون سے کئی درجہ زیادہ تھی اسلئے ان مسلمانون

نے ایک سفیر کو منجانب اپنے روانۂ بارگاہ سلیم کیا جب وہ حضور سلطانی مین حاضر ہوا سلطان سلیم نے کہ جزیرۂ قبرس

پر حملے کی تجویزین کر رہا تھا درخواست کمک منظور تو کی مگر اس شرط پر کہ جب جزیرۂ قبرس پر فتح پاؤنگا تو ضرور ان

مسلمانون کی تائید کو لشکر کثیر بھجواؤنگا اور سفیر مذکور سے یہہ بھی فرمایا کہ تو جاکر ان مسلمانون کو سنادے کہ متفق ہو کر

اپنی حفاظت مین تغافل کیا نکرین عیسویون سے زیادہ مقابلہ نکرین یہہ کہکر ادہر سفیر کو رخصت کیا اور ادہر ایک لشکر

جرار زیر فرمان وزیر مصطفی پاشا و کپتان علی پاشا جزیرہ قبرس پر بھجوادیا وزیر مذکور کو تاکید یہہ کہ لشکر عثمانی

خشکی پر اُترتے ہی اوس سرزمین کے سب قلعو نپر محاصرہ ہو اور کپتان کو یہہ حکم کہ دریا کی محافظت یون کی جاے

کہ جزیرۂ مذکور کی یورش مین قصور نہونے پاوے وزیر مصطفی نے موقع پر پہنچکر قلعۂ نکوشیا پر محاصرہ کیا مگر اہل قلعہ نے

بڑی جوانمردی کی اور اوس قلعۂ استوار کو ہاتھ سے نہ دیا اسلئے وزیر مذکور نے بمجبوری سپاہ ترکی کو موسم بارش

مین تھوڑا آرام دیا اور محاصرے کو بدستور قائم کیا اور جب دوسرے سال یعنے ۹۷۹ ہجری مطابق ۱۵۷۱ع

مین علی پاشا نے ذخیرہ اور جہازون سے تازی سربراہی دی اور کمکی فوج بھی بر فرمان پرتو پاشا قسطنطنیہ سے آگئی

تو محاصرہ نے ترقی پائی ایکہی حملے مین قلعۂ مذکور چھینا جزیرۂ مذکور تمام و کمال ہاتھ آیا اور دوسرے شہرون کے باشندون

نے بھی اپنے اپنے مقامون کو تحویل کر کے اطاعت سلطانی سے منہہ نہ پھرایا اِسی سال خلیج علی پاشا حاکم صوبۂ جزیرہ
نے ٹیونس پر فتح پائی جب سلطنت عثمانیہ جانب جنوب ترقی پذیر ہوئی تو تاتاریون نے بھی جانب شمال اچھی ترقی
کی لکھاہی کہ دولت گبرخان حاکم کریمیہ نے اپنی ماتحتی تاتاریون کو ایک جا کیا داخل ملک روس ہوکر شہر
ماسکو تک جو اوسوقت دارالسلطنت روس تھا پہنچا اور حملہ کیا شہر پر فتح پائی لوٹ کی دھوم مچائی باشندگان
شہر کو جو اسیر ہوئے تھے قتل کرایا اور بعد اوسکے معہ غنیمت اپنے ملک کو واپس آیا ادہر کپتان علی پاشا بعد
فتح جزیرہ قبرس وہان کے شہرون کی حفاظت کے لئے کچھ فوج ترکی مقرر کر کے جانب قسطنطنیہ مراجعت
کی اثنا ے راہ مین فوج بحری عیسوی نے بحر روم مین مقابلہ کیا اوسنے بھی باوجود کمی فوج بڑی جوانمردی
سے دشمنون پر کئی ساعت تک حملہ کیا آخر عیسائیون کے ہاتھون ہلاک ہوا پھر تو اہل اسلام کے باقیماندہ جہاز
پریشان ہوگئے جہازیون نے بھاگنے کا قصد کیا مگر دشمنون نے پیچھا پکڑا کتنون کو دریا مین ڈبویا اور کتنون کو گرفتار
کرلیا سلطان سلیم جو فتح جزیرۂ قبرس سے شاد تھا اس خبر کے سنتے ہی اسقدر رنجیدہ رہا کہ تین روز تک آب وخور سے
دست کشیدہ رہا صرف گریہ وزاری دن اور رات تھا دست دعا بلند بدرگاہ قاضی حاجات تھا کہ ای رب کرام و
ای محافظ اہل اسلام تو دین دارون پر رحم بوفور کر اور اس شکست سے جو کچھ ندامت مجھکو ہوئی ہی اسکو میرے دل سے
دور کر چوتھے روز جب قرآن شریف کھولا تو پہلی آیت اوسکے موافق مطلب نکلی نہایت متعجب ہوکر سجدۂ شکر
کیا اور کچھ نہ بولا اس مقام پر مورخون نے لکھاہی کہ پیشتر اس حادثے کے بسبب گر پڑنے سقف چوبین کعبہ کے
سبھون نے یہہ بات یقین کرلی تھی کہ اہل اسلام کو ضرور نقصان عظیم ہوگا سو وہ خسارہ یہی تھی دوسرے سال یعنے

سنہ ٩٨٠ ہجری مطابق سنہ ١٥٧٢ عیسوی مین خلیج علی پاشا نے قائم مقام امیر البحر علی پاشا ہو کر دو سو چالیس

جہاز بنائے اور قسطنطنیہ سے ممالک عیسوی کا عزم کیا جہان جہان جاتا تھا بنادر عیسوی کو تباہ و تاراج کر کے جلاتا تھا

بندر ااوارین پر جسکو عیسوی ناوارینم کہتے تھے عیسویون کے ایک جہازی بیڑے سے مقابل ہوا بعد از جنگ

شدید کے فتح پائی دشمنونکو مارا مال و اسباب لوٹا اور پھر قسطنطنیہ مین داخل ہوا - اسی سال اہالیان جرمن نے

بعد فراہمی افواج صوبۂ باسنیا کے شہر نووا پر محاصرہ کیا روسائے باسنیا نے بالاتفاق دشمن پر چڑہائی کی اہل

جرمن کو پسپا کیا اور بہت سے عیسویونکو گرفتار کر کے دربار قسطنطنیہ مین بھجوایا - لیجئے اب سلطان سلیم کو مسلمانان

اسپین سے جو مدد دینے کا وعدہ کیا تھا یاد آیا لشکر بحری کو اپنے وزیر کے زیر فرمان جانب اسپین روانہ فرمایا

وزیر مذکور نے معہ فوج ظفر موج بندر میشینا پر جو پہنچا تو محاصرہ کیا بالکل تباہ و تاراج کر دیا مگر تلاطم امواج نے باشندگان

بندر مذکور کے جان بچائی بوجہ اسکے وہان سے فوج ترکی بجبوری واپس آئی شاہ اسپین کو ترکیون کی واپسی کی خبر جو ہوئی تو وہ

معہ فوج جانب افریقہ قدم بڑہایا شہر ٹونس پر ترکیون سے لڑکر بہت سے اہل اسلام کو مار اکتنون کو اسیر کر لیا اور

کچھہ فوج کو محافظت شہر مذکور کے لئے متعین کیا سلطان نے وزیر مذکور کو ساحل افریقہ کے حفاظت کو اپنے فوج کا

کوئی حصہ نچھوڑنے کے جرم پر معزول و مقہور کیا اور سنان پاشا کو اوسکے عہدہ پر مامور کیا سنان پاشا نے

سنہ ٩٨٢ ہجری مطابق سنہ ١٥٧٤ عیسوی مین حسب الحکم سلطانی معہ فوج کثیر عازم ٹونس ہو کر قلعۂ غالطہ پر جو

شہر مذکور اور خلیج ٹونس کے مدخل پر واقع ہے حملہ کیا پھر تو ترکیون نے قلعۂ مذکور پر بعد کئی حملون کے فتح پائی

قلعہ کو توڑا محافظون کو مارا جب سب کام ہو چکا پاشا مذکور نے دیوار حصار شہر ٹونس کی مرمت کرائی

ایک حصہ فوج کو بنابر محافظت چھوڑ دیا اور آپ عزم قسطنطنیہ کیا انہین دنون مین پندرہ ہزار کی فوج نے ملک ہنگری مین

فراہم ہوکر قلعۂ بسغشور پر تجویز جنگ ٹھہرائی جعفر پاشا حاکم قلعہ پانسو جوان جان نثار کے ساتھ کمین گاہ مین منتظر

وقت رہا جب موقع ہاتھ آیا تو اوسنے اون بیش قدمون پر حملہ کرکے پسپا کیا اور جن عیسویون کو گرفتار کیا اونمین سے

بعضون کو منتخب کرکے قسطنطنیہ کو روانہ کر دیا سن مذکورہ بالا کے اواخر مین سلطان نے ایوان سلطانی کے حصۂ شرقی

مین ایک حمام عالیشان جسمین چالیس کوٹھڑیان تھین تیار کروایا ہنوز پورا تیار نہوا تھا اور بوجہ ناتیاری پتھرون

کی بوسے بدنگئی تھی کہ خود ہی دیکھنے کو آیا جب حمام مین داخل ہوا اور اُس بو بدنے دماغ مین سرایت کی تو اُسکے دفع

کرنیکو جانب مے نوشی مایل ہوا شراب کے پیتے ہی درد سر سے حال بُرا ہوا آخر رفتہ رفتہ مبتلاے مالیخولیا ہوا گیارہویں

روز یعنے شعبان کی اٹھائیسوین کو قضا آئی بیالیس سال زندہ رہا آٹھ سال پانچ مہینے اُنیس روز سلطنت رانی کی اور پھر

اقامت دار فانی سے دل جو گھبرایا تو جانب ملک جاودانی توجہ فرمائی - یہہ سلطان قوی ہیکل خوش مزاج نیک نام

فیاض رحم دل علم دوست غازی و تہجد گزار تھا مگر مورخون کا بیان ہی کہ اکثر مائل عیاشی رہا کرتا تھا اور وقت شب

بہت ہی بہت پوشیدہ شراب پیا کرتا تھا فقط -

فصل سیزدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی مراد خان ثالث

کہتے ہین کہ جب سلطان سلیم خان ثانی کنج لحد مین عزلت گزین ہوا اوسکا فرزند مراد خان ثالث جو اوسوقت صوبہ میگنیشیہ کا حکمران

تھا ۹۸۲ھ ہجری مطابق ۱۵۷۴ عیسوی مین وارد قسطنطنیہ ہوکر تخت نشین ہوا شریف چھوڑنہ جب قضا نے سلامت

سلیم کو توڑ کر گئی مراد بن آئی مراد کی ہائے لیجیے مراد خان ثالث نے تخت سلطنت پر قدم رکھتی ہی تازہ ستم کیا اپنے پانچون

بھائیون کے سر کو قلم کیا یعنے جب وہ سنے سریر سلطنت پر رونق افروزی کی تو پہلے اپنے ہی بھائیون کی جان نذر لی اور

پھر سارے وزرا اور ارکین سلطنت نے نذرین گذرانین جب دربار برخواست ہوا آپ دارالامارہ مین آیا اور خوجون کے آغا کو

بُلا کر فرمایا کہ مجھے تعب سفر نہایت ہی اور کچھ مین نے کھایا بھی نہین جو کچھ موجود ہو حاضر کرکہ بھوک بشدت ہی کہتے ہین کہ

سوائے سلطان مراد خان ثالث کے کسی اور بادشاہ نے ایسی حرکت نکی گویا بہ نسبت رفاہ رعایا بدفال تھی بنائے

قحط سالی پرڈال تھی چنانچہ جب یہہ زیب بخش تاج و سریر ہوا تو دوسرے سال ہی قسطنطنیہ مین قحط عالمگیر ہوا ۹۸۶ ہجری

مطابق ۱۵۷۸ عیسوی مین فیمابین ترک و ایران جنگ برپا ہوئی شاہ طہماسب کی قضا آئی اور اوسکے جانشینون نے ظلم و

جور و بدانتظامی سے طاقت مملکت ایران گھٹائی سلطنت عثمانیہ کا حوصلہ بڑہگیا مصطفی پاشا سپہ سالار ترک نے جو مہم قبرس

مین بڑی ناموری پیدا کی تھی افواج ارض روم و دیار بیکر کے ساتھ حسب الحکم سلطانی بنابر جنگ ایران قدم بڑہایا پہلے

اون قلعون کی جو سرحد ترک و ایران پر واقع تھی مرمت کی اور پھر جانب قلعہ قارص روانہ ہوا اوسکے قلعہ کو جو اکثر

محاصرون سے ضایع و شکستہ ہوگیا تھا درست کرکے رسد خانے کو استوار کرایا کچھ فوج بھی محافظت قلعہ کے لئے متعین کیا جب

سب کچھ ہوچکا آگے بڑہا ترکون نے صوبۂ گرجستان پہ جسکا حاکم ایرانیون کی سازش مین تھا فتح پائی بعد اوسکے

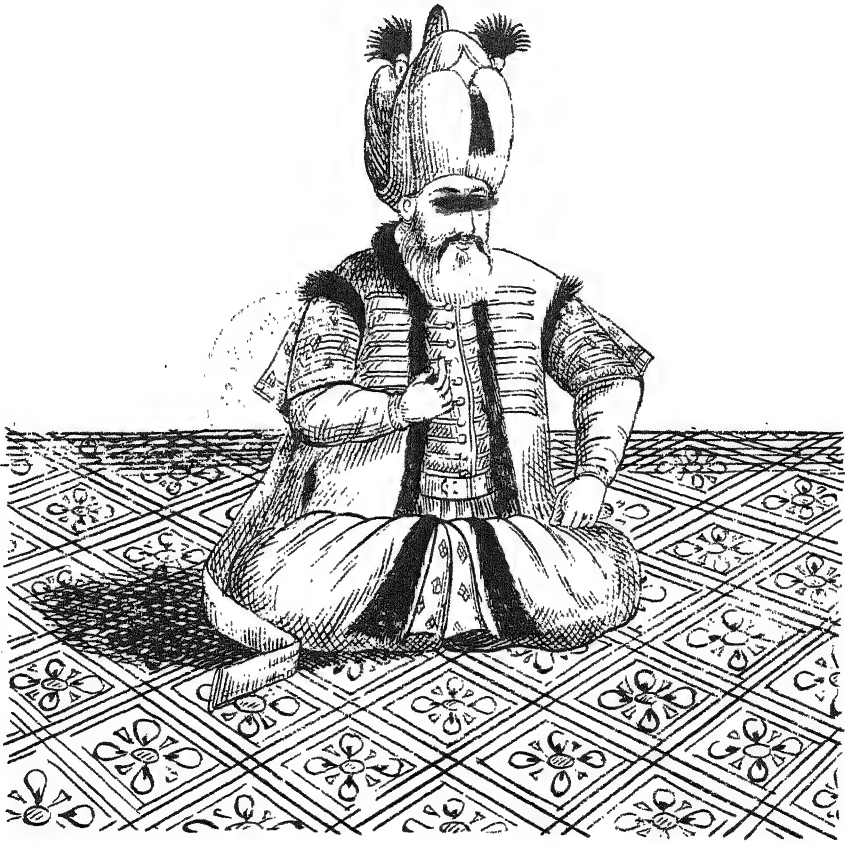
داغستانیونکو بھی داغ درول کیا یعنے داغستان پر بھی اپنا قبضہ کامل کیا وہان سے ساحل بحر الخزر تک پہنچکر شہر شمادرن

پر محاصرہ کیا اور اوس شہر کو مسخر کرکے ایرانیون کا پانی اوتار اخوب ہی حملہ کیا اسمین یہہ خبر آئی کہ تکماق خان سپہ سالار

ایران معہ فوج عظیم الشان بغرض تائید شہر مذکور چلا آتا ہی مصطفی پاشا نے حکام ارض روم و دیار بیکر کو کچھ فوج کے

ساتھ دشمن کے روکنے کو روانہ کیا اون سرداروں نے دشمن سے خوب مقابلہ کیا اور اُنہین شکست فاحش دیکر شہر تفلیس پر حملہ کیا

شبیہ سلطان الغازی مراد خان سیوم



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

جب وہ بھی ہاتھہ آیا تو وہان کے باشندون کو قتل کیا گھر و نکو توڑا مصطفی پاشانے بھی اپنی فوج ظفر موج کے ساتھہ جانب

شماخی قصد فرمایا مگر موسم بارش نے مہم کی ترقی کو روکا اوزدمر اوغلی عثمان پاشا او ر صوبہ دار ارض روم کو حفاظت

شہرہاے مسخر شدہ کے لئے چھوڑا بعد شکست تکماق خان جسوقت مصطفی پاشا تیفلس کے متصل پہنچا منوچہر نامی عیسوی نژاد

عالی خاندان حاکم گرجستان نے جو ایرانیون کے تحت حکومت تھا روبروے پاشاے مذکور حاضر ہو کر بخیال اطاعت سلطنت

عثمانیہ اپنی حکومت کے شہرون کی کنجیان نذر کر دین مصطفی پاشانے اوسپر بڑی مہربانی کی کہتے ہین کہ منوچہر عہد سلطنت

مراد مین مشرف بدین اسلام ہو کر بامراد ہوا حکومت صوبۂ اخسکا و صوبہ داری تیفلس سے شاد ہوا بعد واپسی مصطفی

پاشا کثرتِ بارش و شدت سرمانے اکثر سپاہ عثمانی کو ہلاک کیا جب سارا لشکر اس مصیبت مین پھسا تو اوزدمیر

اوغلی پاشانے اوسکو دوسرے مقامون پر روانہ کر دیا سردار افواج ایران نے یہہ خبر جو پائی عثمانیون پر حملہ بیدریغ کیا کتنونکو

تہ تیغ کیا عثمان پاشا گھبرایا اور خیال یہہ کہ کہین سلطان کو تصور اپنے تغافل کا ہو اسلئے انتقام پر کمر ہمت چست باندہی

عین موسم بارش مین افواج ترکی کو فراہم کر کے بیس متفرق مقامونپر ایرانیون سے ہنگامۂ کارزار گرم کیا چار روز سخت

لڑائی رہی آخر خنجر فولادی ترک نے ایرانیون کو نرم کیا معرکۂ رزم گلگون ہوا بہت سے ایرانیون کا خون ہوا جب ترکی سفر

کی مصیبتون اور لڑائی کی سختیون سے تھک گئے تو عثمان پاشانے شماخی مین چندے اونہین آرام دیا بادیوار حصار

و قلعہ شہر مذکور کی ترمیم کے بعد جعفر پاشا کو چند ترکیون کے ساتھہ وہان متعین کر کے عزم قسطنطنیہ کیا جب بارگاہ

سلطانی مین آیا جنگ کا سارا حال مفصل کہہ سنایا اس اثنا مین خان کریمیہ نے عثمانیون کی اطاعت سے روگردانی

کی مصطفی پاشانے معہ فوج جرار حسب الحکم سلطانی نہر تانیز کو عبور کر کے قصد مقابلۂ خان کریمیہ فرمایا بعد

جنگ عظیم تاتاریون کو شکست دی حاکم کاشغر تاتار اور دربار قسطنطنیہ کو بھجوایا سنہ ۹۸ ہجری مطابق سنہ ۱۵۸ عیسوی مین ابراہیم خان
سفیر شاہ ایران دربار سلطانی مین حاضر ہوا غرض یہہ کہ فیمابین ترکیون اور ایرانیون کے صلح ہو جاے سنان نامی وزیر سلطنت عثمانیہ
نے ایک خط متضمن اقبال صلح لکھہ دیا مگر پیشگاہ سلطانی مین نامقبول ہوا سنان پاشا بسبب اس جرم کے عہدۂ وزارت سے معزول
بعد اُسکے فرہاد پاشا وزیر ہوا اور سنہ ۹۹۱ ہجری مطابق سنہ ۱۵۸۳ عیسوی مین بسرکردگی افواج ترک متوجہ ایران ناگزیر ہوا اوسنے
قلعۂ ریوان کی مرمت کی مگر بوجہ رشوت یا بزدلی فرہاد ہوکر اپنے نام شیرین کو ڈبو یا کوہ کنی تو خیر خارکنی بھی کی شہر تبریز
کو جو ترکون کے قبضے مین تہا کھویا سلطان نے اس سے بھی عہدۂ وزارت چھینا ازدمراوغلی پاشا کو اپنا وزیر بنایا اور ایک
فوج جرار کے ساتھہ جانب ایران روانہ فرمایا اوغلی پاشاے مذکور نے شہر قسطمونی مین موسم بارش گزارا سنہ ۹۹۳ھ
ابتداے موسم بہار مین وارد شہر تبریز ہوا ایرانیون کو مانند خار پامال کیا غرض یہہ واقعہ عجب مصیبت انگیز ہوا شہر تبریز ترکون
کے ہاتھہ آیا عثمانیون نے ایک پہاڑ پر محاذی شہر مذکور تیس روز کے عرصے مین چھوٹا سا قلعہ بنایا عثمان پاشا استحکام
قلعۂ مذکور و فراہمی رسد مین مشغول رہا باشندگان شہر نے فوج جان نثار یعنے ترکی باڈیگارڈ سے پہلے بناے فساد ڈالی
قصہ برپا ہوا چند ترکون کو زخمی کیا اور بہتون کی جان نکالی عثمان پاشا نے اس خبر کے سنتے ہی سارے باشندون کو
عورتون اور بچون سمیت قتل کرنے اور اونکا مال و اسباب لوٹنے کا حکم دیا بعد اوسکے شہر کو باشندگان جدید سے آباد کیا تبریز
تفویض جعفر پاشا ہوا اور آپ راہی قسطنطنیہ ہوا اثناے راہ مین صوبۂ صفیان پر حمزہ مرزا نامی سپہ سالار دلیر ایرانی
سے دوچار ہوا نصف شب تک گرم ہنگامہ پیکار رہا اسمین عثمان پاشا شہید ہوا سنان پاشا فوج ترکی کا سردار جدید
ہوا جب بھی حمزہ پاشا نے پیچھا نچھوڑا مستعد شور و شر رہا کمین گاہ مین ترکون پر حملہ آور رہا آخر ایرانیون نے شہر سلماس

مین لشکر ترکی پر حملہ کیا جنگ عظیم نمودار ہوئی جسمین سلسلہ لارا ایرانی قتل ہوا فوج ایرانی فرار ہوئی اور اون بھاگنے والون
نے تبریز پہنچکر جعفر پاشا اور فوج محافظ ترک کا محاصرہ کیا سلطان نے فرہاد پاشا کو معہ فوج جرار تائید شہر مذکور
کو بھیجدیا اوسنے وہان پہنچکر ایرانیون کو محاصرہ سے دست بردار کیا درمیان تبریز و روان ایک قلعہ نو کی تعمیر
کی اور چار سال تک اپنی فتوحات کی محافظت کے لئے وہین رہنے کی تدبیر کی بعد اوسکے ترکی معہ عثمان پاشا
گرجستان مین آئے وہان کے قلعون کو بھی اونھون نے مسخر کیا اور دو شہر نئے بنائے ایرانیون نے سلطان سے صلح کی
درخواست کی مراد خان نے رد کردی اور فرمایا کہ اگر تم اون ملکون سے جن پر عثمانیون نے فتح پائی ہی دست بردار ہو جاؤگے تو تمہاری
درخواست قبول ہی ورنہ اس امر مین سعی فضول ہی - پھر تو ایرانیون نے چار و ناچار اپنے اور ترکیون کے فیما بین
سنہ ۹۹۸ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۰ عیسوی مین ایک صلحنامہ ٹھہرالیا صوبۂ گرجستان و شہر تبریز اور اوسکے متصل کے
بنادر آزربایجان و شہر شیروان وغیرہ کو عثمانیون کے قبضۂ اقتدار مین چھوڑدیا سنہ ۱۰۰۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۴ عیسوی مین
سلطان مراد خان نے اپنے وزیر سنان پاشا کو معہ فوج جرار ملک ہنگاری پر روانہ کیا اوسنے وہان کے چند شہرون کو مسخر
کرلیا موسم بارش جو آیا تو صوبۂ رومیلی مین اقامت فوج کا حکم فرمایا اور پھر موسم ربیع مین شہر تاخ پر اٹھارا روز
تک محاصرہ کیا جب وہ بھی ہاتھ آیا تو بعد انتظام امور ضروری عزم قسطنطنیہ فرمایا کہتے ہین کہ سلطان مراد خان نے جمعہ
جمادی الاول سنہ ۱۰۰۳ ہجری کی چھٹی مطابق جنوری سنہ ۱۵۹۵ع کے سولھوین کو رحلت کی بیس برس آٹھ مہینے تخت
سلطنت پر حکمران رہا وقت انتقال اوسکی عمر پچاس سال کی تھی فقط -

فصل چہاردہم بیان سلطنت سلطان الغازی محمد خان ثالث

لکھا ہی کہ بعد انتقال مراد خان ثالث فرزند کلان سلطان موصوف شاہزادہ محمد نے جو اون ایام مین صوبہ ایشیائے
کوچک کا حاکم تھا حسب الطلب اپنی ماں سلطانہ صفیہ کے وارد قسطنطنیہ ہوا تیئیس سالہ عمر مین روز جمعہ ششم جمادی
الاول سنہ ۱۰۰۳ ہجری کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا بمجرد تخت نشینی پہلے اپنے انیس بھائیون کو قتل کرایا اسپر بھی
بس نکر کے اپنے باپ کے دس حرمون کو جو حاملہ تھین دریا مین ڈبو کر مارا بعد تخت نشینی آٹھوین روز روانہ مسجد جامع بصد
تکریم ہوا اپنے نام کا خطبہ پڑہایا بعد ادائے نماز ایک مبلغ خطیر سپاہ ترک مین تقسیم ہوا۔ اب سنئے کہ اون سپاہ کی
تائید کو جو جنگ ہنگری مین مشغول تھے وزرا اور اراکین سلطنت نے کچھ فوج اور روانہ کرنیکی تجویز کی تو دو ترکی رسالون
نے انعام سلطانی پر قانع ہو کے اور کچھ زیادتی کے لئے فرہاد پاشا وزیر اعظم کو درخواست دی وزیر مذکور نے
کہا کہ اگر تم سرحد جنگ پر پہنچو گے تو ضرور تمہارا حق تمہین ملجائیگا مگر سپاہ نے اوسکی بات نمانی وزیر مذکور نے طیش
مین آکر سنایا کہ کیا تم نہین جانتے جو لوگ اپنے سردارون سے روگردان ہوتے ہین دائرۂ اسلام سے خارج اور طوق لعنت سے پہنے
ہوے جان کھوتے ہین کیا کیا مصیبتین اونکے سر آتے ہین یہہ تو یہہ اونکی عورتین بھی عقیمہ ہو جاتی ہین سپاہ مذکور ان باتون پر
اور بھی بگڑ گئی مفتی شہر کے روبرو حاضر ہو کر سیاست وزیر موصوف کا فتویٰ طلب کیا مفتی نے جواب دیا کہ تم مطمئن رہو
وزیر کے اس کہنے پر کافر بن جانا محال ہی عورتون کا عقیمہ ہونا بھی محض وہم و خیال ہی اسپر بھی اون فتنہ پردازون نے
ہنگامہ مچایا بہت سے ترکی سردار مجروح ہوگئے مگر جان نثارون نے ان فسادیون پر حملہ کر کے شکست دی اور اپنی آب
تیغ سے اس آتش فتنہ و فساد کو بجھایا۔ لیجئے ترکی فوجین ملک ہنگاری و صوبہ و ایشیا مین عیسویون سے صدمے
اوٹھانے جو لگین تو وزرائے تجربہ کار نے سلطان سے عرض کیا کہ حضور اپنے آبا و اجداد کی طرح شریک کارزار ہو جائین

شبیہ سلطان الغازی محمد خان ثالث



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

سپاہ ترک کو بہرہ مند فرمائین مگر سلطانہ صفیہ نے اسبات سے راضی ہوکر اپنے فرزند دلبند کو عزم سفر سے روکا جب
عرصہ دراز تک اون بیچارے ترکیون کو کمک نہ پہنچی تو انہون نے شکست پائی سلطنت عثمانیہ کے کئی صوبے اور قلعے کھو گئے
عیسوی عثمانیون پر غالب ہوگئے کہتے ہین کہ عیسویون نے گران وو سگراد و بابو کسا نامی شہرون کو مسخر کیا ابرائیل
وو ارنہ و قلق و اسمعیل و سلسترایہ و رسیچک و بکارست و اکرمیان پر بھی اپنا قبضہ کرلیا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی
خواب غفلت سے ہشیار ہوکر مفتی اسلام کو طلب فرمایا اور اوس سے رای چاہی تو اوسنے علی قلبی کی اون چند ابیات کو جو متضمن
واقعات جنگ ہنگری و تنزل سلطنت عثمانیہ تھین سنایا سلطان کے دل مین اوسکا مضمون موثر ہوا معہ ارکین سلطنت و باشندگان
اہل اسلام نے تین دن تک بڑی عجز و انکساری سے درگاہ قاضی الحاجات مین دعا کی اپنے گناہون کی مغفرت کی التجا کی بعد ایک ہفتے
کے قسطنطنیہ مین زلزلہ نے آکر بڑی بڑی عمارتون کو ڈہایا کئی شہر اور قصبات صوبہ اناطول کو تباہ و تاراج کیا یا اہل
شہر کے دلون پر ہیبت چھاگئی خود بنفس نفیس شریک سپاہ ہوکر بے دینون سے جنگ کرنے پر سلطان کی مرضی آگئی کہتے ہین
کہ مورخ سعید الدین معلم سلطان و مفتی اہل اسلام و وزیر اعظم نے بالاتفاق عرض کیا کہ حضور آپ ہی سرکردہ افواج ہوکر دشمنون
سے ارادہ جنگ فرمائین سلطنت عثمانیہ کو پنجہ اعدا سے بچائین الحاصل سلطان نے معہ فوج جرار و علم مبارک رسول مختار صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۰۰۴ سنہ ہجری مطابق ۱۵۹۵ سنہ عیسوی مین داخل ملک ہنگاری ہوکر شہر اگری پر محاصرہ کیا ترکون نے
اہل قلعہ سے شہر مذکور چھین لیا ۱۰۰۵ سنہ ہجری مطابق ۱۵۹۶ سنہ عیسوی مین سرشن تیتس کے دلدل کے متصل کامل تین
روز تک عساکر ترک و عیسوی مین جنگ ہوئی فوج ترکی زیر فرمان جعفر پاشا پہلے بڑی جوانمردی سے صرف کارزار
ہوئے اور پھر مجبور ہوکر فرار ہوئے ایک ہزار ایک سو ترکی نے جام شہادت پیا تینتالیس ۴۳ ضرب توپ پر غنیم کا قبضہ ہوگیا

سلطان نے مارے دہشت کے عزم واپسی کیا مگر اہالیان شورہ لشکر عثمانیہ بہ سعی سعید الدین مذکور نے سلطان سے عرض کیا
کہ آج تک سلاطین عثمانیہ سے کسی ایک نے غنیم سے منہہ موڑا نہین بدون کامیابی کھیت چھوڑا نہین آخر کار سلطان بمجبوری
شریک لشکر ہوا دوسرے روز ایک سخت لڑائی ہوئی تیسرے روز عیسویون نے پہلے فتح پائی اور پھر سکالی پاشا اپنے
رسالہ سواران سقایا عذر کی کے ساتھ عیسویون پر حملہ آور ہوا آخر عیسویون نے شکست کھائی ہزارون دلدل مین پھسکر
ہلاک ہوے ترکون نے اپنی تیغ پچاس ہزار عیسویون کی گردنون پر پھرائی بچاہوے توپون کے ساتھ کچھ خیمے بھی معہ ذخیرہ ترکون
کے ہاتھ آئے سعید الدین بوجہ اس تدبیر صایب کے عنایات سلطانی سے سرفراز ہوا سکالی پاشا عہدہ وزارت سے مشرف
وممتاز ہوا سلطان محمد خان ثالث بعد اس جنگ کے بعین مسرت قسطنطنیہ کو واپس آیا مگر اوسکی عہد ریاست مین ہنگامہ
ہنگاری فرو ہونے نپایا لکھا ہی کہ سنہ ۱۰۰۸ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۹ عیسوی مین عبد الحمید نامی سردار زمینداران ایشیاے
کوچک نے اپنی خود مختاری مین سعی کی اقوام کرد و ترکمانیان اور جنگ سریستیش کے معزورون کو فراہم کرکے بتائید
حاکم بغداد عثمانیون کو باربار شکست فاش دی سنہ ۱۰۱۰ ہجری مین مطابق سنہ ۱۶۰۱ عیسوی مین شاہ عباس والی ایران نے سلطنت
عثمانیہ کو پست دیکھ کر عزم کیا اپنے ہاتھ سے گئے ہوے ملکون کو ترکون سے لڑ جھگڑ کر واپس لے لیا۔ مورخون نے لکھا ہی کہ
ایک وقت کسی مقدس بزرگ نے سلطان سے فرمایا تھا کہ عنقریب ایک نیا سلطان تیرا قایم مقام ہوگا سلطان محمد خان
ثالث اسی اندیشے مین تھا کہ ایشیاے کوچک مین ہنگامہ برپا ہوا شہزادہ محمود فرزند کلان سلطان اپنے باپ سے مستدعی
اس بات کا ہوا کہ اگر حکم سلطانی شرف صدور پائے تو غلام سرکردہ افواج ترک ہوکر باغیون سے لڑنے کو جاے سلطان نے اس بات
سے ناخوش ہوکر پہلے محمود کو اوسکے ماں اور رفیقون کے ساتھ قید کیا اور پھر بعد ایک مہینے کے اون سب کو قتل کردیا

اس اثنا مین ایک درویش دولت سرای سلطانی پر آیا اور اوسکا بیان یہہ کہ پچپن۵۵ روز مین سلطان محمد پر ایک آفت آئیگی کہتے ہین کہ اوہین دنون سلطان کچھہ علیل تھا موافق قول درویش مذکور پچپنوین روز اجل نے پیش قدمی کی سلطان نے اقامت دار فانی کردی -

فصل پانزدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی احمد خان اول

کہتے ہین کہ ماہ رجب ۱۰۱۲ سنہ ہجری کی نوین مطابق ڈسمبر ۱۶۰۳ سنہ عیسوی کی بائیسوین کو وزرا و ارکین سلطنت عثمانیہ نے سلطان محمد خان ثالث کے دوسرے بیٹے سلطان احمد خان کو تخت نشین کیا چونکہ سلطان احمد خان مذکور بدرجۂ غایت رحم دل تھا اوسنے دوسرے سلاطین کے طرح اپنے بھائی شہزادہ مصطفی کو مارا نہین مہر و مروت مین کامل تھا - اب دیکھئے کہ جنگ ہنگاری جو عہد سلطنت سلطان محمد خان ثالث سے قائم رہی اوسکی انصرام کیلئے اپنے وزیر اعظم کو معہ فوج جرار جانب ملک مذکور بھیجدیا اثنائے راہ مین وزیر مزبور نے سلطنت عثمانیہ سے ایک مبلغ خطیر طلب کیا اور دولت علیہ کو یہہ دہمکی دی کہ جب تک یہہ مبلغ مجھکو نہ پہنچیگا لڑنیکو نجاؤنگا قدم آگے نہ بڑہاونگا اوسوقت سلطان نے یہہ جواب لکھا کہ اگر تجھکو تیرا سر پیارا ہی تو بے تامل تعمیل فرمان سلطانی کیجیو کہ اسی مین تیرا چھٹکارا ہی لکھا ہی کہ ایام حکمرانی سلطان محمد خان ثالث مین صوبۂ ایشیائے کوچک سے بنا ے فساد کی خبرین جو آئین تھین تو سلطان مرحوم نے ترکی فوجین سپہ سالاران دلیر کے تحت فرمان بیخ کنی فساد کے لئے وہان بھجوائین تھین لیکن بوجہ رشوت و یا بسبب تغافل اونہون نے بجا آوری حکم مین قصور کیا تھا اس لئے وہان کے باغیون نے ترقی پاکر صوبۂ اناطول کے سارے شہرون کو تباہ و تاراج کردیا تھا اب دیکھئے کہ قلندر اوغلی و طویل نامی راہزنون کے دو سردارون

نے بڑی غارتگری اور خونریزی کے ساتھہ افواج سلطانی پر حملہ کیا اوسوقت سلطان احمد خان نے اپنے وزیر

خواجہ مراد پاشا کو اپنے خاص دستون کے ہمراہ سرداران مذکور کو مارکر ہنگامے کے فروکرنے کے لئے جانب

شہر حلب روانہ کیا تاکید یہہ کہ ترکی موسم بارش شہر مذکور مین گزارین موسم بہار مین ہمراہ افواج ایشیا اون

غارتگرون کی معقول خبرلین پاشاے مذکور نے بموجب حکم سلطانی قلندر اوغلی کو بعد جنگ شدید پسپا کیا اور

اوسکی ساری فوج کو منتشر کردیا طویل بھی مقابلۂ لشکر سلطانی سے ناچار ہو بعد ہزیمت سخت جانب ایران فرار ہوا

سلطان نے شاہ ایران سے بذریعہ خط اون غارتگرون کو طلب بصد اصرار کیا مگر شاہ ایران نے اون مفسدون کے بھیجنے

سے انکار کیا اسلئے سلطان نے وزیر مراد پاشا کو روانگی ایران کا حکم کیا وزیر موصوف نے معہ لشکر کثیر شہر تبریز پر پہنچکر

بوجہ ہونے موسم بارش کے اپنے ایکحصۂ فوج دیار بکر مین آرام دیا ابتداے بہار ۱۰۱۳ سنہ ہجری مین بعد فراہمی فوج مستعد کارزار

ہوا اس اثنا مین قضا آئی بعد چندے جان مراد پاشاے مذکور نے بکمال نامرادی جانب عدم توجہ فرمائی ناصح پاشا

حسب الحکم سلطانی قایم مقام مراد ہوا ایک سال تک ملک ایران مین رہا اور پھر فوج کی بیماری و ماندگی کے

باعث قسطنطنیہ کو معہ لشکر واپس آیا جب یہہ اس حال سے داخل شہر ہوا تو سلطان نے بوجہ سستی سرانجام امور اوسکا

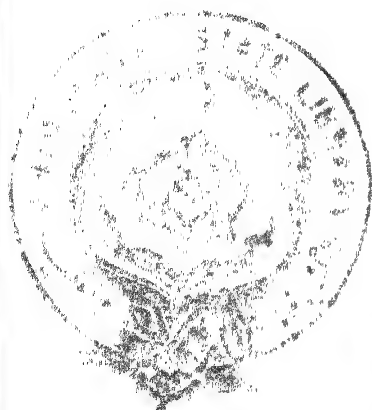
سر کٹا یا محمد پاشا منصب وزارت سے سرفراز ہوا اور حسب الحکم سلطانی موسم بارش شہر حلب مین گزارا ۱۰۱۵ سنہ ہجری

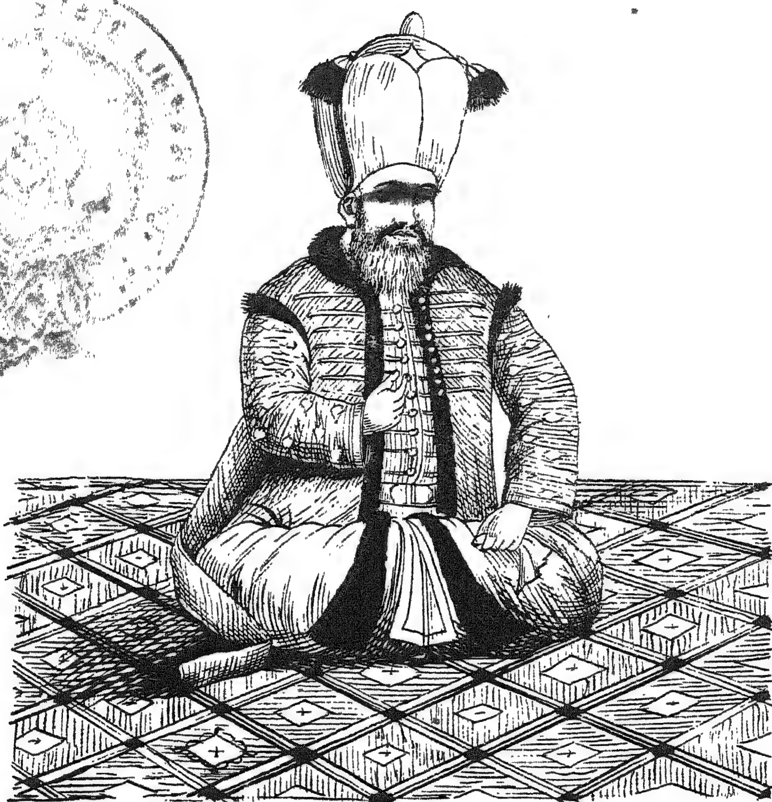
مطابق ۱۶۰۶ سنہ عیسوی مین داخل سرزمین ایران ہوکر قلعہ روان پر محاصرہ کیا چالیس روز تک ایرانیون پر حملہ کیا مگر اہل

قلعہ کی بہادری سے ناچار ہوا ایک نقصان عظیم کے ساتھہ محاصرے سے دست بردار ہوا جب یہہ بھی یون ہی قسطنطنیہ

کو آیا سلطان نے خلیل پاشا کو اپنا وزیر بنایا یہہ بھی معہ فوج جرار عازم سفر ہوا اثناے راہ مین سپاہ نے بغاوت اختیار کی

شبیہ سلطان الغازی احمد خان اوّل





یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

کی اور صوبۂ ایشیائے کوچک مین پہلے بھی شکست پائی اسی سال فیمابین سلطنت آسٹریہ و دولت علیہ ایک صلح نامہ بشہر طرفین

کے تصرفات ملکی مین کسیطرح کی تبدیل و تغیر وقوع مین نہ آئی مگر حاکم ٹرانسلوینیا نے صلحنامۂ مذکور مین شرکت جو کی تو اوسکے

ملک کو سلطنت عثمانیہ سے ایک نوع کی آزادی ملی سلطان احمد خان کے عہد حکومت مین اوسکے وزیر اعظم مراد نام نے

ایشیائے کوچک مین باغیون پر فتح پائی تھی مگر آتش فساد تمام و کمال نہ بجھائی تھی ترکون نے جنگ ایران کو کئی سال تک قائم

رکھکر بڑی دلیری سے مقابلہ کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا قوم قزاق نے سلطنت عثمانیہ کی کاستگی پر نظر جو کی تو

۱۰۲۲ھ ہجری مطابق ۱۶۱۳ عیسوی مین ایک جہازی بیڑے کے ساتھ بحر اسود کے ساحل جنوبی پر پہنچکر شہر سینوپ

پر ترکون سے مقابلہ کیا شہر مذکور تباہ و تاراج ایک قلم ہوا اور باشندگان شہر پر بھی بہت ہی بہت ظلم و ستم ہوا ۱۰۲۶ھ ہجری

مطابق ۱۶۱۷ عیسوی مین سلطان احمد خان اول کو پہلے بخار آیا اور پھر مرض نے ترقی پائی آخر الامر امورات سلطنت

سے دست بردار ہو کر جانب گلشن جنان نہضت فرمائی انتیس ۲۹ سال کی عمر مین چودہ سال تک حکومت سلطنت عثمانی

کی بعد اوسکے تین فرزند یعنے عثمان و مراد و ابراہیم نے اس مملکت کی حکمرانی کی مگر برادر حقیقی سلطان احمد خان

اول یعنے سلطان مصطفیٰ اوسکا قائم مقام ہو فرمانروائے مملکت عثمانیہ کا کلام ہوا - لکھا ہی کہ سلطان احمد خان اول

فیض و سخا مین سلاطین سابق سے فایق تھا اوسی نے ایک جامع مسجد عالیشان شہر قسطنطنیہ مین نہایت خوشوضع

منقش بنائی دو سو طلائی تختیان جن پر آیات قرآن مجید و اسمائے پیغمبران علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کندہ

اور ہر لوح مین الماس کے گستھہ نگین جڑے ہوئے ہین اوس مسجد مین لگادین ایک ایک لوح کی قیمت پچاس

ہزار ڈالر قرار پائی -

فصل شانزدہم دربیان سلطنت سلطان مصطفی خان ابن محمد خان

رباعی دروازۂ دنیا جو کھلا رہتا ہی ؛ گو یا یہہ مقام آنے جانیکا ہی ؛ سلطان ہو یا فقیر دونون کو شریف ؛ جز آمد و رفت اِس سے حاصل کیا ہی ؛ دیکھئے سلطان احمد خان اول نے جب دنیا سے کوچ فرمایا تو سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین چھوٹے بھائی سلطان مصطفی اکا عہد سلطنت آیا - کہتے ہین کہ اوسوقت تک خاندان عثمانیہ مین حق جانشینی باپ سے بیٹے ہی کو ملا کرتا تھا اور یہہ عادت خاندان چنگیز خان کی تھی جو سلاطین عثمانیہ نے اختیار کی تھی پس جو کوئی اولاد عثمان سے وارث تخت و تاج ہوتا تو اپنے بھائیون کو قتل کرواتا اسی لئے چچا اور بھتیجون مین فساد ہونے نپاتا مگر سلطان احمد خان اول نے جو اپنے بھائی شہزادہ مراد کی جان بخشی کی تھی تو اوسکی فرزند کلان شاہزادۂ عثمان کو تخت و تاج سے حاصل محرومی تھی اب سنئے کہ سلطان مصطفی نے دیوانگی کے باعث اہتمام و انتظام سلطنت بخوبی نکیا تو وزرا و ارکین سلطنت نے اوسے معزول کر دیا -

فصل ہفدہم دربیان سلطنت سلطان عثمان خان ثانی

کہتے ہین کہ جب یوانہ ین نے مصطفی کو معزول و مایوس کیا سلطان عثمان خان ثانی نے چودہ سال کی عمر مین سنہ ۱۰۲۸ ہجری مین حسب صوابدید وزرا تخت سلطنت پر جلوس کیا اس سلطان کے عہد سلطنت مین ترکون نے کئی دفعہ شکست کھائی اور بعد ایک صلحنامہ جو ٹھہرا جنگ ایران موقوف ہوئی ربیع الاول سنہ ۱۰۲۹ ہجری کی اٹھائیسوین مطابق سنہ ۱۶۲۰ عیسوی قسطنطنیہ مین آسمان پر ایک ستارہ بشکل شمشیر نمودار ہو ابعد غروب آفتاب ایکماہ کامل تک نظر آتا تھا بڑی روشنی کے ساتھ جانب مغرب چلا جاتا تھا منجمین نے بعد تحقیق بسیار بالاتفاق کہا کہ اس سے سلطنت عثمانیہ کو

شبیہ سلطان مصطفیٰ خان اوّل



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

ترقی حاصل ہوگی دشمنو نپر فتح و نصرت کامل ہوگی الغرض ۱۰۳۰؁ہجری مطابق ۱۶۲۱؁ عیسوی مین سلطان

عثمان نے معہ فوج جرار ملک پولنڈ پر یورش کی شہر قوطن کو مسخر کیا خان تاتاریان کو معہ چند افواج ترکی

ملک مذکور کے حصہ اندرونی کے تباہ و تاراج کرنے کے لئے روانہ کردیا اور آپ دشمن کی فوجون کو چار

طرف سے گھیرا اور یون تنگ کیا کہ آخر انہون نے صلح کی درخواست کی سلطان نے اوسکو منظور فرمایا اور ایک

صلحنامہ اپنے حسب خواہش ٹھہرایا بعد اوسکے معہ غنیمت و قیدیان جانب قسطنطنیہ روانہ ہوا اور دوسرے

سال ۱۰۳۱؁ہجری مطابق ۱۶۲۲؁ عیسوی کے ایام بہار مین عازم سفر مکہ معظمہ ہونیکی شہرت دی اور غرض اس سے

یہہ کہ شہر دمشق کو پہنچکر وزیر اعظم دلاور پاشا کے ذریعے جب اقوام کرد وغیرہ کی فوج جمع زیادہ ہو تو بعد تربیت

قواعد جنگی قسطنطنیہ کو واپس آکر فوج جان نثار یعنے باڈیگارڈ کے (جسنے سلطان و رعایا کو ظلم و بیداد

سے تنگ کر رکھا تھا) نیست و نابود کردینے پر آمادہ ہو سر تامس رو سفیر مملکت انگلنڈ نے جو اون دنون دار السلطنت

ترک مین مقیم تھا اپنے کسی مراسلہ مین لکھا ہی کہ اگر تجویز سلطان عثمان وقوع مین آتی تو ریاست ترک مین ہرگز

کاستگی ہونے پاتی کہتے ہین کہ جب یہہ خبر شدہ شدہ فوج جان نثار کے گوش زد ہوی تو اوسنے سلطان

کو حج کعبۃ اللہ سے روکا آخر یہہ نقشا ہوا کہ سلطان تن تنہا ہوا بے مونس و یار جلو مین کوئی پیادہ نہ سوار گویا

دام مصیبت کا صید ہوا بہ ترغیب داؤد پاشا باغیون کے دست بروسے محبس بسقت منارہ مین قید ہوا ادہر

مصطفی مجنون نے قید سے ہائی پائی بار ثانی سلطنت عثمانیہ ہاتھ آئی داؤد پاشا ے مذکور وزیر ہوا اور اوسی

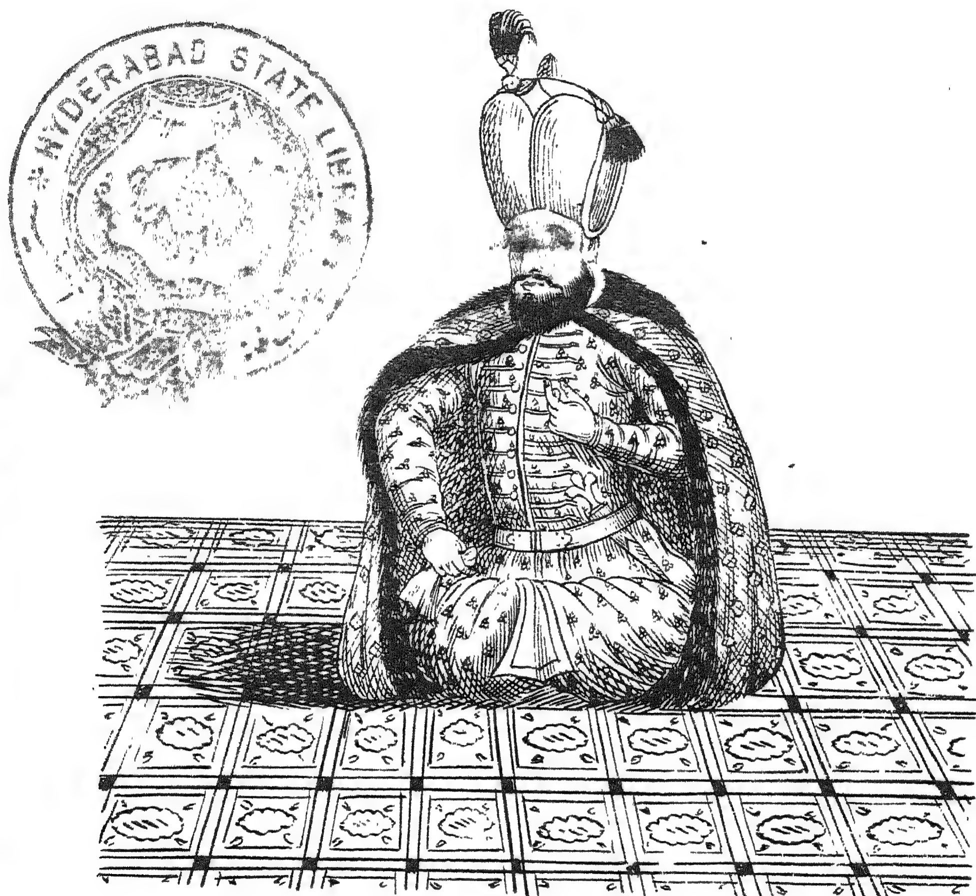
ظالم کے ہاتھون محبس مین عثمان خان ثانی تہ شمشیر ہوا سلطان مصطفی بدستور سابق ملک رانی سے عاری تہا

انتظام و اہتمام سلطنت مین مادر سلطان موصوف کا حکم جاری رہا پھر خیال فتنہ و فساد خاطر
نشین خاص و عام ہوا سپاہ نے بدلکر مصطفی کو معزول کیا شاہزادہ مراد پسر سلطان عثمان اوسکا قائم مقام ہوا-

فصل ہجدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی مراد خان رابع

بامرادی کا قیل و قال ہی مقام شش و پنج نہین ضرور سن لو کہ سلطان مراد خان رابع کا حال ہی دیکھئے کہ پہلے پہل شاہ
عالیجاہ ۱۰۲۱ سنہ ہجری مین ملک ہستی کا اورنگ نشین ہوا اور بعد عزل مصطفی ذیقعدہ ۱۰۳۲ سنہ ہجری مطابق
۱۶۲۲ سنہ عیسوی مین سلطنت عثمانیہ کا وارث تاج و نگین ہوا ابازی پاشاے ارض روم نے جو عہد سلطنت
سلطان مصطفی مین برملا روگردان ہو کر ایشیاے ترک کی صوبون کی تباہ و تاراجی پر کمر باندہی تھی عہد حکومت
سلطان مراد مین بھی قدم جادہ اعتدال سے بڑہایا سلطان مراد نے اپنی تخت نشینی کے دوسرے سال حافظ کبیر
محمد پاشا نامی وزیر کو مع فوج جرار باغیون کی تنبیہ و سیاست کے لئے اقلیم ایشیا کو بھجوایا ابازی پاشا مقابلہ
وزیر موصوف سے سخت ناچار ہوا شکست فاش کھائی اور جانب ارض روم فرار ہوا یہہ تو ہوا اب سنئے کہ سلطان
نے حافظ علی پاشا وحاکم دیار بیکر کو مع فوج جرار روانہ ایشیا فرمایا اور مطلب اس سے یہہ کہ دشمنون سے لڑائی
کرین ایشیائی افواج سے متفق ہو کر بغداد پر چڑہائی کرین پاشاے مذکور نے حسب الحکم سلطانی پانچ مہینے
تک شہر مذکور پر محاصرہ کیا مگر نقصان عظیم کے ساتھہ قصد واپس ہونیکا کیا جب شہر حلب مین داخل ہوا سلطان
نے اوسکو معزول کیا اور عہدہ وزارت خلیل پاشا کو دیا مگر اوس سے بھی کچھہ بات نہ بنائی جب ایرانیون سے لڑنے کو
متصل ارض روم پہنچا تو ابازی پاشاے مغرور باغی نے یہہ جانا کہ شاید ترکون نے بحیلہ جنگ ایران اپنی ہی سزا

شبیہ سلطان الغازی مراد خان چہارم



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

رسائی کا عزم کیا ہی غرض یہہ سوچکر اوسنے قصد ارض روم کیا ذخیرۂ جنگی فراہم کرلیا خلیل پاشانے اوسکی واپسی

پر فرار ہونیکا گمان کیا عزم ایران سے دست بردار ہو متوجہ ارض روم مع فوج جرار ہوا جب وہان پہنچا شہر

پر محاصرہ کیا اباز ی مذکور نے بھی پہلے محافظت شہر مین بڑی جوانمردی کی اور پھر ایک فوج جیدہ کے ساتھہ

ترکون پر حملہ کیا محافظین لشکر عثمانی کو مارا سارے ترکی فرار ہوے مدعی کا بخت جاگا خلیل پاشا بھی معہ ہمراہیان بڑی

مشقت سے اپنی جان بچاکر بھاگا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی پاشاے مذکور کو نظرانداز کیا خسرو پاشا کو

عہدۂ وزارت سے سرفراز کیا اور حکم یہہ کہ دیار بیکر مین جاے موسم بہار مین اباز ی پر حملہ کرکے آتش فتنہ

کو بجھائی خسرو پاشا نہایت خبرداری وہشیاری سے شہر ارض روم پر حملہ آور ہوا اور یون گولہ رانی کی کہ دیوار

حصار شہر مین کچھہ حال نرہا دشمنون کو تنگ کیا باشندگان شہر نے معہ اباز ی مذکور پانچروز کے محاصرہ

کے بعد اپنے شہر کو ترکون کے تحویل کردیا خسرو پاشا نے باغیون کو قید کرکے جانب قسطنطنیہ بھیجوایا سلطان

مراد نے اوس سردار باغی کی جان بخشی کی اور حکومت صوبۂ باسنیا سے سرفراز فرمایا شرط یہہ کہ آیندہ کسی

طرح کی خطا بالکل ہنو دشمنان عثمانی پر شمشیر کے علم کرنے مین ذرا تامل نہو سنہ ۱۰۳۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۲۹ عیسوی

مین خسرو پاشا حسب الحکم سلطانی مع فوج جرار عازم بغداد ہوا پہلے شہر موصول کو پہنچا اور وہین موسم

بارش گزار کر موسم بہار مین صوبۂ عراق عرب مین جہان زین الخان زیر فرمان والی ایران حکمران تھا داخل ہوا کئی قلعون

کو مسخر کرلیا اور جو قابل تصرف نہ تھے اونکو تباہ وتاراج کردیا مطلب یہہ کہ دشمن مبتلاے گزند ہو شہر بغداد کو کمک

پہنچنے کی راہ بند ہو وہانسے جو بڑہا اکتالیس روز تک بغداد پر محاصرہ کیا آخر نقصان عظیم کے ساتھہ محاصرہ اوٹھادیا

کہتے ہین کہ اُندنون سرحد ایران پر ایک تازہ ہنگامہ برپا ہوا تھا یعنے الیاس پاشا نے جسکو سلطان نے بجاے
اباظی پاشا ارض روم کا حاکم مقرر کیا تھا بسبب سازش سپاہ و سکنہ شہر اپنے خداوند سے روگردانی
کی سنہ ۱۰۴۱ ہجری مطابق سنہ ۱۶۳۱ عیسوی مین کوچک محمد پاشا سپہ سالار عثمانی نے اوسکو گرفتار کرکے قسطنطنیہ
کو بھجوایا سلطان نے بنابر عبرت سر بازار اوسکو قتل کرایا اب دیکھئے کہ فوج اسلام کا اِن خانہ جنگیون مین حوصلہ جو
گھٹا رستم خان سردار ایران نے سلطنت عثمانیہ پر یورش کی غلبہ حصول ہوا اپنے متصل کے ملک کو تباہ و تاراج
کرکے محاصرہ شہروان مین مشغول ہوا فوج ترکی اقلیم ایشیا جب مقابلہ غنیم سے عاجز آئے تو سلطان مراد خان
نے اس خبر کے سنتے ہی فوج ترکی یورپ بسرکردگی صوبہ دار رومیلی بطور اعانت بھجوائی صوبہ دار نے
شہروان پر ایرانیون کو شکست فاش دی اور پھر سلطان مراد نے اوریانوپل مین فراہمی افواج کا حکم دیا
جب فوجین جمع ہوچکین تو اونکو زیر فرمان مرتضیٰ پاشا و سپہ سالار رومیلی ملک پولنڈ کے تاراج کرنے
کو روانہ کیا سپہ سالاران مذکور نے بعد عبور دریائے ڈانیوب متصل شہر گرجیو خیمہ برپا کیا اور منتظر حکم سلطانی
رہے سفیران ملک مذکور نے حاضر ہوکر صلح کی درخواست کی مرتضیٰ پاشا نے اس امر دشوار مین دخل نہ دیا
سفیران مذکور کو دربار قسطنطنیہ مین بھجوایا سلطان نے اونکی الحاح وزاری پر رحم فرماکر موجب اپنی خواہش کے
فیمابین سلطنت علیہ و اہالیان پولنڈ ایک صلحنامہ ٹھہرایا چونکہ سلطان مذکور کو ہمیشہ جنگ ایران کا خیال تھا
شہر عظیم الشان بغداد کو ایرانیون سے چھین لینے اور اپنی ریاست کو ترقی دینے کے فکر مین متردد کمال تھا مع
فوج جرار بذات خود عازم بغداد ہوا اثنائے راہ مین شہر روان پر جسکو ایرانیون نے مسخر کیا تھا محاصرہ کیا

آٹھ ہی روز کے عرصے مین بڑی جوانمردی سے چھین لیا حاکم شہر کو گرفتار کیا اور قسطنطنیہ کو بھیجدیا آپ چندے
شہر تبریز ہی مین مقیم رہا قلعجات متصل تبریز کی مرمت فرمائی اور پھر کچھ فوج ترکی کو بنا بر حفاظت شہر متعین
فرمایا اور آپ قسطنطنیہ کو واپس آیا ایرانیون نے بمجرد واپسی سلطان قلعہ وان کا محاصرہ کیا ترکون نے بھی
چار مہینے تک بڑی جوانمردی سے اونکا مقابلہ کیا مگر جب ابازی پاشا حاکم شہر مذکور کی قضا آئی
تو ترکی پسپا ہو گئے ایرانیون نے شہر وان پر فتح پائی جب یہہ خبر گوشگزار سلطان ہوئی تو وزیر محمد جو حفاظت
سرحد پر متعین تھا معزول ہوا بہرام پاشا اوسکے قائم مقامی کو منظور و مقبول ہوا پہلے سلطان نے بہرام مذکور
کو مع چند افواج بھجوایا اور دوسرے سال خود ہی مع لشکر جرار جانب بغداد کوچ کا نقارہ بجوایا ۱۰۴۷ھ
مطابق ۱۶۳۸ء عیسوی مین اعلام عثمانی روبروے بغداد نصب ہو گئے ترکون نے محاصرہ شروع کیا
فصیل قلعہ نہایت مستحکم تھی اور تیس ہزار کی فوج ایرانی محافظت شہر کو فراہم تھی ادہر سے ترکون نے حملہ
کیا اودہر سے ایرانیون نے مقابلہ کیا آخر جب اہل قلعہ نے خروج کیا تو ایک دیو صورت ایرانی نے ایک جوانمرد
ترکی سے لڑنیکی درخواست کی بمجرد درخواست خود سلطان مقابلہ دشمن کو روبرو ہو گیا کچھ وقت باہم لڑائی
رہی آخر شمشیر آبدار سلطانی نے ایک ہی ضرب مین اوس ایک کو دو کیا سر پر جو آئی تو چاہ زنخدان تک کی
خبر لی گویا اس کنوین کو عوض آب خون سے بھر دیا اس اثنا مین گولہ اندازان ترکی نے دیوار حصار قلعہ کو توڑا
فوج عثمانی جوق جوق براہ نقب داخل ہو گئی قلعہ مذکور ہاتھ آیا سلطان نے حکم قتل عام فرمایا تیس ہزار ایرانی
مارے گئے بعد ترمیم دیوار قلعہ سلطان نے ایکہزار دو سو عثمانیون کو ایک سپہ سالار شجیع کے تحت فرمان حفاظت بغداد

کے لئے چھوڑ دیا اور آپ امورات ملکی صوبۂ عراق کا بندوبست فرماکر عزم واپسی قسطنطنیہ کیا ایک مورخ

ترکی کے چشمدیدہ بات ہی کہ سلطان جب داخل قسطنطنیہ ہوا تو اوسکا یہہ حال اور یہہ انداز تھا کہ زرہ

فولادی دربر چیتے کا چمڑا دوش پر عمدہ گھوڑے پر سوار تین کلغیان زیب دستار فتح ونصرت کا دم بھرتا داہین

بائین نظر کرتا سات عربی گھوڑے باساز ویراق ساتھ ساتھ تک ودو مین بائیس ایرانی سردار قیدیون

کے مانند جلو مین آواز کوس فتح بلند آسمانیون تک اس تماشے کے آرزومند ہر ایک کی زبان پر مبارک اللہ

کی صدا بالاخانون سے لوگ چلاتے تھے ہر دم سر جھکا جھکا کر یہہ سناتے تھے کہ ای فتحمند آنا تیرا مبارک

ہو تیرا خنجر ہمیشہ دشمنونکا عاشق تارک ہو الحاصل جب سلطان اس کروفر کے ساتھ شہر مین داخل ہوا

سلامی کی توپین سر ہوین اہل شہر کو جوش عشرت کامل ہوا۔ اسکے بعد واپسی سلطان صوبۂ البینیہ اور اوسکے

متصل کے صوبونمین ہنگامہ برپا ہوا سلطان فتحمند پھر متوجہ تیاری جنگ کا ہوا اس اثنا مین مزاج سلطان علیل

ہوا شدت تپ نے پیچھا نچھوڑا پندرہ روز کے عرصے مین ماہ شوال ۱۰۴۹ سنہ ہجری کی پندرہوین مطابق ۸ماہ

فیبروری ۱۶۴۰ سنہ عیسوی کی نوین کو اقامت دار فانی سے منہہ موڑا سترہ سال تک تخت سلطنت پر رونق افزائی

کی اٹھائیس سال کی عمر مین ہمدم قضا ہوا زیب بخش قلمرو بقا ہوا کہتے ہین کہ یہہ سلطان خوش مزاج سیر دوست

فن سپاہگری مین چست تھا تیر انداز مین سارے ترکون سے اوسکا نشانہ درست تھا گھوڑے کی سواری مین یکتا

گرز رانی مین بے ہمتا تیز قدمی مین ہمدم صبا تھا امورات مملکت مین یون مستقل کہ جس کام کو ابتدا کرتا اوسکو

انجام تک پہنچا تا تھا۔

فصل نوزدہم دربیان سلطنت سلطان ابراہیم خان

صفحۂ قرطاس گویا خوان خلیل ہی کہ اسمین ذکر سلطنت سلطان ابراہیم بالتفصیل ہی کہتے ہین کہ یہہ شمع شبستان کشور
کشاہی جسنے سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین شبستان وجود کو روشن کیا تھا سنہ ۱۰۴۹ ہجری مین اپنے بھائی سلطان مراد خان
کا قائم مقام ہوا خلت وہمت مین بے مثل انام ہوا لکھا ہی کہ سلطان مراد خان نے وقت انتقال قتل ابراہیم
کا حکم دیا اس غرض سے کہ بعد اپنے سلاح دار پاشا جانشین ہو مگر وزرا نے حکم سلطانی نہ مانا ابراہیم ہی
کو مستحق سلطنت عثمانیہ جانا مگر سنانے کو سلطان مراد سے کہدیا کہ ابراہیم خان وجود سے دست بردا شتہ
ہوگیا جلادان نمرود وش کے ہاتھون اوسکا قصہ فیصلہ ہوگیا مگر جب قضا نے مراد کو امور سلطنت سے نامراد کیا
وزرا نے خبر رسانی رحلت مراد کے لئے قصد ابراہیم بجال شاد کیا اوسنے بمجرد آمد آمد وزرا و اراکین دروازہ مجلس
کو جس مین یہہ بند تھا بند کرلیا مارے خوف کے کسیکو اندر آنے نہ دیا ہر چند وزرا نے سمجھایا مگر نہ مانا جب لاش
سلطان مراد اراکین سلطنت نے دکھائی دروازۂ دل کی طرح در مجلس کھولا سریر سلطنت پر رونق افروزی فرمائی
بعد تسلط غارتگران دریائی یعنے قوم قزاق ساکن بحر اسود کو بھگا یا جہازون کی آمد و رفت کی راہ کے امن دینے
پر خیال ابراہیم آیا اسلئے ایک بڑی جمعیت ترکون کی فراہم کی قوم مذکور پر روانہ کیا جمعیت مذکور نے شہر آساک
پر محاصرہ کرکے بعد کئی حملون کے مسخر کرلیا سارے اہل قلعہ قتل ہوے جزائر بحر روم پر عثمانیون کا قبضہ ہوا مگر جزیرۂ
کریٹ جو غارتگرون کا مامن و ملجا تھا دست برد عثمانیان سے مستثنیٰ ہوا - مورخین نے لکھا ہی کہ جزیرۂ مذکور طول
مین دو سو میل اور عرض مین ساٹھہ میل کا ہی بغایت دلکشا نہایت پر فضا واقعی عجیب سرسبز و شاداب سرزمین

ہی گویا دنیا ہی مین انسانون کے لئے بہشت برین تہی معدن وسعت وفسحت ہر قسم کا اناج بکثرت ذرہ ذرہ سے
قدرت قادر بیچون ہویدا ہر گل و بوتے سے حسن صنعت صانع پیدا سرسبزی زمین کا وہ عالم کہ آہوے شوخ چشم
مہر نے چرنے مین ہمانکے چرندون سے سازش کی تہی اور فضا کا وہ حال کہ طائر زرین بال ماہ نے ہما پرواز
اس سرزمین کے پرندون سے موافقت کرلی تہی جڑا ور بوقی چرندو پرندکو غذا حضرت انسان کے لئے دواعلی
الخصوص عمان کی اقیمون بقول اطبائے پیشین نہایت خوب اور بدرجہ مفید و مرغوب درندے عنقا تھے
گزندے ناپید اتھے گویا یہہ جزیرہ سراسر پوش بلا نیش تھا ہر ایک کمال و فن کی ممتازی کا مقدمہ اہل
جزیرہ کے در پیش تھا - اب سنئے کہ یہہ جزیرہ اہالیان وینس کے علاقے مین تھا مگر ترکی جہازون کے غارت
ہونیکی فریاد جو آئی تو عثمانیون نے جانب تسخیر جزیرۂ مذکور توجہ فرمائی کہتے ہین کہ چند لوگون نے بذریعہ جہاز
مکہ معظمہ و مصر کا عزم کیا تھا جب جہاز متصل جزیرہ مذکور پہنچا تو غارتگران جزیرہ کے چھپے جہازون نے اون
بیچارون کو گھیر لیا تھا آخر مسافر قید ہوے راہزنون نے مال واسباب لوٹا کچھ حاکم جزیرہ کو دیا اور باقی
آپس مین تقسیم کرلیا غرض کہ ایک تنکا اُن کے دست برد سے نہ چھوٹا بنظر اس ظلم و ستم کے سلطان ابراہیم نے
اپنے مشیرون سے تجویز کی بخلاف اوس صلحنامے کے جو فیمابین سلاطین پیشین و اہالیان اسپین ہوا تھا اون حاظیز
غارتگر سے جنگ کرنے کی شہرت دی بعد اوسکے سلطان ابراہیم ایک جہازی بیڑے کے ساتھ جسکا سرکردہ
یوسف پاشا تھا اور مع فوج جرار جزیر فرمان موسی پاشا و مراد آغا تھی جانب جزیرۂ مذکور روانہ ہوا ربیع الآخر
سنہ ۱۰۵۵ ہجری کی بیسوین مطابق سنہ ۱۶۴۵ عیسوی کو منزل مقصود پر پہنچا دوسرے روز ترکون نے خشکی پر اُتر کے

شبیہ سلطان ابراہیم خان



یہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

چونکہ ان روز تک قلعہ حانیہ کو گھیر لیا اہل قلعہ نے بہ مجبوری قلعہ کو تحویل لشکر اسلام کر دیا سلطان نے حکم مرمت دیوار قلعہ فرمایا اور ایک حصہ فوج کو محافظت قلعہ پر متعین کر کے قسطنطنیہ کو واپس آیا بعد اوسکے حسین پاشا مع فوج جدید حسب الحکم سلطانی داخل جزیرہ مذکور ہوا سوائے شہر کیانڈیا کے تمام جزیرے پر قابض و متصرف ہو گیا جب سلطان ابراہیم نے تیاری تسخیر شہر کیانڈیا کا خیال فرمایا تو رجب سنہ ۱۰۵۸ ہجری کی اٹھارہوین سنہ ۱۶۴۸ عیسوی کو پیام قضا آیا اوس سلطان کے نو فرزند تھے یعنے سلیم[1] و عثمان[2] و محمد[3] و احمد[4] و سلیمان[5] و مراد[6] و جہانگیر[7] و ارخان[8] و بایزید[9] ازینجملہ محمد و سلیمان و احمد یکی بعد دیگرے حکمرانی سلطنت عثمانیہ سے بہرہ مند تھے

فصل بستم در بیان سلطنت سلطان الغازی محمد خان رابع

بعد رحلت سلطان ابراہیم وزرا و ارکین سلطنت نے سنہ ۱۰۵۸ ہجری مین اوسکے فرزند محمد کو جو اوسوقت سات سال کا تھا تخت نشین کیا اس کم سنی مین سلطان محمد نے ایسی چند حرکتین کین جس سے یہہ ثابت ہوا کہ یہہ فتنہ قیامت ہوگا مدبر و عاقل بدرجۂ غایت ہوگا جس سے سلطنت عثمانیہ کو ترقی ہوگی اور ترکون کو نہایت کامیابی ہوگی خزانۂ عثمانیہ جسکو سلطان ابراہیم نے اپنی عیش و عشرت مین خالی کر دیا تھا اسکے عہد مین باہتمام وزیر محمد پاشا معمور ہوا فتنہ و فساد اندرونی بھی بالکل دور ہوا سلطان مذکور نے اپنی ہی نانی کو جو شریک فتنہ تھی پھانسی دی باقی شریرونکو قتل کیا تنی ڈاس اور لمنالس کو اہالیان وینس سے چھین لیا حاکم حلب نے سلطان سے روگردانی جو کی تو مع رفقا اسیر ہوا اور پھر ساتھیون کے ساتھ تہ شمشیر ہوا سنہ ۱۰۷۰ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۹ عیسوی مین عثمانیون نے جنگ ہنگری پر کمر باندہی علی پاشا سرکردہ افواج ترک نے واردین کو مسخر کر لیا سنہ ۱۰۷۴ ہجری مین

وزیر فاضل احمد نے شہر ونوار پر فتح پائی صوبہ ترانسلوینیا پر چڑہائی کی ٹھہرائی میکائیل کو وہان
کا حاکم مقرر کر کے سلطنت عثمانیہ کا خراج گزار بنایا شہنشاہ جرمنی نے عثمانیون کی اس فتح و
نصرت سے گھبرا کر اپنے سفیرون کو وزیر کے پاس بھجوایا تا فیمابین اپنے اور سلطنت علیہ کے صلحنامہ ٹھہر جائے
اور اس شرط سے کہ جن مقامون کو ترکون نے مسخر کر لیا ہی وہ اُنہین کے قبضۂ اقتدار مین ہین وزیر
موصوف مع سفیر جرمنی دربار سلطانی کو آیا سفیر مذکور نے پہلے پیشگاہ سلطانی مین جبہہ سائی کی اور
نہایت عجز وانکسار سے بیس سال کے وعدہ پر صلح چاہی تو سلطان نے حسب دلخواہ عہدنامہ ٹھہرایا جب
یہہ ہو چکا جنگ جزیرہ کریدکے تازہ کرنے پر مایل ہوا شہر کیا نڈیا کو بھی بذریعہ وزیر فاضل احمد فتح کر لیکا
خیال کامل ہوا شیخ اسلام و وزرا و سپہ سالارون سے فرمایا کہ اگر تم سب اتفاق کرتے ہو تو یقین ہی کہ عثمانیون
کو دشمن پر بہت جلد غلبہ ہوگا آخر الامر سبھون نے بالاتفاق تائید مہم مذکور کا اقرار کیا وزیر مذکور نے بسرعت
تمام مخزنون کے معاینہ کرنے اور ذخیرہ خانون کو موقع پر تیار کر کے رسد پہنچانے مین اصرار کیا جب فوجین
جمع ہوگئین تو موسم بہار مین جزیرۂ کرید پر پہنچا تژمیز پر عثمانی فوجین اُتار دین وہانسے بندر حانیہ مین داخل
ہوا اسمین موسم بارش جو آیا تو وزیر موصوف نے چندے وہین توقف کیا اور پھر کچھہ اسباب ضروری
جمع کر لیا وہان سے قدم بڑہایا متصل کیانڈیا قریہ خانو خار کو پہنچکر لشکر کو ایک میدان وسیع مین اُتارا
دوسرے روز صف آرائی افواج ترک کا حکم فرمایا غرض اس سے یہہ کہ دشمن کثرت فوج سے گھبرائی
بے دہڑک مقابلے کو نہ آئے تیسرے دن سب سردارون کو جمع کیا اور بنا بر شہر مذکور مشورت کی الحاصل

شبیہ سلطان الغازی محمد خان چہارم



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

بعد بہت رد و قدح کے برج سرخ قلعہ کو نقب زنی سے ڈہا دینے اور اوسی طرف سے شہر پر حملہ آور ہونیکی
تجویز ٹھہری پھر ترکون نے شکست قلعہ و اہتمام محاصرہ پر کمر باندہی بے باکانہ حملہ کیا عیسویون نے بھی آخر[29]
مہینے تک علی التسلسل خوب مقابلہ کیا فریخ و اٹالیان وینس عیسویون کے مددگار رہے نمونۂ قیامت ہر ایک دن
تھا اور جنگ کا یہہ حال کہ ایک گز زمین کو بدون سیکڑون سر کٹانے کے حاصل کرنا ناممکن تھا آخر کار
عیسوی تنگ آ گئے حاکم شہر نے چند شروط پر قلعہ کو تحویل عثمانیان کر دینے کا پیام بھیجا وزیر موصوف نے ماہ
جمادی الاول سنہ ہجری مطابق ۱۶۶۹ سنہ عیسوی مین تسخیر کیا نڈ ہا سے شاد ہو کر دیوار قلعہ پر علم عثمانی نصب
کیا عیسائیون کی کلیسا مین داخل ہو کر اذان کا حکم دیا - مورخین ترکی کا بیان ہی کہ یہہ شہر جو عجائبات
دنیوی مین آٹھوان گنا جاتا تھا چوبیس سال کے جنگ کے بعد جسمین دو لاکھ سپاہ عثمانی قتل ہوے سلطنت ترک
مین شامل ہوا ممالک عثمانیہ مین داخل ہوا ایک روز کا ذکر ہی کہ سلطان محمد کو خیال شکار جو آیا تو دریا نوپل سے
عزیم سنی شہر فرمایا عین شکار مین سفیران قوم قزاق نے حضور سلطانی حاضر ہو کر نہایت عاجزی سے اپنے
شہر کو امن دینے کی درخواست کی سلطان نے بعین عنایت قبول فرمائی خلعتون سے سرفراز کیا اور یہہ کہا کہ
غارتگری قصبات قسطنطنیہ سے دست بردار ہو جائین اطاعت سلطنت عثمانیہ سے منہہ نہ پھرائین اور جو تمہر اہالیان
پولنڈ و روس چڑہائی کرینگے تو دلاوران لشکر عثمانی حسب الحکم سلطانی تمہارے دشمنون کی خوب خبر
لینگے جب سفیران مذکور نے بایں عنایت سلطانی اپنے ملک کو مراجعت کی تو شاہ پولنڈ نے جسکی یہہ
قوم پہلے رعیت تھی پہلے پہل اپنی فوج کو مقابلہ قوم مذکور پر روانہ کیا اور پہر خود ہی اپنے دوستونکی تائید

سے اونکے ملک مین داخل ہوکر تباہ و تاراج کردیا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی اوس عہد شکن شاہ
پولنڈ کو ایک فرمان بدین مضمون بھجوایا کہ فیمابین سلطنت علیہ و ریاست پولنڈ جو صلحنامہ قرار پایا ہی اگر
واقعی ہی تو پھر قوم قزاق پر جو ہمارے سایۂ عاطفت مین آگئی اس یورش کی وجہ کیا ہی چونکہ یہہ امر
خلاف صلحنامہ مذکور ہی اسلئے تجھکو اطلاع دینی ضرور ہی کہ تو بموجب شرع شریف کے ہمارا دشمن ہی اور
نتیجہ اس دشمنی کا ہم تجھکو دکھا دینگے مگر تیری کم طاقتی پر ہمین رحم آتا ہی اسلئے یہہ نصیحت کرتے ہین کہ قوم
قزاق کو اپنے دست ظلم سے رہائی دے اور سرحد قوم مذکور سے اپنی فوجون کو پھیر لے اور جو یون نکریگا
تو پچھتائیگا اپنے کئے کی سزا پائیگا - لکھا ہی کہ شاہ پولنڈ نے اقرارات جرمنی کے بھروسے فرمان سلطانی
پر کچھہ خیال نکیا سلطان نے شہرت جنگ دی فوج بھی فراہم ہوگئی خان کریمیہ کو شامل فوج ہونیکا حکم ہوا صفر
سنہ ۱۰۸۳ ہجری کی آٹھوین مطابق سنہ ۱۶۷۲ عیسوی کو ادریانوپل سے روانہ پولنڈ وہ سلطان صف شکن
ہوا دریاے ڈاینوب سے ایک پل چوبین کے ذریعہ متصل شہر ساکچی اوترکر صوبہ مالدیویا سے ہوتا ہوا
شہر قوطین کے نزدیک ساحل نہر نیتر اس پر خیمہ زن ہوا حسب الحکم سلطانی ایک فوج جرار نے نہر مذکور کو عبور
کرکے ایک ہی حملے مین شہر زانق کو مسخر کرلیا اور جب خان کریمیہ سلیم گیری نام مع فوج تاتاری شامل
لشکر سلطانی ہوا تو سلطان نے نہر مذکور پر ایک پل وسیع کی تیاری کا حکم دیا حاکم مالدیویہ نے تعمیل فرمان
سلطانی مین سستی جو کی تو سلطان کو سازش دشمن کا اوسپر گمان ہوا اور جب یہہ گمان سازش مع رشوت
ستانی ثابت ہوچکا اوسکو معزول کیا اور اوسکے سارے خزانون کو ضبط کرلیا مگر اوسکی جان بخشی کی اور

بیتر نامی ایک عیسوی کو مالدیویہ کی حکومت عطا ہوئی الغرض بعد تیاری پل مذکور سلطان نے مع لشکر ترک
نہر تیراس پار ہوکے شہر کچی نینگ کا قصد فرمایا اور حسب صلاح دید سرداران لشکر اطراف شہر مذکور
خندقین کھود کر حملہ کرنیکا حکم سنایا کہتے ہین کہ حسب الحکم سلطانی دلاوران فوج ترک نے دس روز
تک قلعہ پر گولہ رانی کی دیوارون کو توڑا اور نقبون کے ذریعے فیصلون پر قابض و متصرف ہوگئے اہل
قلعہ نے مقابلہ سے منہہ موڑا حصہ اندرونی قلعہ مین سر چھپایا اور جب وہان بھی پنجہ دلیران ترک سے
رہائی نہ ملی تو تابعدار ہوگئے اور جب اہالیان ترک نے اُنہین آزاد کردیا تو اپنے سردار کے ہمراہ روانہ
پولنڈ چار و ناچار ہوگئے سلطان محمد خان نے ماہ جمادی الاول کی تیسری کو بعد تسخیر شہر مذکور وہانکے
کلیسائے کلان کو مسجد جامع اور دوسرے چھوٹے پرستش گاہون کو مسجدین بناکر دیوار قلعہ کی تعمیر کی شہر
کو زیر فرمان خلیل پاشا چھوڑدیا اور ایک فوج جرار ترک کو اوسکی حفاظت کے لئے متعین کیا بعد اوسکے
سلطان نے محمد پاشا حاکم حلب اور خان کریمیہ کو مع چند فوج آزمودہ کار تسخیر شہر لیبو پولی کے لئے روانہ
فرمایا اور آپ شہر بکاچ مین خیمہ زن رہا خان مذکور نے شہر لیبو پولی پر پہنچکر محاصرہ کیا اور اسنے حملے کئے
کہ اہل شہر مجبور و ناچار ہوے اور سخت نادم و پشیمان ہوکر صلح کے خواستگار ہوے ان شرطون پر کہ اڑتالیس شہر
اور صوبۂ کمینک کے قرئے عثمانیون کو دینگے سواے اسکے سالانہ بیس ہزار ڈالر بطور خراج پہنچانے مین
قصور نکرینگے قوم قزاق کو دوست جانی جان لینگے فرمان سلطانی وقتاً فوقتاً مان لینگے سلیم گیری خان نے
یہہ پیغام جو سنا اون سفیرون کو حضور سلطانیمین بھجوایا سلطان نے بموجب شروط مذکورہ ایک صلحنامہ فیمابین

سلطنت عثمانیہ و شاہ پولنڈ ٹھہرایا جب یہہ ہو چکا ۸۳ سنہ ہجری مین اور یانوپل کو واپس آیا اسمین یہہ خبر
آئی کہ سردار قوم قزاق دارُوشنگو نامی نے مع جمعیت کثیر حدود مملکت سلطانیہ پر فساد مچایا ہی ساتھ
اوسکے ایک مشیر خاص بادشاہ پولنڈ نے وزیر احمد پاشا کو از روے مراسلہ یہہ پیغام بھیجایا کہ صوبہ داران
ملک پولنڈ نے صلح نامہ سلطنت علیہ و شاہ پولنڈ کو باطل ٹھہرایا ہی اور کہتے ہین کہ بغیر رضامندی اور
خوشنودی ہمارے شاہ پولنڈ نے اطاعت سلطنت عثمانیہ کا اعتراف کیا اسلیئے ایکبھی بطور خراج
پہنچانے مین بدنامی کا اندیشہ ہی اس سے تو مرنا ہی بھلا ہے سلطان کو عیسویون کی دغا و فریب
پر طیش آیا آمادہ انتقام ہوا وزیر موصوف نے درجواب مراسلہ صدر لکھا کہ تم لوگ بڑے مکار و
دغاباز ہو بجا آوری شروط صلح مین انکار کرتے ہو اور جو کام کہ شاہ اور رعایا کی وکیلون سے سرانجام
پذیر ہوا اوسکے قبول نکرنے مین اصرار کرتے ہو ہمنے تمہاری جانون کی پامالی اور ملک کی خرابی پر رحم
کیا تھا اگر تمنے جو نارضامندی رعایا کا حیلہ کیا ہی یہہ صرف بیجا ہی اسلیئے مین تمہین بطور نصیحت کے کہتا ہون کہ اگر
اپنے اقرار پر قائم نہ رہوگے پچتاؤگے سارا ملک و تاراج ہو جائیگا بجز ہلاک ہونے کے اور کیا ہاتھ آئیگا جب
اون گمکردہ راہون نے وزیر مذکور کے کہنے پر کچھہ خیال نکیا تو بموجب حکم سلطانی سارے ترک کی فوجین فراہم ہوگئین
اور ماہ ربیع الاول ۸۴ سنہ ہجری مطابق ۱۶۷۳ سنہ عیسوی مین جانب پولنڈ کوچ فرمایا اودہر عیسائیون نے
زیر فرمان جان سوبیکی ہنوز ترک کی فوجین نہ آئین تھین کہ نہر تیراس کو عبور کر کے شہر قوطن پر پڑا جمایا جب
ترک کی فوجین بھی آپہنچین گرم معرکہ بیکار ہوا اثناے جنگ مین حاکم مالدویہ و پسر حاکم والیشیہ نے اطاعت

سلطنت عثمانیہ سے روگردانی کی اہالیان پولنڈ سے سازش کرلی میسرہ و میمنہ ترکی نے توپین چھوڑ دین رسد سے
ہاتھہ دہو کر ارادۂ گریز کیا اہالیان پولنڈ نے بلا مزاحمت شہر کمینگ کو پہنچکر ترکی محافظون پر محاصرہ کرلیا
فوج عثمانی مبتلاے گزند ہوئی آمد و رفت رسد کی راہ بھی بند ہوئی مگر میکائیل شاہ پولنڈ دفعتہً مر گیا
عیسائیون کی امیدین منقطع ہوگئین اراکین سلطنت عیسوی نے جنگ سے تغافل حد سے سوا کیا نئے بادشاہ کے
انتخاب کرنے مین وقفہ بے انتہا کیا غرض کہ بعد تدابیر بسیار جب جان سوبیسکی تخت نشین ہوا تو سلطان نے
افواج ایشیا و یورپ ترک کو جمع فرمایا اور سلیم گیری خان کو افواج تاتاری کے بھیجنے کا حکم بھجوایا الحاصل
لشکر عثمانی ماہ ربیع الاول ۱۰۸۵ھ ہجری مین شہر ساکجی کے متصل دریاے ڈانیوب عبور کرکے دس روز
کے عرصے مین قریب غنیم آپہنچا اہالیان پولنڈ نے گھبرا گھبرا کر لشکر عثمانی مین جاسوسون کو بھیجا اور
جب ہرکارون کی زبانی قریب شہر قوطن خبر آمد آمد سلطانی معلوم ہوئی تو پریشان ہوکر محاصرہ سے دست بردار
ہوے جان بچاکر فرار ہوے سلطان کو یہہ خبر جو ہوئی لشکر کو حملہ کرنیکا حکم دیا طرفۃ العین مین مسخر شہر قوطن
ہوا بعد اوسکے شہر کمینگ کے دیوار حصار کے اندر خیمہ زن ہوا چندے وہان غنیم کا انتظار کیا جب اُنکی
آمد کی خبر نہ پائی تو آگے بڑھکر صوبۂ پاڈولیا کے شہر ہمان کو مسخر کرلیا کچھہ دنون وہین رہا اسین دارو شنکو
سردار قوم قزاق چار ہزار کی جمعیت کے ساتھہ بلا طلب تائید لشکر سلطانی کو آیا لیکن سلطان محمد خان نے
بگمان سازش دشمن اوس سردار کو واپس جانیکا حکم فرمایا سلطان کی اس حرکت سے دارو شنکوی مذکور
بگڑ گیا قوم قزاق نے اطاعت سلطانی سے روگردانی کی اور زار روس سے سازش کرلی بعد اوسکے سلطان

نے ساکنان شہر کمینک کو ڈانیوب کے اوس پار زمینین وین شہر مذکور سے نکالا اسمین موسم جاڑا جو آن پہنچا
سلطان نے ششمن ابراہیم پاشا کو مع فوج جرار حفاظت شہر مذکور کے لئے چھوڑا اور آپ باقی فوج کے ساتھہ
جانب ادریانوپل منہہ موڑا پاشائے مذکور کو یہہ تاکید کہ دشمنون پر مظفر رہے اہالیان پولنڈ کے حرکات
پر نظر رہے چونکہ سلطان محمد عیش وعشرت سیر و شکار کا مایل تھا معاملات جنگی سے بالکل غافل تھا اسلئے شاہ پولنڈ
بعد فراہمی افواج شہر کمینک سے ہوتا ہوا بارادۂ جنگ صوبۂ مالدویہ مین داخل ہوا ششمن ابراہیم پاشا جو
بعد انتقال ششمن مذکور عہدۂ سر عسکری سے سرفراز ہوا تھا اہالیان پولنڈ سے مقابل ہوا اور دشمن
کو بہ تدابیر شایستہ یون مجبور کیا کہ آخر انہون نے صلح کی درخواست کی ششمن ابراہیم نے بوجہ کاہلی فوج جان
نثار یعنے نیک بچری و ترغیب خان کریمیا اوسکی درخواست قبول کر لی اور چند عمایدین منجانب شاہ پولنڈ بطور ضمانت
لشکر عثمانی مین داخل ہوگئے جب یہہ خبر مشہور ہوئی دلاوران ترک بیخوف و خطر ہوکر اپنے راستون کی
محافظت سے غافل ہوگئے اس قابو مین شاہ پولنڈ نے مع فوج آزمودہ کار خفیہ جانب تاتاریان پہنچکر باسانی
انہین شکست دی ابراہیم پاشائے مذکور جو اوسوقت مع ایلچیان پولنڈ اپنے خیمہ مین کچھہ تناول کر رہا تھا
اس خبر کے سنتے ہی گھبرا گیا اور اوسیوقت سوارون کے ایک دستے کو اون تاتاریون کی مدد کے لئے بھیجا ماہ رجب سنہ ۱۰۸۷ھ
کی انیسوین مطابق سنہ ۱۶۷۶ عیسوی کو ترکون اور تاتاریون نے افواج پولنڈ پر حملہ کیا بڑی دیر تک خونریزی ہوتی
رہی ستر روز تک اون دونون فوجون نے خوب مقابلہ کیا اثنائے جنگ مین بعد مشقت بسیار ایک صلحنامہ
فیمابین سلطان و شاہ پولنڈ قرار پایا عیسوی سفیرون نے حاضر قسطنطنیہ ہوکر صفر سنہ ۱۰۸۸ ہجری کی سولھوین کو

حسب الحکم سلطانی اوس قرارنامے کو قائم کرایا پھر حسب صلحنامۂ مذکور شاہ پولنڈ کمینک کے دعوے
سے دست بردار ہوا تو قوم قزاق نے اطاعت سلطنت عثمانیہ قبول کرلی اور تاتاریون کو بھی جو اہالیان
پولنڈ کے محکوم تھے وہان سے چلے جانیکی رخصت ملی بعد صلحنامہ مذکور دو سال کا عرصہ جو گذرا تو عثمانیون
اور روسیون کے فیمابین جنگ برپا ہوئی دارو شنکو سردار قوم قزاق نے ترکون سے روگردانی کی آمادۂ فساد
ہوا چونکہ اوسکو مقابلہ سلطنت عثمانیہ کی قوت و قدرت نہ تھی اس لئے اوسنے اپنے ہمقوم سرداران
ماتحت سے مشورہ کیا سبھون نے بالاتفاق اطاعت زار روس کا ارادہ کیا اور ایک خط اپنے اعتراف
اطاعت کا اسکو لکھا زار روس کو تو غارتگری قوم قزاق سے اپنے ملک کے بچانے اور اوسکو ترقی
دینے کا خیال تھا ہی اوسنے دارو شنکو کو بکمال مروت یہہ ایما کیا کہ مین نے تیری خطائے سابق کو عفو
کردیا اور اب اقرار کرتا ہون کہ ہر وقت تیری مدد کو حاضر ہونگا مگر تجھکو اور تیری قوم کو چاہیئے کہ سب
کے سب اپنے سابق کی دغابازی کو چھوڑ دین بادشاہان روس کی محبت مین ثابت قدم رہین جب
یہہ خبر دربار قسطنطنیہ کو آئی تو سلطان محمد نے قوم قزاق و زار روس سے جنگ کرنے کی شہرت دی
اور جارج کمیل نسکی کو جو سابق مین قوم قزاق کا سردار تھا اور جسکو ترکون نے اسیر کیا تھا سلطان نے قید
سے رہائی دیکر بجائے دارو شنکو مقرر فرمایا اس غرض سے کہ قوم مذکور اوسکے مطیع ہو جائے جارج مذکور نے
ایک خط اپنے جانب سے قوم مذکور کو روانہ کیا تو انہون نے یہہ جواب دیا کہ ہمین ترکون نے یہہ خط بغرض فریب دہی لکھا ہے
کیونکہ ہمارے سرداران کو قتل ہوئے عرصۂ دراز ہوا ہی جب بذریعۂ خطوط کام نہ نکلا تب سلطان نے شیطان ابراہیم سرعسکر

صوبۂ سلستریہ کو اوسکی ساری فوج کے ساتھ خارج مذکور کو قوم قزاق پر مسلط کرنے اور اونکی دار الحکومت
شہر چہرن کو اوسکے قبضۂ اقتدار مین دینے کے لئے روانہ فرمایا ابراہیم مذکور بموجب حکم سلطانی جون سنہ ۱۶۷۸ع
کی چھٹی کو دریائے ڈانیوب عبور کرکے مالدیویہ او پادولیا سے ہوتا ہوا شہر مذکور کو آیا جب سردار
ترکی نے روسیون اور قوم قزاق کی ساٹھ ہزار کی جمعیت ایک مقام مستحکم پر خیمہ زن دیکھی تو تاتاری فوج کا جو
وہان سے تین روز کے فاصلے پر تھین انتظار کیا مگر روسیون کی ہشیاری کے باعث اوسکو مایوسی ہوئی
اس لئے کہ روسی خبر آمد تاتاریان سنکر سد راہ ہوئے تھے اور جب تاتاری قریب پہنچ گئے تو روسیون نے اونپر
بڑی بہادری سے حملہ کیا چند ساعت مین رزمگاہ کو خون سے بھر دیا کہتے ہین کہ پسر خان تاتاریان آلقہ
مرزا ؤن اور دس ہزار تاتاریون کے ساتھ اس جنگ مین مقتول ہوا باقیماندہ سے بعض اسیر اشرار ہوے اور چند
پراگندہ و منتشر ہو کر فرار ہوے ترکون نے بھی اس خبر کے سنتے ہی اپنی راہ لی بہرحال خان تاتاریان کے
طرف سے ایک سفیر روانہ روس ہوا اور پیام یہ کہ شہر چہرن جو بے شک وشبہہ ترکون کے ملک سے
ہی سلطان کو واپس دیدیا جاے تائید قوم قزاق سے دست بردار ہو کر ایک صلحنامہ ٹھہرائے وگرنہ
سلطان محمد بیس سال تک جنگ کرنے مین قصور نکریگا یہان تک کہ ایک قدم زمین کو جسکا وہ مستحق ہی تھا
سے نہ دیگا زار روس نے بنام سلطان و وزیر دو خط بدین مضمون لکھکر قسطنطنیہ کو بھجوایا
کہ ایسے مکر آمیز خطوط روانہ کرنا تمہاری شایان نہین بہتر ہی کہ اس جنگ نا
منفصلانہ سے دست بردار ہو جائین اور بے مضرت اکرینیا کو چھوڑدین اور جو جنگ کرنے پر مستعد ہی

ہو تو یقین جانین کہ جب تک مین اون مقامون کو نہ لونگا مصالحت سے راضی نہ ہونگا وزیر اعظم نے اپنے خط کو پڑھکر
مفتی و قاضی لشکر و آغاے فوج جان نثار یعنے ینک چری کو طلب کر کے اس امر مین راے چاہی سبھون نے
بالاتفاق کہا کہ صلح کر لینی قرین مصلحت ہی کیونکہ بسبب دور ہونے ملک روس کے قصد جنگ عثمانیون کے
لئے موجب مضرت ہی وزیر مذکور نے کہا کہ روسیون نے ہزارون تاتاریون کو قتل کیا ہی اور ہم اگر اونکا بدلہ
نہ لین تو بالکل بیجا ہی الغرض ماہ ربیع الاول ۱۰۸۹ سنہ ہجری مطابق ۱۶۷۸ سنہ عیسوی مین سلطان نے معہ فوج جرار مقام تاتار بازار
جق کو پہنچکر ساری فوجون کو زیر فرمان وزیر مذکور غنیم پر روانہ کیا وزیر موصوف مالدیو یا سے ہوتا ہوا نہر بابر کو پہنچا اور
وہان تاتاریون اور قوم قزاق کے لئے جو جارج مذکور کے مدد کو آنے والی تھی چندے منتظر رہا اور جب سب
آچکے تو اوسنے اسی ہزار عثمانی اور تیس ہزار تاتاری اور چار ہزار قزاق کے ساتھ جانب چہرن کوچ
کیا ماہ جمادی الاول کی آٹھوین کو شہر مذکور پر خیمہ زن ہوا روسی اور قزاقون نے جو حفاظت قلعہ اور
بیرون شہر ایک نئی گڑھی کی تیاری مین مصروف تھے ترکون کے آمد کی خبر جو سنی بصد حیرانی داخل شہر
ہوے وزیر مذکور نے اون پر حملہ کیا طرفین کی فوجون نے بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا آخر فوج ترک دیوار
قلعہ مین تین طرف سے نقب لگا کر داخل شہر ہوئی محافظین قلعہ نے بھاگ کر بابر سٹنیس کی راہ لی
دوسرے دن سرداران ترک نے جب شہر کو ملاحظہ فرمایا تو قلعہ کو بہت شکستہ پایا دیوار حصار کو توڑا مکانون
کو خاک در خاک کئے تک کچھ تھوڑا بعد اوسکے بوجہ قلت رسد و موسم بارش وزیر نے مع فوج جانب ادریہ نوپل
مراجعت کی قوم قزاق نے ساحل بحر یوکسین پر غارتگری کی بنا ڈالی پھر تو وزیر مذکور نے راہ آمد و رفت

جہازات قوم مذکور کے مسدود کرنے کو متصل شہر اژزا کو نہر بار سنتینر پر ایک قلعہ کی تعمیر کا ارادہ کیا۔
معمار آغا کو اوس کام پر آمادہ کیا اور فوج جان نثار یعنے نیک چری کے کچھہ دستون کو محافظت آغاے مذکور
کے لئے چھوڑا جب قزاق نے تاتاریون پر یورش کرکے معاودت کی اور نظر اون مفسدون کی اوس قلعہ نو
پر پڑی تو بے محابا حملہ کیا ترکون اور معمارون کو مع کیمیل لنسکی مارا اور زار روس کو اطلاع دی اوسنے
فی الفور اپنے سپہ سالار کو مع فوج کثیر براتفاق قوم قزاق ترکون سے جنگ کرنے کا حکم دیا وزیر مذکور نے جب
یہہ بات سنی بموجب صلاح وقت صلح کر لینے کی تجویز کی اودہر زار روس بھی خواہان صلح تو تھا ہی فیمابین
سلطنت عثمانیہ و زار روس ایک صلحنامہ ٹھہرا وجہ اوسکی یہہ کہ اوندنون ملک ہنگری مین فتنہ و فساد برپا ہوا
تھا امرک تکلی نامی جو ملک ہنگری کے ایک صوبے کا حاکم تھا شہنشاہ جرمنی سے روگردان ہوکر اوسنے
عرصۂ قلیل مین رعایاے ہنگری کو جو اپنے صوبے سے خارج تھے بغاوت پر آمادہ کیا تھا مگر جب شہنشاہ
مذکور نے اوسکے گوشمالی کو فوجین بھیجین تو حاکم مذکور کو تاب مقابلہ نہ آئی اوسنے ترکون سے مدد چاہی اس
اقرار سے کہ سالانہ چالیس ہزار ڈالر بطور خراج پہنچاؤنگا اور جب ضرورت درپیش ہوگی تیس ہزار کی جمعیت
سے کام آؤنگا کہتے ہین کہ دربار عثمانیہ مین ایک مدت تک اس بات کا مشورہ ہوتا رہا کہ حاکم مذکور کو برملا
مدد دین یا خفیہ کمک کرین کیونکہ وزیر احمد پاشا نے ۱۰۷۵ہجری مین بیس سال کے وعدہ سے ایک صلحنامہ
ٹھہرایا تھا اسلئے علما اور رمادر سلطان محمد نے کہا کہ ایسے بادشاہ سے جو مطابق صلحنامہ عمل پیرا رہا سلسلہ
جنبانی جنگ دور از انصاف ہی عقل و دانش کے خلاف ہی مگر سلطان و وزیر نے بالاتفاق یہہ تجویز کی کہ

عثمانیہ مقابلہ کرنا خوب ہی اس لئے کہ ترقی دین اسلام کو پھر ایسا قابو کبھی ہاتھہ نہ آئیگا اور ملک ہنگری بذات

خود ہمارے خراج گزار ملکتون مین شریک ہوجائیگا اہالیان جرمنی جو جنگ فرانس وغیرہ مین کم زور ہوگئے ہین

مقابلہ فوج عثمانی کو نہ آئیگے اگر یہہ ملک فتح ہوجائیگا تو دوسرے عیسوی باشندگان ترک مطیع و فرمانبردار

ترک ہوجائیگے سلطان نے فرمایا کہ فی الحال خزانۂ سلطانی مین ستر ہزار کیسے روپئے سے معمور ہین اور

بجمیع وجوہ رسد کی سربراہی بھی ہوسکتی ہی مگر میری یہہ تمنا ہی کہ عیسوی دین اسلام سے مشرف ہوجائین سلطنت

عثمانیہ کو ترقی ہو اور جو خواہان امن ہین وہ ہمارے سایۂ مین آئین فوج نیک چری اور اوسکے سردارون

نے بھی رائے سلطان سے اتفاق کیا اور علانیہ کہدیا کہ ہمین سلطنت عثمانیہ کے رعایا پر ظلم و ستم شہنشاہ

جرمنی کے دیکھنے سے اپنی جانون کو نثار کرنا پسند ہی والدۂ سلطان و شیخ الاسلام نے بھی اس رائے

کو پسند فرمایا چونکہ شہنشاہ مذکور کو شبہہ تھا کہ ترکی ضرور قابو جوے جنگ ہونگے اسلئے اوسنے اپنا ایک

سفیر قسطنطنیہ کو بھجوایا اور حکم یہہ جسطرح ہوسکے بات بنائی ترغیب و تحریص یا طمع و رشوت سے صلح

قائم ہوجاوے وزیر نے سفیر مذکور کا انتظار نکیا سنہ ۱۰۹۳ ہجری مطابق سنہ ۱۶۸۲ عیسوی مین ابراہیم پاشا حاکم بودا

کو چھے ہزار ترکون کے ساتھہ تکلی مذکور کی تائید کے لئے بھیجدیا اور حاکم ترانسلوینیا کو یہہ تاکید کہ اپنی فوجون

کو اہالیان ہنگری سے شامل کرے تکلی کو جب ان فوجون کی مدد پہنچی تو اوسنے موسم تابستان مین

مقابل دشمن ہوکر چھے شہر اور قلعون کو مسخر کیا سپاہ جرمنی کو جو محافظ قلعہ تھے اسیر کرلیا ترکون نے

بذریعہ ابراہیم موصوف تکلی مذکور کو سریر ہنگری پر بٹھایا عمایدین شہر کو بادشاہ قدیم سے روگردان ہوکر

اس عہد پادشاہ کی اطاعت اور جزیرہ صمت پر حملہ کرنیکی ترغیب دی وزیر سلطانی نے سفیر ہنگری کو صلح قبول کر کے

پھر وسے قسطنطنیہ ہی مین ٹھہرایا اور جب تکلی کامیاب ہو چکا وزیر نے سفیر مذکور کو جواب صاف دیا اور آپ

عزم ادیبہ نوپل کیا سلطان نے بھی ادریانوپل سے ہوتے ہوئے ربیع الآخر ۱۰۹۴ سنہ ہجری کی ستائیسوین مطابق

۱۶۸۳ سنہ عیسوی کو معہ لشکر کثیر قصد بلگریڈ کیا اثنائے راہ مین فتح عزیمت کرکے شہر حصار جق مین ٹھہرا اور یہان

اپنی سب فوجون کو جایزہ کے بعد زیر فرمان وزیر اعظم کارا مصطفی پاشا معہ علم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

عیسائیون پر روانہ کردیا اور تاکید اکید یہہ کہ اپنے دشمن پر مظفر و منصور رہین دنیا مین عزت و ناموری حاصل ہو

اور آخرت مین سیر جنت سے مسرور رہین جب سلطان عازم قسطنطنیہ ہوا وزیر موصوف نہر متصل شہر بلگریڈ کو عبور

کرکے جانب شہر اسک مرحلہ پیما ہوا وہان شاہ ہنگری تین سو عمایدین کے ساتھ لشکر ترک مین آیا وزیر اعظم نے

نہایت تعظیم سے ملاقات کی بہت سے تحفے دئے نہایت مسرور کیا اور پاشاؤن نے بھی مہربانی و امتثال

امر مین ذرا نہ قصور کیا وزیر مذکور نے شاہ ہنگری کو جو سلک جرمنی کے حالات سے خوب واقف تھا طلب کیا

اور اوس مشورت کی آخر محاصرہ شہر ویانہ کی تجویز ٹھہری پھر تو ساری فوجون نے یاوران کے جانب کوچ

کیا اور آخر ماہ جمادی الآخر مین نہر راب کو عبور کرکے روبروے دیوار حصار شاہ مذکور خیمہ مار خندقین کھدوائین

دیوار قلعہ کو تڑوانے جو لگے تو خبر آئی کہ شہنشاہ جرمنی نے ویانہ سے گریز کی نشیبر کی راہ لی یہہ سنا گیا کہ وہان

کے دیوار ہائے قلعہ شکستہ ہین محافظین ہمہ تن خستہ ہین مخزنون مین باروت نہین ذخیرہ خانون مین رسد

نہین باشندگان شہر ترکیون کے خوف سے حالت جانکنی مین ہین کوئی ایسا نہین جسکا حال بد نہین وزیر نے چند ترکی

سپاہ کو زیر فرمان حسین پاشاہ محاصرہ یاؤارین پر مقرر کردیا اور آپ باقی افواج کے ساتھ ویانہ کا رخ کیا راہ
مین شہنشاہ جرمنی کے کئی سردارون کا اسباب چھین کر سرحد غنیم مین داخل ہوا بہت سے عیسائی اسیر ہوئے
جمادی الآخر کی اٹھارہوین کو لشکر ترک شہر ویانہ پر جا پہنچا کہتے ہین کہ جب لشکر ترک نے یہان خیمہ زن ہو کر
خندقین کھودین محاصرہ کا سارا اسباب ضروری جمع کرلیا تو وزیر اعظم نے بہ تعجیل تمام غنیم کے دمدمون پر قابض
و متصرف ہو کر گولہ رانی و نقب زنی سے قلعہ کی دیوارین توڑ دین اور شہر پر بڑی مردانگی سے حملہ کیا اگر
وزیر اعظم نے اور تھوڑی سعی کی ہوتی تو ضرور ترکون نے قلعہ مذکور کی پوری خبر لی ہوتی مگر اوسنے باسانی تمام
اوسکو مسخر کرنے کے خیال سے سلطان محمد کو بذریعہ مراسلہ اطلاع دی کہ شہر کی کنجیان عنقریب بارگاہ سلطانی
مین حاضر کرونگا اور غرض اس تعویق سے یہہ کہ شہر ویانا کو جو دار السلطنت جرمنی ہی باہستگی مسخر ہو کر وہان ریاست
اسلام قرار پائی اور رفتہ رفتہ خود ہی شہنشاہ جرمنی کہلاے مگر صوبہ دار بودا ابراہیم پاشا اور سرداران فوج جان
نثار کو اپنی ترقی کے مانع جانکر پاشائے مذکور کو ریاست ہنگری دیدینے اور فیمان سرداران مزبور باقی صوبجات
کو تقسیم کرلینے اور محافظت شہر ہاے ملک مذکور پر اپنی فوجین متعین کرنے کا اقرار کیا سارے ملک جرمنی وحد
فرانس وترانسلوینیا پر فتح پانے یا اونکو اپنا خراج گزار بنانے مین اصرار کیا اس اثنا مین عیسویون نے شہر گران
مفتوحہ ترک کی تسخیر کا قصد کیا مگر جب ہزارہا ترک ویوار سے مدد شہر مذکور کو آئی تو عیسویون نے اون دونون
شہرون کے درمیان کے پل کو جلا کر شہر ویوار پر چارون طرف سے محاصرہ کرلیا اور آٹھ روز تک بڑی مردانگی سے جنگ
کرتے رہے اسمین جاسوسون نے بلگریڈ سے وزیر کی آمد کی خبر جو دی تو محاصرہ سے دست بردار ہوے

اور بعد وو اسٹریہ و ہنگری پر خیمہ زن ہو کر کئی رسالون سے مدد بہم پہنچائی اس اثنا مین وزیر اعظم نے گو محاصرۂ
ودیانہ کو قائم رکھا مگر ہر کام اپنی ہی راے سے کرنیکے باعث ترقی نہ پائی ماہ رمضان کی بیسوین کو فوج عیسوی
کی خبر آمد سنکر تیس ہزار قیدیان تاتاری کو قتل کرایا اور اپنی فوج جو خارج محاصرہ تھی اوسکو تین حصون پر
منقسم کرکے ایک حصے کو ابراہیم پاشا اور دوسرے کو محمد پاشاے دیاربکر کے تفویض کیا اور فوج باقیمانہ
کا خود سردار ہو کر مقابلہ غنیم کو میدان مین آیا سپاہ جرمنی کے پہلے حملے مین دونو پاشاؤن کی ٹکڑیان پسپا ہو گئین
اور معرکۂ رزم سے بھاگ نکلین وزیر اعظم نے جب یہہ حال دیکھا خیمون کے طرف چلا آیا اور وہان کسیکو نہ
پایا تو زار زار رویا اور خود سردار انہین مغرورون کے پیچھے فرار ہوا آخر محافظتِ گران و دیوار کو ایک فوج
جرار متعین کرکے باقی فوج کے ساتھ بودا کو آیا محمد پاشا کو جو ہمیشہ اسکا شریک راے تھا وہانکا حاکم بنایا
ماہ شوال کی سولھوین کو متصل گران چھے ہزار سوار ترک اور دو ہزار نیک چریون نے زیر فرمان مصطفی پاشا
و خلیل پاشا اہالیان پولنڈ سے ایسا مقابلہ کیا کہ مدعیون کو پسپا کر دیا مگر فوج جرمنی نے بنا بر مدد پہنچکر اون
عیسویون کی جان بچائی دوسرے دن افواج پولنڈ و جرمنی نے لشکر ترک پر جو شہر بارکن سے ایک گھنٹے
کی راہ پر تھا حملہ کیا بعد جنگ شدید ترکون نے شکست پائی اور دریاے ڈانیوب عبور کرنے کے وقت
پل ٹوٹا عجب پیچ و تاب ہوا فوج ترک کا چوتھا حصہ غرق آب ہوا باقی فوج جو بارکن کو آئی تو سپاہ جرمنی نے
اونہین بھی نچھوڑا بعد محاربۂ شدید شہر مذکور کو تحویل کرنے تک منہہ نہ موڑا بعد اوسکے عیسویون نے محاصرۂ شہر
گران کا ارادہ کیا تھا مگر جب سنا کہ وزیر اعظم بار ثانی اسی ہزار کی فوج فراہم کرکے جنگ کو تازہ کیا چاہتا

ہی تو سپاہ جرمنی پسپا ہوے اور جب یہہ بات ثابت ہوئی تو شہر مذکور پر محاصرہ کرکے اہل قلعہ کو تنگ کر دیا

بکر پاشا حاکم شہر مذکور نے جسکے زیر فرمان پانچہزار فوج ترک تھی چار و ناچار عیسویون سے صلح کر لی اور شہر کو

اونکے تحویل کر دیا جب اسیطرح قلعہ ہاے ملک ہنگری عیسویون کے ہاتھہ آگئی اور شاہ پولنڈ تائید و یانہ کو روانہ ہوا

حاکم مالدیویا کو جسنے جنگ چہرن مین ترکون سے روگردان ہوکر اہالیان پولنڈ سے سازش کی تھی اطمینان

کامل ہوا اپنی فوجون کو فراہم کرکے سردار قزاق سے شامل ہوا نہر نیترایس کو عبور کیا صوبہ بسارابیا کی راہ لی

قوم قزاق کو اپنے لشکر کی حفاظت کو چھوڑا اور آپ آگے بڑہکر باشندگان شہر پر دست ظلم دراز کیا

بچون کے سرون کو توڑا حاملہ عورتون کی ٹکڑے اوڑاے ضعیفون کو بہ ہزار تصدیع ہلاک کرکے اونکا سارا

مال و اسباب چھین لیا اسمین تاتاریون نے جنگ ویانہ سے منہہ موڑکر اپنے ملک کا قصد کیا تھا کہ حاکم

مالدیویا کے ظلم و بیداد کی خبر آئی اونہون نے فوج دشمن پر حملہ کرکے خوب تنبیہ پہنچائی قوم قزاق کو چارطرف

سے گھیر لیا کتنون کو قتل اور بعضون کو قید کئے تک منہہ نہ پھیرا الحاصل وزیر بے تدبیر کار روانی امور جنگی مین

ناقص نظر جو آیا تو اوسکو حسب الحکم سلطانی ماہ محرم سنہ ۱۰۹۵ ہجری کے چھٹی مطابق سنہ ۱۶۸۴ عیسوی مین

پھانسی دی گئی ترکون نے اوسکا سر قسطنطنیہ کو بھجوایا بعد اوسکے کارا ابراہیم پاشا وزیر اعظم ہوا اور اوسکو

تاکید یہہ کہ امورات مملکت مین ہشیار رہے دشمنون سے بدلہ لینے کو تیار رہے اونہین دنون قومی ریاست

وینس نے شہنشاہ جرمنی و شاہ پولنڈ سے متحد ہوکر عثمانیون سے جنگ کرنے کی شہرت دی تھی سعی ابراہیم

پاشا ئے مذکور بہ نسبت تنبیہ اہالیان وینس بیکار جو ٹھہری تو سلطان نے شیطان ابراہیم کو جرمنی پر اور سلیمان پاشا

کو پولنڈ پر معہ افواج جرار بھجوایا امیر البحر ترک کو اہالیان وینس کی حرکتون پر نظر رکھنے کا حکم فرمایا اس اثنا مین
ڈیوک چارلس سپہ سالار افواج شہنشاہ جرمنی نے ماہ جمادی الآخر مین داخل ہنگری ہوکر شہر وسگراد کو محاصرہ
کر کے مسخر کرلیا فوج ترکی نے عیسویون کی گولہ باری سے تنگ آکر عزم واشیہ کیا اور صوبہ دار بودا کی
فوجون سے شامل ہوکر سپاہ جرمنی کے آمد کے روکنے مین سعی کی مگر عیسویون نے یہان بھی ترکون کو چھوڑا
شہر واشیہ پر محاصرہ کیا متفرق آلات حرب کے ذریعے کئی دفعہ حملہ کیا بڈن پاشا نے جو اون محصورون
کی معاونت کے لئے آیا تھا لشکر عیسوی پر چڑھائی کی اور پندرہ ہزار ترک کے ہلاک ہونے سے
یہہ بھی واپس ہوگیا حاکم قلعہ نے ناامید ہوکر چند شروط پر صلح کرلی شہر کو تحویل غنیم کردیا بعد اون فتوحات
کے سپاہ جرمنی نے ماہ شعبان کی پہلی کو شہر بود آ پر پہنچکر شہر پست پر جو دریاے ڈانیوب کے دوسرے
ساحل پر واقع ہی حملہ کیا اور چند ساعت مین مسخر کرلیا پھر شہر بود آ دار الخلافت ہنگری پر محاصرے کی
ٹھہرائی جب یہہ خبر سر عسکر شیطان ابراہیم پاشا کو آئی تو اوسنے اپنے علاقیکی ساری فوج عثمانی کو ہمراہ لیکر
محافظین بود اکی تائید کا عزم کیا کہتے ہین کہ بڑی حدت وشدت کے ساتھہ ترکون اور افواج جرمنی
مین ایک مدت مدید تک جنگ برپا رہی آخر ذی القعدہ کی تئیسوین کو عیسوی ناچار ہوگئے محاصرہ سے
دست بردار ہوگئے ماہ رمضان المبارک کی بارہوین کو جان ثالث شاہ پولنڈ نے اپنی فوجون کو فراہم
کیا اور قلعۂ کوانگزہ پر جو محاذی شہر قوطن ہہر تیراس پر واقع ہی حملہ کر کے مسخر کرلیا بعد اوسکے صوبہ
مالدیویا مین فوجون کے لانے مین کوشش کی نہر غدکو پر پل بنانا چاہا سر عسکر ترک نے مانع و مزاحم ہوکر

شاہ مذکور کے لشکر کو گھیر لیا غنیم کے چارپایون تک چارہ پہنچنے نہ دیا شاہ مذکور نے جب یہہ حال دیکھا چار و ناچار معہ رفقا معرکہ سے بھاگا اور اوسکے سرداران فوج بیکسی مین گرفتار ہوے سپاہ باقیماندہ کے ساتھ فرار ہوے اس اثنا مین افواج جرمنی نے شہر ویوار کو سارے موسم بارش مین محاصرہ کیا ترکون کو رسد تک پہنچنے نہ دیا مہینے بھر مین فاقون کے مارے بہت سے ترک ہلاک ہوے ابراہیم پاشا سرعسکر ترک نے اس خبر کے سنتے ہی بنا بر مدد وہی عزم شہر مذکور کیا گران اور وسگراد کے قلعون پر محاصرہ کر لیا اس غرض سے کہ غنیم شہر مذکور کے محاصرے سے دست بردار ہو جاے اور اون قلعون کی معاونت کو چلا آئے۔ لیکن عرصہ قلیل مین شہر وسگراد مسخر ہوا تو پاشاے مذکور نے گران پر محاصرہ کر کے اہل قلعہ پر دست ظلم دراز کیا اور جب فوج جرمنی ماہ رمضان المبارک کی دوسری کو لشکر ترک کے مقابل ہو گئی تو محاصرے سے دست بردار ہو کر ترکون کی صف آرائی کا حکم دیا سپہ سالار عیسویان بحیلہ گریز اپنی فوج کے ساتھ پسپا ہوا اور جب ترکون نے جان لیا کہ غنیم کا منہہ کالا ہوا تو تعاقب کر کے ماہ رمضان المبارک کی چودہوین شب کو اوس پر حملہ کیا لکھا ہی کہ دونو لشکر نے چندے اس لڑائی مین جوانمردی کی داد دی آخر سپاہ ترک پسپا ہو گئی پس از اتمام جنگ عیسوی فوجون نے بار ثانی روانہ ویوار ہو کر ماہ مذکور کی انیسوین [19] کو حملہ کیا اور خوب گولہ رانی ہی کی کچھہ نقصان کے ساتھ شہر مذکور کو مسخر کر لیا کئی ہزار ترک معہ حاکم تہ شمشیر ہوے کچھہ پانی مین ڈوبے اور باقی اسیر ہوے ازبسکہ ترکون کو اس قلعہ کے چھن جانے سے نہایت خوف ہوا تھا عسکر ترک نے اپنے ایک سردار احمد قلبی کو سپہ سالار عیسوی کے نزدیک بنا بر صلح روانہ کیا تھا مگر اون دنون عیسویون کو فتوحات حاصل ہو نیکے

بہ سبب سردار مذکور بغیر کسی ایک عہد نامہ ٹھہرانے کے واپس چلا آیا جرمنی فوجین بعد کئی فتوحات کے ماہ رجب

المرجب سنہ ۱۰۹۷ ہجری کی چھبیسوین مطابق جون سنہ ۱۶۸۶ عیسوی کی ساتوین کو شہر بودا پر محاصرہ کر کے ماہ شعبان

کی دوسری کو بعد ایک خفیف مقابلے کے ایک حصہ شہر پر قابض و متصرف ہوگئین بعد اوسکے جرمنیون نے

فصیل قلعہ اور دمدمون کو تباہ کیا اور ماہ مذکور کی اکیسوین کو شہر پر یورش کی ترکون نے بڑی مردانگی سے

مقابلہ کر کے عیسویون کو پسپا کر دیا عیسویون نے پھر بھی انتقام پر کمر ہمت باندھی چہارم رمضان مطابق یازدہم

ماہ جولائی کو قلعۂ مذکور کی دیوار کو توڑا بارثانی یورش کی فیمابین ترک و عیسوی بڑی خونریزی کے ساتھ

جنگ ہوئی تین ہزار عیسوی مقتول و مجروح ہوے بعد خرابی بسیار عیسویون نے پہلے دیوار

حصار محصورون سے چھین لی اور قلعۂ مذکور کی دوسری دیوار پر خوب گولہ باری کی جب دیوار مذکور بہت

شکستہ و ریختہ ہوگئی تو سلیمان پاشا معہ فوج آپہنچا مگر اوسنے غنیم پر حملہ کرنیکو عبث جانکر اہل قلعہ کو مدد

پہنچانے کا ارادہ کیا ماہ رمضان المبارک کی بائیسوین اور اگست کی تیسری کو آٹھ ہزار سوار اور دو

ہزار ینیچریون کو چار ترکی سردارون کے زیر فرمان جانب لشکر غنیم روانہ کر دیا تاکید یہہ کہ اگر ممکن ہو لشکر مین سے

ہوتے ہوے جائین اور چند ینیچریون کو محصورون کی معاونت کے لئے بھجوائین مگر سپہ سالار جرمنی نے

سوارون کے ایک دستہ کو اونپر روانہ کیا اور انہون نے سواران ترک پر اس مردانگی سے حملہ کیا کہ بعد ایک خفیف

مقابلے کے تاتاری ینیچریون کو چھوڑ کر فرار ہوگئے ماہ رمضان المبارک کے اخیر روز سلیمان پاشا نے

بارثانی کوشش کی دو ہزار کی فوج ینیچری معہ چند سوار بموجب تجویز سابق عمل پیرا ہونے کے لئے بھجوادی انہون نے

بڑی خبرداری سے پیش قدمی کرکے غنیم کے ایک حصۂ لشکر پر حملہ کیا بعد خونریزی بسیار داخل شہر
ہوے اور افواج جرمنی نے ماہ شوال کی تیرہوین کو شہر مذکور مسخر کرلیا عبدی پاشا قلعہ دار نے
جسکو امورات جنگی مین بڑی مہارت تھی فوج باقیماندہ کے ساتھہ محافظت شہر مین کوشش کی اور
جب وہ بھی دشمنون کے ہاتھہ مارا گیا تو ترکی سپاہ نے پسپا ہوکر علم سپید بلند کیا اور بعد اوسکے قلعہ
کو تحویل کردیا پس از تسخیر شہر مذکور جب ترکون کو تاب مقابلہ نرہی سپہ سالار جرمنی نے اپنی ماتحتی فوجونکو دو حصہ کرکے
ملک ہنگری کے دو متفرق حصون پر روانہ کیا وزیر نے اس اثنا مین جو ایک فوج جرار کے ساتھہ چلا آتا تھا تاتاریان
مفرور کو روک کر اپنی فوج مین شامل کرلیا بعد اوسکے سگیدین پر ترک و عیسوی نے ایک محاربۂ عظیم برپا کیا آخر ماہ ذی حجہ
کی پانچوین کو فوج ترک نے شہر مذکور کو تحویل اہالیان جرمنی کردیا علما و باشندگان قسطنطنیہ نے افواج عثمانی کی پسپائی
و ہزیمت کی خبر جو سنی پہلے تو خفیہ اور پھر علانیہ سلطان سے آمادہ فساد ہونیکی تجویز کی عالمون نے باشندون سے کہا کہ
خزانہ خالی ہی اور عیسویون نے ہزارہا مسلمانون کو قتل کیا ملک ہنگری اور صوبہ موریا کو ترکون نے اپنی ہاتھہ سے کھودیا
اور سلطان جو مایل سیر و شکار ہی وہ اوس سے باز نہ آئیگا گو لاکھہ پند و نصیحت کرین مگر وہ اسطرف توجہ نہ فرمائیگا
ادہر تو انہون نے یہہ کہا اور ادہر سلطان کو اوسکی خبر جو پہنچی بمجرد خبر قسطنطنیہ کو آیا مفتی اسلام کو اوسکے عہدے سے
معزول کرکے اپنے نائبون کے ذریعے رعایا کو یہہ معلوم کرایا کہ عیسویون کے جنگ کا بانی سلطان محمد نہین بلکہ وزیر
کارا مصطفی پاشا ہی اور معزول مفتی بھی وزیر تو مقتول ہوا اور مفتی بھی اسی جرم پر معزول ہوا بعد اوسکے سلطان
اپنے خزانے کے زیورات کو منگوایا اور اوسکو فروخت کرکے اور کچھہ پیسا باشندگان شہر سے لیکے مشاہرہ

سپاہ تقسیم فرمایا پھر تو فتنہ بیدار سو گیا سار افساد جو ہونیوالا تھا فرو ہو گیا اس اثنا مین سپہ سالار جرمنی نے معہ افواج
شاہی سلیمان پاشا پر جو شہر اُسک مین خیمہ زن تھا حملہ کرنیکی تجویز کی مگر افواج جرمنی کو بوجہ صعوبت راہ کچھہ دیر جو ہوئی
تو پاشائے مذکور ایسے کامیاب موقع پر اپنی فوجون کو متعین کیا کہ سپہ سالار جرمنی مجبور و ناچار ہوا آخر فیما بین ترک
و فوج جرمنی خوب جنگ ہوئی عثمانیون نے جرمنیون کو بھگا دیا اور پھر اونکا تعاقب کر کے دریائے ڈانیوب پر عزم
جنگ کیا الغرض بعد فرار ہونے کے افواج عیسوی نے شہر فہاج مین کچھہ دم لیا زکلی اور پنج کلیسا کی دیوار حصار کو
توڑ کر البا رگالس کی تسخیر کا قصد کیا ماہ رمضان ۹۹۵ھ ہجری کی تیسوین مطابق جولائی ۱۶۸۷ء عیسوی کی اٹھارہوین کو
وقت روانگی زکلی مذکور ترکون نے عیسویون کو گھیر لیا اور تین روز تک سخت لڑائی رہی اسمین سلیمان پاشا بھی جو
بہ آہستگی چلا آتا تھا آن پہنچا اور اپنے سپاہ سے یون مخاطب ہوا کہ مجھے سلطان نے مقابلۂ اہالیان جرمنی کا حکم
فرمایا ہی اور جو دلاوران ترک اس مقابلہ مین جوہر شجاعت دکھائینگے تو ملازمین سلطانی اونہین معقول انعامون سے سرفراز
فرمائینگے الغرض چارم ماہ شوال مطابق غرۂ اگست کو پاشائے موصوف نے اپنی فوجون کو صف آرا کیا پھر تو ترکون
نے غنیم پر بڑی حدت و شدت سے حملہ کیا آخر سلیمان پاشا پسا ہوا اور محافظت اُسک و پیٹرو ارادین پر کچھہ
دستے افواج ینک چری کے متعین کر کر آپ جانب بلگریڈ چلا آیا سپہ سالاران عیسوی نے ان مقامون کے استحکام
سے گھبرا کر محاصرۂ تمسوار کی شہرت دی وزیر مذکور اونکے دام فریب مین آیا اور ساری عثمانی فوجون کو اودھر ہی بھجوایا
عیسویون نے ماہ ذی القعدہ کی دوسری کو شہر برزن پر محاصرہ کر کے مسخر کیا اور وہان سے بہ تعجیل تمام روانہ اُسک
ہو کر اوسکو بھی ترکون سے چھین لیا اہالیان وینس نے صوبۂ موریا پر چڑھائی کی ماہ رمضان کی تیسوین کو پاتراس پر جنگ عظیم

برپا ہوے سرعسکر ترک زخمی ہوکر معرکے سے فرار ہوا محمد پاشاہ نے جو چھے ہزار ترکون کے ساتھ قلعہ رومانیہ
کی محافظت کو آیا تھا فصیلون کو شکستہ و خراب کیا قلعہ دار موریا محمد نامی نے بھی عیسوی جہازون کی خبر آمد
سنکر اپنے قلعہ کو بھی عیسویون کے تحویل کردیا کونگس مارگ سردار افواج وینس نے معہ فوج روانہ شہر اتھنس
ہوکر پہلے اسکو محاصرہ کیا اور پھر مسخر کرلیا کہتے ہین کہ سلیمان پاشا بغاوت و نافرمانی افواج ترک کے باعث
وقت شب خفیہ لشکر سے فرار ہوکر قسطنطنیہ کو آیا اور حضور سلطانی مین حاضر ہوکر سارا ماجرا مفصل کہہ سنایا
سلطان محمد نے اظہار سلیمان پاشا کو باور کرلیا اور اس خبر کی تحقیق تک روپوش رہنے کا حکم دیا اب دیکھیے
کہ سیاوش پاشا نے بعد فرار ہونے وزیر سلیمان پاشا کے بذریعہ محضر سلطان کو اطلاع دی کہ عثمانی فوجین
میرے زیر فرمان حاضر قسطنطنیہ ہوکر حضور سے وزیر سلیمان پاشا کے مکروفریب کا استغاثہ کیا چاہتی ہین سلطان
نے اوسوقت مذکور سیاوش کو خدمت وزارت پر مامور فرمایا اور سلیمان پاشا کا سر کٹوایا جب بھی رعایا کی
تشفی جو نہوئی تو سب کے سب مسجد جامع مین مجتمع ہوکر آمادہ فساد ہوے اور شیخ الاسلام نے حضار محفل سے
کہا کہ اندنون سلطنت عثمانی روبکساد ہی کتنے قلعے کہو گئے اور کئی سرسبز و شاداب صوبے جنہین سلاطین پیشین نے
بڑی مشقت و خونریزی سے حاصل کیا تھا ہمارے قبضۂ اقتدار سے باہر ہوگئے اور جو اسیطرح سلطنت عثمانیہ
سلطان محمد خان ہی کے ہاتھ رہیگی تو اس سے زیادہ مبتلاے آفات ہونا ہوگا کیونکہ سلطان موصوف ملک و لشکر
سے غافل ہی شب و روز جانب سیر و شکار مایل ہی دلاوران جانباز اپنی قسمت کو روتے ہین خوجے اور
دغاباز خزانہ بیت المال سے نہال ہوتے ہین اسمین کسی نے آکر یہہ خبر دی کہ سلطان کو اس فراہمی و مشورت

کی اطلاع ہو گئی ہی اور اوسنے رفیقون کو اپنے بھائیون کے قتل کرنے کے لئے روانہ فرمایا ہی یہہ سنتے ہی
ایک رسالۂ ترکی نے بہ ترغیب مخالفین سلطان رفیقان سلطانی کو اثنائے راہ مین روک دیا اور برادران
سلطان یعنے سلیمان اور احمد کو اپنی حفاظت مین رکھہ لیا غرض اوسوقت عجب عالم ہوا سارا مجمع درہم و برہم
ہوا سلطان محمد کے عزل اور سلیمان کے تسلط کی شہرت کے لئے سبھون نے شیخ الاسلام اور نقیب سے درخواست
کی بعد اوسکے شیخ مذکور نے روبروے سلطان حاضر ہو کر پہلے اپنی گستاخی کی عذرخواہی کی اور پھر عرض
کیا کہ رعایا و سپاہ نے اتفاق کیا ہی اور مجھکو آپکی جناب مین پیام معزولی پہنچانیکو بھیجا ہی سلطان محمد نے
اس پیام کو سنکر فرمایا کہ تم جو کہتے ہو یہہ کچھہ نئی بات نہین کیونکہ علمانے خواہان تبدیل سلطان ہو کر رعایا
کو برانگیختہ کیا ہی یہہ حال پہلے ہی مجھکو معلوم ہو چکا ہی مگر مجھہ سے یہہ غلطی ہوئی کہ مین نے پہلے ہی اس
شعلۂ فساد کو تمہاری جلا وطنی سے نہ بجھایا اور وجہ اوسکی یہہ ہی کہ مین نے ہر ایک کام کی ابتدا راست
بازی سے کی ہی اور اسیطرح انجام کو پہنچایا کیونکہ مین نے ساٹھہ سال کی عمر سے پچاس سال تک اس
سلطنت کی حکمرانی کی کوئی بات مجھسے نامنصفانہ سرزد نہوئی بیدینون کی قوت گھٹادی دین کی قدرت بڑھادی
کیا تم نہین جانتے کہ کتنے ملکی ہنگامون کی مین نے بیخ کنی کی اور کتنے بیدینون پر فتح پائی کس کس نے میرے عہد
سلطنت مین شکست کھائی کسقدر صوبے اور ریاستونکو مملکت عثمانیہ سے شامل کردیا باشندگان پولنڈ
و ترانسلوینیا و ہنگری کو جنکی شجاعت و بہادری کا امتحان بعد خونریزی بسیار ہمارے آبا و اجداد نے کیا تھا
خراج گزارون مین داخل کردیا اہالیان وینس نے ہزیمت اوٹھائی جزیرۂ کیانڈیا پر بھی مین نے فتح پائی بالاین

تم لوگون نے بعوض تحسین کے مجھ پر ناحق حرف رکھا مگر مین سمجھتا ہون کہ شہنشاہ جرمن سے عہد شکنی کرنے اور
میرے عہد سلطنت مین سپاہ ترک چار سال تک ہزیمت پانے کے باعث تم نے میری معزولی مین سعی کی
ہی اگر مین اسی خطا پر مستحق سزاے شدید ہون تو کیا تم نہین سمجھ سکتے کہ تم نے تمہارے فتوے سے مجھے جنگ
کی ترغیب دی اور سپاہ نے بعوض مردانگی بیوفائی کی اسمین میرا قصور کیا ہی مجھ کمسن سال کو تکلیف دینا
اور سلطنت کا بگاڑنا کب اچھا ہی مین نے سپاہ کی دلداری کی اور اپنے زیورون کو بیچکر اونکی تنخواہ فیصل
کر دی اور اونکی طلب اپنے جانباز وزرا کا سر کٹا یا سیاوش پاشا کو وزیر بنایا اسپر بھی سپاہ و علمانے بس نکر کے
مجھے ناکارہ ٹھہراکر میرے باپ کے تخت سے اوتار دینے کا قصد کیا ہی خیر اوسکا کیا مضایقہ مگر منتقم حقیقی
ضرور اوسکا انتقام لیگا اور میرے بدخواہون کو خراب کریگا نقیب نے سلطان محمد خان سے سارا
حال سنکر بے تہذیبانہ جواب دیا کہ حضور اب عذر خواہی نکیجئے تخت سے اوترکر اپنی راہ لیجئے اگر اپنی جان
و عزت کی حفاظت منظور ہی تو آپ بخوشی تمام اپنے بھائی سلیمان کو حکومت سلطنت عثمانیہ دین اسمین ذرا
سرمو توقف نکرین سلطان محمد نے بمقتضاے وقت اقبال کیا اور کہا کہ بھائی سے کہدو کہ حکم خدا زبان خلایق
سے صادر ہوا ہی ریاست عثمانیہ کا حاکم تو ہی قرار پایا ہی الغرض محرم سنہ ۱۰۹۹ ہجری کی ساتوین مطابق
سنہ ۱۶۸۸ عیسوی کو سلطان محمد خان سریر سلطانی سے مستعفی ہو کر پانچ سال تک مقید رہا اور آخر الامر
ماہ جمادی الاول سنہ ۱۱۰۴ ہجری مین جانب دار بقا نقارہ کوچ کا بجایا وقت انتقال باون سال کی
عمر تھی چالیس سال پانچ مہینے چھے روز تک تخت حکومت پر جلوہ گر رہا محمد کو متفرق ازواج سے سات

فرزند پیدا ہوے اونہین فقط مصطفی و احمد ہی کو سلطنت عثمانیہ ہاتھہ آئی دوسرون نے طفلی ہی مین رحلت

پائی یہہ سلطان خوش مزاجی و رحم دلی مین یکتا تھا فن سپاہگری مین یکتا تھا۔

فصل بست و یکم دربیان سلطنت سلطان سلیمان خان ثانی

لکھا ہی کہ بعد عزل سلطان محمد خان رابع ایک ترکی سردار نے اوس زندان مین جہان سلیمان مقید تھا جاکر عرض کیا کہ حضور

زندان سے باہر تشریف لائین تخت سلطنت پر جلوس فرمائین کہ اسی مین سپاہ کی خوشنودی ہی اور سارے رعایا کی

بہبودی سلیمان نے برخلاف تصورات ارکین و رعایا نہایت محزون ہوکر فرمایا کہ تم لوگون نے میری راحت و آرام مین خلل

اندازی کی مین تو یہی چاہتا تھا کہ میری باقی عمر اسی محبس مین بآرام تمام بسر کرون اور میرا بھائی حکمران سلطنت عثمانیہ

رہے سردار موصوف نے سلیمان کی اس تقریر سے پریشان ہوکر بعد تامل دست بستہ یہہ سنایا کہ حضور سارے وزرا امرا اعلانے

اپکی تخت نشینی کی شہرت دی ہی اب اس قصد سے باز آنے مین بڑی خرابی ہی سلیمان نے درجواب کہا کہ میرا بھائی سلطنت

عثمانیہ کو اپنے خوشی سے چھوڑا نہین پس مین کیونکر اوسکے تخت پر قدم رکھون کیا یہہ بات میرے لئے بیجا نہین خیر مین آسکتا ہون

اگر تمہاری رضا ہی مگر مجھکو میرے بھائی سے سخت اندیشہ ہی سردار نے عرض کیا کہ خداوند آپ موجب التجائے اہل اسلام عمل

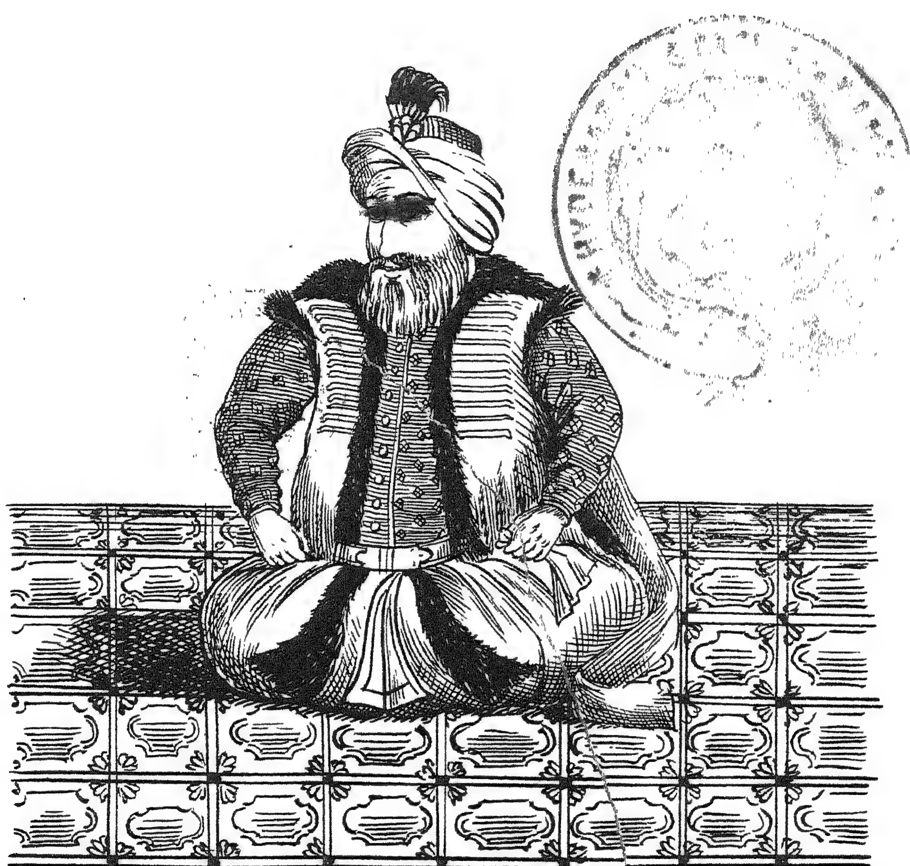
فرمائین یہہ کہا اور بجبر اوسکو تخت تک لیجاکر بٹھایا ارکین سلطنت نے نذرین دین تعظیم و تکریم شاہانہ کی ساری رسمین ادا ہوچکین

بعد اوسکے سلطان سلیمان خان ثانی نے سیاؤش پاشا کو عہدہ وزارت پر بحال رکھکر فرمایا کہ خیال امورات سلطنت ضرور

ہو فتنہ و فساد کے فرو کرنے مین سعی موفور ہو کہتے ہین کہ پاشائے مذکور بعد برخاست دربار جب گھر کو روانہ ہوا

پہلے تو ینگچریون نے بطور روزینہ اوسکی تعظیم و تکریم کی اور انعام کے طلبگار ہوے جب اوسنے کچھہ نہ دیا تو

شبیہ سلطان سلیمان خان ثانی



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

ایک ہنگامۂ عظیم برپا کیا وزیر کو معۂ رفقا قتل کر دیا اور ان مفسدون نے زن و دختر وزیر کو بازار مین کھینچا ہاتھ پیر
کاٹ ڈالے بعد فرو ہونے اس ہنگامے کے خواجہ اسمعیل پاشا خدمت وزارت پر مامور ہوا اور بموجب حکم
سلطانی خفیہ مفسدون کی گرفتاری پر کمر باندہی پھر ینیکچریون نے مسجد جامع مین مجمع کیا اور تجویز یہہ کہ سلطان
و وزیر دونون کو قتل کرین سلطان نے یہہ خبر جو سنی تو گھبرایا حسب صلاح دید مصطفی پاشا اپنے وزیر ہی
کو مخطی ٹھہرایا مبتلائے رنج و محن کیا اور بدون حکم سلطانی جرٔت پردازی وزیر کی شہرت دی اور اوسکو
اپنے قول کی صداقت کے لئے خدمت وزارت سے معزول کر کے جلاوطن کیا بعد اسکے تقی ازدغی پاشا وزیر
ہوا صوبۂ رومیلی مین پازاران عثمان پاشا محمد کے عزل اور سلطان کی تسلط کی خبر سنکر ترکون کو وزیر مذکور سے
بحیلہ تقریب جلوس انعام طلب کرنیکی ترغیب دی جب وزیر نے اس امر مین کچھ توقف کیا تو باشندگان
صوبہ سے مبلغ وصول کر کے صوبہ بلغاریہ کو تاخت و تاراجی سے خراب کر دیا اقلیم ایشیا مین خندق
پاشا نے اپنی فوجین بنا بر فساد جمع کین اور ہزار ہا غارتگرون کے ساتھ شریک ہو کر قسطنطنیہ پر حملہ آور ہونیکی
دہمکیان دین بہت سے صوبون کو لوٹ کر ارزِ مذگنجہ کا قصد کیا گریسو پولی کے محاصرے کی تیاری کا حکم دیا
ینیکچریون نے جب طور بیطور دیکھا اپنے فتنہ و فساد سے باز آکر دوسطرف کی راہ لی اور پاشائے مذکور
سے مردانہ جنگ کر کے شکست فاش دی جن دنون مملکت قسطنطنیہ بغاوت خانگی کے باعث تباہ ہوئی تھی
افواج جرمنی نے ملک ہنگری کے بڑے بڑے مستحکم شہرونکو مسخر کر لیا تھا چنانچہ قلعۂ اگری پر چار مہینے
تک محاصرہ کیا تھا آخر قلعۂ مذکور بسبب رسد فراہم نہونے کے ماہ محرم سنہ ۱۰۹۹ ہجری کی بیسوین کو

عیسویون کے تحویل ہوا اگرا وشگاد واقع سرحد صوبہ باسنیا پر حاکم بیڈن نے فتح پائی الاگ اور پیٹر وار دین
کے قلعون کو بھی ترکون نے کھودیا عیسویونکو بلگریڈ جانے کے لئے بے روک ٹوک راہ ہاتھہ آئی کہتے ہین
کہ سلطان سلیمان نے قسطنطنیہ سے شہر ادریہ نوپل کا قصد فرمایا عیسویون کے مقابلے کا خیال آیا ذوالفقار افندی
اور ایک دوسرے ترکی کو بطور اپنے سفیرون کے شہنشاہ جرمنی کے نزدیک روانہ کیا اور غرض
اس سے یہہ کہ شہنشاہ مذکور کو اپنی تسلط کی اطلاع دین اور جسطرح بنے اوسطرح صلح کرلین اور بعوض تقی از دعز
مصطفی پاشا رجب پاشا سرعسکر افواج ہنگری ہوکر مقابلہ اہالیان جرمنی کو روانہ ہوا اگر پیش از
پہنچنے لشکر ترک کے سپاہ جرمنی نے تمام موسم بارش مین البار گالس کا محاصرہ کیا تھا ماہ رجب سنہ ۱۰۹۹ھ
کی انیسوین مطابق مئی سنہ ۱۶۸۸ عیسوی کی آٹھوین کو اہل قلعہ کو فاقہ کشی سے تنگ و ناچار کرکے کنجیون کو تحویل
کرلیا تھا کارفا سردار عیسوی نے نہایت مکاری سے شہر لپیہ پر حملہ کرکے مسخر کیا اور سا لمازد لوگاش
نامی مقامون کو ترکون سے چھین لیا بعدان فتوحات کے شہنشاہ مذکور کی فوجین زیر فرمان حاکم بویریہ جانب
بلگریڈ روانہ ہوگئین غرض اس سے یہہ کہ ان ترکون پر حملہ کرین جنھون نے اطراف شہر خیمہ زن ہوکر اپنے لشکر
کی حفاظت کے لئے خندقین کھدوائین تھین مگر ترکی سردار نے عیسویون کا انتظار نکرکے اپنی خیمون کو
آتش لگادی اور کچھہ فوج بطور تائید بہم پہنچاکر شہر سمندرہ کی راہ لی افواج جرمنی نے شہر مذکور پر پہنچکر
شوال کی تیرہوین کو محاصرہ کیا اسمین محافظت سمندرہ سے ترکون کی دست برداری کی خبر جو آئی
تو شہر مذکور پر قابض و متصرف ہونے کے لئے فوج ہنگری کو اوسطرف روانہ کردیا آخر ماہ ذیقعدہ کی گیارہین

کو عیسویون نے شہر بلگریڈ کی دیوار حصار کو توڑا چھے گنٹھون تک سخت لڑائی رہی اور بعد داخل شہر ہوکر

ہزار محافظین کو قتل کئے تک پچھوڑا اس اثنا مین سفیران ترکی داخل شہر ویانہ ہوے اور شہنشاہ

جرمنی کے روبرو پہنچکر مراسلہ سلطان سلیمان پہنچایا صلح کی درخواست کی اور کہاکہ سارا ملک ہنگری

آپ لیجئے مگر ترانسلوینیا آپکا اور سلطنت عثمانی کا خراج گزار مقرر کردیجئے شہر کمینک اہالیان پولنڈ

کو دیا جاے اور بلگریڈ ترکون کے قبضۂ اقتدار مین آئے اور اگر اس صلحنامے مین جانبین کی خوبی مقصود

ہو تو بہتر ہی کہ سواے ملک ہنگاری کے بلگریڈ کا ایک حصہ مملکت عثمانیہ کو واپس ہو شہنشاہ مذکور

نے حکام متفق کے سفیرون سے مشورت کرکے کہاکہ اگرچہ بمقتضاے وقت ملک ہنگری تو کیا ساری سلطنت

عثمانیہ کے فتح کرنیکی قدرت ہی مگر صلح کرنے پر راضی ہون کہ قرین مصلحت ہی وہ بھی اس شرط پر کہ ریاست

ہنگری کو معہ صوبجات یعنے اسکلاونیا و کروایشیا و باسنیا و سرویہ و بلغار و ترانسلوینیا مجھے

دیدین صوبجات مالدیویا و والیشیا آزاد و خودمختار رہین بیت المقدس عیسویون کے تحویل ہو امورات

مذہبی مین رومن کیتہلک ترکون سے روکے نجائین اہالیان وینس بھی اپنے مفتوح شہرون اور

جزیرون کو اپنے ہی قبضۂ اقتدار مین رکھین شاہ پولنڈ کو سارا ملک نہر بارستینس سے دریاے ڈانیوب

تک معہ صوبۂ کریمیا واپس مرحمت فرمائین ترکی سفیرون نے شہنشاہ مذکور سے جب یہہ بات سنی

سلطان سلیمان کو فوراً اطلاع دی اس اثنا مین شاہ فرانس کو جو ملک جرمنی کا نہایت حاسد تھا سلطنت

عثمانیہ کے تہ و بالا ہونے کی کیفیت جو پہنچی تو شعلۂ حسد اور مشتعل ہوا شہنشاہ مذکور کے مقابلے کا شور مچایا

افواج جرمنی کو دریاے ڈانیوب سے دریاے رَین کی جانب کھچوایا اور سلطان کو معرفت اپنے سفیر
کے اطلاع دی کہ اہالیان جرمنی سے صلحنامہ نہ ٹھہرائین اور یہہ بھی معلوم کرایا کہ چار لاکھ کی جمعیت میرے
نزدیک حاضر ہی سال آئندہ ملک جرمنی کا قصد مرکوز خاطر ہی اس جنگ مین آپ مجھہ سے اتفاق کرلین
اور جب ہم مظفر و منصور ہوجائین تو ملک جرمنی کو اپنی مملکت سے شامل کرلونگا اور ہنگری آپ کو واپس
دونگا جب یہہ پیام آیا تو سلطان نے صلح جرمنی سے پہلوتہی کرکے ارادۂ جنگ فرمایا مگر اپنی ہی ملک
مین فتنہ و فساد ہونے کے باعث باغیون کی گرفتاری کو ایک فوج کثیر روانہ کی دلیران عثمانی نے یازان
عثمان پاشا اور خیدق پاشا کو جو بانی فساد تھے شکست فاش دی اور اونہین قید کیا بصد خرابی قسطنطنیہ
کو بھیجدیا بعد اوسکے سلطان سلیمان نے خود سرکردہ فوج ہوکر اہالیان جرمنی سے لڑائی کی شہرت دی
اور معہ فوج کثیر سمت سرویہ روانہ ہوا غرض یہہ کہ ترکی بلگریڈ پر محاصرہ کرین جب شہر سرویہ کو پہنچا تو خبر
آئی کہ عیسویون نے شہر سِغتو کو مسخر کرکے قدم آگے بڑھایا ہی سلطان سلیمان کو کچھ خوف آیا اور رجب پاشا
کو معہ فوج جرار آگے بھجوایا اور تاکید یہہ کہ دفعۃً جنگ نہ کرین بلکہ غنیم کی آمد کو روکدین سرعسکر موصوف نے
متصل نہر مورا وا روبروے غنیم پہنچکر مجموعون سے اپنی فتحیابی کی مشورت کی اور جب اونہون نے صلاح
دی تو پہلے مردانہ حملہ کیا اور جب بہت سے ترک کام آئے تو پسپا ہوا باقی جمعیت کے ساتھہ روانہ
شہر نِسّا ہوا بعد فراہمی افواج دشمنون سے بارثانی مقابلہ کی ٹھہرائی پھر شکست پائی اہالیان جرمنی نے
بعد اس فتح کے صوبۂ سرویہ پر حملہ کیا شہر وِدین و نِسّا و حیتو کو مسخر کرلیا اور صوبۂ بلغار کے شہر سیوپیا کو

آگ لگادی اسمین سلطان سلیمان مبتلاے مرض استسقا ہوگیا اور بہ تشخیص اطبا عازم قسطنطنیہ ہوگیا اور وہان
رجب پاشا کو جسنے بدون حکم سلطانی سپاہ جرمنی سے مقابلہ کیا تھا قتل کروایا تھی اور علی مصطفی پاشا کو بوجہ
ناتجربہ کاری معزول کرکے کپرلی مصطفی پاشا کو وزیر بنایا پاشائے مذکور کو خدمت وزارت جو ملی تو مفتی و قاضی
علما اور سپہ سالارون سے بنابر جنگ مشورت کی مفتی نے کہا کہ وقت ضرورت بیدینون سے صلح کرلینی خلاف شرع
شریف نہین قاضی القضات رومیلی نے بھی اوس سے شرکت کی مگر قاضی القضات ترک نے جواب دیا کہ
بیدینون کی صلح سے کل اہل اسلام کا دشمنون کے ہاتھہ مارا جانا خوب ہی اور مصالحت باعث معصیت اور سخت
معیوب ہی وزیر موصوف کو اسی کی بات پسند آئی اور کہا کہ بارہ ہزار مومنین پاکدل و نیک طینت جو بموجب
قرآن شریف عمل ہیرائی مین قصور نہ کرین جمع آئین اور مین اونکے ہمراہ عیسویون سے اس شجاعت و جوانمردی
سے لڑون کہ عرصۂ قلیل مین فتح و نصرت نصیب ہو دشمنون کے دانت کھٹے ہوجائین مفتی مذکور نے جواب دیا
کہ جو کچھہ تم کہتے ہو بجا ہی لیکن خزانہ خالی اور لشکر جو بزدل ہی اسکا علاج کیا ہی سواے اسکے یہہ بات ہی کہ
سفیرون کے ذریعہ ویانہ کو جو مراسلہ روانہ ہوا ہی بوجہ اسکے باشندگان شہر علی الدوام صلح کے امیدوار ہین
وزیر کو اس بات کے سنتے ہی غصہ آیا اور بروکھی صورت بناکے یہہ فرمایا کہ سفیرون کو جنہون نے بنابر صلح
روانہ کیا ہی وہ سب کے سب بیدین ہین اور مجھکو یقین ہی کہ خداے احکم الحاکمین کے نزدیک بھی اونکے لئے
یہی فتوی ہی کیونکہ ہر سچا مسلمان جو احکام آلہی سے واقف ہی سررشتہ انصاف ہاتھہ سے نہ دیگا سلطان
سلیمان نرم دل و پاک طینت کو اس قسم کے گناہ زشت سے منسوب نکریگا الغرض سفیر فرانس نے بھی جو اس امر

مین شرکت کی تو اہل شورہ نے بالاتفاق اہالیان جرمنی سے جنگ کرنیکی شہرت دی وزیر موصوف نے
بذریعہ مراسلہ شہنشاہ جرمنی کو ایما کیا کہ مین سنتا ہون کہ چند شخص بطور سفیرون کے تمہارے دربار مین آئے
ہین اور منجانب سلطان مراسلہ صلح لائے ہین اونکی بات کو نہ مانیو اور اوس مراسلہ کو جھوٹھا جانیو بعد
اسکے وزیر مصطفی پاشا نے ترکی فوجون کو فراہم کرلیا اور آپ سرگروہ فوج ہوکر موسم بہار مین جانب دریا
نوپل کوچ کیا اور وہان سے ابتداے ماہ شوال ۱۱۰۱ سنہ ہجری ۱۶۸۹ سنہ عیسوی مین بامید فتح معہ لشکر روانہ
بلگریڈ ہوا وقت عبور جبل ہمیش جسکا نام ترکون نے خرزبند رکھا ہی جاسوسون نے یہہ خبر دی کہ سپاہ جرمنی
بکثرت بلگریڈ سے محافظت و معاونت قلعہ نش کو چلی آرہی ہی اوسوقت وزیر نے سردار تاتاریان
سلیم گیری خان کے زیر فرمان الگ حصہ اپنے لشکر کا دیکر اونکو روکنے کے لئے روانہ کیا خان مذکور نے
متصل قلعہ مذکور دشمنون سے مقابلہ کیا آخر عیسویون نے شکست پائی لشکر ترکی کے جسم مین مارے خوشی کے جان
تازہ آئی وزیر نے بھی شکر خدا کیا باشندگان قسطنطنیہ و اوریانوپل کو معہ لشکر دعا کرنے کا حکم دیا اور آپ
سرویہ مین داخل ہوکر شہر خیو پر محاصرہ کیا چوتھے روز باسانی تمام مسخر کرلیا اہل قلعہ نے جو وہان سے جانب
نسا قدم بڑہاتا تھا اونکا پیچھا بھی نہ چھوڑا پچیس روز تک اوس پر بھی محاصرہ کیا آخر اوسکو بھی اپنے تحویل
کرلیا جرمنی فوج جو سمندرہ اور ودین کی محافظ تھے مجبور و ناچار ہوے جانب بلگریڈ فرار ہوے
شہرہاے مذکور وزیر مصطفی پاشا کے ہاتھ آئے جب اونکو بھی لے لیا ماہ ذی القعدہ مین شہر بلگریڈ پر
محاصرہ کیا اور بموجب راے اہل شورہ کئی روز تک محاصرہ کو قائم رکھا دفعۃً یہہ خبر آئی کہ ساری عیسوی فوجین

اس شہر کی معاونت کو چلی آتی ہین وزیر مذکور نے اپنا آدہا لشکر سد راہ غنیم ہونیکو روانہ کیا اور آٹھوین روز اسقدر گولہ رانی کی کہ قلعۂ مسطور کی سارے فصیلون اور برجون کو شکستہ کر کے ترکون کو براہ نقب داخل قلعہ ہونیکا حکم دیا اہل قلعہ کو تاب مقابلہ نہ آئی اکثر تہ شمشیر ہوے اور باقی اپنے سپہ سالار کے ساتھ کشتیون کے ذریعہ دریائے ڈانیوب کے اوس پار پناہ گیر ہوے بعد اوسکے وزیر نے اپنے سپاہ کو چندے آرام دیا قلعۂ بلگریڈ کی مرمت کی پھر ڈانیوب عبور کر کے شہر لیپہ بھی عیسویون سے چھین لیا اور شہر آتنک پر محاصرہ کر کے حملہ کرنے لگا مگر بسبب موسم بارش محاصرہ سے ہاتھ اوٹھایا ترانسلوینیا کے جانب چلا آیا کہتے ہین کہ میکائیل ابا فی لاولد جو موا تو اوسکی ریاست کا مستحق شہنشاہ جرمنی ٹھہرا مگر ترکون نے تکلی کو وہان کا حاکم مقرر کر کے اوسکی تائید کے لئے دس ہزار کا لشکر بھجوایا خان تاتاریان و قسطنطنین برنکووان حاکم والیشیہ کو بھی تکلی مذکور کی کمک کا حکم فرمایا یہ ساری فوجین بالاتفاق والیشیہ سے ہوتی ہوئین ترانسلوینیا مین داخل ہوگئین اور جرمنی فوجون پر جو صوبۂ مذکور کی محافظ تھین محاصرہ کیا جسمین بہت سے عیسوی تاب مقابلہ نہ لا کر فرار ہوے کئی اونمین کے قتل اور کتنے گرفتار ہوے بعد اس فتح و فیروزی کے باشندگان صوبہ نے تکلی کی حاکمیت کا اعتراف کر لیا مگر تکلی مذکور ہنوز اس ریاست پر قایم نہوا تھا کہ حاکم بیدن نے جو بلگریڈ کی معاونت کو گیا تھا یہ خبر جو سنی معہ فوج جرار داخل صوبہ ترانسلوینیا ہو کر کئی شہرون کو مسخر کیا تکلی کے اسیر کر لینے مین کوشش کی تکلی نے بار ثانی ترک کی راہ لی پیچھے شاہ پولنڈ بھی بہ قصد جنگ معہ فوج کثیر داخل صوبہ مالدیویہ ہوا مگر وہان کا حاکم کیانتمر نام نے سابق کے

ھموئین اہالیان پولنڈ کے ظلم و بیداد سے واقف تو تھا ہی غلہ کے فروخت کی ممانعت کر دی اور
کہا کہ جو میرا حکم بجا نہ لائیگا وہ سزاے واجبی پائیگا اسلئے فوج شہنشاہ پولنڈ گھبرائی مگر اس فوج کی
ایک جمعیت قلیل نے شہر سارزوکہ واقع نہر تیراس کو مسخر کیا اور وہان سے کچھہ ذخیرہ لاکر باقی لشکر کی
جان بچائی بعد اوسکے اہالیان پولنڈ قریہ یاقوبنی کو آپہنچے اور جاسوسون نے بایقلی مصطفی پاشا اور نورالدین
سلطان کی پیش قدمی کی خبر سنائی تو پسپا ہوگئے اپنی ہی ملک کے طرف مرحلہ پیما ہوگئے مگر تاتاریون
نے اونکا پیچھا نچھوڑا بہتونکو قتل کیا اور بعضونکو اسیر کرلیا اونہین دنون اہالیان وینس نے جو صوبہ
موریا کے قابض و متصرف ہوے تھے مانم بیشیا پر دو موسم خزان تک محاصرہ کیا آمد و رفت سد
کی راہ بند کر دی اور محافظین کو فاقہ کشی مین گرفتار کرکے اسکو اپنے تحویل کرلیا اور دابیال ولقینش
امیر البحر ریاست وینس نے دریا مین کپتان پاشا پر متصل متلین حملہ کرکے شکست دی کئی جہازون کو غرق
آب کیا اور کتنون کو بجبر جلا دیا جب یہہ ہوچکا تو کاتر نارو نام سپہ سالار وینس نے کانینا اور دالونا نامی
مقامون کو ترکون سے چھین لیا اور مملکت وینس سے شامل کر دیا صوبہ دالمیشیا مین جنعلی پاشا
حاکم ہرزگوینہ نے بعد فراہمی افواج نسکا اور کرکا اس نامی مقامون پر حملہ آور ہوکے سپاہ وینس سے
ہزیمت پائی خود قید ہوگیا اور اوسکی فوج پراگندہ ہوکر سخت گھبرائی اس مین وزیر نے اپنی فوج ظفر موج کے
ساتھہ ادریانوپل کا رخ کیا شرف آستان بوسی سلطان حاصل کرلیا مگر سلطان کو جو شکوہ استسقا
سے نہایت علیل تھا بڑی جاہ و حشم کے ساتھہ قسطنطنیہ کو لایا اور وہان تین روز تک ترکون کے

فتح ونصرت کے جشن نے حسن انعقاد پایا پھر تو وزیر مذکور نے ایک بڑا لشکر فراہم کر لیا اور مصطفی پاشا کو مقابلہ

اہالیان پولنڈ کے لئے روانہ کر کے کپتان علی پاشا کو اہالیان وینیس سے کانیتنا اور والونا کے چھین لینے کا

حکم کیا اسمین سلطان سلیمان نے بیمار تو تھا ہی ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۱۰۲ ہجری کی چھبیسوین مطابق جون

سنہ ۱۶۹۱ عیسوی کی گیارہوین کو باون سال کی عمر مین رحلت کی اقامت دار فانی ترک کر دی ۔

فصل بست و دوم دربیان سلطنت سلطان احمد خان ثانی پسر سلطان ابراہیم خان

مورخین کی زبانی ہی آمد و رفت سلاطین روم کی کہانی ہی کہتے ہین کہ جب سلطان سلیمان نے دار فانی سے

کوچ کا نقارہ بجایا اراکین سلطنت و عمایدین شہر نے معزول سلطان محمد خان رابع کے فرزندون سے

مصطفی یا احمد کی تخت نشینی مین اصرار کیا مگر وزیر نے سلطان احمد خان برادر خرد سلطان سلیمان مرحوم

کو سریر سلطنت پر بٹھایا چونکہ یہہ سلطان نہایت زیرک و دانا تھا اون مفسدون کو جنھون نے ہنگامہ

فساد برپا کیا تھا جانب ادریانوپل اپنے ساتھ لایا اور حسین پاشا کو متکفل امورات قسطنطنیہ ٹھہرایا

بعد اوسکے پاشاے موصوف کو خدمت امیر البحری سے ممتاز کیا اور آزباجی علی پاشا کو اوسکے

عہدہ سے سرفراز کیا اور آپ جنگی تیاریون مین رات دن مصروف رہا ایک روز کا ذکر ہی کہ ایک

ترکی سردار نے جو سلطان کا نہایت مقرب تھا سلطان سے عرض کی کہ وزیر نے آپکی معزولی کی

تجویز کی ہی اور ینیچریون نے بھی سازش کر لی ہی اور باہم عہد و پیمان یہہ کہ آپ ادریانوپل سے روانہ

ہوتے ہی مصطفی پسر محمد کو اپنا سلطان بنائین نذرین دیکر اوسیکو تخت سلطنت پر بٹھائین سلطان

احمد خان نے جب یہہ بات سنی اوسی سے اس امر مین صلاح چاہی اوسنے عرض کیا کہ اگر حضور کو سریر سلطنت پر قیام منظور ہی تو وزیر کو کسی حیلے سے روبرو طلب فرمائین اور جب وہ حاضر ہو تو جسطرح منظور ہو اوس سے پیش آئین ادہر سلطان اور اوس سردار کے فیمابین یہہ تقریر ہو رہی تھی اور اودہر ایک گونگا دلسوز محمد آغا نامی خلوتگاہ کا پردہ پکڑے ہوے کھڑا تھا کچھہ سننا تو خیر مگر ہونٹون اور ہاتھون کی حرکتون سے اوسنے یہہ جانا کہ معزولی وزیر کی مشورت ہو رہی ہی پھر تو افتان و خیزان وزیر کے نزدیک جاکر ساری کیفیت اشارون مین سنادی جب سلطان نے وزیر کو بلایا تو وزیر نے آغاے فوج نیکچری اور دوسرے سرکردون کو فراہم کر کے یہہ قصہ سنایا اور کہا کہ مین کل کے روز تم سب کی رضامندی سے خدمت وزارت سے استعفا دونگا سلطان سے مکہ معظمہ کے جانیکی پروانگی لونگا اوسوقت سردار فوج نیکچری اور دوسرے سرکردون نے اس تقریر کے سنتے ہی برہم ہو کر کہا کہ ہمارا سلطان بیوقوفی سے بھرا ہی اور ہمیشہ اپنے مصاحبون کے کہنے پر عمل پیرا ہی اگر ابکے ہماری پند و نصیحت کو نہ مانیگا تو ہم قسمیہ کہتے ہین کہ اوسکو معزول کر دینگے اور تیرے بال بال کی حفاظت مین جان دینے تک قصور نکرینگے بعد اُسکے وزیر نے بذریعہ مراسلہ سلطان کو اطلاع دی کہ مین موجب حکم سلطان حاضر ہونیکو گھوڑے پر سوار تھا کہ ہرکارون نے خبر دی کہ سپاہ ترک آپ کے مصاحبون سے تکلیف پا کر آمادۂ فساد ہے اسلئے مین نے اس ہنگامے کے فرو کرنیکو افضل جانا اور فوجی سردارون سے مشورت کی ہی باقی کل عرض کرونگا کہتے ہین کہ دوسرے روز وزیر نے جب سلطان کو سارا حال معلوم

شبیہ سلطان احمد خان ثانی



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہی

کرایا تو سلطان نے اوس سردار کو جس نے وزیر کی چغلی کھائی تھی جلا وطن کیا اور اوسکے نایب کو دار پر کھچوایا

بعد اوسکے وزیر معہ فوج کثیر ادریانوپل سے شہر کے باہر ایک میدان وسیع مین خیمہ زن ہوا

جنگ کی ضروری تیاریان کرنے لگا اوسوقت ولیم ثالث شاہ انگلنڈ کے سفیر نے روبرو وزیر حاضر

ہوکر کہا کہ ہمارے بادشاہ نے فرمایا ہی کہ اگر منظور ہو بوساطت میرے فیمابین سلطان و شہنشاہ

جرمنی صلح کا ہوجانا بہت اچھا ہی وزیر نے اوسکی بات قبول کرلی اور سفیر کی بڑی تعظیم کی مگر مرکوز

خاطر یہہ کہ شہنشاہ مذکور کو فریب دو ن جسطرح بنے شہر بودا پر قابض و متصرف ہوجاؤن اسلئے معہ فوج

روانہ بلگریڈ ہوا اور وہان یہہ خبر آئی کہ جرمنی فوجون نے زیر فرمان حاکم بیدن بخیال جنگ جانب پیٹیرواردین

قدم بڑہایا ہی اوسوقت وزیر نے اپنی فوج کے سردارون کو جمع کیا اور اونسے راے طلب کی جب

سبہون نے بالاتفاق مقابلہ پر کمر باندہی سپاہ کو کوچ کا حکم دیا متصل پیٹرواردین مقابل دشمن ہوا سپہ سالار

افواج جرمنی بھی خبر آمد وزیر سنکر ساحل دریاے ڈانیوب پر خیمہ زن ہوا اسمین عیسویون کی تائید کو

اور یا پنجہزار کی فوج آئی مگر وزیر نے اوسپر محاصرہ کیا آگے بڑھنے ندیا اکثر حوالہ شمشیر ہوے اور

باقی ترکون کے ہاتھ اسیر ہوے بعد اوسکے فیمابین ترک و سپہ سالار جرمنی جنگ شدید برپا

ہوئی جسوقت ترکون کی ترقی دیکھی معہ فوج جرار میمنہ غنیم پر بڑی جوانمردی سے حملہ کیا اثناے

جنگ مین ایک گولی سر پر جو لگی تو گھوڑے سے گر کر مر گیا جان سے گذر گیا پھر تو جنگ موقوف

ہوئی ترکون نے پراگندہ ہوکر اپنی راہ لی کہتے ہین کہ اٹھائس ہزار ترک اور آٹھ ہزار عیسوی کی

لاشون سے معرکہ رزم بھرا تھا چار طرف کشتون کا ڈھیر لگا تھا جب شہنشاہ جرمنی کو اس فتح کی خبر پہنچی
تو اوسنے کہا کہ مین اس خرابی کی فتح کا خواہان نہین کیونکہ میرے سپاہ کی آٹھ رجمنٹین جو ماری گئین
مجھ سے تین سال مین اونکی بھرتی کا امکان نہین اور برخلاف اسکے اگر ترکون کو خیال آیگا تو آٹھ
ہی روز کے عرصے مین اسی ہزار کا لشکر جدید جمع ہو جائیگا خیر یہہ تو ہوا اب سنئے کہ حاکم بیدن نے شہر لیبہ
جسکو سال گذشتہ ترکون نے فتح کر لیا تھا بعد جنگ ترکون سے واپس لیکر قلعہ وار دین پر محاصرہ کیا تھا
ترکی لشکر نے اس اثنا مین بلگریڈ کو پہنچکر حالی پاشا کو اپنا سر عسکر بنایا اہالیان پولنڈ نے نہر نیر اس عبور
کر کے صوبہ بسار ربیا پر یورش کر نیکو پرا جایا مگر بایقلی مصطفی پاشا کی معہ فوج جرار خبر آمد جو سنی تو اپنے
ملک کی راہ لی اسمین سلطان احمد خان نے وزیر گیرلی مصطفی پاشا کی خبر شہادت کے سننے سے رنجور
ہوا اور اربا جی علی پاشا حسب الحکم سلطانی خدمت وزارت پر مامور ہوا وزیر مذکور نے قسطنطنیہ مین بحث
صلح کو تازہ کیا اور اپنے کو سلاطین عیسوی کے سفیر علی الخصوص ایلچیان انگلنڈ و ہالنڈ کے جانب رجوع
کر دیا مگر سفیر فرانس نے وزیر حال کو طلائی و نقردی ہدایا سے شاد کیا جنگ کی ترغیب دی اس عرصے مین ترکی سفیر و
نے دربار شہنشاہ جرمنی سے بذریعہ مراسلات یہہ معلوم کرایا کہ ملک جرمنی نہایت خستہ و خراب ہی خزانے خالی
ہین روپیہ نایاب ہی وزیر نے جب یہہ خبر پائی تیاری جنگ مین مشغول ہوا اور جن عہدہ دارون سے کئی طرح کا
شک تھا انہین متفرق حیلون سے قتل کرایا اور کئی نیکچریون و دلاوران شجیع کو جن سے اوسکو شبہ تھا وقت
شب دریا مین پھکوا یا جب اس ظلم و بیداد کی خبر دربار قسطنطنیہ کو پہنچی تو ارکین جنگی نے سلطان سے وزیر کی ظلم و

بیداد کی شکایت کی سلطان نے وزیر مذکور کو معزول کیا اور اوسکا سارا مال جو اس ظلم و بیداد سے جمع ہوا تھا
ضبط کر لیا ترپش جی علی پاشا حاکم دمشق کو اوسکا قائم مقام کیا اوسنے اپنی خوش تدبیری سے صلح کا سرانجام
کیا اس اثنا مین سفیران ترک نے ملک جرمنی سے مراجعت کی اور سفیر فرانس سے رشوت لیکر جنگ جرمنی
کے قائم کرنیکی ترغیب دی اور کہا کہ ملک جرمنی بہت تباہ ہو گیا ہی اور شہنشاہ جرمنی نے سارا لشکر مقابلہ
فرانس کو روانہ کر دیا ہی خزانہ خالی قرض حد سے زیادہ ہی اسلئے صلح کرنے پر آمادہ ہی سوا ے
اسکے آفات سماوی نے ہنگری و جرمنی کو اس درجہ خراب کیا ہی کہ بڑی بڑی شہر مثل بودا اور دوسرے
قلعے اوجاڑ ہین اسنک کا حال بُرا ہی نہ حفاظت کو سپاہ نہ رسد بہم پہنچنے کی راہ وزیر نے بہ ترغیب
سفیران مذکور مقابلہ جرمنی کا خیال کیا فوج ینیچری کی بھرتی کی پاشاؤن کے نام حکمنامے روانہ کر دئے تاکہ یہ
اپنی اپنی فوجون کو وقت ضرورت تیار رکھنے مین قصور نہو بعد اسکے ایک فوج جرار ماتحت سردار ترک جانب
سرحد ملک ہنگری روانہ کیا اور حکم یہہ کہ سپاہ جرمنی سے جنگ نکرین بلکہ اپنے حدود مملکت کی محافظت مین سرگرم
رہکر دشمن کو غارتگری کرنے نہ دین شہر ہاے ہنگری کو جو علاقہ ترک مین ہین دست برد دشمن سے بچائین وقت
ضرورت مدد پہنچائین سردار موصوف نے تعمیل فرمان مین قصور نکیا افواج جرمنی کو جانب بلگریڈ آنے ندیا خان
کریمیہ نے حسب صوابدید سپہ سالار ترک درویش شعبان آغا سردار تاتاریان کو شاہ پولنڈ کے دربار کو
روانہ کیا اس غرض سے کہ فیما بین عثمانیان و اہالیان پولنڈ صلحنامہ تغیر جاے اور اس شرط سے کہ اہالیان
ترک شہر کمینک معہ صوبجات پادولیا و اکرینیا شاہ پولنڈ کو واپس دین اور وہ شہنشاہ جرمنی کی دوستی

سے باز آئے اب دیکھے کہ اہالیان پولنڈ نے بامید فتح صوبۂ مالدیو یا مراسلۂ خان مذکور کے جانب توجہ کی قاصد
بے نیل مرام واپس آیا اونہین دنون اہالیان وینیس نے صوبہ موریا کو تمام و کمال فتح کر کے جزیرۂ کیانڈیا کے
طرف قدم بڑھایا اور وہان جہازون کے ذریعے فوجین جمع کرلین قلعۂ کانیا پر محاصرہ کیا مگر ترکون نے محافظت
قلعۂ مذکور مین یہہ کچھہ جوانمردی کی کہ سپاہ وینس محاصرہ سے دست بردار ہوے بعد خونریزی بسیار
پچاس روز کے بعد فرار ہوے سلیمان پاشا حاکم اَزْنَادْ نے باغیان مانتی نگرو پر حملہ کر کے شکست دی زَفَہ
اور پَانْدْرِیزَہ نامی مقامون کو لے لیا سلطنت ترک سے شامل کردیا سرعسکر موریا نے ان فتوحات کے
سُننے سے خوش ہوکر اہالیانِ وینیس پر کئی دفعہ حملہ کیا اور پسپا ہوا دَالْمِیْشِیَہ مین بذریعہ علی بیگ پاشا نے
ہِرزُوگُووِنَہ گِرَاْم گُووَم کے واپس لینے مین سعی کی مگر کارگر ہوئی اسلئے کہ اہالیان وینس نے اوس فوج
ترک پر جو سرگرم محاصرہ تھے دفعۃً حملہ کر کے پسپا کیا تھا اور اونکے سردار کو قید کر لیا تھا کہتے ہین کہ سنہ ١١٠٤ ہجری
مطابق سنہ ١٦٩٣ عیسوی مین سلطان احمد خان ثانی کو قسطنطنیہ مین دو فرزند توام پیدا ہوے ایک کا نام
بسلامتی تمام سلیم رکھا اور دوسریکا نام بعین خلقت ابراہیم رکھا ترکون نے اس توامیت کو ذریعۂ فتح و
نصرت جانا اہتمام جشن ولادت مین خوش و خرم رہے آٹھہ دن تک عشرت توام رہے اثناے جشن
مین وزیر تربونچی علی پاشا نے صلح کے پیغامون کو تازہ کرنے مین کوشش کی مگر شیخ الاسلام کو یہہ بات
پسند نہ آئی اوسکو ملزم ٹھہرایا سلطان نے اوسکو معزول کر کے بایقلی مصطفی پاشا کو وزیر بنایا اوسنے سابق
کے ہنگامون کے فرو کرنے کے لئے چند مفسدون کو قتل کیا اور کتنون کو جلاوطن کر کے قسطنطنیہ کو

امن دیا بعد اوسکے جانب تیاری جنگ توجہ فرمائی اور بعد فراہمی لشکر جب بیرون شہر خیمہ زن ہوا تو شیخ الاسلام

بروصہ مصری افندی نے تین ہزار مجاہدین کو جمع فرمایا اور اونکو لیئے ہوے ادریانوپل کو آیا جامع مسجد سلطان سلیم مین

داخل ہوکر پہلے بڑی حدت و شدت سے مناجات کی خطبہ پڑہا اور پھر اون لوگون سے مخاطب ہوکر کہا کہ اہالیان

جرمنی سے جنگ تازہ کی خبر جو آئی اور مین نے اعانت عثمانیان کی تجویز دلمین ٹھہرائی تو مجھے الہام ہوا کہ سترا ارکین

سلطنت علی الخصوص وزیر و آغاے فوج ینگچری و دفتر دار و رئیس افندی کی غفلت شعاری نے جرمنیون کو

عثمانیون پر غالب کیا ہی اور جب تک ان کے قتل کی تدبیر کامل نہو گی تو خرابی و تباہی سلطنت عثمانیہ زائل

نہو گی ہنوز یہہ فقرہ پورا ہوا تھا کہ وزیر نے شیخ الاسلام کو بلایا جب وہ آیا تو وزیر نے اوسکو مقید کرکے بروصہ کو

بھجوایا اور آپ بعد چند روز معہ لشکر دریاے ڈانیوب پر پہنچا اور جب والیشیہ سے ہوتا ہوا صوبہ ٹرانسلوینیا

مین داخل ہوا تو یہہ خبر آئی کہ سپہ سالار جرمنی نے جینہ اور رولہ گوشوار پر فتح پائی ہی بلگریڈ پر محاصرہ کی تجویز

ٹھہرائی ہی بمجرد سنے اس خبر کے ادہر وزیر نے قصد دشمن کیا اور اودہر سپہ سالار جرمنی نے پہلے دیوار حصار کو نقب زنی و گولہ

رانی سے توڑ کر قلعہ کی فصیلون کو شکستہ کردیا اور جب لشکر ترکی آپہنچا تو عیسویون نے تاب مقابلہ نہ لاکر

محاصرہ سے ہاتھہ اوٹھایا بھاگنے کو قدم بڑہایا وزیر نے بھاگتون کا پیچھا لکیا سلیم گیری خان کو کچھہ فوج کے

ساتھہ ملک ہنگری کو روانہ کردیا اور حکم یہہ کہ صوبجات متصل کی تاراجی وقوع مین آئے سپاہ جرمنی کو رسد

پہنچنے نپائے مگر خان مذکور نے تغافل کو کام فرمایا عیسویون نے ایک مقام دشوار مین اوسکو مقید کرلیا مولارن

کو ہلنے نہ دیا مگر تاتاریون نے بحکم سلیم گیری خان اپنے گھوڑون کو ذبح کرکے دشمنون پر بے باکانہ حملہ جو کیا تو پہلے

جرمنی فوجین پراگندہ دل ہوگئین اور پھر تاتاریون سے مقابل ہوگئین آخر تاتاریونکو عیسویون نے پسپا کیا وزیر
بابقلی پاشا متصل بلگریڈ عیسویون پر فتحیاب ہوکر ادریانوپل کو واپس آیا اور ایک روز حسب اتفاق شکار
کو جو نکلا تو سلطان نے دشمنون کے بھگانے پر اوسکو معزول کیا اور علی پاشاے ترپولی شام کو عہدۂ وزارت
پر مامور کرکے اوس وزیر معزول کو حکومت دمشق پر روانہ کردیا کہتے ہین کہ اندنون اہالیان وینس نے محاصرۂ
شہر سمرنہ کی تجویز کی مگر سفیران انگلنڈ و فرانس و ہالنڈ نے اثناے راہ مین اون سے ملاقات کرکے
کہا کہ ہمارے متفرق اقوام کی کوٹھیان شہر مذکور مین ہین اور قیمتی اسباب سے معمور اگر اثناے محاصرہ
مین لُٹجائین یا جل جائین تو جوابدہی اوسکی تمھارے ذمے ہوگی اسبات کے سنتے ہی اہالیان وینس نے
قومی بگاڑ سے گھبراکر اپنا راستہ لیا اور صوبہ دالمیشیہ مین سپاہ وینس نے زیر فرمان سپہ سالار دولفینی
نام مقام سِنکلت پر محاصرہ کرکے اوسکو اور کُلوبگ نامی مقام کو بھی فتح کرلیا سرعسکر سلیمان پاشا حاکم
البنیہ مقام سِنکلت کی واپس لینے مین کوشش کی مگر شکست ہی نصیب ہوئی سلطان نے اوسوقت پاشاے
موصوف کو اُسکے عہدہ سے معزول کردیا الماس محمد پاشا کو اوسکا عہدہ مرحمت کیا لکھا ہی کہ جب افواج
عثمانی نے یورپ کے ساری حصوںین شکست پر شکست پائی تو اقلیم ایشیا مین امیر محمد نامی شیخ قوم عرب
نے آلودۂ فساد ہوکر ہزارہا عربون کو فراہم کیا اور حجاج پر حملہ کرکے اونکا مال و اسباب لوٹ لیا اور پھر
جب اوسکے ساتھیون نے ترقی پائی تو اُسنے شہر مکہ پر محاصرہ کیا مگر اوسکے عظمت و تقدس سے گھبراکر
چھوڑدیا حاکم شام حسب الحکم سلطان اوسکے مقابلہ کو جو آیا تو شیخ مذکور نے بہ مکر و تزویر اوسپر بھی غلبہ

پایا اس اثنا مین سلطان احمد خان کی قضا آئی تخت سلطنت چھوڑا عنان عزیمت سنہ ۱۱۰۶ ہجری مطابق
سنہ ۱۶۹۵ عیسوی مین پچاس سال کی عمر مین جانب گلشن جنان منعطف فرمائی -

فصل بست و سوم در بیان سلطنت سلطان مصطفی خان ثانی

اہل سیر کی تحریر یہی موخون کی صداقت آمیز تقریر یہی کہ سلطان احمد خان ثانی نے دار فانی سے
رخت اقامت باندھا وزیر علی پاشائے ترپولی تمام نے مصطفی فرزند سلطان محمد خان رابع معزول
کو تخت سلطنت سے محروم رکھنے کا قصد کیا تھا جسطرح وزیر کپرلی مصطفی پاشا نے بعد انتقال سلطان سلیمان
خان ثانی مصطفی خان مذکور کو اپنی سلطنت آبائی سے مایوس کر رکھا تھا مگر ہزینہ دار باشی ناظر آغا نے بہ تعجیل تمام
روانہ مجلس ہو کر کیفیت رحلت سلطان احمد خان مصطفی کے گوش گذار کردی اور اوسکو قید سے رہا
کر کے عرض کیا کہ حضور جلد قدم رنجہ فرمائین جلوس میمنت مانوس سے تخت عثمانیہ کا پایہ بڑہائین مصطفی نے پہلے
آغائے مذکور کا شکریہ بجالایا اور پھر بے اطلاع وزیر تخت سلطنت پر جلوس فرمایا چالق احمد آغا وجبرائیل قلیسی
محمد آغا نے بعد ادائے لوازم کورنش نذرین دین اور جب ارکین سلطنت کو سلطان مصطفی کے تسلط کی خبر
پہنچی تو سبہون نے حاضر ہو کر بہ تسلیم سر جھکایا وزیر مذکور سخت مایوس ہوا مگر دکھانیکو سب کے
ساتھ بخوشی تمام آستان بوس ہوا سلطان مصطفی خان ثانی نے وزیر کی اوس حرکت سے اغماض
کیا تدارک و انتقام آیندہ پر موقوف رکھہ دیا اوسیکو عہدۂ وزارت پر قائم اور خلعت سے سرفراز کیا مگر
حکم کیا کہ امورات سلطنت مین ہشیار رہے مقدمات جنگ مین خبردار رہے جب یہہ ہو چکا تو سلطان نے اپنے

جلوس کے تیسرے روز خود سرکردۂ افواج عثمانی ہوکر اہالیان جرمنی سے جنگ کرنیکی شہرت دی حسب
الحکم سلطانی بڑی بڑی توپون کی تیاری ہونے لگی رسد جنگی فراہم ہوچکا سپاہ مین تنخواہ تقسیم
ہوئی سلطان مصطفی خان ثانی نے اپنے باپ کے وزرا وامرا اور دوسرے سردارون کو جو دور دور کے ملکون
مین اقامت پذیر تھے جمع کرکے خدمات جدید پر مامور کیا اور الماس محمد پاشا کو جو اوسکے باپ کا عزیز
ورفیق تھا صوبہ باسنیا سے بلوا کر ایک منصب اعلی سے کامیاب بوفور کیا کہتے ہین کہ جب سب چیزین
مہیا ہوگئین اور ہمراہیون نے جنگ تازہ پر کمرین باندہین تو سلطان نے ابتداے موسم بہار مین لشکر
کو بیرون شہر ادرنہ توپین خیمہ زن ہونیکا حکم دیا اور بعد تین روز کے آپ بھی بہ تبدیل لباس داخل
لشکر ہوا اس غرض سے کہ شریک اہل لشکر ہوجائے لوگ نہ پہچانین اور اس وقت مین اہل لشکر اپنے
اور وزیر وارکین سلطنت کے حق مین جو کچھ کہتے ہین معلوم ہوجاے بعد اوسکے سارے آلات حرب
کا جائزہ لیا جب توپون کی گاڑہیون پر نظر پڑی اور سب اسباب آہنی مین خلل پایا تو وزیر کو مخطی
ٹھہرا کر قتل کرایا الماس محمد پاشا کو خدمت وزارت دی پاشایان کہن سال کو بوجہ حسد سلطان
کی یہہ حرکت بری معلوم ہوئی مگر سلطان مصطفی خان نے کچھ التفات نہ کرکے معہ لشکر کوچ فرمایا اور جب
بعد عبور ڈانوب متصل بلگریڈ لپہ وتیتل نامی مقامون پر آیا لشکر کو حملہ کرنے کا حکم کیا اور بعد تسخیر قلعون
کی فصیلون کو منہدم کردیا اس اثنا مین تاتاریون نے یہہ خبر پہنچائی کہ وترانی سپہ سالار جرمنی صوبہ
ترانسلوینیا سے ساٹھ ہزار کی جمعیت کے ساتھ آیا ہی اور فوج شہنشاہ جرمنی سے جو زیر فرمان

شبیہ سلطان مصطفی خان ثانی



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

فریڈرک اَگسٹس حاکم سیاکسنی ہی آٹھ گھنٹے کے فاصلے پر او سنے اپنے لشکر کا پڑا جایا یہی جمعیت مذکور روک دینے کو محمد بیگ او علی حاکم رومیلی نے معہ فوج مسلح پیش قدمی کی اور سلطان نے بھی لشکر کے ساتھ وہی راہ لی جب سپاہ ترک و جرمنی دوچار ہو گئے تو جمعیت عیسوی عثمانیون سے مستعد پیکار ہو گئی مگر او علی مذکور نے پیش از ورود سلطان آغاز جنگ مناسب نہ جانکر لشکر کو مقابلہ سے روک رکھا اس اثنا میں سلطان نے اپنی باقی فوج کے ساتھ موقع واردات پر پہنچکر حملے کا حکم دیا عثمانیون نے عیسویون کو چارطرف سے گھیر لیا اور کئی ساعت تک سخت لڑائی رہی خوب زور آزمائی رہی آخر سردار جرمنی گھائل ہو کر گھوڑے سے گر پڑا لشکر عیسوی بھاگنے پر مائل ہوا فوج جرمنی کے ایک ہزار سوار اور ڈیڑھ ہزار پیدل روبہ ہلاک ہوئی اور ادہر محمد بیگ او علی و شاہین محمد پاشا و ابراہیم پاشا معہ چند ترکی ہلاک ہوے غرض بعد اس فتح نمایان کے سلطان نے معہ لشکر عزم ڈانیوب فرمایا اثنا‌ے راہ مین لوغش وکرا نشیبیس نامی مقامون پر قابض و متصرف ہو کر قسطنطنیہ کو واپس آیا کہتے ہین کہ پیٹر اول زار روس ابتدا‌ے موسم خزان مین صوبہ کریمیا کے قلعہ ازاق پر حملہ آور ہوا مگر ناتجربہ کاری سپاہ کے باعث مقابلہ محافظین قلعہ سے مجبور و مضطر ہوا ایسے اُنہین دنون اہالیان وینس کو بغرور فتوحات حکومت بحری کا سودا بیحد و شمار رہا اور کسی ترکی جنگی جہاز کا دریا مین آنا دشوار ہوا اسلئے باشندگان قسطنطنیہ نے اس امر مین مشورت کی آخر الامر مصری علی او غلی نے جو سر عسکر ترک ہو کر مقابلہ افواج وینس کو مقرر ہوا تھا ہمراہ مذ زومار طو ایک جہازی بیڑا روانہ کیا اور خود بھی باقی ترکی جہازون کے ساتھ اوسکے پیچھے چل نکلا لکھا ہی کہ جب

مدزو مارطوی مذکور مقام قاسو پر پہنچا اہالیان وینس سے دو چار ہوا اور اس جوانمردی سے مقابلہ کیا کہ دشمنون کا پانی اُتار امعاملہ بحری سے بیڑا پار ہوا دشمنون کے دو جہازون کو گرفتار کیا اور مابقی کو بندرگاہ سے بھگاکر شہر مذکور کو مسخر کر لیا بھاگتون کا پیچھا نکیا دشمنان روپوش کو کھینچ کھینچ کر قتل کر دیا گو سپاہ وینس نے بجیال رفع بدنامی بارثانی متصل مقام ارگاس ترکون پر چڑہائی کی چار سو ترکون کا سر کاٹا مگر اس شکست سے نہ ترک کا کچھ نقصان ہونے پایا نہ اونکی ترقی مین قصور آیا سلطان مصطفیٰ خان ثانی نے ان فتوحات کو دلیل ترقی سلطنت جانکر بعد ورود شہر ادریہ نوپل مین جشن شاہانہ منعقد کیا اور مدزو مارطوی مذکور کو خدمت امیر البحری پر مامور کر دیا اور جنہون نے اس لڑائی مین دلیری دکھلائے تھے اونہین عنایت سلطانی سے مشرف و ممتاز کیا عہدہاے جلیلہ سے سرفراز کیا بعد اوسکے ایک فوج کثیر کی فراہمی کے لئے اپنی ساری مملکت مین منادی پھرائی اور آپ بنفس نفیس اہتمام اسباب جنگ مین سرگرم رہا اور جب شہر تمشوار پر سنہ ۱۱۰۸ ہجری مطابق سنہ ۱۶۹۶ عیسوی مین فریڈرک اگسٹس سرکردہ افواج جرمنی کے محاصرے کی خبر آئی تو معہ فوج جرار ڈانیوب عبور کر کے قدم آگے بڑہایا قصد یہہ کہ شہر مذکور کو مدد پہنچائی یا فوج جرمنی کے مقابل ہو جاے کہتے ہین کہ بمجرد ورود لشکر سلطانی اہالیان جرمنی نے محاصرے سے ہاتھ اٹھایا شہر سے آٹھ ساعت راہ کے فاصلے پر اپنے لشکر کا پڑا جمایا مقابلہ ترک پر کمر ہمت چست باندہی فوج ترکی بھی سر غنیم پر یون آئی جیسی آندہی سلطان نے حسب صلاح دید تکلی ایک وسیع و عریض خندق کھدوائی اور محافظت لشکر کے لئے ایک مٹی کی دیوار بنائی دوسرے روز صبح غنیم نے دیوار حصار لشکر ترک پر تین حاہ

مرتبہ گولہ باری کی اور بڑے زور و شور سے حملہ کیا مگر ینیچریون اور مصریون نے دشمنون کو مغلوب
و پسپا کر دیا اس جنگ مین اکثر ترکون نے جان گنوائی چنانچہ مصطفی پاشا حاکم تمشوار و برادر وزیر اور
دوسرے ترکی سردارون نے شہادت پائی اسی مین جان سوبیسکی شاہ پولنڈ بیمار ہوا مدت دراز تک
مبتلائے مرض رہا آخر ماہ ذی القعدہ سنہ ۱۱۰۷ ہجری کی سترہوین مطابق جون سنہ ۱۶۹۶ عیسوی کو
زندگی سے دست بردار ہوا اہالیان پولنڈ محو سوز و ساز ہی مقابلۂ ترک سے باز رہے کیونکہ
ہنوز اُنہون نے کسیکو اپنا بادشاہ نہ بنایا تھا اور بوجہ عدم تقرر بادشاہ لشکر بھی جمع نہوا تھا اس
اُثنا مین پیٹر زار روس نے ملک جرمنی سے چند سپاہ کار آزمودہ کو طلب کر کے ایک بڑی
باقاعدہ فوج کے ساتھ قلعہ ازاق کی راہ لی تاتاریون پر مردانہ حملہ کیا ماہ ذیحجہ کی اٹھارہوین کو قلعہ
مذکور چھین لیا محافظین لطق واقع محاذی قلعہ مسطور نے بھی زار سے مصالحت کر کے اپنا قلعہ
تحویل کر دیا سلطان مصطفی نے بوجہ تبدیل موسم جنگ ادریہ نوپل مین پہنچکر اپنی فوجین متفرق
مقامون پر روانہ کر دین اور آپ بکر و فر خسروانہ کئی قیدیون اور چوبیس ضرب توپ کے ساتھ
جو اہالیان جرمنی سے چھینی گئین تھین قسطنطنیہ مین داخل ہوا تیسرے روز حسب دستور سلاطین ترک
گنبذ مطہر ابی ایوب انصاری کو بنا بر زیارت آیا شیخ الاسلام نے کمر مین شمشیر باندھدی اور بعد
اوسکے اہالیان وینس و روس سے لڑنے کو چھتیس جنگی جہازون کی تیاری کا حکم صادر فرمایا کہتے
ہین کہ جب ادریہ نوپل مین فوج کثیر جمع ہوچکی تو فیما بین شاہ فرانس و شہنشاہ جرمنی صلح نامہ ٹھہرنیکی

خبر پہنچی بنظر اسکے سفیران ہالنڈ و انگلنڈ نے سلطان سے بھی صلح کر لینے کو بہت کچھ کہا مگر سلطان نے نہ مانا فرانس کے معاونت نکرنیکی بھی کچھ پروانہ کی اور موسم بہار مین قسطنطنیہ سے کوچ فرمایا شہر اوریا نو پل سے ہوتے ہوے ایک لاکھ پینتیس ہزار کی فوج کے ساتھ بلگریڈ کو آیا اور اودہر چھیالیس ہزار سپاہ زیر فرمان یوجین حاکم سیوائی ترکونکی مقابلہ کو موجود مگر حکم یہہ کہ بلا ضرورت ترکون پر حملہ نکرین پٹیر وارڈین اور ہنگری کے قلعون کے جو دریاے ڈانیوب پر واقع ہین محافظ رہین وزیر اور دوسرے اراکین سلطنت نے بحضور سلطانی اس امر مین مشورت کی مگر تکلی نے یہہ کہا کہ سپہ سالار افواج جرمنی صوبۂ ٹرانسلوینیا سے لشکر محافظین کو بلایا ہی اب وہان کے شہرون کی حفاظت کو کوئی نہین رہا ہی بہتر ہی کہ تغافل نکرین پہلے صوبۂ مذکور ہی کو فتح کر لین سلطان نے تکلی کی راے کو پسند کیا اور فوج کو جانب ٹمسوار کوچ کرنیکا حکم دیا جب دوسرے روز عین راہ مین جانب تیتل روانگی غنیم کی خبر پہنچی تو وزیر نے عرض کیا کہ جب تک فوج عثمانی مقابل غنیم نہ ہو جائیگی اور دشمنون کی جمعیت شکست نہ کھائیگی تو ترکون کا آگے بڑہنا بیجا ہی سواے محنت شاقہ کے اور حاصل کیا ہی سلطان نے راے وزیر پسند فرمائی معہ فوج بری جانب تیتل کوچ کیا اور جو فوج بحری کہ ڈانیوب پر موجود تھے اوسکو نہر تلسکش تک جانیکا حکم دیا جب جرمنی فوج مین خبر آمد لشکر ترک آئی تو اوسنے نہر مذکور کے کنارون کے استحکام مین ہمت بڑہائی جب لشکر سلطانی قریب پہنچ ہی گیا تو سلطان نے پاشاؤن یعنے امرا کو بلایا اور کشتیون کے ذریعے عبور نہر مذکور کا حکم

سناکر سپاہ سے فرمایا کہ جو کوئی دشمن کے کسی سپاہی کو ہلاک کریگا یا پکڑ لائیگا معقول انعام پائیگا کہتے
ہین کہ لشکر ترکی نے دشمنون پر بڑی چستی سے حملہ کیا پہلے تو ترکون ہی نے ہزیمت اٹھائی مگر
بیاوری طالع فوج بحری آجوگئی تو عثمانیون نے جزایر واقع نہر مذکور پر قابض و متصرف ہوکر دشمن
کی فصیلون پر چڑہائی کی فوج مخالف پسپا ہوگئی بعد اوسکے حوصلے کیطرح ترکون کا قدم بڑہا پیٹروار دین
تک کوئی منہہ نہ چڑہا پھر تو عثمانیون نے بعبور ڈانیوب محاصرہ شہر مذکور کی تجویز کی چونکہ دشمنون
نے پل ڈانیوب کی راہ بند کردی تھی اسلئے ترکون نے ایک نیا پل تیار کیا مگر عیسویون نے گولہ
رانی سے پل جدید کو شکستہ کردیا اس اثنا مین یوجین مذکور کا جسنے ترکون کی خبر آمد سنکر سگدین
سے بغرض اعانت پیٹروار دین کی راہ لی تھی اوس پل کے طرف گذر ہوا شاہ باز گیری سلطان
سرکردۂ تاتاریان سلیم گری خان سدراہ دشمن بکمال شوروشر ہوا دوسرے روز یعنے جمادی الاول
۱۱۰۸ہجری کی پانچوین کو سلطان نے قصد سگدین فرمایا قلعہ زنتا واقعہ نہر تیسکس پر بتعجیل تمام
آیا یوجین سپہ سالار جرمنی نے رسالہ سواران ہنگری کو ترکون کے روکنے کے لئے روانہ کیا
اوس رسالے نے جعفر پاشا اور اوسکے ماتحت کی جمعیت کو شبخون مارکر قتل کردیا وزیر نے اس
خبر کے سنتے ہی مخبر کو ہلاک کیا اس غرض سے کہ اگر لشکریان سن پائینگے تو ضرور ہراسان ہوجائنگے
اس عرصے مین لشکر جرمنی نے ترکون کے قریب پہنچکر حملہ کیا آخر پسپا ہوا پھر بار ثانی دونون لشکر کا
مقابلہ ہوا ترکون نے گولہ رانی مین قصور نکیا اور سپاہ جرمنی نے بھی خوب آتش برسائی اس جنگ

مین ترکون کا کچھ نقصان جو ہوا تو ینکچریون نے وزیر اور پاشاؤن کو قتل کر کے میدان کارزار مین قدم جما
گو ترکون نے اس جنگ مین جوانمردی کی داد دی مگر کچھ فائدہ نہوا بہت سے عثمانی ہلاک ہوے اور چھے
ہزار لشکریان جرمنی آلودہ خون و خاک ہوے سلطان مصطفی جو اوسوقت حالت جنگ بچشم خود معائنہ
کرتا تھا گھبرایا بہت مغموم و محزون ہو کر وقت شب لشکر سے تن تنہا تمسوار کو چلا آیا جب ترکون نے
سلطان کو لشکر مین نپایا تو دشمنون کے ہاتھون اسیر ہو جانیکا خیال آیا تین روز تک لشکر ترک
حیران ہا نہایت پریشان رہا اس اثنا مین سلطان معہ جمعیت قلیل داخل تمسوار جو ہوا تو لشکریون
مین جان آئی ترکون نے توانائی پائی بعد اوسکے سلطان معہ لشکر جانب بلگریڈ گرم سفر ہوا اثناے
راہ مین مقام علی بونار پر حسین پاشا حاکم بلگریڈ شریک لشکر ہوا جب کسی پاشا کو قابل وزارت
نپایا تو سلطان نے حاکم مذکور ہی کو اس عہدۂ جلیلہ سے سرفراز فرمایا کچھ دن بلگریڈ مین رہا اور آخر ماہ
جمادی الاول ۱۱۰۹ھ ہجری مطابق ۱۶۹۵ عیسوی مین عزم اوریا نوپل کیا افواج جرمنی نے محاصرۂ
تمسوار و بلگریڈ مین جرأت نکی مگر باسنیا ہوتے ہوے دوبا اور ما غلا نامی مقامون کو مسخر کر لیا فوج ترکی
جو محافظت صوبہ مذکور پر متعین تھی دلتبان مصطفی پاشا مقیم شہر بنجگی کو اپنا سرکردہ مقرر کیا اور
نہایت دلیری سے مقابل غنیم ہو کر چوبیس قلعون کو اونسے چھین لیا کہتے ہین کہ اونہین دنون روسی
ازاق و لطیق نامی مقامون کو جدید تیاریون سے مستحکم بناتے تھے طرفہ حال تھا بناے جنگ
تازہ کا خیال تھا جانسو بیسکی شاہ پولنڈ نے قضا کی تو فریڈرک آگسٹس والی سیاکسنی پولنڈ کا مالک تاج و

تخت ہوا بعد تہیہ اسباب جنگ مستعد فساد وہ بیرہ تخت ہوا اُنہین دنون اہالیان وینس نے بھی ایک

جہازی بیڑا بحر روم مین روانہ کردیا تھا محمد بیگ نامی سردار ترک نے سرکردہ فوج بحری ہوکر

فتح جزیرہ تیناس کا عزم کیا تھا مگر بار تالومیومار وسینے اوسکو جزیرہ مذکور پر قابض و متصرف ہونے

ندیا اہالیان وینس نے دریا پر ترکون سے کچھہ مقابلہ بھی کیا غارتگران دریائی کے تین جہاز ترکون

کے ہاتھہ آئے محمد بیگ مذکور نے وہ تینون جہاز قسطنطنیہ کو بھجوائی اس اثنا مین سلطان مصطفی نے

قسطنطنیہ کو آکر جنگی تیاریان شروع کین مگر شہنشاہ جرمنی کی ہزیمت نہ اُٹھانے سے کشیدہ خاطر

رہا اندیشہ ناکامیابی سے مضطر رہا گو سلطان و شہنشاہ جرمنی دونون کو صلح کر لینے کا خیال

تھا لیکن حمیت کے مانع ہونے سے درپیش عزم جدال تھا ایسے مین سفیران انگلنڈ و ہالنڈ نے بنا بر صلح

سلسلہ جنبانی جو کی تو سلطان نے ۱۱۰۹ھ ہجری مطابق ۱۶۹۸ء عیسوی مین قسطنطنیہ سے ادریانوپل

کی راہ لی اور غرۂ ذیحجہ کو وزیر نے حسب الحکم سلطانی قصد بلگریڈ کیا اور قصد یہہ کہ غنیم کا سد راہ ہوا اور

اپنے حدود کی محافظت خاطر خواہ ہو آخر کار ہر کارلو وزیر روحی محمد رئیس افندی اور ایک عیسوی نے

جسکو پیشگاہ سلطانی سے محرم اسرار کا خطاب ملا تھا سفیران شہنشاہ جرمنی و زار روس و شاہ پولنڈ

و اہالیان وینس وغیرہ سے بعد رد و قدح بسیار ماہ رجب ۱۱۱۰ھ ہجری کی چھبیسوین مطابق جنوری

۱۶۹۹ء عیسوی کی پندرہوین کو دو سو باون سال کے وعدے سے صلحنامہ ٹھہرا یا جب سب کچھہ ہو چکا

سلطان نے ترکی فوجین متفرق مقامون پر روانہ کردین اور آپ قسطنطنیہ کو واپس آیا چند سے متوجہ

انتظام امور مملکت رہا اور جب خیال آسایش نے پیش قدمی کی تو عازم خارشتر ن ہوکر مائل سیر وشکار بے قال وقیل ہوا اہتمام سلطنت کا وزیر کفیل ہوا باشندگان شہر نے سلطان کی بے پروائی پر زبان طعن دراز کی جابجا آرام طلبی سلطان کی گفتگو ہونے لگی جب سلطان کے گوش گزار ہوے تو بڑہی رعایا سے گھبرایا اور یانوپل کو واپس آیا اراکین سلطنت نے شرف ملازمت پایا دربار کا ٹھاٹھ بندہا ماہ رجب ۱۱۸۱ ہجری مطابق ڈسمبر ۱۷۶۷ عیسوی کو تاتاریون نے سلطان مصطفیٰ کو بذریعہ مراسلہ معلوم کرایا کہ زار روس نے بہ ترک لباس و عادت و امور مذہبی اہالیان جرمنی کی تقلید اختیار کی ہی اور ایک بڑی جمعیت روسی کی بقاعدۂ سپاہ جرمنی خلاف صلحنامہ کارلووز تربیت ہو رہی ہی تاپیر وبارستینس اور دوسرے ہرون پر روسی قلعے بناتے ہین شہرونکی بنا ڈالی جاتی ہی ان حرکات سے آثار قیام صلح نظر نہین آتے ہین پس سلطان کو چاہیئے کہ ہشیار رہے دشمن سے خبردار رہے اگر روسی میرے ملک پر یورش کو آئینگے تو ترک وقت ضرورت مجھے مدد نہ پہنچا ئینگے بہتر ہی کہ ابھی سے صلح کا استقرار ہو یا جنگ کا اشتہار تا دشمن کو اپنے مافی الضمیر کے اہتمام کا قابو نہ ملے اگر سلطان کو اس کیفیت کی صداقت مین کلام ہو تو کسی سردار ترک کو باین تاکید روانہ فرمائین کہ ہر ایک چیز بچشم خود دیکھکر حضور مین عرض پرداز ہو الحاصل سلطان نے ایک سردار ترک کو جو ہمشیر زادہ وزیر تھا باین تاکید روانہ کیا کہ ہر ایک چیز کی حقیقت پوست کندہ گزارش کرے وزیر نے اس حکم کے سنتے ہی سردار مذکور سے خفیہ کہدیا کہ بعد معاودت پہلے مجھ تک آنا اور جب مین ساری کیفیت سن لون تو پھر

سلطان کو سنا نا سردار مذکور نے حسب الحکم سلطانی موقع پر پہنچکر ہر ایک چیز کو برای العین مشاہدہ کیا اور جب مراجعت کی وزیر سے ساری حقیقت بیان کردی اور اوسکے کہنے سے سلطان کو غیر واقعی حال سنایا سلطان نے خان تاتاریان پر اس مخبر کے بھروسے غیر واقعی خبرین لکھنے کا الزام لگایا خان مذکور نے عرض کی کہ حضور سردار مزبور کو پہلے ڈرائین اور پھر کیفیت واقعی دریافت فرمائین سلطان نے جب اوسی طرح دریافت کیا سردار مذکور نے وزیر کا اغوا اور اپنا مشاہدہ صاف صاف بیان کردیا سردار مذکور بعوض اس جرم کے شہر بدر ہوکر مبتلاے رنج ومحن ہوا وزیر بھی جلاوطن ہوا چالیس دن تک خدمت وزارت خلاف عادت خالی رہی آخر دلتبان مصطفی پاشا حاکم بابل جسنے عربون سے لڑکر داد جوانمردی دی تھی حسب الحکم سلطانی وزیر ہوا اور شہر بابل سے اوسکے آنے تک سلحدار حسن پاشا نیابۃً امورات وزارت کا متکفل ناگزیر ہوا جب وزیر جدید مصطفی پاشاے موصوف آیا مامور بکار ہوا اور اون عثمانی قلعون کی جو پیش از جنگ جرمنی ترکون کے قبضۂ اقتدار مین تھے فہرست دیکھی تو قلعی کھل گئی یعنے بسبب استقرار صلحنامۂ حال کئی قلعے ہاتھ سے جا چکے تھے پھر تو وزیر جدید طیش مین آیا اور اون لوگون کو جو استقرار صلح مین شریک رہے ملزم ٹھہرایا مالیان پولنڈ سے جنگ کی ٹھہرائی اور جب منجانب خود عہد شکنی پسند نہ آئی تو اپنے کو سفیران عثمانی کے قتل پر آمادہ کیا اور بجرم فتواے تقرر صلح مفتی کی خونریزی کا ارادہ کیا اور اپنے ایک خدمتگار کو جتایا کہ مین مفتی کو بتقریب دعوت بلاتا ہون جب وہ آجاے اور ہاتھ دہونے لگے تو دم نہ لیتا معًا پھانسی سے اوسکا گلا

گھونٹ دینا یہہ کیفیت مفتی کے گوش زد جو ہوئی تو گھبرایا رات بھر چین نہ آیا دوسرے روز حضور سلطانی

مین حاضر ہوکر وزیر کی چغلی کھائی کہ اوسنے تباہی سلطنت عثمانیہ کی تجویز کی ہی اور حضور کے معزولی

کی تدبیر ہوچکی ہی سلطان کو مفتی کا کہنا باور ہوا وزیر کو بلایا حقیقت پوچھی جب اوسنے انکار کیا سلطان

نے مفتی کے کہنے پر وزیر کو مفت قتل کردیا مفتی کا کیا بگڑا پھر تو مفتی تھا ہی اور مفت راج پہ گفت الحاصل بعد

اوسکے رومی محمد رئیس افندی کو وزیر بنایا جب خبر قتل وزیر عام ہوئی تو علما و سپاہ و باشندگان شہر

نے بیدل ہوکر فساد مچایا شہر قسطنطنیہ دار الفتن ہوا شہر کے دروازے بند ہوگئے ہر بشر مبتلائے محن ہوا

سلطان مصطفی گھبرایا مصطفی افندی کو بسبیل سفارت دریافت سبب فساد کے لئے قسطنطنیہ کو بھجوایا

جب افندی موصوف ادریانوپل سے در شہر پناہ تک پہنچا مفسدون نے اوسے جاسوس جانکر گھوڑے

سے اوتارا خاطر خواہ مارا سارے جسم مین کوئی چیز سالم نرہی بلکہ جان تک آدہی ہوگئی جب اسکا یہہ

حال کیا قسطنطنیہ سے ادریانوپل کا خیال کیا پھر تو وہان پہنچکر سلطان سے عرض کی کہ ہمین حضور سے جنگ

کرنی نامنظور ہی بلکہ بدخواہان ارکین سلطنت کی خبر لینی ضرور ہی سلطان نے بمجرد معلوم ہونے اس کیفیت کے

ساری فوجین زیر فرمان وزیر رومی محمد پاشا دین اور خود بھی آمادہ پیکار ہوا باغیون سے لڑنیکو تیار ہوا

اوسوقت نقیب افندی جو بجائے شیخ الاسلام مقرر ہوا تھا زمرہ باغی سے جدا ہوا قرآن شریف دکھلاکر

لشکر سلطانی سے یون گویا ہوا کہ ہم اور تم برادران دینی و خونی ہین اور ایک ہی مملکت کی رعایا اور

ہمین یہہ منظور نہین کہ خلاف کلام الٰہی عمل پیرائی کرین اور ساری مملکت عثمانیہ کو زیر و زبر کردین بلکہ پیش نہاد

خاطر یہہ ہی کہ بیدینوں کا خون بہادین شرع شریف کے محقر جاننے والون کو ٹھکانے لگادین کہتے ہین
کہ نقیب مذکور کی تقریر کارگر ہوگئی سپاہ سلطانی وزیر سے روگردان ہوکر باغیون سے شامل ہونیکو حاضر
ہوگئے **شریف** بیدلی کا طرفہ سامان ہوگیا؛ دوست بھی اب دشمن جان ہوگیا؛ لیجئے وزیر سے
کچھہ بن نہ آئی تو بہ تبدیل لباس قسطنطنیہ کو پہنچکر قصبہ ایوب مین اپنی جان بچائی اسوقت باغیون نے
احمد برادر سلطان مصطفی کو قیدخانہ سے تخت سلطنت پر بٹھلانے کو بلایا پھر تو سلطان مصطفی بحال
مجبوری راضی برضا ہوکر آپ ہی احمد کے نزدیک آیا سینہ و دل کو کدورت سے صاف کیا گلوگیر
ہوا اور احمد کی سلطانی کا اعتراف کیا مگر وقت رخصت یہہ کہا کہ بھائی جسطرح مینے اپنی عہد سلطنت مین
تجھکو آزاد و خودمختار رکھا تھا اب امیدوار ہون کہ مین بھی تیری ایام خلافت مین اسیطرح آزاد رہون خودمختاری
سے شاد رہون اور اسکا بھی خیال رہے کہ تیرا جلوس اس تخت پر بمقتضائے انصاف واجبی ہی کیونکہ تیری ہی باپ
بھائی نے اس سریر سلطنت کو زینت دی ہی مگر چاہیئے کہ جن باغیون نے مجھے کانٹون مین پھنسایا ہی اپنی باد
خزان قہر سے انکا بھی برا حال کیجیو برگ خزان نہ وہ یا خار سراسر آزار کی طرح پامال کیجیو ورنہ یہہ کبھی نہ کبھی ایک نیا
گل کھلائینگے تجھکو بھی مجھہ سا ضرور بنائینگے الحاصل سلطان مصطفی خان نے یہہ کہکر جسمین سلطان احمد مقید تھا
اوسی محبس کی راہ لی چھے مہینے تک اسی رنج و الم مین بیمار رہکر آخر جان شیرین جان آفرین کے نذر کردی کہتے
ہین کہ یہہ سلطان نہایت حلیم تھا اور بہت عاقل و فہیم تھا نفس کشی و پرہیزگاری مین یگانہ تھا گھوڑے کی سواری
مین یکتا تیراندازی مین بے خطا انتظام امور مملکت مین بے نظیر زمانہ تھا۔

فصل بست وچہارم دربیان سلطنت سلطان الغازی احمدخان ثالث

تشریف مچاہی چارسو شہر کہ یہہ محمود عالم ہی پششش وپنجی نہین کچھہ عہد احمد خان ثالث مین دیکھیے کہ ادہر سنہ ۱۱۱۵ ہجری مین مطابق سنہ ۱۷۰۳ عیسوی مین سلطان مصطفی معزول ہوا اور ادہر سلطان احمد خان ثالث نے بدستگیری طالع تیس سال کی عمر مین تخت سلطنت پر قدم بصد افتخار رکھا وزیر احمد پاشا و فواری حسن پاشا آغاے فوج ینیچری وچالق احمد پاشا اور دوسرے باغی سرداروں کو انہین کے عہدون پر قایم وبرقرار رکھا مورخون نے لکھا ہی کہ سنہ ۱۱۱۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۰ عیسوی مین فیمابین زار روس و سلطان سات مہینون کی رد وقدح مین ایک صلحنامہ بموجب قلمہاے مندرجۂ ذیل قرار پایا اور حسب روانی قلم اول تیس سال تک اتحاد باہمی مین کچھہ فرق نہ آیا۔ قلم دوم مین قلعجات طوغان وغازی کرمان و شاہم کرمان و نالط کرمان کو جن پر روسیون نے فتح پائی تھی ڈہاکر برابر خاک کردینے کی شرط ٹھہرائی تھی قلم پنجم درمیان پریکاپ وازاف بنا بر سرحد ترک و روس ۳۶ میل تک ایک میدان وسیع کے مقرر کرنے پر شامل تھا قلم ششم مین تاتاری و روسی محاصل غواصی و شکار و شہد و ہیزم و نمک کے حقوق کو برابر رکھنے کا حال داخل تھا قلم ہفتم کا نوشتہ شہر ازاف واقع نہر کیوبن پر روسیون کے قابض و متصرف ہونے کو گویا تقدیر کا لکھا تھا اور اونکو نوغی تاتاری وقوم چرکاس سے تصدیع ہونے پر حرف حرف گواہی دے رہا تھا۔ قلم ہشتم نے تاتاریان کریمیہ کو روسیون کے صوبون مین غارتگری کرنے سے روک رکھا تھا قلم نہم نے قیدیان طرفین کی واپسی کا رنگ جمایا تھا قلم دہم مین آزادی وخود مختاری تجارت کا حال تھا۔ قلم دوازدہم مین زایران بیت المقدس کو کسطرح

شبیہ سلطان الغازی احمد خان ثالث



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

نگاہرج و مرج ہونیکا قیل و قال تھا قلم سیز دہم مین وکیلون اور مترجمون کے حقوق رقم تھے قلم چاردہم مین قلعہ ہاے مسطور بسبق کے استحکام و استواری کو ایلچیون کی روانگی کے قصے حوالۂ قلم تھے یہہ تو ہوا اب سنئے کہ جن دنون منجانب شاہ انگلنڈ ایک ایلچی قسطنطنیہ کو آیا اوسنے بحر یوکسین کے طرف شمال فیما بین افواج ترک و روس فساد کا لگا لگایا تھا ترکون نے دستبرد روس سے اپنی سلطنت کے بچانے مین کوشش کی اور مشرقی حد اخیر کریمیہ پر ایک قلعہ تازہ کی تعمیر ہونے لگی اور اوسکا نام اینکیل رکھا غرض یہی کہ بحر ازاف پر زار کے جنگی جہاز دو کے جائین اور نہر کوچ کی راہ اپنی ہی ہاتھ رہی وشمنان بد باطن اس راہ سے بد راہی پر نہ آئین کہتے ہین کہ ترکون نے اس قلعہ کے دمدمون کی سطح کو سطح دریا کے برابر رکھا تھا مطلب یہہ کہ وقت عبور اس راہ سے غنیم کے جہازون کا پانی اتر جاے گولہ رانی سے پارہ پارہ کردین کوئی سلامت رہنے نپائے اودہر روسیون نے بھی استواری شہر ازاف پر کمر باندہی اور ایک جدید قلعہ تیغان پر بنایا مقام کمینکا واقع ساحل دریای نیپر کے قدیم فصیلون کی تعمیر کا خیال آیا سلطان احمد خان ثالث نے پہلے پیٹر یعنے زار روس کو بذریعہ مراسلہ اطلاع دی کہ ملک روس کے جنوبی صوبون مین خوفناک تیاریان ہو رہی ہین اہتمام کمال ہی اب عثمانیون سے روسیون کی دوستی کا اعتماد محال ہی چونکہ احمد خان ثانی کے مزاج مین شجاعت و دلیری نہ تھی اور اوسکے اوایل حکمرانی مین سارا ملک بسبب فتنہ و فساد اندرونی خستہ و خراب تھا اس لئے اس سلطان نے اپنے ہمسائیون کے ساتھ معرکہ آرائی نہ کی اونہین دنون روس نے بھی سویڈن سے لڑ جھگڑ کر ترکون کے مقابلہ کا خیال کیا تھا مگر نظر برین صلح جو فیما بین ان دونون کے سنہ ۱۷۰۵ع

مین ہوئی تھی دولت علیہ زار روس کی حرکتون پر بہوشیاری تمام نگران رہتی تھی ترکی جہازون کا ایک

بیڑا محافظ بحر اسود تھا اور روسیون کو بھی اپنے جدید قلعے واقع ساحل دریا کی حراست کا خیال ازحد

تھا مقامات کرچ پر ایک جدید قلعہ کی تعمیر ترکون کی مد نظر رہی اس اثنا مین فیما بین چارلس دوازدہم و

زار روس ایک سخت لڑائی جو ہوئی تو سلاطین یورپ گھبرائے مگر اہالیان قسطنطنیہ نے زار روس کے

حملہ خوفناک کو بڑی سرگرمی سے معاینہ کیا جب سپاہ سویڈن نے زار روس کے اس سایئے کو ترکون

کے سر سے دفع کر دیا تو عثمانیون نے سپاہ سویڈن کی نہایت قدردانی کی اور اون پر بڑی مہربانی

کی حاکم اکزاکو علاقۂ ترک نے لشکر چارلس مقیم تھارن مین اپنا ایلچی اس غرض سے روانہ کیا کہ برخلاف

روس اسی سے سلسلہ اتحاد مستحکم ہو اور جب حاکم مذکور اکرین مین آیا تو یہہ خبر آئی کہ خان کریمیہ آتا ہی

اور تاتاریون کی فوج اسکی اعانت وحمایت کے لئے لاتا ہی جب چارلس نے مقام پلیتوا پر شکست فاش

پاکر مملکت ترک مین پناہ لی سلطان نے بعزت تمام اوس سے ملاقات کی اور اوسکی مہمانداری بھی بہ نہایت

تزک وتمکین سے ہوئی مگر اوسنے چارلس مذکور کو امن ودیگر اوسکے ملک کو روانہ کرنیکا قصد نہ فرمایا کیونکہ

مخالفت صلحنامہ روس کا خیال آیا اور زار روس نے بھی سلطنت عثمانیہ مین چارلس کے پناہ نہ دینے کے لئے

بذریعۂ مراسلہ سلطان کو معلوم کرا دیا مگر سلطان نے قبول نفرمایا چارلس نے پہلے

اکزاکو مین جان بچائی اور وہان سے اوس بندر کے طرف جہان ترکون کی کچھ فوج اوسکے حراست کے لئے فراہم

تھی توجہ فرمائی پھر توفعۃً روسی سرحد ترک مین داخل ہوگئے اور سپاہ سویڈن کو متصل مقام زارنووکمز

اسیر کرکے اپنے ہی ملک کے طرف مائل ہو گئے اہالیان قسطنطنیہ نے اپنی مملکت کے سرحد پر اس ظلم کے ہونے
سے عزم جنگ کیا مگر تولسکائی نام ایک ایلچی روس نے بدقت تمام ترکون کو روکدیا چارلس مذکور نے سلطان
سے تیس ہزار سپاہ اور بیس ہزار نیکچریون کی درخواست کی مطلب یہہ کہ اُنہین کے ہمراہ پولنڈ سے ہوتے
ہوے اپنے ملک کو پہنچ جاؤن دشمن کے پیچ مین نہ آؤن مگر وزیر اعظم شولی علی نے سلطان کو منع کردیا
اور یہہ عرض کیا کہ ہمراہ چارلس اسقدر فوج کثیر کی روانگی سے دل تنگ ہی کیونکہ بوجہ اسیکے پولنڈ و روس سے
ضرور اندیشہ جنگ ہی کہتے ہین کہ وزیر مذکور نے اراکین سلطنت کو فراہم کرکے مشورہ کیا اور کہا کہ ہماری مملکت
مین جنگ سابق سے کیا کچھہ خرابی نہ آئی اور اب یقین ہی کہ اگر اس طرح کی اعانت ہوگی تو بڑی قباحت
ہوگی سلطانہ زوجہ سلطان احمد خان نے جو چارلس مذکور کی شجاعت وبہادری کی بڑی تعریف کیا کرتی تھی
اپنے شوہر سے چارلس کی سفارش کی اور ایک روز اپنے فرزند سے کہا کہ چارلس شیر ہی اور ریچ زار
ہی تیرے باپ کو معاونت شیر مین مخالفت خرس کیونکر ناگوار ہی حاصل کلام ۱۱۲۱ سنہ ہجری مطابق ۱۷۰۹ع
مین تمام اراکین سلطنت نے اتفاق کیا اور اوس صلحنامہ کو جو عہد سلطنت مصطفی خان ثانی مین ٹھہرا تھا بار ثانی
تازہ کرکے اور ایک قلم اضافہ کردیا جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ چارلس جس راہ سے چاہے اپنے ملک کو بیروک
توک چلا جاے کوئی مزاحم ہونے نپائے جب سارا بندوبست ہو چکا سلطان نے یہہ حال چارلس کو بذریعہ
خط معلوم کرایا اور اخراجات سفر کے لئے کچھہ مبلغ اور چند نایاب گھوڑون کے ساتھہ رخصت کا پیام بھیجوایا چارلس
نے بااین ملک ترک کو ترک نکیا سلطان نے چارلس کی اس حرکت سے اپنے وزیر پر برہم ہوکر خدمت وزارت

سے معزول کردیا اور نوعومن کیپرلی پسر وزیر اعظم سابق کو خدمت وزارت عطا ہوئی اوسنے بمشورت

ارکین سلطنت چارلس کے ساتھہ کچھہ فوج دیکر رخصت کردی اس اثنا مین اہالیان صوبجات سرحدات

ترک و روس نے دربار سلطانی مین ظلم و تعدی روس کی فریاد کی سفیران چارلس مذکور نے جو اوسوقت

دربار قسطنطنیہ مین موجود تھے سلطان احمد خان کو روس سے لڑنیکی ترغیب دی اور خان کریمیہ نے

بھی کہتے ہین کہ جزیرہ کریمیا اور اوسکے صوبجات متصل کے باشندے زار کی جنگی تیاریون سے بہت

ہراسان ہوے چنانچہ روسیون نے متصل کمینیکا چند مقامون کو مستحکم کیا اور رسد بھی فراہم کرلیا اور

مقام سامانجی پر جہان سامارا اور نیپر نہرین ملتی ہین ایک چھوٹا سا قلعہ باندہا اور بھی ایک قلعہ تیغان

پر تیار کیا شہر ازاف اور بندر تیغان کو استوار کیا جب یہہ ہوچکا وہان ایک فوج بحری مقرر کی اسلئے

خان کریمیہ نے گھبراکر سلطان کو ان کیفیتون سے اطلاع دی وکیل چارلس نے جو وہان حاضر تھا یہہ معلوم

کرایا کہ زار روس متوجہ کریمیا ہی اور جب اوس پر فتح ہوگی تو قسطنطنیہ پر حملہ کیا چاہتا ہی سواے

اسکے چارلس کے دوستون نے جو دیوانی مین تھے یہہ کیفیت لکھی کہ جمعیت روس پولنڈ مین آئی ہی قلعہ

کمینشک کو لے لیا ہی اور وہین اوسکی چھاؤنی قرار پائی ہی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ پوٹکال اور برسباش

کو روسیون نے مسخر کیا ہی اور قلعہ رستا نلشتن پر بھی جو قریب جاستی واقع ہی اپنا قبضہ کرلیا ہی جب

ایسی خبرین گوش زد ہوئین تو سلطان نے خان کریمیہ کو حاضر قسطنطنیہ ہونیکا حکم بھجوایا اور جب وہ آیا تو

سلطان سے یون عرض پرداز ہوا کہ حضور مقابلہ روس ضرور واہم ہی اور جو اسیر بھی اہالیان روس

اپنی فریبی تدبیرون کے پورے کرنیکی فرصت پائینگے تو سلطنت قسطنطنیہ کے سارے ملک سے

حکومت روس آہی جائیگے جب ان دلائل سے تشفی کامل ہوئی خان کریمیہ کو خلعت و انعام سے

سرفراز کیا اور مفتی اسلام کو طلب کرکے روسیون سے جنگ کرنے مین مشورت کی اوسنے بھی یہی

فتوی دیا کہ اب خیال صلح نامنظور ہی جنگ کرنی ضرور ہی پھر تو سلطان نے تیس ہزار ینکچریون

کو داخل فوج کرنیکا حکم فرمایا اور ایک فرمان حکام ساحل دریا کو یہ مضمون بھجوایا کہ چند جہاز جو

بحر ازاف مین کام آنیکی قابل ہون تیار کرین اور کپتان پاشا کے تحت حکومت دین اور بعد اسکے

حسب دستور سلطنت عثمانیہ ترکون نے نومبر ۱۸۰۶ عیسوی کی اٹھائیسوین کو ایلچی روس کو مجلس

ہفت منارہ مین قید کیا جنگ کی بنا ڈالی مگر سپاہ روس اہالیان سویڈن و پولنڈ سے صرف

بیکار جو تھی تو زار روس نے جانب سرحد عثمانیہ قدم نہ بڑھایا بوجہ مجبوری مقابلہ ترک کو نہ آیا کہتے

ہین کہ اگر زار کو اور ایک سال کی مہلت ہوتی تو روسی ضرور مقابل ہوجاتے اور فائدہ کثیر اٹھاتے

اگرچہ زار روس نے سلطان کو تیاری جنگ سے باز رکھنے کے لئے مراسلے روانہ کئے اور بیطرح

ترغیب دی مگر سودمند نہوئی پھر تو اوسنے چار و ناچار ماہ فیبروری ۱۸۱۱ عیسوی کی پچیسوین کو

پرستش گاہ شہر ماسکو مین داخل ہوکر جنگ کا اشتہار دیا اور اپنے سپاہ کی ترقی حدت و

شدت کے لئے اس جنگ کو مذہبی ٹھہرا لیا خلاف عادت پرچم مسیح کو اپنا نشان فوجی مقرر کرلیا

اور یہہ فقرہ اوسپر لکھہ دیا کہ یہہ جنگ خداے پاک کے نام سے بنا ہوئی ہی اور موجب ترقی مذہب

عیسوی ہی بعد اسکے امان مانٹی نگرو نے بذریعہ خطوط زار کو معلوم کرایا کہ ہم تیری رفاقت کو حاضر ہیں دوستی
مین ثابت قدم رہینگے حکام ترک پر حملہ کرنے مین سر مو قصور نکرینگے زار نے بھی حکام والیشیہ و مالدیویا کو
اپنے ساتھ شریک ہونیکی غرض سے خطوط بھجوائے اور تو کوئی نہین مگر حاکم والیشیہ نے روسیون سے
سازش کی اور سلطان کے جو ہین یہہ خبر گوش زد ہوئی ارکین سلطنت سے مشورہ کیا اور کیانٹی مر حاکم
مالدیویا کو جو وفاداری سلطان مین ثابت قدم تھا حاکم والیشیہ کے گرفتار کرنیکا حکم دیا بدین مضمون کہ توصوبہ
مالدیویا کو جائیو اور وہان کے حاکم جسطرح بنے زندہ یا مردہ قسطنطنیہ کو بھجوائیو اور حکومت وہان کی بدون
خراج گزاری اپنے ہی قبضۂ اقتدار مین رکھنا اور ایک فرمان خان کریمیہ کو باین مضمون بھجوایا کہ کیانٹی مر
مذکور کو مدد دیجائے تاتاری اعانت کرین تعمیل حکم مین کسی قدر فرق نہ آئے باوجود اسکے حاکم صدر نے روسیون سے
سازش کی اور اساس موافقت کو اسدرجہ مستحکم کیا کہ بدین وجہ حاکم والیشیہ نے زار سے منحرفی کی ترکون سے
آشتی کر لی تجویز یہہ کہ لشکر روسی کو کسی ایسے مقام مین پھنسائے کہ سپاہ عثمانی کے ہاتھون شکست فاش
پائی اسلئے وزیر اعظم محمد پاشا نے ماہ مئی ۱۷۱۱ عیسوی کو سپہ سالار لشکر ترک ہو کر قسطنطنیہ سے جانب مالدیویا
قدم بڑھایا زار بھی معہ لشکر کثیر ملک پولنڈ سے اعانت مالدیویا کو چلا آیا فوج روس نے وقت سفر بہت
تکلیفین اٹھائیں راہ کی سختیون سے یا اپنی کم بختیون سے پیش از جنگ شہر جاسی مین پہنچکر کئی روسی
ہلاک ہوئے یعنے عیسویون نے اپنے مین حوصلہ مقابلہ ترک جو نپایا تو پردۂ خاک مین منہہ چھپایا اب سنئے
کہ زار نے کچھ دنون شہر مذکور مین اپنی فوج کو مہلت دی اور بتوسط کیانٹی مر فراہمی رسد کی صورت

بھی کر لی جب اس سے کچھ کام نہ نکلا تو حاکم والیشیہ نے یہہ از صلاح دی کہ ترکون نے نہر پرت پر ذخیرہ کا ایک بڑا

مخزن جمع کیا ہی اگر تو اوسطرف جائیگا تو باسانی تمام تیرا مطلب برآئیگا کہتے ہین کہ بموجب صلاح حاکم

والیشیہ زار روس متصل دریاے ڈانیوب سے نہر پرت کے جانب مایل ہوا اور وزیر اعظم ترک بھی نہر

پرت کے اوس پار ڈانیوب پار ہو کے بسارابیہ مین خان کریمیا کے تاتاری سوارون سے شامل ہوا

جب نہر پرت کے مغربی کنارے پر خبر آمد روس آئی تو وزیر ترک نے اوسیطرف توجہ فرمائی روسیون

پر حملہ کیا طرفۃ العین مین پسپا کر دیا سپہ سالار روس نے نہر مذکور سے ترکون کے عبور کرنے مین بڑی کوشش

کی مگر تاتاریون نے اس امر مین داد جوانمردی دی ایک ہی رات مین چار پل بنائے جسکے باعث وزیر کو

معہ فوج نہر مذکور سے عبور کامل ہوا دشمنون کا پانی او تار کر صوبہ مالدیویہ مین داخل ہوا روسیون کو

شکست دی عیسویون نے نہر فالتس کی راہ لی اس خبر کے سنتے ہی زار زار زار ہوا چونکہ اکثر لشکر

روس بوجہ فاقہ کشی و بیماری ہلاک ہوا تھا اور کچھ فوج زیر فرمان سپہ سالار ان رینی و جوناس صوبہ مالدیویا

و والیشیہ کو روانہ ہوئی تھی اسلئے لشکر ہمراہی بنا بر جنگ مکتفی جو نہوا تو زار اندوہگین ہوا بہر حال بہہ

لشکر نہر پرت اور ایک دلدل کے فیما بین جہان مورچہ بندیان کی گئین تھین پناہ گزین ہوا وزیر اعظم

نے بھی مقام مذکور پر پہنچکر چار طرف سے گھیر لیا نہر پر توپین رکھدین کسیطرح رسد پہنچنے نہ دیا دو

روز تک لشکر روس نے جنگ مین کوشش کی مگر مفید نہ ٹھہری اس حالت سخت مین زار نے ایک خط

سنٹ پیٹرسبرگ مین اراکین سلطنت کو بدین مضمون لکھ بھیجا کہ ترکون نے جنکا شمار فوج روس چوگنا ہے

چارطرف سے گھیر لیاہی اب ہر لحظہ یہی تصور ہی کہ اسیر جان کھونا ہوگا یا ترکون کے ہاتھہ قید ہونا ہوگا

جسوقت مین اسیر ہوجاؤن تو مجھے اپنا بادشاہ نہ جانیو اور میرے کسی حکمنامہ کو گو میرے ہی دست

خاص کا لکھا ہو ہرگز نہ مانیو اور اگر حیات مستعار کو جواب دون اور تمکو یہہ بات تحقیق معلوم ہوجاوے

توکسی اور کو جو لایق سلطنت ہو اپنا پادشاہ بنالین اس حکم کی تعمیل مین توقف نکرین لکھاہی کہ

اس حالت خوفناک مین کیا ترین زوجہ زار روس نے جو اپنے شوہر کے ساتھہ تھی اپنے سارے

زیور و اسباب کو بطور ہدیہ وزیر کے نذر کردیا اور منجانب زار بذریعہ مراسلہ صلح کی درخواست

کی جب مبلغ کثیر ہاتھہ آیا تو وزیر محمد پاشا نے اپنی سکرٹری عمر افندی کو مسودۂ صلحنامہ کا حکم

فرمایا اوسنے حسب الحکم جولای ۱۷۱۱ عیسوی مین ایک صلحنامہ مرتب کیا جسکا مضمون یہہ ہی کہ

فضل وکرم پروردگار تعالی و تقدس سے فتحمند فوج اسلام نے زار روس کو معہ فوج متصل نہر پرت

محصور و مجبور کیا تھا جب زار روس نے صلح کی درخواست کی تو حسب استدعا اوسکے ان قلمون پر

صلح کرلی قلم اول کا اشارا یہہ کہ قلعہ ازاف اور اوسکے اطراف واکناف کے ملک کو جس حالت مین زار روس

نے لیاہی اوسی حالت مین واپس کرے - قلم دوم کا بیان یہہ کہ ترک شہر تیغان واقع بحر ازاف و

وکیمنسکی وجدید قلعہ نہر تمان کی تاراجی کی مختار ہین زار روس کل ذخیرہ جنگی کو جو کیمنسکی مین بعض

کردیے نہین پیش و پس نکرے قلم سوم مین لکھا تھا کہ زار روس امور پولنڈ اور قزاق سے دست بردار

ہو اور فوج روس سرحد ترک سے واپس بلا تکرار ہو - قلم چہارم سے تجارت خود مختار ٹھہری اور قسطنطنیہ

مین ایلچی روس کے رہنے کی ممانعت ہوگئی قلم پنجم کا یہہ بیان تھا کہ وہ اہل اسلام جنہین روسیون
نے قبل ازین یا درمیان جنگ قید کیا ہی یا اپنا مملوک بنایا ہی رہا ہو جائین قلم ششم سے یہہ عیان
تھا کہ شاہ سویڈن جسنے قسطنطنیہ مین پناہ لی ہی اگر اپنے ملک کا قصد کرے تو وقت روانگی
اوسکو اہالیان روس کسیطرح نقصان نہ پہنچائین اور اگر فیمابین اوسکے اور شاہ روس کے جو نااتفاقی
ہی دور ہو تو اوس سے صلح کرنی منظور رہو قلم ہفتم سے یہہ مبرہن تھا کہ ترک روسیون پر کسی طرح
کا ظلم وستم نکرین بدستور روسی بھی رعایاے ترک اور اونکے خراج گزارون پر جور و ظلم یکقلم
نکرین اور خاتمہ صلحنامہ سے یہہ روشن تھا کہ شروط مذکورہ کی ادائیکو منجانب زار کوئی ضامن مقرر ہاے
اور لشکر روس راہ نزدیک سے اپنے ملک کو فی الفور چلا جاے تا تاریون سے کوئی مانع و مزاحم
نہو اسلئے زار نے اپنی فوج کے دو سردارون کو بطور ضمانت عثمانیون کے نزدیک روانہ کردیا
اور باقی فوج کے ساتھہ کچھہ اپنی رہائی سے خوش اور کچھہ ہمراہیون کے مارے جانے سے مغموم
ومحجوب عزم وطن کیا جب زار نے رہائی پائی وزیر اعظم کے جان پر آئی دوست و دشمن دونون کے دونون
بیگانے ہوگئے اور یون طعنے دینے لگے کہ وزیر نے زوجہ زار سے رشوت لیکر اپنے ملک کے
دشمن قوی کی جان بچائی اگر پنجہ ترک ہی مین گرفتار کراتا تو کیا اوسوقت بھی اوسکو اسقدر مال و
زر ہاتھہ نہ آتا لیجیے آخر یہہ ہوا کہ سلطان احمد خان نے اوسکو معزول کردیا اور اپنے داماد عزیز
علی پاشا کو خدمت وزارت پر مامور کیا لکھتے ہین کہ اگرچہ زار نے بعد رہائی تا دم زیست پھر قصد

مقابلہ ترک بکیا مگر تیاری جنگ مین کمی نکی اور جب شروط مندرجہ صلحنامہ کے ادا کرنے مین منجانب اہالیان

روس کچھ سستی ہوئی تو سلطان نے خیال جنگ فرمایا مگر انگلنڈ وہالنڈ کے ایلچیون نے دخل دیکر اپریل

۱۷۱۲ء عیسوی کی سولھوین کو ایک صلحنامہ متضمن شرائط مذکورہ ٹھہرایا اور یہہ بات بھی اوسمین

صاف لکھدی کہ اہالیان روس ملک پولنڈ سے تیس روز کے عرصے مین اپنی فوجون کو واپس

بلالین باوجود اسکے روسی تباہی پولنڈ سے باز نہ آئے اگرچہ متصل بحر ازاف و بحر اسود کے چھوٹے چھوٹے

قلعون کو توڑا مگر قلعہ تیغان کو بدستور رکھہ چھوڑا شہر ازاف بموجب شرائط مندرجہ شامل سلطنت

عثمانی ہوا سلطان نے اس وعدہ خلافی سے ناخوش ہوکر بار دیگر تدبیر جنگ کی پھر سفیران انگلنڈ

وہالنڈ نے دخل دیا اور ۱۷۱۳ء عیسوی مین فیمابین ترک و روس مصالحت کروادی قلم یازدہم

صلحنامہ بار سوم سے درمیان نہر سمارا و نہر اورل حد سلطنت عثمانیہ و مملکت روس کا تقرر کامل

ہوا اور ملک متصل نہر سمارا سلطنت ترک مین شامل ہوا نہر اورل زیر حکومت روس آگئی قوم قزاق

و کا ملک کو جو مطیع روس تھی اور تاتاریان وچر قاس کو جو دوستدار ترک تھے باہم تکلیف و

ایذا نہ پہنچانیکی شرط قرار پاگئی الحاصل ۱۷۱۴ء عیسوی مین جانبین کے سرحدون کی چک بندی

ہوئی شہر ازاف ترک کے تحویل ہوا تیغان کو منہدم کیا اور مدت دراز تک صلح قائم رہی وزیر

اعظم علی پاشاے موصوف نے جو بمرتبہ فصیح و بلیغ عقیل و فتین تھا ہمیشہ روسیون کی اعانت

و موافقت مین غفلت نہ کی اور ترک کی اوس تجویز کو جو تاریخ صلح کارلووز سے انتقام اہالیان وینس اور

اپنے دئیے ہوئے ملک کے واپس لینے پر مبنی تھے تقویت دی ترکون کو یقین کامل تھا کہ اگر سلاطین عیسوی اہالیان وینس کے مدد گرین اُن سے جنگ کرنی دشوار نہین اسلئے صوبہ موریا اہالیان وینس کے تحویل ہوا اور ترک کا تصور یہہ کہ قوم وینس کو بذاتہ کچھہ ایسی قدرت نہین اور بغیر از مدد کسی ایک کے تنہا مقابلہ کرنیکی طاقت نہین اور جب حال ایسا ہی تو اس دئیے ہوئے صوبہ موریا کا واپس لینا آسان نہین تو اور کیا ہی اور جب عیسوی سلطنتون مین جنگ عظیم برپا ہوگئی تو صاف ناطاقتی و کم قدرتی ریاست وینس رونما ہوگئی چنانچہ اُنہون نے کسیکا ساتھہ نہ دیا اور جب صوبہ داران ماتحت وینس منحرف ہوکر متوجہ کارزار ہوئی تو عثمانیون کے دلون مین بھی حدت پیدا ہوئی یورش کے خواستکار ہوے رعایاے موریا نے بھی اہل اسلام سے موافقت کی ترکون سے سازش کرلی پھر تو ترکون نے ۱۷۱۲ء اور ۱۷۱۳ء عیسوی مین جو تیاریان کہ اہالیان روس کے خبر لینے کو کین تھین اون سب کو مقابلہ اہالیان وینس مین صرف کردیا ۱۷۱۵ء عیسوی کے موسم خزان مین وزیر اعظم علی پاشا نے ایک لاکھہ کی جمعیت اور سو جنگی جہازون کے ساتھہ جانب موریا کوچ کیا شہر کارنت کو محاصرہ سے زیر کیا اور جون کی پچیسوین کو فتح کرلیا بعد اوسکے اور چار قلعے ہاتھہ آئے ترکی جہازون نے دشمنون کا پانی اوتارا اور آخر ماہ نومبر ۱۷۱۵ء عیسوی مین سارے صوبہ موریا کو ترکون نے لیا اور مقامات متعلقہ وینس واقع ساحل دریا پر بھی اپنا قبضہ کرلیا چارلس سادس شہنشاہ آسٹریہ اس جنگ مین اہالیان

وینس کا مددگار ہوا اگرچہ اکثر وزرا و سپہ سالاران ترک نے مقابلۂ اہالیان آسٹریہ مین صلاح نہ دی
مگر وزیر اعظم نے باعتماد قول منجمین جو آسٹریہ کو فتح کر لینے پر شامل تھا اور یانوپل مین محفل مشورت
مقرر کی اور روبروے سرداران اہل سیف و قلم مفتی اسلام کا فتوی پڑہوایا اور خود
بھی یہہ سنایا کہ موافق حکم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدینون سے لڑو اور اپنے غصے
کو ظاہر کرو اب مین نے قصد جنگ کیا ہی اگر اظہار دلیری و جوانمردی مین سعی بلیغ کروگے
تو وقت قابو کا ہی اوسوقت اہل شورہ نے باآواز بلند کہا کہ ہم سلطان کے مملوک ہین مقابلۂ دشمن کو
کب قاصر ہین اپنے جسم و جان کو دین و ملک پر نثار کرنیکے لئے حاضر ہین وزیر نے اس جواب سے
خوش ہو کر کہا کہ اگر ہم حکم الہی بجا لائینگے تو ضرور کافرون پر فتح پائینگے بعد اوسکے شیخ الاسلام نے
قرآن مجید کی چند آیتین پڑہین اور خطبہ جہاد بکمال خوش اسلوبی روبروے حضار محفل پڑہکر
فرمایا کہ زمانۂ سابق مین ہمارے دینی بھائیون نے جو جو مصیبتین اُٹھائین ہین اگر تم بھی اُٹھاؤگے تو ضرور
دونون جہان مین سرخرو ہو جاؤگے عالم الغیب والشہادہ اپنے دوستون کو خوب جانتا ہی
اور محبان صادق کو خوب پہچانتا ہی ای سچے دیندار و صبر و شکر اختیار کرو ہمت نہ ہارو -
القصہ وزیر اعظم نے خود سر عسکر ترک ہو کر ماہ جولائی مین اندرون شہر بلگریڈ فوجین
جمع کرین پھر عزم آسٹریہ بنابر پیکار کیا اور دشمن سے پہلا مقابلہ شہر کارلووز کے قرب و جوار کیا
خُرد پاشا سردار ترک جو مقدمۃ الجیش تھا حسب اجازت وزیر اعظم دشمنون پر حملہ آور ہوا ترکون

نے فتح پائی سات سو قیدی ہاتھ آئے بعد اوسکے وزیر اعظم نے جانب پیٹروار دین توجہ
فرمائی اثنائے راہ مین شہزادۂ یوجین سپہ سالار لشکر آسٹریہ سدّ راہ ہوا اگسٹ ۱۷۱۶ء
کی تیرہوین کو شہزادۂ مذکور سواروں کے ستیاسی رسالے اور پیدل کی باسٹھ پلٹنون کے
ساتھ وارد رزمگاہ ہوا ادہر بھی ایک لاکھ پچاس ہزار سپاہ ترک صف آرا ہوگئی صبح کے ساتھ
بجے سے جنگ کی ابتدا ہوگئی پہلے پہل ینگچریون نے حملہ کرکے اعدا کو پسپا کیا اسمین شاہزادۂ
مذکور نے کوتل رسالون سے سوارون کی اعانت کی ترک احمد سر کردہ میمنہ میدان جنگ مین
قتل ہوا سپاہ مارے دہشت کے فرار ہوے حمیت نے وزیر موصوف کا دامن پکڑا دلیری
و مردانگی کو کام فرمایا خود سرداران لشکر کا سرکردہ ہوکر مقابلۂ دشمن کو آیا دشمنون نے اوسکو
بھی گھائل کیا ساتھیون کے ساتھ کارلووز کو پہنچکر حیات مستعار کو جواب دیا بعد اُسکے لشکر
ترک نے بلگریڈ کی راہ لی شہزادۂ یوجین نے شہر تمسور واقع ملک ہنگری پر محاصرہ کیا اور نومبر ۱۷۱۶ء
کی اٹھائیسوین کو شہر مذکور کو مسخر کر لیا پھر جو شاہزادہ مذکور نے ترغیب دی تو اہالیان سرویہ
اور اوسکے قرب جوار کی قومون نے سلطنت عثمانیہ سے روگردانی کی ایک ہزار دو سو نوجوانون
نے زیر علم شہزادہ مذکور پرا جمایا صوبہ والیشیا کو لوٹا بکارست تک قدم بڑہایا ۱۷۱۷ء عیسوی
مین یوجین مسطور نے اسی ہزار کی جمعیت کے ساتھ جسمین حکام و عمائدین فرانس و جرمنی بھی موجود
تھے شہر بلگریڈ پر محاصرہ کیا تیس ہزار ترکون نے جو وہان کے محافظ تھے دو مہینے تک مردانہ مقابلہ

کرکے شہر و قلعہ کو ہاتھ سے نہ دیا ابتداے اگست مین ایک لاکھ پچاس ہزار کا لشکر جرار زیر حکم وزیر
اعظم جدید اعانت بلگریڈ کو آیا پھر تو پندرہ روز تک خوب گولہ رانی ہوئی اور قریب تھا کہ دشمن شکست
معرکہ سے زرد رو ہو جائین مگر اگست کے سولھوین کو شب کے دو بجے یوجین مذکور نے اپنی فوجون
کو درست کرکے ترکون کو غافل جو پایا تو شبخون مارکے دس ہزار عثمانیون کا خون بہایا سامان
و رسد لوٹا توپین لے لین کوئی خیمہ اوسکے ہاتھ سے نہ چھوٹا بلگریڈ ترکون کے قبضۂ اقتدار سے باہر ہوگیا
آخر سفیران انگلنڈ و ہالنڈ نے فیمابین سلطنت عثمانیہ و آسٹریہ دخل دیکر ماہ جولائی ١٧١٨ عیسوی
کی دوسری کو ایک صلحنامہ ٹھہرایا قصہ مختصر ہوگیا کہتے ہین کہ جب دوستان زار روس نے
اتفاق کیا اور اوسکو دہمکی دی سفیران انگلنڈ و ہالنڈ نے بھی قسطنطنیہ سے موافقت کرنیکی درخواست
کی تو ١٧٢٠ عیسوی مین فیمابین ترک و روس ایک صلحنامہ مدامی کی صورت ہوگئی اور بعد اوسکے
روم و روس نے باتفاق یکدیگر صوبجات شمالی ایران پر چڑہائی کی اوہنین دنون بد انتظامی
و بغاوت نے ایران مین قدم بڑہایا تھا اور افغانون نے بھی حملہ کرکے ملک ایران کو خستہ و
خراب بنایا تھا الحاصل فیمابین روم و روس و شاہ ایران ١٧٢٣ عیسوی مین ایک صلح نامہ ٹھہرا جسکے
بموجب صوبہ ہاے استراباد و مازندران و گیلان و شروان تفویض روس بے قال و قیل ہوے
اردبل و تبریز و ہمدان و کرمان شاہ روم کے تحویل ہوے اور والی ایران کو باقی صوبے
جو اوسکے آبا و اجداد کے زیر حکومت تھے مل گئے مورخون نے لکھا ہی کہ والی ایران شاہ

طہماسب نام نے جب رحلت کی نادر قلیخان نے اوسکا جانشین ہوکر شاہ مذکور دشمنون کو خوب تنبیہ دی حق
وسمت مین معروف ومشہور ہوا اور اپنے ہاتھ نکلے ہوے ملکون کے سوا چند ممالک جدید پر بھی فتح پائی شہرۂ نادر
قریب و دور رہوا چنانچہ ایرانیون نے اوسکے عہد حکومت مین مملکت عثمانیہ کے کئی صوبون پر اپنا
قبضہ کرلیا اور جب یہہ خبر قسطنطنیہ کو آئی دربار سلطانی درہم وبرہم ہوا ارکین سلطنت کا مارے
حدت کے طرفہ عالم ہوا چونکہ سلطان وارکین سلطنت نے کہ مائل عیش وآرام تھے کچھہ پروانکی اسلئے
ستمبر ۱۷۳۰ سنہ عیسوی کو پترہ غیب خلیل ساکن البینہ شہر ہی مین ہنگامہ برپا ہوا سارا شہر تہ وبالا ہوا
سلطان احمد خان نے برضا ورغبت سلطنت رانی سے ہاتھہ اٹھایا سلطان محمود خان کو سریر
سلطنت پر بٹھایا اور بعد چند روز کے عازم گلگشت جنان ہوا ستائیس سال تک حکمران رہا اوسکے
عہد سلطنت مین چھاپے کا کام جاری ہوا علم وہنر کا نہایت قدردان رہا

فصل بست وپنجم دربیان سلطنت سلطان الغازی محمود خان اوّل

مورخین مسعود ومحررین عاقبت محمود نے لکھاہی کہ جب سلطان محمود خان اول نے تخت سلطنت پر زینت
بخشی فرمائی تو سارا فساد فرو ہوا اور گنبد ابو ایوب انصاری مین شمشیر کمر سے باندہکر آبرو بڑہائی
امورات سلطنت باغیون کے دست اقتدار مین رہے کئی ترکی سردار معزول ہوے حسب
صلاح ویدخلیل یعنے سرکردۂ باغیان اکثر عہدے باغیون ہی کو حصول ہوے ملازمین قدیم
سلطنت کا دل مثل لالہ پر داغ ہوا مگر خلیل سرخیل باغیان ترقی مدارج سے باغ باغ ہوا کہتے ہین

کہ خلیل ایک ادنا سپاہی تھا مورد خستگی و تباہی تھا جب یہہ بغاوت مین سرخیل ہوا خار افلاس کا کھٹکا نہ رہا تقدیر نے طرفہ گل کھلایا باغی ہونے سے سب کچھ ہاتھ آیا گو دولت نے پیش قدمی کی مگر طینت وہی رہی وہی گفتار وہی رفتار منہہ کو تہذیب سخن سے ننگ اور پاؤن کو نعلین سے عار ایک یونانی قصاب یاناکی نام نے خلیل سے خلت بڑہائی تھی اور کچھہ قرض دیا تھا تو اوسنے اسیقدر پاس کی اعانت پر اوسکو حکم مالدیویا مقرر کیا تھا۔ لیجئے رفتہ رفتہ اون باغیون کی گستاخیون نے ترک کو مجبور کیا چنانچہ ایک روز خان کریمیہ وارد قسطنطنیہ جو ہوا تو اوسکی تائید و مدد سے وزیر اعظم و شیخ الاسلام و آغاے فوج ینیچری نے اتفاق کرکے خلیل کو روبروی سلطان قتل کردیا یاناکی نے بھی رفاقت خلیل مین حکومت مالدیویا کے ساتھ جان سے ہاتھ دھویا سواے اسکے اور ساٹھہ ہزار باغیون کا سرکاٹا بغاوت کافور ہوئی سلطنت عثمانیہ بدنامی سے دور ہوئی ۱۷۳۳ سنہ عیسوی مین نادر قلیخان نے مقابلہ ترک پر کمر باندہی فوج سلطانی نے شکست پائی ایرانیون نے بڑی بیدادی سے محاصرہ شہر بغداد کی تجویز ٹھہرائی مگر توپل عثمان نے جو منجانب سلطنت عثمانیہ معاونت کو آیا تھا شہر مذکور کو دستبرد اہل ایران سے بچایا تھا اور ماہ جولائی ۱۷۳۳ سنہ عیسوی کی انیس ویں کو بعزم مقابلہ نادر معرکۂ جنگ مین قدم بڑہایا ساحل دجلہ پر ایرانیون کی آبروریزی کی ایک جنگ عظیم کے بعد شکست دی بعد اوسکے متصل لیطان یار تانی نادر سے مقابل ہوا ایرانیون کو نقصان کامل ہوا مگر متصل کرقود مقابلۂ بار سیوم مین ایرانیون

شبیہ سلطان الغازی محمود خان اول



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

نے فتح پائی ترکون نے شکست کھائی اُسوقت عثمان نے شمشیر بدست ہوکر عزم دشمن بیدریغ
کیا کئی ایرانیون کو تہ تیغ کیا آخر قضا جو آئی خود مارا گیا اور ساتھیون نے اوسکی لاش قسطنطنیہ
مین پہنچائی بعد اوسکے جو سپہ سالار ترک مقابلۂ نادر کو آتا تھا وقتاً فوقتاً شکست پاتا تھا آخر ۱۷۳۶ء
مین سلطان کو نادر سے صلح کرنی پڑی اور عہد سلطان مراد خان رابع مین جو صلحنامہ کہ فیما بین ترک
و ایران ہوا تھا اوسیکو قائم کیا اور روسیون نے بھی نادر سے مقابلہ مناسب نہ جانکر بحر الخزر
کے اطراف واکناف کے صوبون کو جو تحت حکومت مملکت روس تھے نادر ہی کے تحویل کر کے
ایک صلحنامہ ٹھہرالیا غرض اس سے یہہ کہ ترکون سے لڑ جھگڑ کر اپنی دولت کو یورپ مین
ترقی دین کہتے ہین کہ صوبۂ داغستان اور دوسرے مقامات واقع بحر الخزر کے لئے فیما بین اہالیان
قسطنطنیہ و زارینہ انا یعنی ملکۂ روس کئی بار لڑائی ہوئی اور جب تاتاری فوجون نے بغرض جنگ
شریک ترک ہوکر صوبجات کوہ قاز سے ہوتے ہوے قدم بڑہایا تھا تو لشکر روس بڑی
حدت و شدت سے مقابلہ کو آیا تھا چنانچہ زارینہ مذکورہ کے ترکون سے جنگ کرنیکا یہی سبب
معقول ٹھہرا تھا سواے اسکے ترکون نے ۱۷۳۳ء عیسوی مین روسیون کو پولنڈ پر حملہ کرنے
سے روکا تھا نظر برین سفیر روس نے ایک فہرست اون فریادون کی جنمین تاتاریون کا
قوم قزاق پر حملہ کرنا اور کوہ قاز سے ہوتے ہوے جانیکو قسطنطنیہ سے اجازت لینا داخل
تھا اور ایک روسی قیدی کو اپنی سلطنت مین دیگر روسیون کو باوجود درخواست واپس

ندینا شامل تھا حضور سلطان مین پیش کر کے عرض کیا کہ روسیون کی مخالفت کی وجہ یہی ہی اور
بجانب جنوب بعد فراہمی افواج قدم بڑہانیکا یہی سبب قوی ہی ماہ مئی ۱۷۷۳ عیسوی کو خبر آئی کہ
لشکر زاریہ نے زیر فرمان سپہ سالار رمنتک نام متصل بحر ازاف دو شہر کی قلعون کو مسخر کیا ہی شہر
ازاف پر بھی محاصرہ کر لیا ہی جب نوبت یہان تک پہنچی تو شیخ الاسلام نے روسیون کے مقابلے کا
فتوی دیا اور سارے شہر مین مشتہر کیا اوسی روز سپہ سالار صدر نے شہر پر یکایک کے دمدمون
اور فصیلون پر حملہ کیا جو ۴۵ ہزار سپاہ روس نے ایک لاکھ فوج تاتاری اور ایک ہزار آٹھ سو جمعیت
نیکچری سے جو محافظ شہر مذکور تھے سخت مقابلہ کیا آخر روسیون نے ہی شہر مذکور پر اپنا قبضہ کر لیا اور روسی
سپہ سالار صدر نے دس ہزار کی جمعیت با قاعدہ اور تین ہزار قزاق کو قلعہ کلبرن پر حملہ کرنیکو روانہ کر دیا پھر جون کی
چوتھی کو اپنے فوجی سردارون سے مشورت جو کی اور صوبۂ کریمیا مین داخل ہونیکی صلاح دی تو سردارون نے
انکار کیا مگر اوسنے کسیکی بات نہ مانی اور پیش قدمی مین اصرار کیا صوبہ مذکور کے حصۂ شمالی مین جو آیا تو سواران
تاتاری نے روکا اور اوسنے اپنی فوج کو بشکل مربع آراستہ کر کے قدم آگے بڑہایا اور شہر کوزلو واقع ساحل
دریا پر آپہنچا ماہ جون کی سترہوین کو اس شہر کو بھی تاراج کر دیا اور وہان سے باغچی سرائی یعنے مسکن
خان کریمیہ کا عزم کیا جب اوسپر بھی فتح ہوگئی تو فوج کو غارتگری کی اجازت دی دو ہزار گھر توڑے
بڑی بڑی عمارتون کو گرایا جل جل کر کتب خانہ سلیم گری کو جلایا لشکر ترک نے بھی بیدادی کی داد
دی شریک خان کریمیہ فتح گیری نام ہوکر صوبہ اکرین مین خوب غارتگری کی پھر تو ترکون نے فتح پائی روسیون

نے شکست کھائی تیس ہزار روسی گرفتار ہوے گویا یہہ ترک کے مملوک اور ترک اونکے مالک و مختار ہوے اس اثنا مین شاہان فرانس و سویڈن نے فیمابین روم و روس صلح ہو جانے اور ترکون کو تیاری جنگ سے باز رکھنے مین کوشش کی مگر روسیون نے بعد رد و قدح بسیار اون صلحنامون کو جو فیمابین مملکت روسیہ و سلطنت عثمانیہ قلم بند ہوے تھے باطل کر دیا صوبجات کریمیہ اور کیوبن اور تاتاریون کے بود و باش کے دوسرے مقامون کو بھی واپس کر دینے کا دعوی کیا اوسکے ساتھ یہہ بھی کہ صوبجات مالدیویا و والیشیہ زیر نگرانی روس رہین اور خود مختار ہو جائین اہالیان قسطنطنیہ شاہ روس کو خطاب شاہنشاہی سے کامیاب فرمائین بحر روم و بحر اسود و انہار باسفورس و ہلسپانٹ کی راہ جاری رہے روسی جہازون کی آمد و رفت شام و پگاہ جاری رہے کہتے ہین کہ سفیران ترک نے ان باتونکو قبول نکیا پیش نظر عزم مقابلہ دشمن ہوا اوائل سنہ ۱۷۳۷ عیسوی مین سپہ سالار روس معہ لشکر جرار روبروے شہر اکزاکو خیمہ زن ہوا لکھا ہی کہ پیشتر از ورود سپہ سالار مذکور سرداران ترک نے ایکحصہ لشکر بنا بر حفاظت شہر مذکور روانہ کیا تھا بیس ہزار کی فوج کے ساتھ سامان حرب بھی مثل بارود و گولہ و رسد جمع کر لیا تھا جس وقت سپہ سالار روس نے شہر مذکور پر محاصرہ کیا تو ترکون نے بڑی دلیری سے قلعہ کے باہر ہو کر اعدا پر حملہ کیا کئی ہزار روسیون کو مار اور دو روز تک طرفین سے خوب گولہ رانی ہی یہان تک کہ شہر کے گھرون کو آگ لگ گئی پھر بھی روسیون نے پیشقدمی کی مگر ترکون نے

راہ نہ دی آخر روسی بیقرار ہوے گھبرا گھبرا کر فرار ہوے خیر گذری کہ ترکون نے پیچھا نکیا وگرنہ
تراشہر ہوتا نام اعداد فرو جود سے حک مقرر ہوتا باوجود اوسکے سپہ سالار ترک نے از
سرنو فوج کو درست کرکے مقابلہ ترک کو قدم بڑہایا محاصرہ کرکے یہہ کچھہ آتش باری کی کہ زمین نمونۂ
دوزخ ہوگئی عرصۂ قلیل مین چھے ہزار محافظین کو جلایا قلعہ داران ترک نے بحال خوفناک علم سفید بلند
کیا اور غرض اس سے یہہ کہ قلعہ حاضر ہی لے لین اور ہمین معہ لشکر اپنی جان سے چھوڑ دین مگر
قبل از قیام صلح چند لشکریان روس نے معہ بعض قزاق وادی وان مین داخل ہوکر فتنہ انگیزی
کی محافظین قلعہ کی سخت خونریزی کی اُس روز دس ہزار ترک مقتول ہوے اور ابتداے جنگ
سے تسخیر قلعہ تک بیس ہزار روسی بھی عہدۂ زیست سے معزول ہوے افواج آستریہ نے بھی سنہ ۱۷۳۷ع
مین روسیون سے سلسلہ موافقت مستحکم کرلیا اور ماہ جولائی مین سکنڈارف سپہ سالار لشکر آستریہ
نے داخل سرویہ ہوکر شہر نسہ پر حملہ کیا بمشقت شاقہ اوسپر فتح پائی پھر تو اہالیان آستریہ نے
ایک جمعیت مقابلہ ترک کو صوبۂ باسنیا پر بھجوائی اور سپہ سالار مذکور نے اپنے لشکر کی ایک ٹکڑی
جانب شہر ودین روانہ کردی مگر ترکون نے شہر مذکور کو پہلے ہی سے استوار کر رکھا جب اعدا
نے مقابلہ کیا تو خود وزیر اعظم نے سرگروہ عسکر ترک ہوکر مردانہ حملہ کیا اور جب غلبہ پایا تو سپہ سالار
سکنڈارف کو جانب ہنگری بھگایا بعد اوسکے ترک شہر نسہ پر فتحیاب کامل ہوے اور پھر
متفرق راہون سے مملکت آستریہ مین داخل ہوے صوبۂ باسنیا مین بھی باشندگان اہل اسلام

نے بڑی گرمی اور حدت کے ساتھ سپاہ آسٹریہ سے مقابلہ کیا اور نہایت بیعزتی و سخت خونریزی

سے انکو صوبۂ مذکور سے خارج کر دیا شہنشاہ آسٹریہ نے جب دیکھا کہ اپنی فوج نے شکست پائی

تو سرداران عظیم کو بھجوایا تا اونکی حسن تدبیر سے کام بنائی لشکر عیسوی ترکو نپر فتح پائی ادہر یازان محمد

پاشا نے وزیر ہو کر معہ لشکر عثمانی قصد ملک ہنگری کیا اور داخل شہر ہوتے ہی میدیہ نامی

مقام کو مسخر کر لیا قلعۂ سووا اور واقعہ ڈانیوب پر محاصرہ کیا سپاہ آسٹریہ نے بھی متصل میدیہ

جولائی ۱۷۳۷ء عیسوی کی چوتھی کو مقام کارنیہ پر حاجی محمد سردار ترک سے مقابلہ کیا مگر بجز نقصان

عظیم اور کچھہ ہاتھہ نہ آیا وزیر اعظم نے اس خبر کے سنتے ہی معہ فوج جرار موقع پر پہنچکر فوج آسٹریہ

کو بھگایا سمندرہ پر بھی فتح پائی سرداران فوج غنیم نے پراگندہ ہو کر اپنی راہ لی اور شہر بلگریڈ

مین پہنچکر اپنی جان بچائی ترکون نے بھی انکا پیچھا کیا روبروے شہر وارد ہو کر ایک دستۂ سواران

آسٹریہ کو مقابلہ مین پسپا کر دیا بعد اُسکے وزیر اعظم نے سواران ترک کو بلگریڈ سے واپس بلایا

سلطان نے سردارون کو خطاب مرحمت کرکے سپاہ کو انعامات سے سرفراز فرمایا مورخون کا بیان ہے کہ اگرچہ

اب کے ترکون کو روسیون پر خفیف فتح حاصل ہوی لیکن اُنہون نے ۱۷۳۹ء عیسوی مین اپنے

دشمنون کی ترقی ساحل بحر اسود پر روکدی منک سپہ سالار روس نے معہ فوج نہر نیپر کو عبور کیا

ترکون اور تاتاریون کی گئی ٹکڑیون کو شکست دیکر قدم آگے بڑھایا جب نہر نیستر پر لشکر جرار ترک

سے مقابل ہوا پھر تو باہم سخت لڑائی ہوی اور خوب زور آزمائی ہوئی بیس ہزار عثمانیون اور بیس ہزار

تاتاریون نے بالاتفاق لشکر روس پر حملہ کیا میدان رزم قیامت خیز ہوا اور مسلمانون نے ایسے ایسے
زخم کاری لگائی کہ سپہ سالار روس تاب مقابلہ نہ لاکر جانب اکرین مستعد گریز ہوا لاسی نامی سردار
روس نے ایک بڑی جمعیت کے ساتھ جولائی ۱۷۳۸ء عیسوی کو صوبہ کریمیا پر یورش کی
خان مذکور نے روسیون کے داخل ہونیکی راہ مسدود کردی اور بکار خود ہشیار رہا مگر سردار
روسی اپنی حسن تدبیر سے صوبہ مذکور مین داخل ہوا اور تاتاریونکو غافل پاکر حملہ کرنے پر مایل ہوا
وقتاً فوقتاً فتح پائی بعد اسکے جانب قلعہ کافہ قدم بڑھایا غرض یہہ کہ اگر اسپر قبضہ ہوجائیگا تو صوبہ
موریا بھی تمام وکمال روسیون کے ہاتھ آئیگا ۱۷۳۸ء عیسوی کے موسم بارش مین اہالیان فرانس
نے فیمابین ترک وروس بغرض صلح دخل دیا اور کوشش بھی کی مگر روسیون کے نامناسب درخواستون
کے باعث اُنکی مداخلت عبث ورایگان ٹھہری بعد اسکے روسیون نے اپنی مملکت جنوبی مین فوج
کی بھرتی کی جاسوسون کو جانب پٹیرس وتہالی روانہ کیا تاکید یہہ وہان کے باشندون کو ترکون
سے روگردان کرین اور آمادہ فساد ہونیکی ترغیب دین ۱۷۳۹ء عیسوی مین منک سپہ سالار معہ
فوج جرار پہلے پادولیا مین داخل ہوا اور وہان سے مقام سکورہ پر اگست کی بارہوین کو نہر نیستر عبور
کرکے سرحد مالدیویا مین داخل ہو متصل قلعہ خاکزن سرعسکر ترک ولی پاشا سے مقابل ہوکر اگست
کی اٹھارہوین کو شکست فاش دی آخر بعد چندے قلعہ مذکور روسیون کے ہاتھ آیا اور کیانٹی مر
شہزادہ مالدیویا نے سپہ سالار روس کی سازش مین عثمانیون سے فساد کرنے پر قدم بڑھایا پھر تو

کیا ٹی مرومنگ دونون جاتی نام دارالخلافت صوبہ مذکور مین داخل ہوے اور وہان سے سپہ
سالار روسی نے صوبہ بسارابیہ مین قدم رکھا اور مطلب یہہ کہ اچھے اچھے مستحکم مقامون پر فتح پائے
اور یورپی ترک مین داخل ہونے کے پیشتر اپنی قوت جنگ کا پایہ بڑہائے لیکن افواج آسٹریہ
کی ہزیمت اور شہنشاہ کی درخواست صلح نے اوسکے خواہشون کو ترقی سے روکا ماہ مے سنہ ۱۷۳۹ع
مین آسٹریہ کی چھپن ۵۶ ہزار کی فوج متصل پیٹرواردین جمع ہوئی اور والس سپہ سالار آسٹریہ
مقابلے ترک کو دریاے ڈانیوب کے سیدہے کنارے سے جانب ہرسوا آیا اور دو لاکھ کے لشکر
ترک نے زیر فرمان وزیر اعظم سمندرہ سے ہوتے ہوے متصل کروتزکہ ایک مقام مستحکم و
بلند پر پڑا جمایا والس مذکور بھی بتصور قلت جمعیت ترک معہ چند سوار ادہر ہی آپہنچا دیکھئے سواران
والس تراکم اشجار مین پھس جو گئے تو ترکون نے اس قابو کو غنیمت جانا اور خوب ماربیٹ کر دشمنون
کو اسقدر ایذا پہنچائی کہ سواے جانب وتزہ بھاگ نکلنے کے اور کچھ اون سے بن نہ آئی آخر
اہالیان آسٹریہ نے بذریعۂ سفیر فرانس صلح کی درخواست کی اور برضامندی طرفین چند شرط
پر ستمبر سنہ ۱۷۳۹ عیسوی کی پہلی کو فیمابین آسٹریہ و ترک صلح ہوگئی صوبجات بلگریڈ و باسنیا
و سرویہ و والیشیہ جنہین شہنشاہ آسٹریہ نے صلح سابق مین سلطان سے لے لیا تھا بموجب شرائط
مندرجۂ صلحنامہ جدید ترک کے تحویل ہو گئے اور اوسی تاریخ کو ایک صلحنامہ درمیان ترک و روس
ان شروط پر ٹھہرا کہ شہر ازاف منہدم کر دیا جاے اور اوسکے اطراف واکناف کا ملک آباد ہونے

نہ پائے روسی ہنر کیوبن پر ایک قلعہ تعمیر کرلین مگر تیغان ویران ہی رہی بحر ازاف و بحر اسود
مین روسی اپنا کوئی جہاز نہ رکھین صوبجات مالدیویہ و بلاربیہ مین شہر خاکزن اور دوسرے
مقامون کو جن پر روسیون نے فتح پائی تھی ترکون نے واپس لے لیا اور خاتمہ صلحنامہ مین
یہہ بھی لکھدیا کہ اگر اثناے جنگ مین کوئی خطا طرفین سے وقوع مین آئی تو ضرور عفو کردی جاے
کہتے ہین کہ اس صلحنامے کے استقرار سے ترک کی عزت ترقی پذیر ہوئی اور شہرت سلطنت سلطان
محمود خان اول بہ نسبت سلاطین سابق زیادہ عالمگیر ہوے ۱۷۴۳ء عیسوی مین فیما بین ترک و ایران جنگ
برپا ہوئی اور ۱۷۴۶ء عیسوی مین بموجب ایک صلحنامے کے موقوف بھی ہوگئی وجہ اسکی یہہ کہ
حسب عادت قدیم بغاوت نے متفرق صوبجات ماتحت سلطنت عثمانیہ مین قدم جو بڑھایا تو
حکام صوبجات دور و دراز مین سے کسینے تو احکام سلطانی کی پروا نکی اور کسی کو اپنی آزادی و خود
مختاری کا خیال آیا گو بظاہر مطیع و فرمانبردار تھے مگر اپنے کام پر ہشیار تھے اور اہالیان قسطنطنیہ نے
بھی جنکی قدرت و طاقت روبکساد دیکھی اونہین گٹھایا اور جنہین کچھ قوت پائی اون سے چشم پوشی
کی چنانچہ مصر مین ایک ایسا ہنگامۂ عظیم برپا ہوا تھا کہ جسکے سبب سلطان سلیم واجب التسلیم کے
فتوحات عظمی نے بتدریج کاستگی پائی اور اس سلطان کے پس آیندون کو حکومت ملک مذکور پر اپنی ہی
دست اقتدار مین رکھنی مشکل نظر آئی مورخین کا بیان ہی کہ سلطان محمود خان اول کے اواخر ریاست
مین مذہب وہابیہ نے ملک عرب مین رواج پایا اور اس فرقہ نے عبدالوہاب نامی کو جو ملک

عرب کے کسی ایک قریہ کے شیخ کا بیٹا تھا اس ملت کا بانی و سرگروہ بنایا لکھا ہی کہ عبدالوہاب مذکور
سن ہجری کی بارہوین صدی کی اوایل مین پیدا ہوا اور اوسنے بصرے کے مدارس مین علم دین پڑھا
اور جب اپنے وطن مالوف کو معاودت کی تو بے خوف و خطر بہ تشہیر دیگر آئین و عادات اہل اسلام خلاف
شرع ہین ازانجملہ یہہ کہ مقدس زیارتگاہوں کو نجائین کہ بدعت ہی اور خلاف کلام الٰہی کسی بات
پر عمل نکرین کہ دور از شریعت ہی ابتدا مین جہان جہان اوسنے وعظ کیا وہان کے باشندون
نے اسپر زبان طعن دراز کی اور الزام دیا باوجود اسکے اوسنے اپنی مکر و فریب سے بتدریج لوگون
کے دلون کو مسخر کرلیا آخر محمد بن سعود نے جو کسی قبیلۂ عرب کا شیخ تھا اور ذیقدرت بھی یہی مذہب
اختیار کرکے دختر عبدالوہاب سے شادی کرلی پھر تو فرقۂ مذکور بطور اہل سیف و قلم زیر فرمان
عبدالوہاب رہا مگر حکومت لشکری بن سعود ہی کے قبضہ اقتدار مین رہی اور اوسینے اس مذہب
جدیدہ کو بزور شمشیر ترقی دی اور جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا عزیز اور اوسکا پوتا سعود ان
دونون نے بزور تیغ بہایت سرگرمی سے خلایق کو اپنے طرف رجوع کرلیا چنانچہ ملک عرب کے
تمام صوبون مین مذہب وہابیہ مروج ہوا اور سلاطین و امراے ترک نے تا زمان محمد علی پاشاے
مصر اس آتش مخالفت و بغاوت کے فرو کرنے مین عبث کوشش کی مگر محمد علی پاشاے موصوف نے
رخنہ اندازی سے اس مذہب کو زیر و زبر کردیا امیر فرقۂ وہابیہ اسیر ہوا روانہ قسطنطنیہ نا گزیر ہوا اور
جب یہہ بلا کی صورت قسطنطنیہ مین نازل ہوا تو ترکون نے سنہ ۱۸۱۸ عیسوی مین سر عالم سے دور کیا سر کاٹا

اور سارے مسلمانون کو اس آسیب کے دفع کر دینے سے مسرور کیا ۱۷۴۰ عیسوی مین شہنشاہ آسٹریہ مر گیا تو نوبت

حکمرانی ملکہ میریہ آئی اوسوقت شاہ پرشیا و حکام بویریہ و سیاکسینی و شاہان فرانس و اسپین و

وسرڈینیہ نے اتفاق کر کے مملکت آسٹریہ کو بگاڑ دینے کی بات بنائی مگر سلطان محمود خان نے

باوجود دشمنی سخت اپنے دشمن سے مخالفت نہ کی بلکہ اپنی مداخلت سے عیسویون کے اس درمیانی

فساد کو دفع کرنے کا قصد فرمایا بعد اوسکے فیمابین عیسویان ایک جنگ تازہ برپا ہوئی ترکون

نے دخل دیا نہین اور بوجہ اس جنگ کے ۱۷۵۶ عیسوی سے ۱۷۶۳ عیسوی تک ساری خلقت

تہ و بالا ہوئے تواریخ سابق مین اس جنگ کا جنگ ہفت سالہ نام ہی عیسویون مین زبان زد خاص

و عام ہی لکھا ہی کہ پیش از برپا ہونے اس جنگ ہفت سالہ کے ۱۷۵۴ عیسوی مین سلطان محمود خان

نے اس سرای فانی سے منہہ موڑا اور سریر سلطنت اپنے بھائی کے لئے چھوڑا۔

فصل بست و ششم در بیان سلطنت عثمان خان ثالث

مورخین صاحب تحقیق کا کلام ہی سرگذشت گذشتگان عالیمقام ہی ہمہ موجب حیرت ہی پس ماندون

کے لئے جاے عبرت ہی دار فانی قابل واگذاشت ہر آئینہ ہی پچھلون کے لئے اگلون کا حال آئینہ ہی

اِس آئینے مین اپنے مآل کار کا چہرہ بھی دیکھہ لو صاف صاف روشن ہو جائیگا مو بمو نظر آئیگا کہ زندگی

دو روزہ ناپایدار ہی گویا آئینۂ دل کے لئے یہی غبار ہی جب یہہ غبار بعین سینہ صاف دور ہو تو بے جوہری

و صاحب جوہری کا جلوہ رو بظہور ہو **رباعی** نی جم نہ سکندر ہی ہر آئینہ ہی ہوہ جاہ ہی باقی نہ وہ

شبیہ سلطان عثمان خان ثالث



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

گنجینہ ہی؛ دیکھو بخدا کہ شاہد حال شریف؛ جام ایک کا اور ایک کا آئینہ ہی؛ تفصیل اس مقال کی اور خلاصہ اس اجمال کا یہہ ہی کہ جب زندگی نے سلطان محمود خان اول سے وفا نہ کی اور قضا آئی مال و جاہ و تاج و تخت نے ساتھ نہ دیا سلطان عثمان خان ثالث برادر سلطان محمود خان مرحوم نے بوجہ تخت نشینی زینت تخت بڑہائی اہتمام امورات سلطنت مین قصور نفرمایا جادۂ اعتدال سے قدم نہ بڑہایا سلسلۂ انتظام قدیم کو ہاتھ سے دیا ہہین اپنے طرف سے کوئی نیا کام ایجاد کیا ہہین تین سال تک بعین کامیابی سلطنت رانی کی اور ۱۷۵۷ عیسوی مطابق ۱۱۷۱ ہجری مین دار الخلافت عقبی کی راہ لی **شریف** دوروزہ زندگی پہ دلا غفلت اسقدر؛ یکدم سے قضا تیری امید وار ہی؛

فصل بست وہفتم دربیان سلطنت سلطان مصطفی خان ثالث

س نخواہد این چمن از سرو و لالہ خالی ماند؛ یکی ہمیرود و دیگری ہمین آید؛ آمد و رفت خزان و بہار سے ہویدا ہی کہ قیام خوب و زشت گلشن امکان ناپیدا ہی نہ خار کو باین خواری حکم اقامت دوام ہی اور نہ گل کو باین شگفتگی مہلت قیام ہی لیجئے کہ جب سلطان عثمان خان ثالث کا نیرنگی چمنستان عالم سے دل گھبرایا اور قضا نے استقبال کرکے گلزار جنان کا راستہ دکھایا تو مانند خسرو گل سریر چمن نظیر سلطنت عثمانیہ پر سلطان مصطفی خان ثالث خلف سلطان احمد خان ثالث کی تخت نشینی کا ہنگام آیا کہتے ہین کہ اس سلطان نے اوایل تخت نشینی مین عنان حکومت مملکت وزیر اعظم راغب پاشا کے دست اختیار مین دی اور وزیر اعظم مذکور نے بخلاف آستریہ و روس دوسرے اہل دول سے موافقت

کرلی پایہ اقتدار دولت عثمانیہ کو بڑہایا چنانچہ ۱۷۶۱ء عیسوی مین سفیر فریڈرک ثانی شاہ پرشیا نے
دربار قسطنطنیہ مین ایک صلحنامہ فیمابین سلطان و شاہ مذکور بموجب شرایط صلحنامجات اہالیان
قسطنطنیہ و سویڈن و نیپلس و ڈنمارک ٹھہرایا ۱۷۶۳ء عیسوی مین جب وزیر راغب پاشا
راغب سفر عقبی آخر کار ہوا تو سلطان مصطفی آپ ہی کل امور مملکت کا ذمہ دار ہوا اُنہین دنون
کیاترین ثانی زاریئہ روس تخت نشین ہوئی تھی اور اوسکے سرداران لشکر نے غیر ملکون مین
خانہ جنگیان برپا کرنے اور ضعیف دو لتون مین بحیلہ دوستی رخنہ انداز ہونے کی ترغیب
دی تھی چنانچہ ۱۷۶۴ء عیسوی مین فیمابین کیاترین و فریڈرک ایک صلحنامہ ٹھہرا اور مضمون یہہ
کہ باہم معاون و مددگار رہین اگر ایک نے کسی پر حملہ کیا تو دوسرے کے طرف سے دس ہزار پیدل
اور ایک ہزار سوار مدد دہی کو تیار رہین جسوقت اہالیان روس و سپاہ پرشیا نے ملک پولنڈ
کو اپنے قبضۂ اقتدار مین رکھنے کی کوشش کی دربار عثمانیہ سے اس امر کی ممانعت مین تاکید شدید
ہوئی اس اثنا مین یہہ خبر آئی کہ چند مفرور ساکنان پولنڈ نے جو سرحد ترک مین پناہ گزین تھے
روسیون پر حملہ کیا ہی اور سپہ سالار روس نے شہر بالتا واقع سرحد بسارابیہ پر جو تحت حکومت
خان کریمیہ تھا محاصرہ کرکے بعد تسخیر اوسکو منہدم کردیا ہی چنانچہ روسیون نے مانٹ نگرو اور گرجستان
مین فساد مچایا ہی باشندگان صوبہ کریمیا بھی اُنہین مفسدون کے ہاتھون خستہ و خراب ہین شب و روز
گرفتار عذاب ہین جب اہالیان قسطنطنیہ نے روسیون کا یہہ حال سنا روس کی عہدشکنی پیش نظر ہوگئی

شبیہ سلطان مصطفیٰ خان ثالث



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہی

اور اکتوبر ۱۷۶۸ عیسوی کی چوتھی کو جنگ مذہبی پر کمر باندھی وزیر اعظم نے حسب حکم سلطانی سفیر روس

اُبْرِسِکاف نامی کو بلایا اور اوس دستاویز کو جو زارینہ نے بطور قرار نامہ لکھدیا تھا پیش کر کے

پوچھا کہ روسیون نے ساتھہ ہزار کی جمعیت کو بنا بر حفاظت رکھنے کا اقرار کیا تھا اور یہہ چوبیس

ہزار کا لشکر فراہم ہوا ہی اوسکی وجہ کیا ہی سفیر مذکور نے درجواب کہا کہ تیس ہزار کی بات غلط

و نامعتبر ہی اور اسقدر صحیح کہ وہان مجتمع اتھائیس ہزار کا لشکر ہی اس بات کے سنتے ہی وزیر نے

طیش مین آکر فرمایا کہ ای غدار ہنوز اپنی بدعہدی کا قایل نہین ہوتا اور تری ملک والون نے جو ملک

غیر مین دست ظلم دراز کیا ہی اوس سے خجل نہین ہوتا مین خوب جانتا ہون کہ روسی تو پون نے

دار الامارہ خان کریمیہ کو تاراج کر دیا ہی لے تجھ کو محبس ہفت منارہ مین قید کرتا ہون کہ تیری یہی سزا

ہی الحاصل وزیر اعظم نے سفیر روس کو قید کر کے جنگ کی شہرت دی اور بسبب موسم سرماو

اہتمام امور جنگی کچھ وقفہ جو ہوا تو روسیون نے اس قابو کو غنیمت جان کر جانب سرحد شمالی ترک قدم

بڑھایا ہنوز دوسرے سرداران ترک نے معرکۂ کارزار کو گرم نکیا تھا کہ حاکم کریمیہ کریم گیری خان

نے پیش قدمی کی صوبجات جنوبی مملکت زارینہ کو لوتا خوب ہی جوانمردی کی داد دی اور اواخر

ماہ جنوری ۱۷۶۹ عیسوی کو ویرانۂ بالتا پر ایک لاکھہ تاتاری سوارون کو فراہم کیا ایک حصہ فوج

کو جانب نہر لوگ اور دوسرے حصے کو سمت نہر اورل بھیجدیا اور آپ مابقی لشکر کے ساتھہ

صوبہ جدید باسنیا کو آیا اور اوسپر اس دلیری سے یورش کی کہ چودہ روز تک اسکے جنگی سازو سامان

کی صدا باشندگان جنوبی روس کی گوش زد ہوتی رہی قوم قزاق جو پیٹر اول کے عہد حکومت مین روسیون سے
روگردان ہوئی تھی باتفاق خاندکور دشمنون سے سرگرم جدال ہو گئی حاکم کرغش بھی اوسکا معاون و مددگار رہوا بیس
ہزار کی فوج سے مدد لشکر سلطانی کو تیار رہوا اس شرط سے کہ منجانب سلطان و وزیر اعظم اپنی عزت و توقیر مین
فرق نہ آئے اور جن صوبون سے لشکر کرغش نے روسیون کو بھگا یا ہی اونپر آپ ہی قابض و متصرف ہو جاے
مگر خان موصوف کی حیات مستعار نے وفا نہ کی لکھا ہی کہ ایک طبیب یونانی نے جو حاکم والیشیہ کی نیابت
کرتا تھا اوس سردار تاتاری کو خفیہ زہر دیا اور طرفۃ العین مین اوسکا کام تمام کیا دیکھئے کہ بعد انتقال کریم
گیری خان اہالیان قسطنطنیہ نے دولت گیری خان کو اوسکا جانشین کیا اس اثنا مین زارینہ کیا ترین اور
دوسرے روسی سردارون نے پینسٹھ ہزار کا لشکر جرار صوبہ باد ولیا مین جمع کر کے زیر فرمان شاہزادہ
گیالتزین روانہ کر دیا اور تاکید ہہ کہ صوبۂ خاکزین پر محاصرہ کیا جاے دوسری جمعیت ماتحت رومنزاف سپہ سالار
روس اس غرض سے روانہ کر دی کہ فیما بین نہر نیپر و نہر ازاف جو سرحد ہی اوسکی حفاظت مین سرگرم رہین
قلعجات ازاف وتیغان جو بعد صلح نامہ منہدم کر دئے گئے بار ثانی اون کی تعمیر مین قصور نہ آئی اور دو
ٹکڑیان جانب پولنڈ و نہر کیوبن روانہ ہوئین اور پانچوین ٹکڑی کو یہہ حکم کہ حکام گرجستان کے ہمراہ برسر کار
رہے ارض روم و تبریز اندر پر حملہ کرنیکو تیار رہے اُنہین دنون زارینہ روس نے اہالیان مانٹی نگرو کو مسبطرح
کی کمک کی اور صوبہ باسنیا مین لشکر ترک سے مقابلہ کرنیکی ترغیب دی ادہر منجانب سلطان وزیر اعظم
امین محمد نامی نے بھی جو داماد سلطان مصطفی تھا لشکر کثیر فراہم کر لیا اور شہر قسطنطنیہ سے عزم دریاے ڈانیوب

گیا گیا تیرین مذکور بھی نہر نیستر عبور کرکے شہر خاکزین پر حملہ کرنیکو آیا مگر ترکون نے نقصان عظیم کے ساتھ اوسکو بھگا یا ایک ترکی مورخ آصف نام نے لکھا ہی کہ جب وزیر موصوف متصل قلعہ اسمٰعیل شہر اسحاقجی واقع ڈانیوب پر آپہنچا تو لشکری سردارون کو طلب کرکے مشورت کی اور کہا کہ مجھے تجربہ جنگ نہین اسلیئے تم سے راے طلب کرتا ہون کہ کسطرف روانگی فوج موجب فتح و ظفر ہی اور ترقی سلطنت عثمانیہ کے لئے کن مقامونپر سلسلہ جنبانی جنگ بہتر ہی جب سبھون نے ڈانیوب کے عبور کرنے مین اتفاق کیا تو وزیر اعظم نے نہر پرت پر درمیان خاکزین و جاستی چندے اقامت کی اس اثنا مین کیا ترین نے صوبۂ بادولیا مین اپنے لشکر کو درست کیا اور ملکی فوج بھی فراہم کر لی حکومت ضعیف پولنڈ کو ترکون سے آمادہ فساد کر دیا سلطان مصطفیٰ خان و مفتیٔ اسلام نے بھی اہالیان پولنڈ سے جنگ کرنیکا حکم کیا فیما بین وزیر مذکور و سپاہ روس متصل خاکزین متواتر جنگ ہوئی آخر ترکون نے سلطان سے ناتجربہ کاری وزیر کی فریاد جو کی تو وزیر مذکور عہدۂ وزارت سے معزول ہوا اور حسب الحکم سلطانی شہر اوریانوپل مین مقتول ہوا بعد اوسکے سلطان مصطفیٰ نے علی پاشا کو خدمت وزارت دی پھر تو اوسکی ماتحتی فوج ترک نے روسیون پر متصل خاکزین وہ مردانہ حملہ کیا کہ دشمنون کو شکست فاش دیکر پسپا کر دیا اور وہان سے پولنڈ مین داخل ہونیکی سعی کی مگر کامیاب نہوا چنانچہ ستمبر ۱۷۶۹ء عیسوی کی نوین کو شہر مذکور روسیون کے ہاتھ آیا اور ترکی محافظین نے پراگندہ ہوکر اسحاقجی کی راہ لی رومنزاف سپہ سالار لشکر روس نے گیالاکر اور جاستی مین مقابلہ ترک کو قدم بڑھایا اور اونہین شکست دیکر دار الخلافت صوبہ مالدیویہ کے باشندون کا

دل جانب سلطنت روس پھر آیا لیجئے باشندگان صوبۂ ایشیا نے بھی اطاعت زارینہ کا اعتراف
کیا جب یہہ خبر سلطان مصطفیٰ و شیخ الاسلام کی گوش زد ہوئی تو انہون نے برانگیختہ ہوکر باشندگان
صوبجات مذکور کے قتل کرنے اور اونکا مال و اسباب قرق کرلینے کا حکم کردیا مورخ وصف نام کا
بیان ہی کہ ترکون کی اس حرکت بیجا کا نتیجہ یہہ ہوا کہ باشندگان مذکور بالکل سلطنت عثمانیہ سے بیدل
ہوگئے اور روسیون کی دوستی و اتحاد مین مستقل ہوگئے چنانچہ اہالیان والیشیا نے اپنا علم فوج
نایبان سلطنت روس کے ہاتھ دیا اور کیا ترین زارینہ کی دوستی مین ثابت قدم رہنے کی قسم
کھائی صوبجات کوہ قاز اور ارمنیہ مین بھی سپہ سالاران روس ہی نے فتح پائی اور سارے باشندون
کا دل اپنے جانب پھر لیا یونانی رعایائے ترک نے اہل اسلام سے روگردان ہوکر بذریعہ مراسلات
روسیون ہی سے سازش کرنیکا اقرار کیا پھر تو روسیون نے فوج بحری روانہ کرکے بحر روم و دریاے
ڈانیوب کے جانب سے ایشیائی اور یوروپی ترک اور صوبۂ کریمیا پر یورش کی تجویز ٹھہرائی انہین
دنون علی بیگ نامی حاکم مصر نے اطاعت اہالیان قسطنطنیہ سے منہہ پھرایا اور آخر موسم خزان
مین چوبیس جہازون کو زارین بندر کرنسٹڈ سے بحر روم کے طرف بھجوایا ارلاف سپہ سالار فوج
روس مقرر ہوا جب یہہ خبر اہالیان قسطنطنیہ کو پہنچی تو وزراے سلطنت عثمانیہ نے سفیران آسٹریہ سے
کہا کہ اہالیان وینس نے بڑی غلطی کی روسیون کو بحر ادریاٹک سے بحر روم مین داخل ہونیکی اجازت
کیون دی الغرض ۱۸ فیبروری ۱۷۷۰ عیسوی مین فوج بحری روس موریہ کو پہنچکر خشکی پر اوتر آئی اور وہان

کے باشندون نے آمادۂ فساد ہو کر ترکی سپاہ پر بڑا ظلم و ستم کیا اور کتنون کو تہ تیغ بیقلم کیا
سستر امشہور و معروف مقام صوبۂ میناکو بھی روسیون نے لیا پھر جو محاصرہ ارکیڈیا پر کمر باندہی قوم
ترکی محافظون نے بشرط امن رہی اوسکو بھی تحویل روس کر دیا گویانی باشندون نے سازش
روس مین بکمال بدعہدی ان ترکون کو ہلاک کیا اور پھر سارے شہر کو جلا کر خاک در خاک کیا مگر دوسرے
استوار و محکم مقامون کے ترکی محافظون نے بڑی دلیری کی ارلاف نامی سپہ سالار روس اور اون
یونانیون سے جنہون نے روسیون سے سازش کی تھی مقابلہ کر کے شکست فاش دی آخر سپہ سالار
مذکور محاصرہ مُودَن و کُورَن سے دست بردار ہوا اور ماہ اپریل کی آٹھوین کو حکام صوبجات
مملکت ترک نے افواج صوبۂ البنیہ کو فراہم کیا متصل تر پولٹزا فیمابین ترک و روس گرم معرکہ پیکار
ہوا جن یونانیون نے سازش روس اور اپنے فتوحات کے گھمنڈ پر اپنی عورتون کے ساتھ
بخیال غارتگری اہل اسلام شریک روس ہو کر ترک سے مقابلہ کیا بڑی شکست کھائی لینے
کے دینے پڑی ولاوران ترک کے ہاتھون اونکی جان تک بچنے نپائے ارلاف مذکور بھی اپنی
لشکر کو جہازون پر سوار کر کے فرار ہوا اور سرعسکر ترک بعد اس فتح کے خطاب فاتح موریہ سے
سرفراز و صاحب افتخار رہا پھر جولائی ۱۷۷۰ء عیسوی کی ساتوین کو فوج بحری روس زیر فرمان ارلاف
متصل جزیرۂ سیتوس ترک کے مقابل ہوئی پہلے پہل فوج ترک کو جو ماتحت کپتان حسام الدین پاشا
تھے شکست حاصل ہوئی اور پھر جب حسن پاشا سے جزیرۂ امیر البحر ترک نے حسام الدین کو مدد پہنچائی

توپ کون نے روسی جہازون کو جلایا سات سو سپاہ روس ہلاک ہوے ارلاف اور دوسرے
روسی سردارون سے سوائے بھاگنے کے اور کچھ بن نہ آئی حسن پاشائے مذکور نے اتمام
جنگ تک مقابلہ دشمن مین قصور نکیا اور جب وہ اثنائے بحر تہور گھایل ہوا تو پیرتا ہوا کنارۂ دریا سے
جانب خشکی مائل ہوا بعد اوسکے ترکی جہازون نے بندر چشمی مین پناہ لی مگر روسیون نے حملہ کرکے
اُن جہازون کو آگ لگادی قلعۂ چسمی روسیون کے ہاتھ آیا بعد اس فتح کے فوج بحری روس نے
ہلسپانٹ کی راہ شہر قسطنطنیہ پر گولہ رانی کرنیکی غرض سے قدم بڑہایا پہلے تو ایک ترکی قلعے پر حملہ
کیا اور جب شکست کھائی تو سپہ سالار روس نے ساٹھ روز تک قلعہ جزیرۂ لمناس پر محاصرہ کیا
سپاہ ترک نے جو محافظ قلعۂ مذکور تھی چند شروط پر قلعہ مذکور تحویل روس کردینے کی تجویز کی تھی
کہ حسن پاشائے موصوف جو معالجہ زخم کے لئے روانہ قسطنطنیہ ہوا تھا چار ہزار کی جمعیت کے ساتھ
خفیہ جزیرۂ مذکور کو چلا آیا اور جانب مشرقی قلعۂ مذکور اکتوبر کی دسوین کو دم صبح لشکر ارلاف پر حملہ کرکے
گولہ اندازون کی خوب خبر لی سپاہ کو مار کشتیون کو ٹھکانے لگایا باقیماندون کو بھگایا بعد اوسکے خود
سرکردہ فوج بحری ترک ہوکر متصل ماندراز مستعد کارزار ہوا ارلاف مذکور مقابلے کی تاب نہ لاکر فرار ہوا جب
یہان کچھ نہو سکا تو ارلاف مذکور نے منحرفان اطاعت سلطنت عثمانیہ یعنے علی بیگ حاکم مصر و شیخ طاہر
حاکم اقرا سے بخیال ترقی بغاوت سازش کی اور اون سے صلحنامہ ٹھہرایا علی بیگ مذکور نے ملک مصر کے
سوائے غازا و جافا و بیت المقدس و دمشق پر اپنا قبضہ کرلیا اور ایشیاے کوچک پر یورش کرنیکی

تیار ہان کر رہا تھا کہ اوسکے برادر نسبتی ابو ذہب نامی نے اوسکی گرفتار کرنیکی تجویز کی مگر اوس نے
مصر سے تلخ ہو کر بقصد تیرہ درونی شام کی راہ لی وہان اپنے دوست شیخ طاہر کا شریک کار رہا اور
کئی روز تک بکمال انحراف سرداران افواج سلطانی کے درپی آزار رہا آخر جنگ صالحہ مین شکست فاش
پاکر قید ہوا اور چار سو روسی جو اوسکے معاون و مددگار تھے تہ شمشیر ہوے اور اونکے چار سردار اسیر ہوے
جنگ جنوبی مین روسیون کا حال تو یہہ ہوا اب جنگ شمالی کا حال سنئے کہ پیش از ورود وزیر اعظم
خلیل پاشا سپہ سالار روس رومنزاف نامی نے جانب صوبۂ مالدیویا پیش قدمی کی اور کئی سو ترکون
اور تاتاریون کو شکست دی جب خلیل موصوف نے روبروے لشکر غنیم متصل مقام خارتن پہنچکر تیس
ہزار کی جمعیت سے لشکر روس پر حملہ کیا رومنزاف نے اپنے لشکر کو تین ٹکڑون پہ منقسم کرکے عثمانیون
پر اسقدر گولہ رانی کی کہ پسپا کر دیا پھر وزیر نے جانب جنوب دریاے ڈاینوب اپنی لشکر منتشر کو فراہم
کیا اور خان کریمیا نے بھی تاتاریون کے ساتھ دابروشا و بسارابیہ کے ترکی قلعون کی محافظت
مین کمی نکی مگر روسیون نے بتدریج اون قلعون کو بھی مسخر کر لیا قلعجات کیلیا واکرمان و اسمعیل
بھی حوالہ روس ہوے مگر صوبۂ بسارابیہ مین تاتاری باشندون نے مردانہ مقابلہ کیا اور روسیون
نے قلعہ بسارابیہ کو محاصرہ کیا ستمبر ۱۷۷۰ عیسوی کی ستائیسوین کو عیسویون نے ترکون پر شبخون
مارا اور دہوکا دیکر فصیلون پر پہنچگئے پھر تو اس شدت سے جنگ ہوئی کہ گلیان لاشون سے
بھر گئین باشندگان شہر قریب دو ثلث قتل ہوے باقیماندون کے جان بھی جینے سے تنگ ہوئی

آخر روسیون نے نقصان عظیم کے ساتھ قلعۂ مذکور پر فتح پائی اور بعد فتح بریلا پر محاصرہ کیا اٹھارہ
روز تک محافظین قلعے نے مقابلہ کیا روسیون نے نقصان عظیم اُٹھایا اور کچھ ہاتھ نہ آیا مگر جو
قلعے نہر نیستر و دریاے ڈانیوب پر واقع تھے بسبب مدد نہ پہنچنے کے روسیون کے قبضۂ اقتدار
مین آگئے اور صوبۂ کریمیہ مین تیس ہزار کے لشکر جرار روس نے ہمراہ اون تاتاریون کے جنہون
نے زارینہ سے سازش کرلی تھی شہر پریکاپ پر فتح پائی اور قلعۂ تمان کو بھی جو متصل کرچ واقع
ہی مسخر کرلیا جب وہان سے روسیون نے جانب کافہ قدم بڑہایا خان کریمیا اس خبر وحشت
اثر کے سنتے ہی مقام ترلا سے اپنی دارالخلافت کے طرف چلا آیا جب وہان بھی روسیون کی
آمد کی خبر گوش زد ہوئی خان مذکور بذریعۂ جہاز راہی قسطنطنیہ ہوا اور تاتاری باشندگان کریمیہ نے
بحال مغموم و خوفناک اپنے وطن مالوف سے نکل کر اناطولی کی راہ لی مابقی رعایا صلح کرنے پر آمادہ
ہوے قلعجات کافہ و کرچ و ینیکیل کی راہ روسیون کی مداخلت کے لئے کشادہ ہوئی سرعسکر
ترک جو لشکر باقاعدۂ عثمانی کے ساتھ استیصال بغاوت کے لئے صوبۂ کریمیہ مین مقیم تھا روسیون
کے ہاتھون اسیر ہوا اور با این خرابی روانہ سینٹ پیٹرس برگ ناگزیر ہوا شاہین گیری خان منجانب
سپہ سالار روس خان کریمیہ مقرر ہوا اور اوسی سال لشکر روس نے جب اکزاکو و کلبرن پر محاصرہ
کیا تو عثمانیون نے بھی دشمنون سے مردانہ مقابلہ کیا ۱۷۷۱ء عیسوی مین ترک نے جانب بحر ڈانیوب
گرجیوا پر روسیون سے مقابل ہوکر شکست دی اور محمد پاشا نے جو صوبۂ موریا مین روسیون سے

لڑجھگڑ کر بڑی ناموری حاصل کی تھی ڈانیوب کو عبور کر کے قلفات پر خیمہ زن ہوا اور وہان سے
معہ لشکر جرار کراجو واوقالی پہ پہنچکر دشمنونکا صف شکن ہوا اور جب شہر بکارسٹ پر حملہ کرنیکو
قدم بڑہایا تو شکست پائی اہالیان آسٹریہ و فرانس وانگلنڈ وپرشیا نے دخل دیکر فیمابین
سلطان وزارینہ صلح کروانے کی تجویز ٹھہرائی مگر زارینہ نے بواسطہ رومنزاف اہالیان قسطنطنیہ
کو معلوم کرایا کہ مصالحت جانبین مین شخص ثالث کے دخل دہی موجب ہتک عزت طرفین ہے خوب
نہین اور جو بلا واسطہ ہو تو اسمین نقصان کیا ہی بلکہ حفظ مراتب طرفین کے لئے بہت بجا ہی آخر
زارینہ نے جب دیکھا کہ دوسکر سلاطین بھی سلطان سے سازش و موافقت کر لینے پر آمادہ
ہین تو پہلے صلح ہنگامی کی بات بنائی اور پھر بعد رد و قدح بسیار صلح دائمی ان شرطون پر
قرار پائی شرط[۱] اول یہہ کہ روسی تاتاریون کی خودمختاری اور آزادی کے محافظ رہین قلعہ کرچ وینیکیل
کو اپنے ہی قبضۂ اقتدار مین رکھین شرط[۲] دوم یہہ کہ روسی جنگی و تجارتی جہاز بحر اسود و بحر جزائر
مین بے تامل آئین شرط[۳] سوم یہہ کہ صوبہ کریمیا کے باقی قلعے تاتاریون کے تحویل ہوجائین -
شرط[۴] چہارم یہہ کہ گریگوری جو علاقۂ روس مین تھا حاکم مالدیویا مقرر کیا جاے اور شرط یہہ کہ تین
سال کو ایکبار محاصل سالانہ ملک مذکور اہالیان قسطنطنیہ کو پہنچاے شرط[۵] پنجم یہہ کہ قسطنطنیہ مین
ایک سفیر منجانب روس ہمیشہ اقامت پذیر ہو شرط[۶] ششم یہہ کہ قلعہ اکزاکو منہدم کردیا جاے اور
قلعہ کلبرن معہ ساز و سامان روسیون ہی کی تفویض ناگزیر ہو شرط[۷] ہفتم یہہ کہ جو حاکم روس ہو اوسکو

اہالیان قسطنطنیہ بادشاہ کے خطاب سے پکارین اور عیسوی رعایاے مملکت عثمانیہ کے حقوق حفاظت

وصیانت کے روسی ذمہ دار رہین کہتے ہین کہ جب شیخ الاسلام عبدالرزاق رئیس افندی نام اور

وزیر اعظم نے روبروی اراکین سلطنت یہہ شرطین پڑھہ سنائین تو سبہون نے بالاتفاق جواب دیا کہ

مقصود اصلی روس یہی ہی کہ کرچ و ینیکیل تحت تصرف روس ہون الحاصل جب سلطان کو یہہ ساری کیفیتین

معلوم ہوین تو سلطان نے بذریعہ تحریر خاص شیخ الاسلام کو معلوم کرایا کہ ینیکیل و کرچ کا دینا

تو احسن نہین مگر مناسب یہہ ہی کہ اونکے عوض مین کچھہ مبلغ روسیون کو دیا جاے حسب حکم سلطانی

شیخ الاسلام نے سپہ سالار روس کو اس امر سے مطلع کیا اوسنے یہہ جواب دیا کہ اگر سلطان ہماری

ساری شرطون پر راضی ہوجائینگے تو جسقدر مبلغ درعوض مقامات صدر ہمین دینا مقرر ہو اوسی

قدر ہم سلطان کو پہنچائینگے کہتے ہین کہ سلطان نے بخیال نارضامندی علماء شیخ الاسلام ہی کو

اوسیکے دستخط سے ان شرطون کے قبول کرلینے کا حکم فرمایا اور اُس سے غرض یہہ کہ اگر احیاناً

لوگ ہنگامہ برپا کرین تو شیخ موصوف ہی کو ہدف تیر ملامت کرکے جلاوطن کردین مگر شیخ الاسلام

نے اس بات سے انکار کیا اور محفل مشورت برخاست ہوئی محمد پاشا نے جو ۱۷۷۱ عیسوی مین

وزیر اعظم مقرر ہوا تھا اپنے سپاہ شکست خوردہ کی فراہمی کی تدبیر کی اور سپاہ جدید کی بھرتی

کی بھی تجویز کرلی حسب الحکم بادشاے موصوف قلعجات واقع ڈانیوب علی الخصوص وارنہ وسلستریہ

وشملہ محکم واستوار ہوے اور رسد بھی جمع ہوگیا مطلب اوسکا یہہ تھا کہ بلقان کی راہ سے روسی داخل

سرحد ترک ہوئے بیانہین چنانچہ وزیر موصوف نے شملہ کو اپنا لشکرگاہ مقرر کیا اور جب ۱۸۲۸ عیسوی مین فیمابین ترک
و روس بار ثانی جنگ شروع ہوئی تو لشکر روسی نے جو صوبہ ولیشیا مین مقیم تھا متصل تولچہ دریاے ڈانیوب عبور
کرنیکی تجویز کی اوسوقت پاشاے مذکور نے چرقیس پاشا کو جو صوبہ دبروشا کے مقام باباطاغی مین مقیم تھا
اطلاع دی کہ موقع پر ہشیار آٹھ پہر رہے دشمنونکی حرکتونپر نظر رہے اس عرصے مین روسیون نے مقام مذکور کے
لشکر ترکی پر حملہ کیا اور اوہنین پراگندہ کرکے کاراکرمان کے دمدمون کو تباہ و تاراج کردیا باوجود اوسکے
وزیر نے اس شکست سے شکستہ دل نہو کر قلعہ دارون کی دلداری کی اور جب روسیون نے رستچک تک پہنچکر مقابلہ ترک
کو قدم بڑہایا تو علی پاشاے داغستانی معہ جمعیت عثمانی معاونت اہل قلعہ کو چلا آیا اور اوسنے اون حملہ آورون
کو پست کیا دشمنون کو مبتلاے شکست کیا چنانچہ ایکہزار پانسو روسی اسیر ہوے تین توپین چھینی گئین جون
۱۸۲۹ عیسوی کی ساتوین کو ویسمان نامی سپہ سالار روس کی کم بختی جو آئی تو اوسنے افواج ماتحت بخت گری
وچرقیس پاشا پر حملہ کرکے شکست پائی وہان سے جانب سلسٹریہ اعانت رومنزاف کے لئے قدم بڑہایا
سلطان نے قلعہ سلسٹریہ کی حفاظت وصیانت کو اہم جانکر ابراہیم پاشا مقدمۃ الجیش ترک کو یہہ حکم بھیجا کہ
اگر تجھکو اپنی جان عزیز ہی تو سوارون کے ساتھ فوراً سلسٹریہ کو جانا ضرور مدد پہنچانا اس اثنا مین رومنزاف
نے بغرض خرابی شہر مذکور بعد محاصرہ گولہ رانی شروع کی پہلے تو اہل قلعہ پسپا ہوے اور جب باشندگان
شہر نے پاشاے موصوف کو مدد پہنچائی تو عرصہ قلیل مین روسیون نے شکست پائی چنانچہ آٹھ ہزار
روسی فی النار ہوے اور مجروح ایکہزار ہوے مورخون کا بیان ہی کہ بوجہ دلیری عثمان پاشا ترک کے اب دشمن کشی

مین مشہور ہوے علی الخصوص جوا مردی اسد حسن پاشا سے مظفر و منصور ہوکے سپہ سالار روس نے وقت
فرار اپنے لشکر کو تین حصون پر منقسم کیا دو ٹکڑ یان ڈانیوب کے اوس پار بھجوادین اور تیسری ٹکڑی کو زیر
حکم ویسمان جانب دبروشا بابا طاغی کو روانہ کردیا لیجئے مقام قینارجی پر فوج ترک حائل روس ہوے
پہلے تو ینکچریون نے روسیون کو بھگا دیا اور جب روسیون کو کمک پہنچی تو روسیون نے ترک کو پسپا
کیا ترکو نکی اٹھائیس توپین چھین لین بہت سے روسی ہلاک ہوے اور ایک روسی سردار نے گولی کھائی
تڑپ تڑپ کر جان گنوائی بعد اوسکے لشکر ترک نے بار ثانی ہرسوا کے فتح کرنے مین کوشش
کی مگر سودمند ہوے اس لئے سلطان نے نومن پاشا کو معزول و مقہور کیا اور علی پاشاے داغستانی
فاتح رستچک کو اوسکے عہدہ پر مامور کیا عثمان پاشا و اسد حسن پاشا عنایات سلطانی سے مشرف
و ممتاز ہوے عہدہاے جلیلہ و انعامات کثیرہ سے سرفراز ہوے رومنزاف نے سلسٹریہ پر
کامیاب ہونے سے ہنایت مغموم و محزون ہوکر روسیون کو لشکر عثمانی پر حملہ کرنے کے لئے جانب
خراسو بھجوایا بعد محاربہ عظیم روسیون نے ترکون پر غلبہ پایا بعد اوسکے سرداران روسی نے تین ہزار
سوار اور چھے ہزار پیدل کو جانب وانہ روانہ کیا اور باقی لشکر نے عزم شملہ کرکے شہر بازارجق پر جمعیت قلیل
ترک کو شکست دی اوسپر بھی اپنا قبضہ کرلیا اور وہان کے باشندونپر اسقدر ظلم رانی کی کہ اون بیچارون سے
کچھ بن نہ آئی سارے مردون عورتون نے اپنی جان گنوائی جب روسیون نے خراسو مین لشکر ترک
کو شکست دی اور بلقان کے پہاڑون کے جانب قدم بڑھایا تو وزیر اعظم ترک نے بعد مشورت جنگ اپنے ماتحتی

سپہ سرداروں سے یہہ فرمایا کہ جو شخص خراسوو بازارجق کے مفروروں کو جمع کر کے مقابلہ روس مین جوہر شجاعت
دکھائیگا تو ضرور مورد مراحم سلطانی ہو جائیگا اسمین شیخ الاسلام نے پیشقدمی کی اور معہ وصفا فندی
مورخ ترکی وچند سپاہ جرار عزم سفر کیا اثنائے راہ مین فوج منتشر کو جمع کر لیا پھر قازلج پر پہنچکر
روسیون کو شکست دی اور وہان سے قدم بڑہا کر بازارجق کی راہ لی وہان بھی دشمنون کو مار پیٹ کر
بھگایا روسی اسباب و رسد و آلات حرب چھوڑکر فرار ہوئے اس اثنا مین روسیون کے دوسرے
لشکر نے شہر وارنہ پر محاصرہ کر کے خوب گولہ رانی کی اور قریب تھا کہ شہر پر حملہ آور ہو مگر عثمان پاشا
نے جو متصل وارنائے مذکور اپنی جہازی فوج لئے ہوئے نہایت عرق ریزی سے مستعد روانی تھا
معًا اوس فوج کو خشکی پر اوتارا اہل قلعہ کی اعانت کی کچھہ دیر جنگ ہوتی رہی آخر ترکون ہی نے میدان
مارا روسی اس آشنا بحر تہور کے ہاتھون زار زار ہوئے بعض جانب باباطاغی اور کچھہ سمت اسمعیل فرار
ہوئے لکھا ہی کہ ۱۷۷۳ عیسوی مین ترکون کو بہت سی فتحین نصیب ہوین چنانچہ وارنہ اور بازارجق
کی لڑائیون مین اُنکی جرأت و شجاعت کا چرچا ہوا دلیری و تہور کا شہرہ ہوا دیکھئے ابتدائے جنگ میں
ہزیمتین جو ہوین تو سلطان مصطفٰے نے بوجہ کثرت غم و غصہ بیمار ہو کر دسمبر ۱۷۷۳ عیسوی مطابق ۱۱۸۷ ہجری
مین سلطنت ترک کو ترک فرمایا اجل نے پیشقدمی کر کے گلشن جنان کا راستہ دکھایا۔

فصل بست و ہشتم دربیان سلطنت سلطان الغازی عبدالحمید خان اول

مورخون کی زبانی ہی سلاطین روم کی روداد حکمرانی ہی کہتے ہین کہ بعد رحلت سلطان مصطفٰی خان

ثالث برادر سلطان مذکور یعنے سلطان عبدالحمید خان اول نے جو مجلس شاہی مین بیٹھا ۴۳ سال قید تھا سنہ ۱۱۸۸ ہجری مین رہا ہوکر تاج حکومت سر پر رکھا اور قدم سریر فلک فرپر رکھا وزیر اعظم محمد پاشا خدمت وزارت پر قایم رہا اور امیر البحر پاشاے جزیر بھی بدستور ملازم رہا حسب صوابدید وزرا و اہل سیف و قلم سلطان ممدوح نے جانب صلح توجہ فرمائی مگر علمانے منظور نکیا اور کہنے لگے کہ تاتاریون کی حکومت سے دست بردار ہونا اور ینیکیل و کرچ قلعجات عثمانی کو تفویض روس کرنا بعید از حسن انتظام ہی اور خلاف آئین اہل اسلام ہی بہرحال بموجب حکم سلطانی اپریل ۱۷۷۴ء عیسوی کی چودہوین کو وزیر اعظم نے جانب شملہ توجہ فرمائی اور سپاہ کو درست کرکے روسیون کو ہرسو واسے نکالدینے کی تجویز ٹھہرائی پچیس ہزار کی فوج جرار کو اوسطرف بھجوایا مگر سپہ سالار روس خود تقدیم کرکے مقام قازلجی پر عثمانیون کے مقابلہ کو آیا جب فیمابین جنگ ہوے تو سپاہ عثمانی بوجہ شکست خیمے اور اسباب و آلات حرب چھوڑکر مقابلے سے تنگ ہوے وہان سے سپہ سالار روس نے عزم شملہ کیا وزیر اعظم نے بسبب قلت فوج اپنے دشمن کو جبال بلقان پر نہ روکا اور ایک سردار ترک بغرض صلح ہنگامی نزد رومنذاف سپہ سالار روس بھجوایا روسیون نے کہ بوجہ تباہی لشکر خواہان صلح تھی ہی جولائی کی سترہوین کو ایک صلحنامہ ٹھہرایا ان شرطون پر کہ اہالیان قسطنطنیہ تین سال کے عرصے مین ایک مبلغ مقرری روسیون کو پہنچائین اور روسی بے تامل بحر الجزر سے واپس ہوجائین تاتاریان کیوبن و کریمیہ و نیپر و ڈینس خود مختار و آزاد رہین اور خاندان چنگیزی سے کسیکو اپنا حاکم مقرر کرلین مقامات صوبہ موریہ کرچ و ینیکیل روسی کے مختار

شبیہ سلطان الغازی عبد الحمید خان اوّل



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

رہین شہر ازاف و قلعہ کلبرن واقع نہر نیپر و قلعہ اکزاکو وغیرہ یہہ سب ترکون کے تحت اقتدار رہین اور جن مقامون

کو روسیون نے فتح کیا تھا واپس کر دیا چنانچہ صوبجات مالدیویہ و الیشیہ کو چند عہد و پیمان سے ترکون نے لے لیا امیر

البحر حسن پاشاے غازی نے حکام منحرف سلطنت عثمانیہ کی سزا رسانی مین کوشش کی اور معہ فوج

جرار پہلے پہل شہر شام کی راہ لی شہر اقرا مین شیخ طاہر نے اس غازی کے ہاتھون شکست پائی شہر

مذکور کو سلطنت عثمانیہ سے شامل کر دیا اور ۱۷۸۶ء عیسوی مین پاشاے موصوف نے صوبہ موریہ کو بھی

لے لیا باشندگان البینیہ کو جنہون نے ترکون سے انحراف کیا تھا اور ارلاف سپہ سالار روس و غداران

یونانی کا ساتھ دیا تھا تباہ کیا اور آپ کچھ دنون زینت بخش سریر صوبۂ مذکور رہ کر بندوبست خاطر خواہ

کیا تجارت کو تقویت دی از سر نو زراعت کی سرسبزی مین کوشش کی بعد اوسکے حسن پاشاے مذکور نے

روانہ مصر ہو کر باغیون کی زندگانی تلخ کر دی شہر خیرو کو فتح کیا ملک مذکور کو مملکت عثمانیہ مین داخل کر کے اچھا

انتظام دیا دوسری جنگ فیمابین روس و ترک ۱۷۸۷ء عیسوی مین آغاز ہوئی اور ۱۷۹۲ء عیسوی تک

قائم رہی مورخون نے لکھا ہی کہ صوبۂ کریمیہ مین خانہ جنگیان جو ہوئی تو روسیون نے حکام صوبۂ مذکور مین کچھ تبدل

و تغیر کیا اور جب تاتاریون نے فساد مچایا تو روسیون کو بھی عہد شکنی کا خیال آیا ۱۷۸۳ء عیسوی مین صوبہ

مذکور مملکت روس سے شامل ہوا زارینہ کا جوسف شاہ آستریہ سے اتفاق کامل ہوا پھر تو دونون نے

مملکت ترک پر یورش کی تجویز ٹھہرائی جواسیس نے منجانب روس سمت صوبجات مالدیویہ و

والیشیہ و یونان و دیگر صوبجات ممالک عثمانی قدم بڑہایا او رغرض اس سے یہہ کہ حکام صوبجات

مذکور کو ترغیب دیکر ہنگامہ مچائین اور ترک برانگیختہ ہوکر پہلے آپ ہی لڑنے کو اٹھین جب تاتاریون کے
صوبے کو روسیون نے لے لیا پھر تو زارینہ نے صوبہ بسارابیہ و اکزاکو و اکرمان کا دعوی کیا آخر ترکون
نے چار و ناچار عزم جنگ کیا اگست ۱۷۸۷ء عیسوی کی پندرہوین کو روسیون سے جنگ کرنیکی شہرت
دی اور لشکر فراہم کرلیا جب غازی حسن نے مصر سے جانب قسطنطنیہ مراجعت کی تو سلطان نے اوسکو اپنی
لشکر بری و بحری کا سپہ سالار بنایا اور جانب بحر اسود روانہ فرمایا تاکید یہہ کہ قلعہ کلبرن روسیون سے
چھین لیا جاے اور ایک لشکر ترک محاذی کلبرن و اکزاکو بغرض حفاظت بھیجدیا جاے غازی موصوف نے
ایک حصہ فوج کو خشکی پر اوتار کر ایکطرف سے کلبرن پر حملہ کرنیکا حکم دیا روسیون نے بھی مقابلہ مین کمی
نکی اور بعد خونریزی بسیار ترکون کو پسپا کیا ۱۷۸۸ء عیسوی مین ایک جنگ تازہ فیمابین سویڈن
و روس جو نمودار ہوئی تو فوج بری و بحری روس بحر بالٹک مین سرگرم کار ہوئی اس عرصے مین
فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و جوسف شہنشاہ آستریہ لڑائی شروع ہوگئی زارینہ نے اپنی فوج کے
ایک حصہ کو شہنشاہ مذکور کی تائید مین مقابلہ ترک کو بھیجا ایا دسمبر ۱۷۸۷ء عیسوی کی دوسری کو وقت
شب افواج آستریہ نے جانب بلگریڈ قدم بڑھایا قلعہ دار بلگیریا نے باوجود قدرت مقابلہ بلحاظ صلح
ترک و آستریہ پھر آنیکا سبب جو پوچھا تو آستریہ والون نے خجل ہوکر عذرخواہی کی اور شہر مذکور کو چھوڑ
کر اپنی راہ لی باوجود صلح ہونے کے اہالیان آستریہ نے بوجہ غلبہ طمع پھر خیال مقابلہ ترک کیا چنانچہ شہنشاہ
آستریہ نے فروری ۱۷۸۸ء عیسوی کے دسوین کو جنگ کا اشتہار دیا اور غرض یہہ کہ صوبجات باسنیہ

وسرویہ ومالدیویا ووالیشیا اپنی حملکت سے شامل ہوجائین پھر تو دوہزار ضرب توپ کی تدبیر کی اور دو
لاکھ کا لشکر جمع کیا زارینہ نے بھی اوسکی اعانت وحمایت کے لئے دس ہزار کا لشکر مقرر کر دیا
ترکون نے بھی شہر اکزاکو پر فراہمی لشکر کی تجویز کی غازی حسن سرکردہ فوج بحری ہو کر بحر اسود
مین مستعد پیکار رہا وزیر اعظم صوبہ بلغار مین روسیون سے یا اہالیان آسٹریہ سے لڑنے
کو تیار رہا جوسف مزبور نے ابتداے سال مین کبھی ترکون کے انتظار اور کبھی سازش سرداران
ترک مین اوقات بسری کی اور جب لوگ اسکو طعنے دینے لگے تو شرمندہ ہو کر اپنی فوج کو
کوچ کرنیکا حکم دیا جب فوج جوسف باسنیا مین آئی تو وہان کے باشندگان اہل اسلام نے بڑی
حدت وشدت سے مقابلہ کیا مگر سپاہ ورعایاے سرویہ نے دشمنون سے سازش کی ترکون
پر تلوار کھینچی اسمین وزیر معہ فوج جرار مقابلۂ عساکر آسٹریہ کو جو آیا تو جوسف اس خبر وحشت اثر سے
ہراسان وبیقرار ہوا دم نہ لیکر فرار ہوا۔ پیچھے لشکر ترک نے ڈانیوب کو عبور کر کے افواج آسٹریہ
کا پیچھا نچھوڑا اور میدیہ مین غنیم کی ایک جمعیت کو شکست دی بعد اوسکے ملک ہنگری پر یورش
کرنیکی تجویز کی اس عرصے مین جوسف صدر نے اپنے ایک حصہ فوج کو بسرکردگی سپہ سالار لاوہن
نامی ترکون پر روانہ کیا اوسنے پہلے مقام ڈبدزا پر ترکون کو مقابلے سے پسپا کر دیا اور پھر
صوبۂ باسنیا مین داخل ہو کر شہر نوی کو بعد محاصرہ مسخر کر لیا اتنے مین جوسف بغرض حفاظت
ملک ہنگری اور والیشیہ پر حملہ کرنے کو متصل مقام سلاتینہ واقع وادی کرانسبیس خیمہ زن ہوا

وزیراعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کرلی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جہین جو آیا تو گھبرایا اور رہا سہا
بھر آیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسنے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک اگر کان مین عرض کیا کہ غالبًا فتح
ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی اوسوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی
تو کسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلاکر کہا کہ ٹھہر جاؤ قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے
اور یہہ صدا غالبًا اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کردی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی وخطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثناے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کر آئے تھے
اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبھون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کرلیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیراعظم

نے اہالیان آسٹریہ سے جنگ شروع کردی اور ایک حصہ فوج کو صوبۂ مالدیویا و والیشیہ مین دشمنون کے حرکات
پر نگران رہنے کے لئے ڈانیوب پر مقرر فرمایا اور آپ نوّد ہزار ترک کے ساتھ متصل سیحک دریاے ڈانیوب عبور
کرکے مقام ہرمانستڈ واقع صوبۂ ٹرانسلوبنیا کے جانب بہ تعجیل تمام آیا اس قصد سے کہ ترک آگے قدم بڑہائین
اور شہنشاہ موصوف کے موروثی صوبجات ہی مین فساد مچائین مگر افسوس ہی کہ ایسے وقت مین سلطان عبد
الحمید خان اول کا ہنگام رحلت آیا اور قضا نے اس آفتاب برج سلطنت کو پردۂ خاک مین چھپایا

فصل بست ونہم دربیان سلطنت سلطان الغازی سلیم خان ثالث

مورخین صادق کا شنیدنی مقال ہی سلطان سلیم خان ثالث فرزند سلطان مصطفی خان ثالث کا حال یہی لکھا
ہی کہ اس سلطان نے بہ سلامتی تمام ۱۲۰۳ سنہ ہجری مطابق اپریل ۱۷۸۹ سنہ عیسوی کی ساتوین کو ستائیس سال کی
عمر مین تخت سلطنت عثمانیہ پر قدم رکھا کہتے ہین کہ یہہ سلطان بڑا دانا تھا نہایت شجیع و فرزانہ تھا
اس پیارے بھتیجے پر سلطان عبدالحمید خان مرحوم کی زیادہ مہربانی تھی طبیب طالی لارنزو نامی نے قواعد
فوجی و عدالتی شاہان یورپ کی اسکو تعلیم دی تھی بمعرفت اسحق بیگ شاہ فرانس سے طریق رسل و رسایل
جاری کیا اور اپنی مملکت مین بڑی سرگرمی کے ساتھ انتظام تازہ دیا مورخون نے لکھا ہی کہ جو لشکر آسٹریہ
۱۷۸۹ سنہ عیسوی مین فراہم ہوا تھا اوسکو شہنشاہ آسٹریہ نے تحت فرمان سپہ سالار لاڈہن تمام ترکون سے مقابلہ
کرنیکا حکم دیا اور جس لشکر روس نے بعد تسخیر اکزا کو ہنر نیپر سے ڈانیوب تک تمام مقامون کو اپنے قبضہ مین لے لیا تھا
اوسمین سے ایک حصہ نے عزم مالدیویا کیا اوسوقت سلطان سلیم نے بھی اپنے تجربہ کار امیرالبحر غازی حسن کو طلب کرکے

سپہ سالار لشکر ترک بنایا حسن مذکور مقام فوقشان واقع صوبہ مالدیویہ پر بنا ے جنگ کرنے کے لئے آیا لیکن غنیم
نے بوجہ مدد وہیم پہنچنے کے پہلے پہل لشکر ترک پر حملہ کیا اور شکست دیکر عثمانیونکا مال و اسباب چھین لیا سلطان نے
اس خبر کے سنتے ہی ایک اور لشکر ادوہر روانہ فرمایا لیکن اوسنے بھی ستمبر کی سولھوین کو بعد جنگ عظیم نہر زینگ
پر شکست پائی ان دونون ہزیمتون سے ترک گھبرائے اور اہالیان قسطنطنیہ نے بھی فساد مچایا آخر سلطان نے لاعلاج
غازی حسن پہلوان صف شکن کے قتل کا حکم فرمایا سرویہ مین لشکر عثمانی نے سپہ سالار لاوہن سے شکست کھائی
بلگریڈ و سمندرہ پر بھی فوج آستریہ نے فتح پائی بعد اُسکے عساکر آستریہ و روس نے بالاتفاق دارالخلافت ترک
پر چڑہائی کا قصد کیا تھا کہ مملکت آستریہ مین فتنہ و فساد نے بار پایا جوسف مذکور کو حصہ اندرونی ترک میز
اپنے لشکر کے بھجوانیکا قابو ہاتھ نہ آیا ہنوز ہنگامہ خانگی کے دفع کرنے سے فارغ ہنوا تھا کہ ۱۷۹۰ عیسوی
مین قضا نے راہ عدم دکھائی لیوپولڈ کی تخت نشینی کی باری آئی اوسنے اہالیان پرشیا کی دہمکیون سے گھبرا کر ترکون
سے مصالحت کرلینے کی تجویز کی مگر اوسکی عہد حکومت مین دو متفرق مقامون پر طرفین سے جنگ عظیم ہوئی ہر سوا
مین افواج آستریہ کے نشان فتح نے بلندی پائی اور گرجیوہ مین عساکر ترک کے علم ظفر پیکر نے سر اٹھایا جب
یہہ ہو چکا تو برضامندی طرفین ایک صلحنامہ قرار پایا اور پھر اگست ۱۷۹۱ عیسوی کی چوتھی کو صلحنامۂ دایمی
ٹھہرایا جسکے سبب سوائے شہر ہر سوا کے سارے صوبجات مفتوحہ اہالیان آستریہ ترکون کے ہاتھ آئے اور بموجب
صلحنامہ مذکور حد بندی مابین ترک و آستریہ بحال ہی اب سلطان کیسارے دشمنو نمین سے فقط ایک زارینہ روس
ہی مستعد جدال و قتال رہی اوسنے بھی شاہ سویڈن سے مصالحت کرلی مگر باوجود مداخلت انگلنڈ و پرشیا قسطنطنیہ

شبیہ سلطان الغازی سلیم خان ثالث



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

پر فتح پانے کے ارادہ سے سلطان سے صلح نہ کی بلکہ بذریعہ تحریر یونانیون کو یون بھکایا کہ میری مدد کو آئین عیسویون کے دشمنو نپر تلوار چلائین یونانیون نے اوسکے دام مین آکر اپنی فوج بحری درست کر لی اور جزیرۂ زیاآنمو ترک سے آخر چھین لیا اور بہت سے ترکی جہازون کو گرفتار کیا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی بحر اسود سے اپنے جنگی جہازون کو طلب فرمایا اور ملک جزیر کے اعانتی جہازون کے ساتھ مقابلہ دشمن کو بھجوایا کہتے ہین کہ ان عثمانی جہازون نے مقابلہ غنیم مین دریا پر وہ روانی دکھائی کہ ترک کے منہہ پر پانی آیا دشمن پر فتح پائی اور قضا نے ناخدا ہوکر اوسکے جہازون کو قعر بحر عدم کا رستہ دکھایا اودہر لشکر روس شہر اسمٰعیل پر پہنچکر محاصرہ کیا مگر ترکون نے کئی مہینے تک دشمن کو غالب ہونے نہ دیا آخر روسیان روسیاہ نے حسب الحکم سپہ سالار وقت شب شہر پر یورش کی بہزار خرابی داخل حصار ہو گئے دلاوران ترک بھی مستعد پیکار ہو گئے کثرت قتل سے گلیون مین خونکی نہرین جاری ہوگئین سپارزون نے ساری شہر مین لہو کا دریا بہایا خشکی پر تری کا گمان ہوا ہر خاکی مردم آبی نظر آیا اہل اسلام نے بھی اس جنگ مین کوتاہی نکی خوب ہی داد دلیری و جوانمردی دی سلطان سلیم خان نے بھی روسیون کے روکنے اور مغلوب کرنے مین قصور نفرمایا ماہ جنوری ۱۷۹۱ء عیسوی کو متصل مقام بابا طاغی پھر ایک جنگ برپا ہوئی سپاہ سالار روس جسنے مذکور لڑائیون مین ناموری پیدا کی تھی مرگیا سپاہ روس تہ و بالا ہوئی اتنے مین اٹلیان پرشیا و انگلنڈ نے برانگیختہ ہوکر بذریعہ خط و کتابت بار ثانی زار ینہ کو ترغیب صلح دی آخر ۱۷۹۱ء عیسوی کے موسم خزان مین مقدمہ صلح مین طرفین کے سفیرون نے مباحثہ کیا اور جنوری ۱۷۹۲ء عیسوی کی نوین کو مقام جاسی مین ایک صلحنامہ ٹھہر الیا کہتے ہین کہ سلطان سلیم کو بعد اس صلح کے

ترددات مقابلہ روس سے اطمینان حاصل ہوا اس عرصے مین نادرینہ بھی مر گئی اور دل سلطان ضبط ونسق اندرونی ملک
کے طرف مائل ہوا انہین دنون ملک فرانس مین باغیون نے ایک ہنگامہ عظیم برپا کیا رعایا نے خاندان شاہی
فرانس کو نیست و نابود کر دیا اور اپنی سلطنت کو جمہوری مقرر کر لیا چنانچہ نپولین بونی پارٹ سرگردہ
جمہور مقرر ہوا ماہ جولائی ۱۷۹۸ء عیسوی مین قسطنطنیہ کو یہہ خبر آئی کہ تیس ہزار کے قریب لشکر فرانس
نے دفعۃً وارد مصر ہو کر شہر اسکندریہ پر حملہ کیا ہی محافظین شہر کو ہلاک کر کے شہر کو مسخر کر لیا ہی سواے
اوسکے جولائی کی اکیسوین کو متصل مُنارہاے شہر خیرہ جنکی عظمت و ندرت مشہور آفاق ہی فوج فرانس
آئی ہی نپولین مذکور نے فرقہ مملوک مصر سے جسکا احوال پوست کندہ قصہ سلطان سلیم خان اول مین
مذکور ہو چکا لڑ جھگڑ کر فتح پائی ہی بعد اوسکے شہر خیرہ پر محاصرہ کیا اوسکو بھی چھے روز کے عرصے مین مسخر
کر لیا اگست کی پہلی کو نلسن نامی سپہ سالار نے جو لنڈن سے معاونت ترک کو آیا تھا رودنیل پر نپولین سے
خوب مقابلہ کیا اور بعد ایک محاربہ شدید کے سپاہ فرانس کو پسپا اور اونکے جہازون کو تباہ و تاراج کر دیا بعد
اوسکے فیمابین روم و روس و انگلنڈ ایک دوستانہ صلح نامہ ٹھہرا اور ان تینون سلطنتون نے فرانس پر فوج
کشی کرنیکی شہرت دی سلطان نے اپنے لشکر بری و بحری کو فی الفور جزیرہ رودس پر فراہم ہونیکا حکم
دیا اور ایک جمعیت ملک شام مین بھی فراہم ہوئی اور جزار پاشا حاکم اقرا نے ترک کی سپہ سالاری قبول
کی دیکھئے اب یہہ تجویز ٹھہری کہ فوج شاہی ریگستان کو عبور کر کے ۱۷۹۹ء عیسوی کے اوایل مین ملک
مصر پہنچکر نپولین سے مقابل ہو اور جزیرہ رودس سے لشکر بحری ترک کا ایک حصہ بفرمان مصطفی پاشا

بند رہو کر پراوتر کرو ہاکی فوج موجودہ سے شامل ہو نپولین نے اس خبر کے سنتے ہی بکمال دانائی موسم بارش مین
خودہی پیش قدمی کی اور ترک سے مقابلہ کرنیکو شہر شام کی راہ لی ابتدا ماہ جنوری ۱۷۹۹ء عیسوی مین عبداللہ
پاشا حاکم دمشق نے حسب الحکم جزار پاشا مقدمۃ الجیش عساکر شام کے ہمراہ روانہ ہو کر غازہ اور جافہ مقامون
کو سپاہ محافظ سے محکم و استوار کیا اور بعد اوسکے جانب کلید مصر یعنے العریش واقع ساحل شام قدم بڑہایا
ادہر نپولین نے بھی فروری کی پندرہوین کو مقام مذکور پر پہنچکر بہ محنت تمام مسخر کرلیا اور وہان سے شہر غازہ
پر آیا وہان بھی فتح پائی اور جب شہر جافہ کو پہنچا تو محافظین قلعہ نے اچھا مقابلہ کیا مگر سپاہ فرانس نے دیوار
قلعہ اور فصیلون کو توڑ کر مارچ کی تیسری کو اوسپر بھی اپنا قبضہ کرلیا یہان سے نپولین نے جانب اقرا کوچ کیا اور
تصور یہہ کہ مقام مذکور جبتک اپنی ہاتھہ نہ آئیگا تو ملک شام کا تمام و کمال فتح ہونا دشوار ہوجائیگا آخر اہالیان
فرانس نے مارچ کی بیسوین کو شہر مذکور پر محاصرہ کیا محصورون نے بھی خوب مقابلہ کیا سر سِدنی اسمت نے
جو اہالیان انگلنڈ کے ایک جہازی بیڑیکا سرکردہ تھا جہازات اعانتی نپولین کو جنمین سارا اسباب جنگی
بھرا تھا گرفتار کیا سارا سامان چھین لیا اور محافظین اقرا کو اپنی جہازی فوج سے کمک پہنچائی نپولین کے لشکری
دو ٹکڑیون نے ایک بڑی جمعیت کو جو بجانب حاکم دمشق اعانت مقام مذکور کیلئے چلی آتی تھی روکا مگر دریا کے
طرف سے ہوتے ہوئے بارہ ہزار ترک کا ایک دستہ بندرگاہ پر فرو کش ہو کر اعانت محصورین کو آپہنچا
پھر تو نپولین کی سارے کوششین بیکار ٹھہرین ہمت مقابلہ زایل ہوگئی اور اوسکے بارہ ہزار سپاہ گھایل
ہوگئے آخر محاصرے سے دست بردار ہو الشکر باقیماندہ کے ساتھہ جانب مصر فرار ہوا مصطفیٰ پاشا حاکم رومیلی

جو جزیرہ رودس سے ترکی لشکر کو ساتھ لئے ہوے نکلا تھا بتائید فوج بحری سر سڈنی اسمت مذکور خلیج ابوکر

مین داخل ہوگیا جولائی کی گیارہوین کو سرزمین مصر پر اوترا متصل قریہ ابوکر سپاہ فرانس سے مقابل ہوگیا

اونکے سارے دمدمون کو چھین لیا اور اپنے فرودگاہ کو نہایت مستحکم و استوار کیا جب نپولین بھی جولائی

کی پچیسوین کو جانب ابوکر آیا طرفین سے معرکۂ کارزار گرم ہوا لشکر مصطفی پاشا نے بڑی جوانمردی

کی اور اہالیان انگلنڈ کی فوج بحری نے خلیج مذکور سے دشمنون پر گولہ رانی و آتش باری کی داد دی

دشمنون کو خوب جلایا یعنے اہالیان فرانس کا پانی اوتار کر بھگایا اوسوقت ترکون نے اونکا پیچھا جو کیا تو

نپولین نے قابو پاکر اپنی فوج کو لشکرگاہ ترک پر حملہ کرنیکو بھیجدیا پھر تو سواران فرانس نے لشکرگاہ ترک

پر حملہ کیا ایک سردار فرانس مصطفی پاشا کے خیمہ مین جو آیا تو پاشائے مذکور نے اچھا مقابلہ کیا اور باہم

کچھ زخمی بھی ہوگئے آخر سپاہ فرانس نے غلبہ پایا ترکون کو اسیر کرکے دریا مین پھینکا بعد اوسکے نپولین نے

کچھ دن مصر مین رہکر جانب شام ظلمت کی طرح قدم بڑہایا بعد روانگی نپولین فوج فرانس متعینہ مصر کے

سپہ لار نے ۱۸۰۰ عیسوی مین لشکر ترک سے جو تحت فرمان وزیر اعظم تھا سخت مقابلہ کیا لیکن لشکر

عثمانی نے ابرکرامبی و ہچنشن سپہ سالاران انگلنڈ سے کمک حاصل کرکے فوج فرانس کو بھگایا اور

ملک مصر کو چھین لیا مورخون کا بیان ہی کہ جسوقت فیما بین دولت علیہ و فرانس جنگ شروع ہوی علی پاشا

وزیر ترک نے قدم بڑہاکر پرویسہ و اَنتزا و بترنتو شہرہاے علاقہ فرانس پر حملہ کرکے چھین لیا اور

جب فوج بحری روس بحر اسود کو عبور کرکے نہر باسفورس پر لشکر ترک سے شامل ہوگئی تو اون دونون نے

داخل بحر روم ہوکر علاقہ فرانس کے سات جزیرون کو فتح کیا اور وہان سے بڑھکر ساحل ملک اطالی پر
دشمنان فرانس کی اعانت کی اس اثنا مین نپولین اہالیان انگلنڈ سے صلح کرکے سلطان سلیم سے بھی
صلح کا خواستگار ہوا آخر حسب خواہش نپولین صلحنامہ تیار ہوا ملک مصر اور دوسرے مقامات مفتوحہ
اہالیان قسطنطنیہ ہی کے قبضۂ اقتدار مین رہے پھر تو فرانس و ترک مین بخلاف سابق نہایت دوستی و محبت ہوئی اور
نپولین کے ایک سفیر کو دربار قسطنطنیہ مین رہنے کی اجازت ہوئی اگرچہ سنہ ۱۸۰۶ عیسوی تک سلطان سلیم کو چند
یوروپی سلطنتون سے جنگ موقوف رہنے کے باعث کچھ فرصت ملی مگر فرقۂ وہابیہ نے ملک شام مین
بصد روسیاہی بار ثانی مستعد فساد ہوکر سنہ ۱۸۰۲ عیسوی مین پہلے مکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ پر متصرف
ہوکے ملک عربستان پر بھی اپنا قبضہ کرلیا اور ملک مصر مین بھی قوم مملوک باقیماندہ نے لشکر سلطانی کو کامیاب
ہونے نہ دیا ملک شام مین جزار پاشا نے تادم زیست اطاعت سلطانی سے منحرفی کی اور دریاے ڈانیوب پر پاسون
اوغلی نے افواج سلطانی کو شکست دیکر وہاں کی حکومت حاصل کرلی آخر اہالیان قسطنطنیہ نے بہ مجبوری سنہ ۱۸۰۶ عیسوی
مین اوس باغی سے مصالحت کرکے اوسکے غصب کئے ہوے ملک پر اوسیکو قایم کیا اور پاشا کا خطاب بھی دیا کہتے
ہین اہالیان سرویہ نے سنہ ۱۸۰۵ عیسوی مین شہنشاہ آسٹریہ و وزار روس سے سازش کرکے دربار قسطنطنیہ کو
ایک سفیر اپنا اس غرض سے بھجوایا کہ آیندہ اپنے ملک کے قلعون کی حفاظت پر افواج سرویہ ہی معین رہین اور
بہ لحاظ باشندونکی تصدیع و تکلیف کے جو در نولاٗ اوٹھاتے ہین خراج مرسلہ واپس کردین سفیران روس و فرانس
نے اس مقدمے مین قسطنطنیہ مین سر دربار بڑا مباحثہ کیا کسی نے سرویہ کی طرفداری کی اور کسی نے اوسکے قول

کو رد کر دیا انہین دونون روس و آسٹریہ و انگلنڈ نے بالاتفاق فرانس سے جنگ کرنیکی تجویز کی تھی اسلئے سفیر روس
نے وزیر اعظم سلطانی سے کہا کہ حالات یورپ کے نظر کرتے ہوے بہتر ہی کہ اہالیان قسطنطنیہ روسیون سے صلح
کرلین اور جنگ فرانس مین معاون روس رہین اور عیسوی باشندگان ترک کو زار روس سے اعانت حاصل
ہو اور اگر کسی وقت اُنکو ترکون کے ہاتھون کچھ ایذا پہنچی تو منجانب دولت علیہ اس امر مین حسب خواہش سفیر روس
تشفی کامل ہو بعد اوسکے سفیر روس نے منجانب زار اہالیان سرویہ کے لئے سفارش کی سلطان سلیم پہلے تو
مملکت ترک کے عیسوی باشندون کی درخواست حفاظت و ذمہ داری سنکر بگڑ گیا اور پھر اپنی تنگ حالی پر خوب
رو دیا آخر اون ارکین سلطنت سے جو بوجہ رشوت روسیون کے دام مین نہ آئے تھے مشورت کی سبھون نے بالاتفاق
کہا کہ اگر حسب خواہش روس صلحنامہ ٹھہر جائیگا تو ضرور عثمانیونکی قدرت و حکومت مین فرق آئیگا مگر بوجہ اسکے کہ
لشکر روس بحر اسود و جزایر و صوبۂ گرجستان پر فراہم ہوا تھا اور مملکت پر چار طرف سے یورش کرنیکا اندیشہ تھا۔
انہین مشیرون نے یہہ تجویز ٹھہرائی کہ بقدر ضرورت روپیہ خرچ کرین اور روسیونکی درخواست کو بغیر انکار معطل رکھین سفیر
فرانس نے بھی اس امر مین اتفاق کیا اور کہا کہ اہالیان فرانس سے صلح ٹھہرالین اور نپولین خطاب شہنشاہی سے
سرفراز فرماکے اپنا مددگار بنالین سلطان نے سفیر مذکور کی راے پسند فرمائی اور ایک مراسلہ بنام نپولین متضمن
خطاب شہنشاہی روانہ فرمایا اسمین یہہ خبر آئی کہ روسیون نے مالدیویا سے ہوتے ہوے جانب جاسی قدم بڑھایا
ہی اور بوقت عبور الیشبہ پاشایان ترک نے جو وہان جمعیت قلیل کے ساتھ موجود تھے ممانعت کی مگر روسیون نے
اون صوبجات پر یورش کرکے ترک کو شکست فاش دی اور اب فوج روس ماہ ڈسمبر سنہ ۱۸۰۶ عیسوی مین داخل بخارسٹ

ہوئی ہی اور اوسنے ڈانیوب کے عبور کرنیکی شہرت دی ہی اہالیان قسطنطنیہ نے بھی اس خبر کے سنتے ہی

برانگیختہ ہو کر سفیر انگلنڈ کی دہمکیون کی کچھ پروا نکی اور اپنے جانب سے بھی جنگ کرنیکی شہرت دی وزیر

اعظم سلطان نے سفیر انگلنڈ سے کہا کہ روسی اندنون صوبجات ترک پر حملہ آور ہین اگر انگلنڈ بھی روس کی

کا معاون و مددگار رہی تو ہم روس کے ساتھ انگلنڈ سے بھی لڑنے کو حاضر ہین اور یہہ بھی کہا کہ سلطنت

ترک کی خرابی منظور ہی لیکن ترک اپنی دار السلطنت کی حفاظت مین تا دم زیست سر مو قصور نکرینگے

کیا ہم ایسے ہین کہ بفضل الٰہی اس بلا کو اپنے سر سے دور نکرینگے اگر مملکت عثمانیہ خراب ہی ہو جائیگی تو

سلطنت انگلنڈ بھی ضرور اُسکی سزا پائیگی سفیر انگلنڈ وزیر اعظم سے اس بات کے سنتے ہی اون

جہازون کے طرف جو متصل جزیرہ تینڈاس لنگر انداز تھے روانہ ہوا اہالیان انگلنڈ نے اپنے امیر

البحر کو یہہ حکم دیا تھا کہ پہلے قسطنطنیہ کو جائین ترکی جہازون کو آگ لگا کر شہر پر گولے برسائین الحاصل

فوج بحری انگلنڈ فروری ۱۸۰۷ عیسوی کی انیسوین کو نہر بلس پانٹ عبور کر کے بحر مار مورا مین داخل

ہوے اور ترکی ٹکڑی کو تباہ و تاراج کر دیا اور شہر پر حملہ آور ہونے مین کچھ تاخیر جو ہوئی تو ترک ہشیار

ہو گئے مقابلۂ دشمن کو تیار ہو گئے امیر البحر انگلنڈ نے بغیر جنگ مہلک و نقصان عظیم تجویز فرار کر لی اور

آخر ماہ مارچ کی تیسری کو براہ بلسپانٹ واپسی اختیار کر لی اس عرصے مین انگلنڈ کی دوسری فوج

بحری مصر پر یورش کرنیکو آئی اور اسکندریہ پر اپنا قبضہ کر لیا مگر رشید نے پیش قدمی کر کے شکست

فاش دی پھر تو فوج انگلنڈ سوا سے نقصان کے بہت رسوا ہوی اور بڑی بیعزتی سے پسپا ہوئی ادہر

تو یہہ ہوا ادہر جانب شمالی کا حال سنئے کہ دریاے ڈانیوب پر فیمابین ترک و روس جنگ برپا رہی اور طرفین

سے کسی نے غلبہ نپایا لکھا ہی کہ یہہ جنگ ۱۸۰۶ء عیسوی مین آغاز ہوئی اور آخر ۱۸۱۲ء عیسوی مین بکارسٹ پر

دونون نے صلحنامہ ٹھہرایا اسلئے کہ ادہر روسی اپنے دشمن قوی سے سرگرم کارزار تھے اور ادہر ترک

بھی اپنے ملکی بغاوت اور خانہ جنگیون مین مشغول ہو کر اس آتش فساد کے بجھانے مین گرفتار تھے

چنانچہ ہنگام مخالفت ترک و روس مین حاکم کرمان نے ایک فوج باقاعدہ کے ساتھہ ڈانیوب کو عبور کر کے قصد

جنگاہ جو کیا تو متصل بابیکہ واقع نہر یانہ فوج ینکچری نے ممانعت کی اور سدراہ ہو کر بعد جنگ عظیم دشمنون

کو شکست فاش دی چونکہ سلطان سلیم کو امورات جنگی مین سلیقہ نہ تھا اور مطلق ظلم و بیداد سے آشنا نہ تھا

بنا در ترکی واقع نہر باسفورس کے محافظون کے لئے اس سلطان نے در بارہ آلات چند قوانین جاری کئے جن سے

محافظین مذکور بحکم نارضامندی بغاوت پر مائل ہو گئے اور ینکچریون کی فوج سے بھی مستعد فساد ہو کر او نہین سے

شامل ہو گئے جب فساد نے ترقی پائی سبھون نے سلطان سلیم کے معزول کر دینے پر کمر باندہی شیخ الاسلام

سے فتوی لکھوایا اور داخل دار الامارہ ہو کر سلطان مصطفی فرزند کلان سلطان عبد الحمید کو سریر سلطنت عثمانیہ پر

بٹھایا ناچار سلطان سلیم نے مجلس کی راہ لی اور باقی عمر اپنے چچازاد بھائی شہزادہ محمود کی تربیت مین (جو بعد سلطان

مصطفی مملکت ترک کا حکمران ہوا) صرف کی

فصل سی ام دربیان سلطنت سلطان مصطفی خان رابع

کہتے ہین کہ سنہ ۱۲۲۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۷ عیسوی مین سلطان مصطفی خان رابع کو تیس سال کی عمر مین سلطنت

شبیہ سلطان مصطفیٰ خان رابع



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

عثمانیہ ہاتھ آئی چونکہ اس سلطان کو نہ علم و فضل سے کچھ بہرہ تھا اور نہ سلطنت رانی کا سلیقہ تھا اسلیئے

چندے حکومت مملکت عثمانیہ پر مامور برائے نام رہا اور جنہوں نے اُسکو تخت پر مسلط کیا تھا ساری

سلطنت مین اونہین کا انتظام رہا مگر معزول سلطان سلیم کے دوستون نے اعدائے سلطان سلیم سے

بدلہ لینے پر کمر باندہی چنانچہ مصطفی پاشا حاکم رستچک ۱۸۰۸ئہ عیسوی کے اواخر مین صوبجات بالعینہ

والبینیہ سے چالیس ہزار سپاہ ترک کو فراہم کر کے میدان داؤد پر جو قسطنطنیہ سے چار میل کے

فاصلے پر واقع ہی خیمہ زن ہوا پہلے اوسنے بڑے بڑے اراکین سلطنت کو شہر سے بلایا اور اون سے

اپنی حکم پر نیکچریون کو تباہ و تاراج کرنے اور انتظام مملکت ترک بخوبی دینے کی قسم لی اور پھر معہ فوج داخل

دار الحکومت ہو کے سلطان مصطفی کو معزول اور سلیم ثالث کو بار ثانی مسلط کرنے کے ارادہ سے

قدم بڑہایا دوستداران سلطان مصطفی نے سرائے سلطانی کے دروازے بند کر دئیے اوسوقت مصطفی پاشا نے

علم پاک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُنہین دکھایا اور کہا کہ دروازے کھولو مجھکو اور میرے

سپاہ جانباز کو معہ نشان مبارک داخل ہونے دو چوکیدارون نے جوابدیا کہ ہم بے حکم سلطان مصطفی کچھ

نہ بولینگے کبھی دروازے نہ کھولینگے یہہ سنتے ہی پاشائے مذکور نے نعرہ مارا اور فوج کو دفعۃً حملہ کرنیکا

حکم دیا سپاہ نے دار الامارہ مین داخل ہونیکا قصد کیا مگر افسوس کچھہ تاخیر جو ہوئی تو سلطان مصطفی نے

سلیم اور اوسکے بھائی محمود کو پھانسی دینے کا حکم صادر کیا وہین جلادون نے داخل محبس ہو کر سلیم کو قتل کر دیا

اور جب مصطفی پاشائے موصوف کو لاش سلیم کی ملی تو پہلے خوب رویا اور پھر حسب صوابدید سعید علی پاشا

امیر البحر ترک سلطان مصطفی کا ہاتھہ پکڑ کر سر یر سلطنت سے اوتارا اور کہا کہ تیرا یہان کام کیا ہی بلکہ یہہ جا اوس شخص کے لایق ہی جو سب طور سے اسکا مستحق ہی اب سنئے کہ جلادون نے سلطان سلیم کو قتل کر کے محمود کے لئے جستجو کی تو ایک نمک حلال و وفادار غلام نے محمود کو ایک حمام کے چولھے کے پیچھے چھپا دیا تھا جب خبر سلامتی محمود مصطفی پاشا کو آئی تو پاشائے موصوف قید خانے سے محمود کو اپنے ساتھہ لایا اور سارے دوستان سلیم نے سلطان محمود کو تخت سلطنت پر بٹھایا اور سارے شہر مین منادی پھرا دی کہ شامل حال فضل رب ودود ہوا سلطان مصطفی معزول اور سریر سلطنت پر مسلط سلطان محمود ہوا

فصل سی و یکم در بیان سلطنت سلطان الغازی محمود خان ثانی

مولف سن لیجئے خامہ کی زبانی ؛؛ ذکر محمود خان ثانی ؛؛ کہتے ہین کہ جب سلطان محمود خان ثانی نے سنہ ۱۲۲۳ ہجری مطابق جولائی سنہ ۱۸۰۸ عیسوی کی اٹھائیسوین کو بوجہ جلوس سر یر سلطنت عثمانیہ کا پایہ بڑہایا مصطفی پاشا کو جسکے ذریعہ یہہ دولت ہاتھہ آئی اپنا وزیر اعظم بنایا موسی پاشا کو معہ شرکا جنہون نے فساد مچایا تھا قتل کروایا وزیر اعظم مذکور نے سپاہ باسنیہ و البینیہ کو مرخص کیا دوسری شب کو ینیچریون کی ایک جمعیت کثیر نے دار الامارہ پر محاصرہ کر کے اوس مقام کو جہان وزیر اعظم موصوف تھا آگ لگا دی وزیر اعظم نے ایک منارہ سنگین مین جہان بارود کا مخزن تھا بھاگ کر پناہ لی مگر اوسکو بھی آگ لگ گئی طرفۃ العین مین ہوا ہو گیا وزیر اعظم بھی صدمۂ آتش سے نہ معلوم کہ کیا ہو گیا بعد اسکے ینیچریون نے شہر مین بڑا فساد برپا کیا اوسوقت سعید علی پاشا امیر البحر نے اوس

شبیہ سلطان الغازی محمود خان ثانی



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

حصہ شہر کو جہان ینیکچریون کا معسکر تھا گولہ رانی سے تباہ و تاراج کردیا اس خانہ جنگی مین جو کوچہ بازارمین
ہو رہی تھی کسی نے سلطان مصطفیٰ کو قتل کر ڈالا آخر سلطان محمود نے اس فتنے کو دور کیا اور ینیکچریون
کو اونہین کے حسب خواہش رضامند و مسرور کیا یہہ تو ہوا اب صوبجات واقع ڈانیوب کا حال سنئے
کہ لشکر ترک و روس نے بایکدیگر میدان کارزار گرم کر رکھا مگر کسیکو کسی پر غلبہ نہوا تھا کارا جارج کو جو صوبہ
سرویہ کے کسی دہقان کا لڑکا تھا اگرچہ محافظت صوبہ مذکور مین کامیابی حاصل ہوئی لیکن صوبہ باسنیا کے
فتح کرنیکی کوشش کا نتیجہ نہ ملا آخر فیمابین زار و نپولین صلحنامہ ٹھہرا اور جنگ روم و روس معطل رہی صلحنامہ
مذکور کے ایک قلم سے یہہ بات قرار یاب ہوئی کہ صوبجات مالدیویا و والیشیہ کو اہالیان روس خالی
کردین اور ترک بھی فیمابین سلطان و زار الکزانڈر ایک صلحنامہ ٹھہرے تک اون صوبون مین قدم نہ رکھین
اگرچہ اسوقت ایک ہنگامی صلح فیمابین ترک و روس ہوگئی اور دو سال تک جنگ ملتوی رہی لیکن جب
روسیون نے صوبجات مذکور کو اپنی ہی قبض و تصرف مین رکھنے کی تجویز کی تو ترکون نے جنگ تازہ کی
شہرت دی نپولین نے بھی موافقت ترک سے منہہ پھرایا اور ایک صلحنامہ خفیہ فیمابین فرانس و روس
ٹھہرایا اور باہم یہہ تجویز کرلی کہ جسوقت ترک ہماری بات کو قبول نکرینگے تو ہم سوائے رومیلی و قسطنطنیہ
کے دوسرے تمام صوبون کو سلطنت عثمانیہ سے چھین لینگے بعد اوسکے نپولین نے زار روس سے
بذریعہ مراسلات موافقت کرلی اور ملک ترک کو پارہ پارہ کرنے کی تجویز کی وقت تقسیم جب اچھے اچھے
سرسبز صوبون کو نپولین نے اپنی ہی حصے مین لینے کا ارادہ ظاہر کیا تو فیمابین نپولین و الکزانڈر خلاف

رود یاآخر زار روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور
آسٹریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکور سے ہاتھہ نہ اُٹھا
ئیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت
ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل
دہی کرکے ماہ جنوری ۱۸۰۹ عیسوی کو بہر بلسیا نڈر ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے
ترکون کو بڑی بڑی دہمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی
شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایاے سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ
شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بد انتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے
پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیمابین ترک و روس دریاے ڈانیوب پر
جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آسٹریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا اور زار روس بھی اعانت
نپولین کو تیار رہوا ۱۸۰۹ عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش
وہرسوداواقع ساحل دریاے ڈانیوب کو مسخر کرکے جانب سلستریہ قدم بڑہایا جون ۱۸۱۰ عیسوی
کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکر گاہ ترک کا جو اوسوقت شملہ مین تھا خیال آیا جب روسیون
نے رسچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون
کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہوجانے سے میدان کارزار دریاے خون ہوا ستمبر ۱۸۱۰ عیسوی

کی ساتوین کو روسیون نے بار ثانی ترکون سے مقابلہ کیا سلسٹرہ ورسٹچک اور دوسرے مستحکم مقامون کو
فتح کرلیا اور جب جبال بلقان کو عبور کرکے شملہ تک قدم بڑہانے مین کوشش کی تو ۱۸۱۱ء عیسوی
مین ترکون نے ڈانیوب کے داہنے ساحل پر مقابلہ کرکے کئی بار دشمنون کو شکست دی آخر جمعیت
ترک نے بباعث ناتجربہ کاری سپہ سالار روس سے شکست پائی اسمین فیمابین زار ونپولین خلاف جو آیا
تو روسیون نے اہالیان قسطنطنیہ سے صلح کرنیکی تجویز ٹھہرائی اس شرط سے کہ صوبجات بسارابیہ مالدیویا
وو الیشیہ اپنی مملکت سے شامل ہوجائین مگر سلطان نے اونکی درخواست کو منظور نہ فرمایا اور جب روسیون
کو اہالیان فرانس سے خوف وخطر زیادہ ہوا تو زار ناچار فقط ایک صوبہ بسارابیہ پر کفایت کرکے اہالیان
ترک سے صلح کرنے پر آمادہ ہوا موخون کا بیان ہی کہ نپولین نے جو باعتماد موافقت روس سلطان سے ترک
اخلاص کیا تھا تو بجائے خود نہایت پشیمان ہوا تھا اوسوقت بذریعہ سفیر سلطان کو یہہ پیام بھیجا کہ لشکر ترک ساحل
ڈانیوب پر روانہ فرماوین اور صوبجات مالدیویہ وو الیشیہ وکریمیہ کو جنگ کے لئے ترک کف افسوس ملاکر
ہاتہ مین بہ اعانت مری روس سے واپس کرلین چونکہ فیمابین ترک وروس جنگ موقوف ہوگئی تھی
اسلئے پیام نپولین کام نہ آیا الحاصل ۱۸۱۲ء عیسوی کی اٹھائیسوین کو بکارسٹ مین فیمابین سلطان
وزار روس ایک صلحنامہ قرار پایا جسکے بموجب نہر پرت پر مدخل مالدیویہ سے دریائے ڈانیوب
تک فیمابین سلطنت ترک وروس حد فاصل ہوگیا اور زار روس صوبجات مالدیویا وو الیشیہ
سے دست بردار ہونے پر مایل ہوگیا مگر شرط یہہ کہ وہان کے باشندون کے حقوق معتری مین اہالیان ترک

قصور نکرین اور اہالیان سرویہ کو امن چین صوبہٴ مذکور کی حکومت اندرونی انہین کے تحت اقتدار رہی
مگر قلعون پر لشکر جرار ترک کا اختیار رہے چونکہ عہد سلطنت سلطان محمود خان ثانی مین جو خاندان عثمانیہ کا تیسوان
سلطان تھا منجانب روس و انگلنڈ و فرانس و ینیچریان باغی و علمائے فسادی و فرقہٴ وہابیہ و قوم
مملوک و اہالیان سرویہ و البنیہ و قوم کرد و شامیان و مصریان و باغی و غدار پاشاؤن سے بڑا خوف
وخطر رہا کرتا تھا اسلئے مملکت سلطان محمود مین خرابی آئی مگر محمد علی پاشائے مصر نے جو اطاعت
سلطان محمود مین ثابت قدم تھا قوم مملوک کو نیست و نابود کیا اور وہابیون پر فتح پائی ترکی مورخون کا بیان
ہی کہ محمد علی پاشائے مذکور ۱۷۶۹ء عیسوی مین ملک یونان مین پیدا ہوا اور جب نپولین نے مصر پر
یورش کی تو اوسنے مقابلہ فرانس مین لشکر ترک کا ساتھ دیا اور وہین فن سپاہگری مین پکا ہوا اور جب ۱۸۰۷ء
مین اہالیان انگلنڈ نے مصر پر یورش کی تو اوسنے مقابل ہو کر اعدائے سلطنت عثمانیہ کو شکست فاش
دی بعد اوسکے منجانب سلطان پاشائے مصر ہوا باشندگان مصر کو پنجہٴ ظلم فرقہٴ مملوک سے چھڑایا
چنانچہ قوم مذکور کے نامور سوارون کو بحیلہٴ دوستی اپنی دولت سرا تک طلب کر کے قتل کرا دیا اور اپنے
بیٹون کے زیر فرمان لشکر جرار دیکر ملک عربستان کو وہابیون سے مقابلہ کرنے کے لئے روانہ کیا اور آخر
اون وہابیون کو مغلوب کر کے مقامات متبرک و مقدس کو فرقہٴ وہابیہ سے چھین لیا عبداللہ بن
سعد سردار فرقہٴ وہابیہ کو اسیر کیا اور جب اوسکو جانب قسطنطنیہ بھجوایا تو سلطان محمود خان نے نومبر
۱۸۱۹ء عیسوی کی انیسوین کو اوس سرکردہٴ فرقہٴ وہابیہ کو تہ شمشیر کیا بعد اوسکے پاشائے موصوف

نے نیو بیا اور سنار کو فتح کیا سلطنت مصر سے شامل کر دیا اور جب وہ مر گیا تو ابراہیم پسر پاشای

موصوف نے اہالیان قسطنطنیہ سے ہی مقابلہ کیا اور در باب اہالیان سرویہ صلحنامہ بکارسٹ مین

جو شرطین مندرج تھین بیکار ٹھہرین اسلئے کہ کاراجارج اور وہان کے دوسرے سردارون نے اپنی

ملک کے قلعجات تحویل ترک ہونے کے پیش از وہان کے باشندون کے امن و حفاظت کے باب

مین چند شرایط کے قید قلم کرنیکا خیال کیا اور سرداران ترک نے اونکے خلاف مین شہر بلگریڈ

اور دوسرے مستحکم مقامون کو اپنے تحویل کر لینے کا ارادہ کیا اس مخالفت باہمی مین ملا پاشا حاکم

ویدن نے جو سلطان سے منحرف ہوا تھا اہالیان سرویہ کو اپنے ساتھ سازش کرنے کی ترغیب

دی لیکن اونہون نے اوسکی بات قبول نکی مابین فوج ترک نے صوبۂ سرویہ پر یورش کر کے تمام ملک

پر فتح پائی اور کاراجارج نے جو اُنہ نون وہانکا حاکم تھا آسٹریہ کی راہ لی بعد اوسکے اہالیان

سرویہ نے دو سال تک اطاعت سلطانی مین قصور نکیا مگر ۱۸۱۵ء عیسوی مین اون باغیون نے

ایک ہنگامۂ عظیم برپا کر کے لشکر ترکی محافظ صوبۂ مذکور کو منتشر کر دیا کہتے ہین کہ سلطان محمود خان ثانی

نے اپنی عہد سلطنت مین بڑی بڑی قوی حکام کو جنہون نے اطاعت سلطانی سے روگردانی کی

تھی تباہ و تاراج کرنے کا عزم فرمایا چنانچہ علی پاشا حاکم جانینہ کو جسنے خود مختار ہو کر اہالیان

قسطنطنیہ کو آزردہ کیا تھا مغلوب کیا مورخون کا بیان ہی کہ علی پاشا جسکا وطن اصلی البینیہ ہی

جب چودا سال کا تھا اوسکے باپ نے بوجہ مخالفت سرداران قرب جوار قصہ برپا کیا اور اپنے آبا

واجداد کے حقوق کو جو بطناً بعد بطنٍ کسی قریہ کے سردار تھے کھو دیا اور آپ بھی ہلاک ہوا لیکن
علی پاشا نے اپنی مان سے تربیت پائی اور اپنے باپ کے انتقام لینے کا خیال آیا چند لٹیرون
کو جمع کر کے اونکا سرکردہ بنا اور غارتگری کو اپنا پیشہ ٹھہرایا غرض کئی سال تک لڑ جھگڑ کر
اپنے حقوق موروثی کو حاصل کیا صاحب اعتبار ہوا صوبۂ البینیہ کا سردار ہوا ۱۸۰۸ عیسوی کے
جنگ آسٹریہ مین اعانت لشکر ترک مین داد خیر خواہی دی بوجہ اوسکے حاکم ترکالہ ہوا اور پھر ظلم و بیداد
و مکر و تزویر سے پاشاے جانینہ ہوا چونکہ نہایت شجیع و دلیر تھا کئی حاکمون اور پاشاؤن پر غلبہ پایا قرب
جوار کی اقوام کوہی پر فتحیاب ہوا تجارت کو ترقی دی اور جب اقلیم یورپ مین لڑائیان ہونے لگین
تو اپنے ملک کی بخوبی حفاظت کی اور نپولین سے بدین غرض سلسلہ رسل و رسائل جاری رکھا کہ صوبجات
البینیہ و تہالی و یونان و ہفت جزایر باہم متحد ہو کر ایک خود مختار مملکت بنے اور خلیج آرطا اس نئی مملکت
کا مرکز ٹھہری سلطان محمود نے اس بانی فساد کے تباہ کرنے کا عزم کیا جب ۱۸۲۰ عیسوی مین دو
شخص منجانب علی پاشا اسمعیل پاشا کے قتل کرنے کے لئے جو علی پاشاے مذکور کا دشمن جان تھا
قسطنطنیہ کو آئی تو شیخ الاسلام نے علی پاشاے مذکور کے ساتھ جنگ کرنیکا فتویٰ دیا پھر تو سرداران
ترک نے اچھا مقابلہ کیا آخر ۱۸۲۲ عیسوی مین ترک نے اوس بانی فساد کو گرفتار کر لیا خورشید پاشا نے
الگ ہو کر علی پاشاے مذکو کو قتل کر دیا انہین دنون ایک یونانی باغی ایپسلانتی نام نے کچھ یونانیون
کو جمع کر کے فتنہ پردازی مین کمی نکی فوج بری و بحری سلطانی کو صوبہ یونان اور یونانی دریاؤن مین شکست

دی آخر کار حسب الحکم سلطانی ابراہیم پاشا فرزند محمد علی پاشاے مصر معہ فوج باقاعدہ یونان کو آیا غنیم
سے اچھا مقابلہ کیا اور اونکے سارے ملک کو تاراج کرکے اون شہرون اور قلعون کو جو ترکون سے
چھن گئے تھے فتح کرلیا چنانچہ مقام مسولانگی جو یونان مغربی کی کنجی ہی بعد جنگ شدید اپریل
۱۸۲۶ عیسوی کے بائیسوین کو اور شہر اتھنس ماہ جون ۱۸۲۷ عیسوی کو ہاتھ آیا بعد اوسکے سلطان
نے نیکچریان باغی کے نیست و نابود کرنیکو توپخانے کی درستی مین زرکثیر صرف کیا اور چودہ ہزار
شخص کو قسطنطنیہ اور اوسکے اطراف واکناف اس مہم کے اہتمام کے لئے تحت فرمان ابراہیم متعین
کردیا حسین کو جو نہایت خیرخواہ تھا آغاے فوج نیکچری بنایا اور ایک لشکر کثیر مملکت ایشیا سے بلایا
جب بنا بر جنگ مشورت کی تو وزیر اعظم و شیخ الاسلام نے بالاتفاق یہہ فتوی دیا کہ ان بیدینون
سے جنگ کرنی واجب و ضروری ہی بعد اوسکے نیکچریون نے ماہ جون ۱۸۲۶ عیسوی کو بعد چند لڑائیون
کے بیرون شہر ایک میدان وسیع مین اپنا لشکر جمع کرلیا اور وہان سے جانب سراے سلطانی
قدم بڑہاکر اراکین سلطنت کے سرون کو طلب کیا اوسوقت سلطان نے بذات خود علم مبارک جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکر دینداروں کو اپنے بادشاہ و خلیفہ رسول اللہ کے دائرہ سائر فراہم ہونیکا
حکم دیا جب نیکچریون نے عزم سراے سلطانی کیا اوسوقت ترکون نے اون شریرون پہ گولہ رانی کرکے
آگ برسادی اکثر مفسد ہلاک ہوے اور باقیماندون نے میدان کی راہ لی ترکون نے وہان بھی اونکے مقابلہ
سے منہہ نموڑا اور اسقدر گولہ رانی کی کہ ایک کو زندہ نچھوڑا یہانتک کہ متفرق بلاد مملکت مین جسقدر نیکچریان

متعین تھے اونھین بھی قتل کرایا اونکا نام و نشان تک مٹایا جب سلطان کو اس مہم سے فراغت کلی ہوئی تو ایک لشکر تازہ کا تقرر منظور کیا اور اوسی عمدہ وردیون اور بہتر ہتھیارون سے مانند افواج عیسائی سلاطین یورپ آراستہ کرکے لشکر فتحمند اہل اسلام کے نام سے مشہور کیا اس عرصے مین دسمبر ۱۸۲۵ عیسوی کی چوبیسوین کو زار الکزانڈر نے عدم کی راہ لی اور اوسکا بیٹا نکولاس جانشین ہوا سفیران روس نے درباب صوبجات والیشیہ و مالدیویہ و سرویہ پھر تکرار شروع کی چنانچہ اگست ۱۸۲۶ع مین روسیون نے اہالیان قسطنطنیہ کو ایک مراسلہ بدین مضمون لکھا کہ اقلیم ایشیا کے چند قلعون کو حسب شرایط مندرجہ صلحنامہ بکارست فی الفور تحویل کردین اور اہالیان والیشیہ و مالدیویہ و سرویہ حقوق ادا کرنے مین قصور نکرین ترکون کو پہلے تو یہہ بات پسند نہ آئی اور آخر اونہون نے مصلحت وقت کے نظر کرتے ہوے درخواست روس منظور فرمائی اکتوبر ۱۸۲۶ عیسوی کو صلحنامہ مقام اکرمان پر فیمابین ترک و روس قرار پایا بدستور جولائی ۱۸۲۷ عیسوی کی چھٹی کو روس و فرانس و انگلنڈ نے بھی باہم ایک ایک صلحنامہ ٹھہرایا ظاہر اغرض یہہ کہ خونریزی ہونے نپاے ترکون اور یونانیون کے فیمابین مصالحت ہوجاے مگر فی نفس الامر مرکوز خاطر یہہ کہ صوبہ یونان خودمختار و آزاد رہے اور سلطان فقط خراج لیا کرے اب دیکھئے کہ اکتوبر ۱۸۲۷ عیسوی کو انگلنڈ و فرانس و روس کے فوجون نے بلا تعلق خلیج نارینو مین جہان مصری جنگی جہازون کا بیڑا زیر فرمان ابراہیم پاشا لنگر انداز تھا یونانیون کی مدد کی فوج مصر سے چار گھنٹے تک جنگ ہوتی رہی آخر ابراہیم نے عزم مصر کیا اور دسمبر کی آٹھوین کو سفیران ممالک مذکور نے

دربار قسطنطنیہ کو چھوڑ دیا اور سرحد روس پر جنگی تیاریان جو ہونے لگین تو اُنسے صاف یہہ معلوم ہوا کہ نکولاس
زار آمادۂ فساد ہوا ہی چنانچہ ایک لاکھہ کا لشکر منجانب روس اقلیم یورپ مین جمع ہو چکا تھا تیس ہزار کے
لشکر جرار اور سولہ ہزار کوتن جمعیت کو اقلیم ایشیا کے ترکی صوبون پر روانہ ہونیکا حکم ملا تھا اودھر سلطان نے
بھی اڑتالیس ہزار نوجوان ترکون کو فراہم کر کے مقابلہ روس کو بھیجا ۱۸۲۸ء عیسوی مین اقلیم یورپ کے لشکر
روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو فتح کر کے ڈانیوب عبور کیا اور ماہ جون کی پندرہوین کو مقام ابریل
پر محاصرہ بوورکیا ترکی محافظون نے بھی مقابلہ دشمن سے منہہ نموڑا چار ہزار روسیون کو قتل کئے تک
مقام مذکور کچھوڑا بعد تسخیر ابریل روسیون نے جانب شملہ و وارنہ قدم بڑہایا جو لشکر کہ جانب شملہ آیا اوسنے
ہاریت کا خوب مزہ چکہا اور جسنے وارنہ کی راہ لی اوس سے ترکون نے بڑا مقابلہ کیا مگر مکار و غدار یوسف
پاشا نے کچھہ رشوت لی اور پانچہزار سپاہ کے ساتھہ شرکت روس اختیار کی پھر تو وارنہ بھی قبضہ ترک سے
باہر ہوا بعد اوسکے لشکر روس سلسٹریہ پر حملہ ور ہوا محافظین قلعہ نے بڑی جوانمردی سے لڑ بھڑ کر
دشمنون کو پسپا کیا اقلیم ایشیا مین بھی ترکون نے روسیون سے خوب مقابلہ کیا مگر چند قلعے مثل قارص و اخولتو وارتوین
روسیون کے ہاتھہ آئے پھر تو ۱۸۲۹ء عیسوی مین لشکر روس نے ڈانیوب کو عبور کر کے ایک مقام پر ترکون
سے مقابلہ کیا جب وہان بھی فتح حاصل ہوئی تو جبال بلقان کی راہ لی مگر لشکر ترک نے ۱۸۲۹ء عیسوی
کی ستائیسوین کو فوج روس مقیم پراوادی کو شکست دیکر مقام مذکور پر اپنا قبضہ کر لیا اس عرصے مین
سپہ سالار روس نے معہ لشکر کثیر درمیان پراوادی و شملہ جون کی گیارہوین کو کلوتشا مین جنگ برپا کی

اور ترکون کو شکست دی وزیر اعظم رشید پاشا نے بار ثانی مفرورون کو شملہ پر جمع کر کے لشکر درست کیا اور سپہ
سالار روس کے آنیکا مظنہ جو ہوا تو اوس لشکر کو جبال بلقان کے دڑون مین متعین کر دیا روسی سپہ سالار نے
اس خبر کے سنتے ہی معہ جمعیت روسی سلسٹریہ قدم بڑھایا یا بندر سوزہ بولی واقع ساحل مغربی بحر اسود کو مسخر
کر لیا مقام شملہ مین دس ہزار کا لشکر چھوڑ کر تیس ہزار روسیون کے ساتھ جولائی کی گیارہوین کو عزم درّہ ہای
بلقان کیا جب جانب جنوب جبال مذکور پہنچا وہان شکوۂ پیچش و اسہال سے ہزار ہا روسی ہلاک ہوے
بعد اوسکے ماہ اگست کی بیسوین کو روسیون نے ادریانوپل پر محاصرہ کیا اور اوس قدیم دار الحکومت مملکت
ترک پر اپنا قبضہ کر لیا جب روسیونکی اسقدر نزدیک پہنچ جانیکی خبر آئی تو سلطان نے ایک لشکر کثیر فراہم کر کے روسیون
کے جانب روانہ فرمایا پھر تو اس لشکر جدید و جمعیت وزیر اعظم و فوج مصطفی پاشا نے تین طرف سے روسیون
کو گھیر لیا آخر سپہ سالار روس سے بدون مصالحت اور کچھ بن نہ آئی پیام صلح بھجوایا سلطان نے بھی بمقتضائے وقت
قبول فرمایا اگست ۱۸۲۹ء سنہ عیسوی کی اٹھائیسوین کو ایک صلحنامہ متضمن چند شرائط شہر ادریانوپل مین ٹھہرا جسکے
سبب دریائے ڈانیوب کا مشرقی ملک روسیون کے زیر اقتدار ہوا اور اون مقامون سے جنھین روسیون نے لیا تھا
زار روس دست بردار ہوا اہالیان مالدیو یا و ولیشیہ کے حق مین یہ تجویز ٹھہری کہ کسی ترکی سردار کی اونکے امور مین
مداخلت نہو اور اہل اسلام سے کسی کو اونکے ملک مین رہنے کی اجازت نہو اور اہالیان مذکور بعد دو سال کے
سلطان کو خراج پہنچائین اہالیان سرویہ بموجب اوس صلحنامہ کے جو اکرمان مین ٹھہرا تھا اپنے
حقوق سے کامیاب ہو جائین روسی تجارتی جہازون کو ہلسپانڈ کی راہ حکم آمد و رفت بلا تکرار ہوا

اور ریاست یونان بھی خود مختار ہو بصفت جزائر وغیرہ پر حکومت گریٹ برٹن کا قبضہ رہے جزیرۂ کرید و تھرا
اور ساحل ایشیا کے دوسرے جزائر پر سلطنت عثمانیہ کا علاقہ رہے ہنوز صلحنامہ مذکور ہوکر یکسال سے
کچھ زیادہ عرصہ نگذرا تھا کہ اہالیان فرانس نے جولائی ۱۸۳۰ عیسوی کی چوتھی کو ملک جزیر کو جو تحت
حکومت ترک تھا لڑکر مسخر کرلیا انہیں دنون کئی صوبے اطاعت عثمانیہ سے منحرف ہوگئے باسنیہ
والبنیہ مین پھر فساد برپا ہوا وہان کے باشندون کو اپنی خود مختاری کا سودا ہوا اوسوقت سلطان
اور وزیر خورشید پاشا نے بڑی جوانمردی سے ان ہنگامون کو فرو کیا ایشیاے ترک مین باغیون
نے دہوم مچائی علی الخصوص مصریون نے بڑی ترش روئی دکھائی یعنے محمد علی پاشاے مصر نے بنظر کاستگی
قوت ترک عزم فساد کیا اور فوج بری و بحری کو درست کرکے زیر فرمان اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کے دیا
چونکہ علی مذکور منجانب اہالیان قسطنطنیہ جزیرہ کرید کا بھی پاشا بنا تھا اسلئے طمع جو گھیری تو حکومت
شام کو بھی بجبر لینے پر آمادہ ہوا تھا اس عرصے مین فیما بین علی مذکور و پاشاے اقرا مین کچھ بگاڑ آیا
علی پاشا نے شہر مذکور پر حملہ کرنیکو قدم بڑہایا جب ان دونون مطیعان سلطنت عثمانیہ نے خانہ جنگی کی
دہوم مچائی تو اہالیان قسطنطنیہ نے تاکید موقوفی جنگ بھجوائی مگر اون دونون مین سے کسی نے حکم
سلطانی نہ مانا ابراہیم مذکور نے چالیس ہزار کے لشکر جرار اور ایک جہازی بیڑے سے شہر اقرا کو محاصرہ
کیا اور ماہ مئی ۱۸۳۲ عیسوی کو باب شام کو مسخر کرلیا سلطان محمود نے کچھ فوج کو جو فن سپاہگری مین
ہنوز خام تھی اس سردار باغی مصر کی سرزاسانی کو بھجوایا مگر ابراہیم نے پہلے بار مقام حمص مین جولائی

۱۸۳۲ء عیسوی کی چھٹی کو اور دوسرے دفعہ مقام بیلان مین ماہ مذکور انتیسوین کو اور تیسرے مرتبہ کونیا
واقع ایشیاے کوچک مین اکتوبر کی انتیسوین کو سپاہ سلطانی سے مقابلہ کرکے شکست فاش دی اور غلب
تھا کہ کل ایشیا کا قابض و متصرف ہو جاے اور موسم بہار مین قسطنطنیہ کو چلا آئے جب اس بات کا اندیشہ مرکوز
خاطر ہوا تو سلطان نے بذریعہ مراسلہ اہالیان لنڈن سے کمک چاہی اُنہون نے جواب صاف دیا مگر روسیون
نے درخواست کمک سلطان منظور کی متصل باسفورس فروری ۱۸۳۳ء عیسوی کی بیسوین کو چھے ہزار کے قریب
فوج روس آئی اس عرصے مین سردار فوج بحری فرانس نے ابراہیم مذکور کو بذریعہ پیام آگے قدم بڑہانے
سے روک دیا مگر ابراہیم نے اوسکا کہا نہ مانکر اوایل ماہ مارچ مین معہ لشکر عزم باسفورس کیا روسیون نے جب
یہہ خبر پائی تو مقام اوڈیسہ سے ماہ اپریل کی پانچوین کو منجانب زار نکولاس بارہ ہزار کی جمعیت بھجوائی پھر
تو ابراہیم کی ہمت پست ہوئی اہالیان انگلنڈ فرانس نے روسیون سے گھبراکر فیمابین سلطان و پاشاے مصر مصالحت
کرادی چنانچہ بموجب فرمان مورخہ ۶ مئی ۱۸۳۳ء عیسوی منجانب اہالیان قسطنطنیہ محمد علی پاشا کو حکومت
مصر و کریدکی قایمی حاصل ہوئی اور حکومت بیت المقدس و تریپولی و دمشق و حلب و ادانہ سے بھی سرفراز
کامل ہوئی اور روسیون سے بھی جولائی ۱۸۳۳ء عیسوی کی آٹھوین کو ایک صلحنامہ ٹھہرا اس شرط سے کہ عند
الطلب شاہ روس راہ نہر ڈسپانڈ دوسری قومون کے جنگی جہازون کیلئے مسدود ہو محمد علی پاشا نے
اہالیان قسطنطنیہ کو خراج پہنچانا موقوف کیا اور جمعیت ترک محافظ مدینہ منورہ کو معطل کرکے اونکی جگہہ عربون
کو مقرر کردیا غرض یہہ کہ ماتحتی صوبجات وسیع شاہی مملکت موروثی ہو کر اپنی ہی خاندان

۱۸۳۲ء عیسوی کی چھٹی کو اور دوسرے دفعہ مقام بیلان مین ماہ مذکور کی انتیسوین کو اور تیسرے مرتبہ کونیا

واقع ایشیاے کوچک مین اکتوبر کی انتیسوین کو سپاہ سلطانی سے مقابلہ کر کے شکست فاش دی اور غلب

تھا کہ کل ایشیا کا قابض و متصرف ہو جاے اور موسم بہار مین قسطنطنیہ کو چلا آئے جب اس بات کا اندیشہ مرکوز

خاطر ہوا تو سلطان نے بذریعہ مراسلہ اہالیان لنڈن سے کمک چاہی اُنہون نے جواب صاف دیا مگر روسیون

نے درخواست کمک سلطان منظور کی متصل باسفورس فروری ۱۸۳۳ء عیسوی کی بیسوین کو چھے ہزار کے قریب

فوج روس آئی اس عرصے مین سردار فوج بحری فرانس نے ابراہیم مذکور کو بذریعہ پیام آگے قدم بڑہانے

سے روک دیا مگر ابراہیم نے اوسکا کہنا نہ مانکر اوایل ماہ مارچ مین معہ لشکر عزم باسفورس کیا روسیون نے جب

یہہ خبر پائی تو مقام اوڈیسہ سے ماہ اپریل کی پانچوین کو منجانب زار نکولاس بارہ ہزار کی جمعیت بھجوائی پھر

تو ابراہیم کی ہمت پست ہوئی اہالیان انگلنڈ فرانس نے روسیون سے گھبرا کر فیمابین سلطان و پاشاے مصر مصالحت

کروا دی چنانچہ بموجب فرمان مورخہ ۶ مئی ۱۸۳۳ء عیسوی منجانب اہالیان قسطنطنیہ محمد علی پاشا کو حکومت

مصر و کریٹ کی قایمی حاصل ہوئی اور حکومت بیت المقدس و ترپولی و دمشق و حلب و ادانہ سے بھی سرفراز

کامل ہوئی اور روسیون سے بھی جولائی ۱۸۳۳ء عیسوی کی آٹھوین کو ایک صلحنامہ ٹھہرا اس شرط سے کہ عند

الطلب شاہ روس راہ نہر ڈرڈانلس دوسری قومون کے جنگی جہازون کے لئے مسدود ہو محمد علی پاشا نے

اہالیان قسطنطنیہ کو خراج پہنچانا موقوف کیا اور جمعیت ترک محافظ مدینۂ منورہ کو معطل کر کے اونکی جگہہ عربون

کو مقرر کر دیا غرض یہہ کہ ماتحتی صوبجات وسیع شاہی مملکت موروثی ہو کر اپنی ہی خاندان مین قایم رہی

سلطان محمود نے اس حرکت بیجا سے برانگیختہ ہوکر بنام پاشاے مذکور ایک فرمان بدین مضمون بھجوایا

کہ محافظت مدینۂ منورہ پر جمعیت ترک ہی بحال ہوجاے اور خراج رسانی مین بھی کچھ فرق نہ آئے

مگر جب پاشائے مذکور نے اس امر سے انکار کیا تو سلطان نے اپنے سردارون اور امیر البحر کو اوسکے

ملک پر یورش کرنیکا حکم دیا بموجب فرمان سلطانی بمقام واقع فرات پر جمع ایک ترکی لشکر جرار ہوا اور ایک

جہازی بیڑا بھی بندرگاہ قسطنطنیہ پر تیار ہوا جب حافظ پاشا یا حافظ کہ کے ابراہیم پسر محمد علی پاشاے

مصر سے جون ۱۸۳۹ء عیسوی کی بچیسوین کو مقابل ہوگیا تو ایک گروہ سرداران ترک مصریون سے

کچھ رشوت لیکر اُنہین کے ساتھ شامل ہوگیا پھر تو ترکی گھبرائے توپین خیمے رسد وغیرہ سب کے سب

مصریون ہی کے ہاتھ آئے احمد پاشا امیر البحر لشکر ترک نے جولائی کی تیرہوین کو بندر شہر اسکندریہ

پر اپنی فوج ماتحتی محمد علی پاشاے مذکور کے تحویل کردی سلطان محمود خان ثانی نے پیش از پہنچنے اس

خبر کے بیمار ہوکر جولائی ۱۸۳۹ء عیسوی کی پہلی کو گلشن جنان کی راہ لی

فصل سی و دوم دربیان سلطنت سلطان الغازی عبدالمجید خان

وقائع نگاران راست گفتار و سانحہ طرازان صداقت شعار نے لکھا ہی کہ جب سلطان محمود خان ثانی

نے عزم گلگشت جنان فرمایا تو ۱۲۵۵ھ ہجری مطابق ۱۸۳۹ء عیسوی مین سولہ سال کی عمر مین دور سلطنت سلطان

عبدالمجید خان فرزند رشید سلطان محمود خان مرحوم آیا چونکہ فیمابین محمد علی پاشا و اہالیان قسطنطنیہ ہنوز فساد

باقی تھا اسلئے ماہ جولائی ۱۸۴۰ء عیسوی کی پندرہوین کو ایک صلحنامہ فیمابین سلطان عبدالمجید خان و اہالیان

انگلنڈ و روس و آسٹریہ و پرشیا اس شرط سے ٹھہرا کہ مناقشہ فیمابینی سلطان و پاشاے موصوف مرتفع ہو جاے

مگر محمد علی پاشا نے بامید اعانت فرانس اس امر سے انکار کیا پھر تو اہالیان انگلنڈ نے روانہ ساحل

شام زیر فرمان استاپ فرڈ و نیپیر یہ ایک بحری لشکر جرار کیا اور اگسٹ ۱۸۴۰ء عیسوی کی اٹھائیسوین

کو بندر بیروت پر گولہ رانی کر کے محافظین مصری کی خوب خبر لی جب وہ فرار ہوے تو بندر مذکور پر

قابض و متصرف ہو کر اپنے ہمراہی فوج ترک کو وہان متعین کر دیا بعد اوسکے ماہ نومبر کی تیسری کو اوسی لشکر

بحری نے اقراکو بھی مسخر کیا قلعجات ملک شام بھی قبضۂ اقتدار ترک مین آگئے اور آخر ماہ مذکور تک فوج سلطانی

نے تمام ملک شام پر قبضہ کر لیا پھر تو اہالیان فرانس نے دخل وہی کی اور ان قدیم ہنگامون کے فرو کرنے کے

لئے سلطان کو صلح کر لینے کی ترغیب دی نظر برین سلطان نے فروری ۱۸۴۱ء عیسوی کی تیرہوین

کو ایک فرمان بنام محمد علی پاشا بدین مضمون صادر فرمایا کہ حکومت ملک مصر پاشاے مذکور کے خاندان

مین بطن در بطن قایم رہی مگر پاشاے موصوف سالانہ ربع محاصل سلطان کو بطور خراج پہنچائی اور ملکی

افواج بری و بحری سے عند الضرورت کام آئی اسی سال کے موسم خزان مین اور ایک صلحنامہ

فیمابین اہالیان انگلنڈ و اسٹریہ و فرانس و پرشیا و روس و سلطان عبد المجید خان نہر طسیانڈ کی راہ

سے جہازون کی آمد و شد کے باب مین قرار پایا کہتے ہین کہ جب فساد ملک مصر فرو ہوا تو سلطنت

عثمانیہ نے آرام پایا سلطان کو خیال انتظام سلطنت آیا زار روس و شہنشاہ آسٹریہ نے چند سرداران

ملک ہنگری کو جو بانی فساد تھے اور ملک روم مین پناہ گزین تھے شہر بدر کرنیکی سلطان سے درخواست کی مگر سلطان

شبیہ سلطان الغازی عبد المجید خان



یہہ شبیہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی تہی

نہوئی زار نکولاس نے جو بنا بر جنگ بہانہ جو تھا سلطان کو بذریعہ مراسلہ اس مضمون کی اطلاع دی کہ عیسوی ساکنان

مملکت ترک کی ذمہ داری بجمیع وجوہ اپنے ہی تفویض ہو جب سلطان نے اوسکی درخواست کو قبول نہ

فرمایا تو جولائی ۱۸۵۳ء عیسوی کی تیرہوین کو لشکر روس نے نہر پرت عبور کرکے مالدیویہ و والیشیہ پر اپنا

قبضہ کر لیا اور ماہ مذکور کی نوین کو نکولاس مذکور نے عہد شکنی کی اہالیان قسطنطنیہ نے اس خبر کے

سنتے ہی ایک لشکر ترک زیر فرمان عمر پاشا بسرعت تمام دریاے ڈانیوب پر روانہ کیا اور اکتوبر کی

پہلی کو جنگ کرنے کی شہرت دی فوج مذکور نے نومبر کی چوتھی کو پیش قدمی کرکے مقام آلت نتزا

پر روسیون سے لڑکر فتحیابی حاصل کر لی دوسرے روز مقام سثیت پر بھی ترکون نے فتح پائی ان

فتوحات سے ترک کی ترقی روزانہ خاطر نشین ہوئی چنانچہ اسی سبب اہالیان فرانس و انگلنڈ ابتداے

جنگ سے سلطان کے معاون و مددگار رہے اور یورپی ترک کے بحرین بالتک و یوکسین مین سرگرم

محافظت لیل و نہار رہے اس لئے لشکر روس نے قدم نہ بڑھایا بلکہ اپنے ملک ہی کی حفاظت

مین مصروف رہا بہر حال ایک روسی فوج نے ۱۸۵۴ء عیسوی مین ڈانیوب عبور کرکے سلستریہ

پر محاصرہ کیا موسی پاشا اور دو سرداران انگلنڈ نے جو اوس قلعہ کی حفاظت مین سرگرم تھے روسیون

سے اچھا مقابلہ کیا آخر روسیون نے ماہ جون کی پندرہوین کو ڈانیوب کی راہ لی ترکون نے بھی

اونکا پیچھا چھوڑا اسمین اہالیان فرانس و انگلنڈ نے جو قلعہ وارنہ پر بنا بر مدد لشکر سلطانی تیار تھے

شریک ترک ہو کر جنگ روس کا قصد کیا اور ماہ ستمبر مین صوبۂ کریمیا پر ایسی یورش کرنیکی تجویز

ٹھہرائی کہ جسکا نام دفتر روزگار مین قیامت تک قائم رہیگا کہتے ہین کہ عساکر ترک و فرانس و انگلنڈ نے
بالاتفاق متصل یوپٹوریا سرزمین کریمیا پر قدم رکھکر شہر مذکور پر حملہ کیا اور ستمبر کے چودہوین کو مسخر
کرکے مقام الما کا راستہ لیا جب اوسپر بھی فتح پائی تو سباستپول کی راہ بی مزاحمت ہاتھ آئی آخر اوسپر
بھی محاصرہ کیا اور عرصۂ دراز تک داد جوانمردی دی الغرض ماہ ستمبر ۱۸۵۵ عیسوی کی آٹھوین کو محاربان
نے مقام مذکور پر حملہ کیا اور برج قلعہ پر اپنا قبضہ کرلیا لکھا ہی کہ اس قلعہ پر بارہ مہینے محاصرہ رہا پانچ لڑائیان
زبردست ہوین طرفین کے ایک لاکھ آدمی مقتول ہوے آخر روسیون نے مقابلہ سے منھہ پھرایا اور دوسرے
روز سارا شہر لشکر فتحمند ترک کے ہاتھہ آیا یہان کا تو یہہ حال ہوا اب اور سنئے کہ فوج روس نے اقلیم ایشیا مین
لشکر سلطانی سے مقابلہ کرکے بوجہ ناتجربہ کاری سرداران ترک فتح پائے نہر قارص کے محاصرہ پر ہمت
بڑہائی محافظین و باشندگان شہر نے جو زیر فرمان سرداران عیسوی انگلنڈ کے تھے حفاظت شہر مین
دادِ دلیری دی اور ستمبر کی انتیسوین کو جب لشکر روس نے حملہ کیا تو اونہون نے بھی بڑی جوانمردی کی آخر ترکون
کی فتح عجیب ہوئی اور فوج روس شکست نصیب ہوئی اس اثنا مین شہنشاہ آسٹریہ نے دخل دیا فیمابین
سلطان و زار روس مصالحت کرانے کے لئے زار کو پیغام روانہ کیا چونکہ زار نکولس اُنہین دنون عدم
کی راہ لی تھی الکزانڈر ثانی نے پیام صلح منظور کرلیا اور تجویز صلح کے لئے شہر پارس دارالحکومت فرانس
کو مقرر کیا القصہ سفیران فرانس و انگلنڈ و روس و ترک و سرڈینیہ نے جمع ہوکر اتوار کے روز ماہ مارچ ۱۸۵۶
کی تیسوین کو بعد رد و قدح بسیار ایک صلحنامہ فیمابین زار روس و سلطان عبدالمجید خان ٹھہرایا جنگ

موقوف ہوئی اور ملک طرفین کے واپس کردئے گئے سارا قصہ فیصلہ ہوا لنڈن مین بوجہ اس صلح کے ۱۸۵۶ء

مین جشن و آتشبازی کا اچھا جلسہ ہوا بعد اوسکے سلطان عبد المجید خان نے ذیحجہ ۱۲۷۷ ہجری کی پندرھوین

کو انتقال کیا مسجد سلطان احمد مین اپنے والد سلطان محمود خان کی قبر کے برابر مدفون ہوا ہر ہواخواہ

اس سلطان عالیشان کے مہاجرت سے محزون ہوا لکھا ہی کہ سلطان عبد المجید خان مرحوم نے اپنی عہد

سلطنت مین مسجد نبوی کے سامنے کے رخ مین گیارہ درجے مقابل گنبذ نما لداؤ کے پختہ بنوائی اور نیز

صد ہا ستون سنگ مرمر و سنگ سرخ و سبز وافشان کے لگائی ہر ستون پانچ گز طویل مربع ایک

ڈال پتھر کے ہین کسی معدن سے تیار تراشے ہوے ثمن بخل آئی اون پر خوشنما سنگین گنبذ بنوائی

ہر گنبذ حلقے مین آیات قرآنی مختلف خطون مین لکھی ہین اور ہر نقش و نگار و مطلا بنے ہین ہر ہر ستون

کے حلقہاے پائین اور بالا پر بمقدار آٹھ گرہ کے نیچے اور اوپر سونا چڑھا ہوا ہی مسجد نبوی کے اندر

کی پشت پر کام میناکاری کا ہی اوسمین سنہری حروف آیات قرآنی بخط نستعلیق اور اسماے رسول

پاک مرقوم ہین غرض اس خوبی سے یہہ تعمیر جدید ہوئی واقعی قابل دید ہوئی حق جلشانہ ہر ایک مسلمان

کو اوسکی زیارت نصیب کرے آمین فقط ۔

فصل سی و سوم دربیان سلطنت سلطان عبد العزیز خان

للہ الحمد اوس سلطان صاحب اعزاز کی حکمرانی کا ماجرا ہی کہ جسکے ذکر مین دم تحریر خامہ سے صداے

یا عزیز پیدا ہی سنئے نام نامی اوس فرمانرواے عالیشان کا سلطان عبد العزیز خان ہی جو جولائی

کی انیسوین مطابق ذیحجہ ۱۲۷۷ہجری کی پندرہوین کو قسطنطنیہ مین تخت نشین ہوا عدل و نصفت مین

زبان زد ساکنان روے زمین ہوا اوسی نے عربون کو قید سے رہا کیا سچون کی بن آئی

جھوٹون کو عملداری سے معزول کردیا اہل علم کی قدردانی مین کچھہ فرق نہ آیا عہدہاے جلیلہ

پر مامور فرمایا اوسکے عہد سلطنت مین نصاری اجارۂ بنادر سے محروم رہے عدم حصول منافع

کثیرہ سے مغموم رہے اوسی نے امورات مالی و ملکی کو خوب ترقی دی افواج و جہازات جنگی وغیرہ

کا اچھا انتظام کیا اگ گاڑہی و تار برقی وغیرہ عجیب عجیب صنعتون کا اپنے ملک مین رواج دیا شاہ

ایران ناصر الدین شاہ قاچار کے ساتھہ اتحاد بڑہایا اپنے ملک کے سیر و سفر کے قطع نظر

مصر و اسکندریہ و لنڈن وغیرہ کی سیر کی اور برادر حقیقی سلطان عبد المجید خان کی عورتون کو

بعد اتمام ایام عدت مطلق العنان کیا اور اونکو جس سے چاہین نکاح پڑہا لینے کی اجازت دی

اور خود بھی سواے ایک اپنی عورت کے دوسری کا خیال نکیا انتظام لشکر کا وہ حال کہ فوج بری

کے منہہ پر پانی آیا اور فوج بحری نے دریا کا باین عالی ظرفی حوصلہ گہٹا یا خشکی پر شمشیر دلاوران

عثمانی کا پانی روان رہا دشمنون کے سر سے گذر گیا اور تری مین لشکر بحری آتش فشان رہا ہر دشمن

آبرو کبھی آتش رشک سے جل کر اور کبھی عرق خجالت مین ڈوب کر مر گیا کسیکا دریا

دام دام باقی نہ رکھا اپنے زر خاص سے سبکا فیصلہ کیا باقی کا نام باقی نہ رکھا اسی کے عہد سلطنت

مین نہر سویز وغیرہ نے دستبرد اہالیان فرانس سے بچکر آبرو پائی اہل فرانس بحیلہ تیاری نہر داخلہ

شبیہ سلطان عبد العزیز خان



یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

مصر سے پسپا ہوے اور اہالیان مصر بھی جبر و حکومت اہل فرانس کی تلخی سے رہا ہوئی اسی ناخدای

عزیز نے خدا خدا کر کے اپنی سلطنت کی کشتی کو ورطۂ ہلاکت سے نکالا ابروے دولت عثمانیہ کو

بہزار عرق ریزی بسنبھالا لامدام مد نظر آرستگی فوج اور جنگی جہازون کی خریداری رہی عمارتون کی

تعمیر آہنی سڑکون کی تیاری رہی جن یوروپین لوگون کو سلطان نے امانت دار جانکر متفرق کامون

کا ٹھیکہ دیا اُنہین بدذاتون نے کروڑہا روپیہ کا خرچ بتلا کر دہوکا دیا علاوہ اوسکی سلطنت عثمانیہ

قبل تخت نشینی سلطان عبد العزیز خان مقروض تھے بر انقشہ تھا جنگ کریمیہ اور سلطان عبد المجید خان

کی فضول خرچی کے باعث خزانہ خالی ہوگیا تھا اگرچہ جنگ مذکور مین سلاطین یورپ نے بنظر

فوائد ذاتی از خود سلطان عبد المجید خان کو مدد دی اور جو از روے انصاف روسیون سے

اخراجات جنگ دلا دیے تو سلطنت عثمانیہ مقروض نہوتی جب یہہ بات ہوئی اور قرض لینے

کی ضرورت پڑی تو سود در سود کی ترقی نے اصل و سود کو کروڑون کے درجے سے بڑہا

دیا اور اون خرابیون نے سارے علما و امرا کو سلطان ممدوح سے رنجیدہ کر رکھا آخر سبھون نے

سلطان عبد العزیز خان کے معزول کر دینے کی تجویز ٹھہرائی چنانچہ روز سہ شنبہ جمادی الاول

سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین بعد نصف شب بعض وزرا نے خدمت سلطان مراد مین جاکر یہہ عرض کی کہ

اب آپ قدم بڑہائین چھاؤنی مین تشریف لائین جب سلطان مراد نے چھاؤنی مین قدم

رنجہ فرمایا تو شمشیر بندون نے آپ کو گھیر لیا اور پیچھے بچے سب علما و امرا و وزرای بری و بحری

کو چھاؤنی مین بلایا مقام مجرہ رحیبہ مین سب ارکین دولت جمع ہوے منجملہ ارکین چار شخصون نے

اوس وقت یہہ کہا کہ سلطان عبدالعزیز خان کو جب قوم نے غافل پایا تو خیال آیا کہ سلطان مذکور کو

معزول کر دین اور بموجب شرع شریف سلطان مراد خان کے ہاتھہ پر بیعت کرین یہہ سنتے ہی سب لوگ

راضی ہوگئے اور سلطان مراد کی خدمت مین پہنچکر بیعت کی بالاتفاق مبارکباد دی بعد اوسکے چار وزیرون

نے محل کشلطاش کے جانب قدم بڑہایا اور سلطان عبدالعزیز خان سے ملاقات کرنی چاہی چونکہ سلطان

مرحوم سو رہے تھے کچھہ دیر وزیرون نے انتظار کیا پھر بغیر اجازت محل مین داخل ہوکر کہا کہ قوم

عثمانیہ نے آپ کو معزول کیا ہی کیونکہ مصلحت وقت یہی ہی اوسوقت سلطان نے فرمایا کہ تم لوگ

کیا میرے عزل کو سہل جانتے ہو تو اونہون نے یہہ سنایا کہ حضور سلطان مراد از روے شرع شریف

آج کے روز سے وارث تخت و تاج ہین اب آپ محل طوبقیو مین تشریف لیجائین اور وہین اقامت

فرمائین پھر تو سلطان عبدالعزیز خان نے معہ والدہ و اہل و عیال تین کشتیون پر سوار ہوکر صبح کے

نو بجے عزم محل مذکور کیا اور داخل محل ہوکر نہایت اشکبار رہے چنانچہ اتوار کی شب کو اونکی آنکھہ

نہ لگی بہت بیقرار رہے صبح کو جانب حمام توجہ فرمائی پھر وہان سے باغ کی سیر پسند آئی بدستور کبھی

گھر کو واپس آتے تھے کبھی گھبرا گھبرا کر باغ کو جاتے تھے اسی خیال مین ایک لونڈی سے ڈاڑہی

کے بال برابر کرنے کے لئے قینچی مانگی اوسنے اونکی والدہ سے جاکر ماجرا عرض کیا اونہون نے

قینچی اور آئینہ دیدیا سلطان بالون کو کترنے لگے اور اونکی والدہ دروازے کے پیچھے سے دیکھہ

رہی تھین دفعتہً سلطان نے دیکھ لیا اور فرمایا جاؤ یہان کیون کھڑے ہو پھر گاؤ تکیہ لگایا اور خدمتگار

کو بلایا اور اوس سے کیفیت لڑائی کی بیان کرنے لگے کہ دشمن کو معرکے سے یون بھگائین اعدا

پر میدان مین یون تلوار چلائین یہہ کہتے کہتے قینچی ہاتھ مین لی اور رگ داہنی ہاتھ کی کاٹ دی

خدمتگار چیختا ہوا سلطان کی والدہ کے پاس آیا سارا حال کہہ سنایا اس عرصے مین سلطان نے بائین

ہاتھ کی رگ بھی کاٹ ڈالی سلطان کی والدہ اور لونڈیون نے کہرام مچایا پولیس والے اور ڈاکٹر

اعلی درجہ کے دوڑے آئے مگر اونکے آنے کے پیشتر ہی سلطان نے اپنا کام تمام کر لیا سولہ

برس سلطنت رانی کی اور جمادی الاول سنہ ۱۲۹۳ ہجری کی گیارہوین مطابق جون سنہ ۱۸۷۶ عیسوی

کی چوتھی کو اجل نے وقفہ ندیا جب خبر رحلت سلطان عبدالعزیز خان بذریعہ تار برقی ہندوستان

مین آئی تو اکثر شہرون مین بہ تبعیت مذہب شافعی سلطان مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ پڑہی گئی مسلمانون

نے شان ہمدردی دکھادی پہلے تو رحلت سلطان عبدالعزیز خان کا سب کو غم ہوا اور پھر

تخت نشینی سلطان مراد خان سے ہر شخص مسرت توام ہوا ۔

فصل سی و چہارم در بیان سلطنت سلطان مراد خان خامس

مؤلف چارون طرف ہی دہوم حصول امید کی ؛ یہہ دن مراد کے ہین یہہ راتین ہین

عید کی ؛ طرفہ تر ماجراے گردش لیل و نہار ہی اس دار فانی کی عزت و ذلت کب قابل

اعتبار ہی انقلاب دہر نئے رنگ دکھاتا ہی طرفۃ العین مین حال کچھ کا کچھ ہو جاتا ہی کسے عزیز

مصر خوبی کی عزت جو بگڑ گئی تو جان شیرین سے تلخ ہو کر روانہ عدم بحال ناشاد ہوتا ہی اور
کوئی قید شدید سے چھوٹ کر بامراد ہوتا ہی ع کار موقوف بوقت است کہ چون وقت
رسید * خوابے از بند رہانید مہ کنعان را * دلیل اس دعوے کی یہہ ہی دیکھئے کہ سلطان عبد العزیز
خان کی کس خوبی مین خرابی آئی اور سلطان مراد نے کس خرابی مین تخت نشین ہو کر مراد پائی کہتے
ہین کہ سلطان مراد خان برادر حقیقی سلطان عبد العزیز خان جمادی الاول ۱۲۹۳ھ ہجری کی ساتویں
کو زینت افزائے تخت ہوا سارے ملک مین تازے حکم جاری کر دیئے مصروف امور سلطنت
ایک لحت ہوا غرض اس سلطان نے اہتمام مملکت کی بڑی بڑی تدبیرین کین تھین اور انتظام
سلطنت کی عمدہ ترکیبین سوچین تھین ہنوز کچھ دن گذرنے نپائے تھے کہ پرنس میلان والی
سرویہ و شاہزادہ والی مانٹی نگرو نے اطاعت سلطانی سے باوجود استحقاق قدیم منہہ پھرایا
روس نے ترغیب دیکر فساد مچایا جولائی ۱۸۷۶ء عیسوی کی نوین کو باغیون نے فوج احمد مختار
پاشا پر حملہ کیا ترک نے بھی خوب مقابلہ کیا نوسو دشمنون کو مارا چارسو کو زخم کاری لگا آخر
باغی ہی ذلیل و خوار ہوے اور جو باقی رہ گئے میدان جنگ سے جان بچاکر فرار ہوئے
باغیون کا سارا اسباب اہل اسلام کے ہاتھ آیا لشکر سلطانی سے چالیس جوانون نے شربت شہادت
نوش فرمایا جولائی کی دسوین کو جنرل محمد علی پاشا نے چارہزار کی فوج سے پہاڑ و نین سرویہ
کے چودہ ہزار باغیون پر حملہ کیا جنرل سرویہ نے موافق دستور جنگ اپنے نصف لشکر کو مقابلے

شبیہ سلطان مراد خان خامس



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

کا حکم دیا اور آدہی کو گھات مین چھپا رکھا رات کے نو بجے سے لڑائی شروع ہو گئی اور تین بجے تک قائم رہی آخر اہل اسلام نے وہ شجاعت دکھائی کہ فوج سرویہ میدان جنگ سے بھاگتی نظر آئی اس جنگ مین سرویہ کے تین ہزار سپاہی فی النار ہوے اور زخمی چھے ہزار ہوے جولائی کی اکیسوین کو سرویہ کے کسی مقام مین بہت سا باغی لشکر جمع جو ہوا تو اوسکو جنرل عثمان پاشا نے پراگندہ کر ڈالا کئی سو باغیون نے جان گنوائی اسی تاریخ کو اہل اسلام نے والی مانٹی نگرو پر فتح پائی اگست کی پانچوین کو عثمان پاشا نے عسکریہ مین یہہ تار بھیجا کہ آج ہی دم صبح کرنل حسن پاشا نے تین رجمنٹ پیدل اور ایک گولہ اندازون کی کمپنی اور دو عدد توپ اور کچھ والنٹیر سے شوقہ پر حملہ کیا اہالیان سرویہ شہر گرال پر جو ٹیمک ندی پر واقع ہی اور ایک اوسی کے نزدیک کے قریہ پر اہالیان ترک سے دوچار ہوے کچھہ دیر جنگ ہوئی آخر باغی فرار ہوے لشکر اسلام نے اون دونون شہرون پر اپنا قبضہ کر لیا اگسٹ کی چھٹی کو سرعسکریہ سے صدر اعظم کو تار آیا کہ روز یکشنبہ تاریخ مذکور کو لشکر سلطانی نے شہر گرگوسیوتس پر یورش کی باغیون کی جمعیت کثیر پر گولہ رانی شروع کر دی پھر تو دشمنون کو تاب نہ آئی بھاگ نکلے لشکر ترک نے اوسپر بھی فتح پائی باغیون نے اپنی شہر ذاتی کا راستہ جو لیا تو لشکر سلطانی نے اونکا پیچھا کیا جنرل چرنائیف روسی نے خبر آمد لشکر سلطانی سنکر معہ فوج باغی شہر ذاتی چار سے عزم فرار کیا اوسکو بھی مسلمانون نے لیا اگشت کی اٹھارہوین کو درویش پاشا نے حربگاہ سے بذریعہ تار برقی یہہ خبر بھیجی

کو گذشتہ سُننے کو ہم حد دو سرویہ مین معہ ۲۶ رجمنٹ فوج مصری او ۱۵ رجمنٹ فوج سلطانی اور کچھ والنٹیر کے

ساتھ داخل ہوئی فوج سرویہ نے پہاڑون کے ٹیلون پر اور جھاڑیون مین مورچے اور دمدمے بہت

مضبوط بنا رکھے تھے جب لڑائی شروع ہوگئی تو شیران اسلام نے شجاعت کی وہ داد دی کہ فوج سرویہ

نے لومڑیون کی طرح دُم دبا کر اپنی راہ لی دوسرے روز سردار فوج یعنی محمد علی پاشا و اسمٰعیل

پاشائے مصری نے معہ فوج قدم بڑھایا دن کے گیارہ بجے سے وہ جنگ برپا ہوئی کہ شام تک

توپون اور بندوقون ہی کی صدا رہی اوسی روز لشکر سلطانی نے باغیون کے سارے مورچون

پر جو پہاڑون اور جھاڑیون مین تھے قبضہ کیا ایکہزار سے زیادہ باغیون کو قتل کر دیا دشمنون کے

دوسو مورچے چھین لئے اِدہر کے دو سو آدمی شہید ہوے تیسرے روز رسد پاشائے مصری

و رضا بک نے معہ لشکر سلطانی جانب دشمن قدم بڑہایا محمد علی پاشا مقابل دشمن ہوا جمیل پاشا

دشمن کے بائین طرف اور حسین آغا سیدہے جانب چلا آیا جب جنگ برپا ہوئی فوج سرویہ تہ و

بالا ہوئی لشکر سلطانی نے قریب شہر یاور وقت شام پہنچکر دم لیا اہالیان سرویہ گھبرائے شباشب

شہر چھوڑ کر بھاگ گئے پھر تو اطراف کے مورچے معہ سامان و آلات جنگ اہل اسلام کے ہاتھ

آئے بعد اوسکے لشکر سلطانی نے شہر فرا تیشار پر قبضہ کیا اہالیان سرویہ نے وہان سے بھی گھر بار

چھوڑ کر آسٹریہ و رومانیہ کا رستہ لیا اگست کی الکیسوین کو تمو زسے بذریعہ تار برقی باب سر عسکریہ

مین یہہ خبر آئی کہ آج ہی کے روز مصطفٰی صفوت پاشا نے چند پلٹنین اور والنٹیر کے ساتھ ولعراد سے

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروالنسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مرگئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین ۲۶ کو قریب دریاے ٹیمک شہر جوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیمانہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اونہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان عبد المجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

فصل سی و پنجم دربیان سلطنت سلطان الغازی عبدالحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ

مؤلف یارب تری حمد اور میرا منہہ ؛ تونے ہی تو یہہ مجھے دیا منہہ ؛ دی منہہ کو زبان سخن زبانکو
تاثیر بھی قوت بیان کو ؛ مین منہہ مرا منہہ کی یہہ زبان بھی ؛ اور منہہ کی زبان کا یہہ بیان بھی ؛ تیرے
مملوک سب کے سب ہین ؛ مالک کے سزاے حمد کب ہین ؛ پر شکر نہ کیون زبان پر آئی ؛ قسمت نے
یہہ دن اوسے دکھائی ؛ ہی ورد زبان بصد روانی ؛ ذکر عبدالحمید ثانی ؛ **شریف**
ای آنکہ در آفاق وحیدت دانند ؛ عالم بہ تہور نہ شنیدت دانند ؛ محمود دو عالمی و اینک زین
وجہ ؛ سلطان زمان عبدحمیدت خوانند ؛ **ولہ** ٹھرائین تہور مین وحید ایسا ہو ؛ دب جائین جلالت
مین رشید ایسا ہو ؛ ہو ورد زبان محمدت اوسکی یارب ؛ محمود جہان عبدحمید ایسا ہو ؛ ہان ای
شہ سوار دست زبردست سرزمین نامہ معرکہ روم و روس ہی یہی دم روانی ہی اور یون کہ ذوالفقار قلم دو
زبان پر ہاتھ رہے ورد زبان نادعلی ہو فتح و ظفر ساتھ ساتھ رہے ہر نقطہ حفظ احباب کو سپر
ہو اور ہر مرکز دشمنون کے لئے خنجر ہو حرف گیر انگلی بھی رکھنے نپائے کہ سر دست ہاتھ قطع ہوجاے
کوچہ ہاے بین السطور مین نابلدان اقلیم سخن اگر بایے نظر سے آئین تو فوراً کوچی کٹ جائین
مدعیون کا برا حال ہو لاف زنون کی زبان معرکہ سخن مین لال ہو اور یون اپنا بول بالا ہو کہ ہرزہ
درایون کا منہہ ہمارے برش قلم سے اونہین کی زبان کی طرح لال ہو کر کالا ہو تو بہ کیا وہ حیا و شرم
نہین کہ روسیون کی مانند منہہ کی کہا کر منہہ نہ آئینگے اور پسپائی مین پیش قدمی نہ کر دکھائینگے

شبیہ سلطان الغازی عبد الحمید خان ثانی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ



یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

یارو جرد ار کہ ہمارا قلم معرکہ گیر گرم روانی ہی اور عہد سلطنت سلطان الغازی عبد الحمید خان ثانی ہی گوشون

مین منہہ نہ چھپاؤ اور ہمین ہدف تیر طعن ناحق نہ بناؤ پردے کے اوٹ مین شکار ہو تو بہ پردہ پوش

معاذ اللہ یہ ہنجار **رباعی** بے علم ہمین کچھہ اب سناتے بھی ہین ؛ بگڑے ہوے باتون کو

بناتے بھی ہین ؛ اس منہہ پہ یہ عزم ہمزبانی شریف ؛ آتے ہین جو منہہ تو منہہ کی کھاتے بھی

ہین ؛ المنۃ للہ تعالیٰ و تقدس مسلمانو مقام شکر کا ہی دیکھو سرزمین قسطنطنیہ مین کون کارفرما ہی

لیجئے جناب سلطان عبد الحمید خان ثانی نے شعبان ۱۲۹۳ سنہ ہجری کی دسوین مطابق اگست ۱۸۷۶ء

کی اکتیسوین کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا ہنگام فتح و فیروزی اہل اسلام آیا واقعی زہد و

تقویٰ اسیکو کہتے ہین اور دینداری اوسیکا نام ہی کہ باوجود کثرت کاروبار سلطنت جب نماز

کا وقت آتا ہی تو فوراً مصلّیٰ بچھایا جاتا ہی وضو سے آبروے دست و پاے مبارک بڑہا

دیتے ہین اور بعد آب و تاب رونق بخش مصلی ہوکر طاعت ایزدی مین باین سرفرازی

سر جھکا دیتے ہین لکھا ہی کہ آپکی والدہ نے آپکی نہایت صغر سنی مین انتقال کیا تھا اور

آپکے چچا عبد العزیز خان نے پرورش گرامی کا بوجھ اپنے سر لیا تھا آج کل جرأت و ہمت کی

داد دی ہی اور زمانۂ سابق مین سلطان عبد العزیز خان مرحوم کے ساتھہ ملک یورپ کی سیر

بھی کی ہی ترکی و عربی کے قطع نظر زبان فارسی و فرنچ و انگریزی کے خوب ماہر ہین آپکے

اوصاف حمیدہ بیان سے باہر ہین اب سراپاے مبارک کا حال سنئے اللہ اللہ رخ کا وہ عالم

کہ آفتاب منہہ آنے کے قابل نہین سرکی وہ بلندی کہ عرش اعلی کو حاصل ہین صورت نیکش سیرتین فرشتہ
ہی خط سبز گویا حسن کی تقدیر کا نوشتہ ہی یا دست آویز فتح و فیروزی کا ترکان ظفر پیکرہی یا سرسبز کشت
امید دینداران دین پرور ہی پیشانی اقدس کی ماہ سے تشبیہ روا نہین بعین انصاف دیکھو کیا ماہ مین
نافیہ ما نہین اگر ماہ کے ماہ کو نافیہ نہ کہین تو ما باقی ہی الحمد للہ کہ رشک پیشانی والا سے ماہ آب آب
ہی خجلت کی یہہ نشانی ہی آہوان ختن چشم والا کو بچشم مانتے ہین غزالان چین اپنا قبلہ و کعبہ جانتے ہین
اگر چشم کو آہو کہا تو ابرو کو شاخ آہو کیون نہ کہو نگا داد سخن شناسی کسطرح نہ دونگا ہر بشر اس ابروے
خمدار کا عاشق ہی اور فرد فرد شایق ہی بہ عشق ابروی او شور ہر سو است ؛ برات عاشقان
بر شاخ آہوست ؛ وصف بینی جو زیب تحریر ہو تو ہر شخص نادین فریفتہ بنئے پرتو پر ہو بینی نہین مگر ماہ
و آفتاب ہی دمبدم پرتو افگن گوشہ خاطر ہر شیخ و شاب ہی لب و دندان کے وصف مین عقل متحیر
ہی بالا تفاق کہتے ہین کہ یہان اتفاق لعل و گوہر ہی متفق علیہ یہہ سخن ہی کہ دہان عالی لعل و گوہر کا معدن
ہی صرف خندہ جو لبہاے فیض انتما ہوتے ہین تو جگر لعل سے موتی پیدا ہوتے ہین دست عالی زبردست
ہر دست پنجہ خون اعدا مین اسقدر لال کہ جسکی ہمپنجگی مین پنجہ مرجان ہاین سرخرو می لیست سینہ شفاف
آئینے سے صاف بدولت کمر ہمت و دولت چیست ع نیست پیدا مثلش از روز نخست ؛ آستان
مبارک پر آٹھون پہر فلک سرنگون ہی اور وجہ سرفرازی ہی کہ پاے نعلا افسر سر گردون ہی کہتے ہین
کہ جب حضور ممدوح نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا کل رعایا نے بصد زبان مبارک باد دی

اور خود بدولت نے بدستور قدیم مسجد ایوب مین جاکر نماز جمعہ ادا کی اور اوسی روز بعد نماز ستمبر ۱۸۷۶ء
کے ساتوین کو تلوار جواہر نگار کمر مین باندہکر فولاد کی آبرو بڑہائی دشمنون کا پانی اوتارا بیدینون کو
ایک دم مین مارا اور وہ نئے قوانین ایجاد کئے کہ سارے رعایا شاد ہوئے فوج معرکہ گیری و دشمن
کشی مین اوستاد ہوئے متعلقین سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کو درماہہ مقرر کیا مولانا سلطان مراد خان
افندی کو معہ متعلقین مشاہرۂ بیش قرار معین کردیا شکرگزار عنایات سلطان سب کے سب مفتی سے
تا قاضی ہوئے خرد و بزرگ شہر حق رسانی عالی سے راضی ہوئے توجہ معاملات سلطنت مین روزانہ
ترقی ہی انتظام امور سلطنت مین بڑی کوشش ہورہی ہی وزرا بلا تکلف حضور مین بار پاتے ہین
اور خود بدولت ہی مقدمات ملکی مین اراکین سلطنت سے بحث کرواتے ہین جبکہ روسی پادریون نے
بہکاکر ملک بلگیریا و بوسینیا و ہرزیگونیا مین فتنہ برپا کیا تھا اور نصارا نے اکثر مسلمانون کو زندہ جلا
دیا تھا تو فوج ترک باشی باذوق نے وہان پہنچکر فتح پائی اونہون نے بھی جانب انتقام ہمت بڑہائی
اہالیان حرب یعنے سرویہ نے بغاوت اختیار کی روس نے پچاس ہزار کی سپاہ سے اونکو کمک
دی گرم ہنگامہ کارزار ہوا جنرل امناٹیف روسی فوج سرویہ کا سپہ سالار ہوا اور ہر جانب مانٹی نگرو
والی جبل اسود نے بعین روسیاہی مسلمانون کے ناک کان کاتے جور و ستم آغاز کردیا دونون
طرف آب روان کی طرح لشکر سلطانی نے معہ سنجق شریف انطفاے نائرہ فساد کا قصد کیا اب
بیان سنجق شریف سنئے کہ یہہ نشان مقدس سبز تافتہ کا ہی اور چار تافتے کے لفافون مین ملفوف ہوکر ایک او

تافتہ کے خریطے مین بحفاظت تمام دہرا ہوا ہی وہر کہ ازین رخ تافتہ در پیچ جا آبروے نیافتہ اس نشان

پر حضرت خلیفہ سیوم رضی اللہ عنہ نے حروف طلائی سے کامل قرآن شریف لکھا ہی آثار شریف

مین معہ تبرکات دیگر یہہ نشان رکھا ہوا ہی کپڑا اوس نشان مطہر کا حجرۂ مبارک حضرت بی بی عایشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالی عنہا کا پردہ ہی ایکبار جنگ کریمیا مین آیا تھا ترکون نے دشمنون پر غلبہ پایا تھا جب

اس نشان کو دار الخلافت مین لاتے ہین سلطان و وزیر اعظم معہ رؤسا و عمایدین شہر پانچ

میل تک اوسکی استقبال کو جاتے ہین چنانچہ جنگ سرویہ مین یہی نشان ترکون کے سر کا سایہ تھا

اسی نے باغیون کو آسیب زدہ بنا یا تھا جب یہہ نشان میدان جنگ مین سربلند ہوتا ہی بیدین سرنگون

ہو جاتے ہین دینداروں مین اوسکے ادب کا اہتمام دہ چند ہوتا ہی سرداران فوج اوسکے

روبرو پہلے باادب سر جھکاتے ہین اور بوسہ دیکر معرکۂ رزم مین قدم بڑہاتے ہین پھر تو فتح و

ظفر ساتھہ ہی اور میدان مارنا ایک قدم مین ترکون کے ہاتھہ ہی ہر چند بدخواہان سلطنت

اسلام نے سرزمین یورپ سے سلطنت اسلامیہ کا نام و نشان مٹانا چاہا تھا اور سارے سلاطین یورپ

کو مخالف سلطان بنایا تھا مگر ہدف تیر شکست ہر کافر بدکیش ہوا اس مقام پر صادق مقولہ چاہ کندہ

را چاہ در پیش ہوا چنانچہ یکم ستمبر کو عبد الکریم پاشا نے اپنے سارے لشکر کے ساتھہ سرویہ پہ

حملہ کیا قلعجات سرویہ تو کیا خود الگزناتر پر بھی غلبہ پایا قریہ جات اطراف کو تباہ کیا سخت

لڑائی رہی گیارہ گھنٹون تک ایکسان معرکہ آرائی رہی سرویہ نے شکست پائی قلعۂ الگزناتز پر جنرل

شرنیف سے کچھ بن نہ آئی وہان سے بھاگا اور پھر بلگریڈ یعنے بلغراد سے لشکر جو آیا تو اوسنے ناہیز
بلغراد پھر مقابلہ ترک کو پرا جمایا ترکون نے بھی بڑی جوانمردی کی تین ترکی باتریون نے آتش باری
شروع کردی سرویہ کی دو باتریون نے مقابلہ کیا چار طرف معرکۂ رزم گرم ہوا فولادباین سختی
مارے ہیبت کے نرم ہوا آتشی گولون نے بہت سر اوٹھایا دہوان ابر کی طرح چھایا آفتاب
کی آنکھین چکا چوندہوین گھبرایا پردۂ ابر مین مارے ڈر کے منہہ چھپایا ترک قدم بڑہانے
لگے اہل سرویہ دیکھہ دیکھہ کر سخت گھبرانے لگے دو گھنٹے کے بعد سرویہ کی باتریون نے خوب
گولے برسائی مگر ترکون نے کچھہ پروا نکی دوسری طرف سے بندوقون کی بارش شروع
ہوگئی توپون اور رفلون کی آواز نے وحش و طیر کو ششدر رکھا آسمانیون نے بھی ہاتھہ اپنی
کانون پر رکھا مریخ روبرو سے تل گیا زحل منہہ پر سیاہی ملکر چرخ ہفتم سے نکل گیا اوسپر بھی
ترک کا قدم نہ ہٹتا مسلمانون کا حوصلہ نہ گھٹتا سرویہ کی ساری پلٹنین گھبرا گھبرا کر فرار ہوین ایک
روسی کرنل جسکے زیر فرمان دو پلٹنین تھین ہرچند قدم بڑہانے کو پکارتا رہا پہرون سر مارتا رہا
مگر کسی نے اولت کر نہ دیکھا کہ کیا ہی سرویہ کے سارے لشکر مین بیس جوان کے سوا سب کے
سب فرار ہوے پھر تین گھنٹے شام کو گرم بازار جدال و قتال رہا ہزار ہا زخمی راستون پر
طپیان تھے خاک و خون مین غلطان تھے شام کے پچھے گھنٹون تک یہی حال رہا اوسمین ترکی
فوجون نے اطراف کے دمدمے پار ہو کر مقام باگار دو ترانسان تک قدم بڑہایا صبح کو جانب

جنوب کوچ کیا اور اون مقامات مستحکم پر جو شرنیف کے ہاتھہ مین تھے مع الخیر اپنا قبضہ کر لیا اور
پھر جب شام ہوئی اہل سرویہ و ساکنین الگزناتیر نے پہاڑ پر آگ لگادی ادہر سے ترکون نے
بھی وہی صورت دکھادی پھر تورات نے بھی مارے ڈر کے گوشۂ مغرب مین منہہ چھپایا اور
آفتاب افق چرخ سے تھرآتا ہوا باہر نکل آیا تمام دن ایکسان مارپیٹ زد و کوب کا عالم رہا
ترکی باتریون کی گرج سے جو ایک میل پر تھین تمام شہر درہم و برہم رہا کوہ پوشیدہ زیرکاہ
ہوگئے جب بھی پناہ نہ ملی توپون کے شعلہ ہاے آتشین سے ساری درخت و پہاڑ جلکر خاک سیاہ
ہوگئے پھر پہاڑ پر سے لشکر ترک نے سرویہ پر رفلون کی برسات برسائی خون کا دریا بہایا آشناے
بحر خون مانند حباب ہر سر نامرد ہوگیا سرویہ کا توپخانہ سرد ہوگیا بہت سی فوج سرویہ اس لڑائی مین
کام آئی بعضے فرار ہوگئے اور ترکون نے فتح پائی سپہ سالار لشکر سلطانی الکسینا ج سنیار سے
بذریعۂ تار برقی سلطان کو یہہ اطلاع دی کہ اہل سرویہ نے بخیال حملہ لشکر سلطانی روبروے موضع
روسیل جو مراوا ندی کے قریب ہی چھے رجمنٹ اور چوبیس توپین رکھدین اور مدعا یہہ کہ حسین پاشا
کے دمدمون کو لے لین ازانجملہ چھے پلٹنون نے لشکر حافظ پاشا پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا پہاڑون سے
نمودار ہوین اور بدستور چھے رجمنٹ معہ توپ جانب لشکر سلامی پاشا اگرویہ سے سبک رفتار
ہوین پھر تو مقابلہ شروع ہوا اور ترکون نے وہ ترکی دکھائی کہ دشمنون سے سواے فرار ہونے کے
کچھہ بن نہ آئی اور فوج حسن پاشا نے بھی بحسن تدبیر بدسرشتون سے خوب مقابلہ کیا فوج سرویہ کو پسپا کردیا ستمبر کی

ستائیسوین کو ایک لڑائی قلعۂ الکسیناج مین ہوئی چھے بجے صبح سے سرویہ کی ایک گروہ نے
دو توپون سے لشکر سلطانی پر آتش باری کی داد دی اور جب دو توپخانون سے سلیمان پاشا
و حافظ پاشا و عادل پاشا و سلامی پاشا و حسین پاشا پر گولے برسائی تو لشکر سلطانی نے
دشمن کے بائین طرف بہیئت مجموعی یورش کی اور اسقدر خون بہا یا کہ ہر دشمن اسلام کا سر مانند
حباب شناور بحر خون نظر آیا اکثر سرداران روسی کے سر سے ترکون کی شمشیر کا پانی گذر گیا
میدان جنگ کشتون کے پشتون سے بھر گیا فوج حافظ پاشا نے یا حافظ کہکے لشکر سرویہ سے
سخت مقابلہ کیا دونون طرف سے گولے چلنے لگے مدعی کف افسوس ملنے لگے لشکر سرویہ کی
تقدیر سو گئی میدان جنگ سے بھاگتا تھا ترکون کا طالع جاگتا تھا خوب زور آزمائی رہی ساری
رات لڑائی رہی ثوابت آسمان پر گھبرا گھبرا کر پا براہ تھے اور سیارے ثابت قدم گو یا ترکون کی
ہمت و شجاعت کے گواہ تھے القصہ کو اکب کی آنکھ تک جھکنے نپائی کہ صبح صادق مشاہدہ حال کے
لئے آئی اسمین دشمنون کی دو رجمنٹ پیدل اور ایک رجمنٹ سوار نے حافظ پاشا کی فوج مین پر حملہ
کیا پاشاے موصوف نے بھی اپنی فوج کو مقابلہ کرنیکا حکم دیا پھر تو رنگ رخ کی طرح اہالیان سرویہ
کے ہوش اوڑ گئے معرکہ رزم سے منہہ مڑ گئے سلامی پاشا و حسین پاشا پر فوج سرویہ کی الکسن ملشیونز
نے حملہ کیا اور ادہر سے لشکر ظفر پیکر نے بھی ایسا جواب دیا کہ اہل سرویہ کا دم بند ہوا ابتدا
ہی مین پسپا ہو گئی اور پھر خبر نہ ملی کہ کیا ہو گئے بار ثانی اون بے خبرون نے اپنی مبتدا سے غافل

ہوکر یمین و قلب فوج سلطانی پر حملہ کیا اوسوقت بھی دلیران لشکر سلطانی نے وہ مقابلہ کیا کہ درہم
وبرہم ہوگئے اکثر واصل جہنم ہوگئے یلان عثمانی معرکہ گیر ہوے اور فوج سرویہ کے اکثر سپاہی
اسیر ہوے پھر سپاہ سرویہ موضع میکوباد مین فوج سلطانی پر حملہ آور ہوے جب فوج ترکی
نے بھبوکا ہوکر آگ برسائی تو تاب مقابلہ نہ لاکر منتشر ہوئی قریب دو سو کے مارے گئے
زیست سے کنارہ کرکے گور کے کنارے گئے بہت سے اہل سرویہ گرفتار قید شدید ہوے
اور فوج سلطانی سے فقط پانچ شخص شہید ہوے عبدالکریم پاشا نے باب عالی مین تار بھیجا
کہ اہالیان سرویہ لشکر سلطانی پر حملہ کرکے پسپا ہوگئے طعمۂ نہنگ قضا ہوگئے اس لڑائی مین
ترک نے بھی تلوار بجائی کہ معرکۂ رزم مین کسی دشمن کی جان بچنے نپائی اس عرصے مین دو
ہفتے کی مہلت کا اقرار ہوا تھا چنانچہ سفیر روسی نے بھی اٹھائیس گھنٹون کے اندر موقوفی
جنگ کو کہا تھا لیکن اہل سرویہ نے چھے ہفتے کی مہلت کے اندر پھر جنگ شروع کی اپنا عہد توڑا
ساتھ رجمنٹ سے لشکر سلطانی کا پیچھا نہ چھوڑا پھر پندرہ گھنٹے تک بازار رزم گرم تھا جنس
قضا کی ارزانی تھی لیجئے فوج ظفر موج سلطانی نے ایسا مارا کہ دشمنون سے کچھ بن نہ آئی بھاگ بھاگ کر
جان بچائی فوج سرویہ کے چار ہزار آدمی بے سر ہوے پھر دوسرے روز برسر مقابلہ وہ باغی شر
ہوے اوسوقت بھی شمشیر ترک نے دشمنون کی راہ بری کی ایکہزار پانسو اہل سرویہ نے بھاگ بھاگ
کر قعر سقر کی راہ لی اکتوبر کی انتیسوین کو لشکر حافظ پاشا نے مقام قرمزی ٹپہ پر حملہ کیا اہالیان سرویہ

کے مورچہ کو دس توپین چھین لیکر تھوڑی دیر مین فتح کرلیا و بلگراد و جونس کے راستے بند کردئے اور اکتوبر کی ستائیسوین کو لشکر سلطانی نے پہاڑی کے مورچے جو و یلگراڈ کے روبرو تھے فتح کرلئے بعد اوسکے الکسیناج اور جوش پر حملہ کیا بفضلہ جنرل فضلی پاشا نے گولہ باری سے وہ مقابلہ کیا کہ دشمن فرار ہوے اکتوبر کی اکتیسوین کو فوج ظفر موج ترک قلعہ الکسیناج مین داخل ہوگئی اسی روز و بلگراڈ پر بھی فتح کامل ہوگئی لیجئے ستمبر کی دسوین کو درویش پاشا نے بیکو پیٹر سے تار برقی پر یہہ خبر استنبول کو بھیجی کہ تاریخ مذکور کو سول کی اڑہائی پلٹن اور پانسو والنٹیر نے بز تومورسا سے بیر کا راستہ لیا ہئی اور غرض یہہ کہ جبل اسود کی فوجون کا زور توڑ دین اور اودہر سے مخالفون نے بھی خبر پاکر قصد مقابلہ کیا ہئی اثنائے جنگ مین امداد جبل مذکور کو تین ہزار آدمی کوتس سے اور دو ہزار ویلیون سے آپہنچے اور سبھون نے بالاتفاق لشکر سلطانی پر حملہ کیا اوسوقت بھی دلیران ترک نے وہ ترکی دکھائی کہ مصرع فلک گفت احسن ملک گفت زہ ؛ مسلمانون کا بول بالا ہوا دشمنون کا منہہ کالا ہوا اس عرصے مین فوج سلطانی کی ایک پلٹن نے جو دوسرے جانب سے آتی تھی اس خبر کے سنتے ہی اسی طرف مراجعت کی جب یہہ بات اہالیان جبل اسود کی گوش زد ہوئی تو اونہون نے اوس پلٹن کا پیچھا کیا پھر تو دونون ترکی فوجون نے دشمنون کو بیچ مین لے لیا جب دونون طرف سے یورش فوج جرار ہوئی تو جمعیت جبل اسود کئی سو بندوقین اور اسباب وغیرہ چھوڑکر فرار ہوے

اور پھر ستمبر کی بائیسوین کو فوج جبل اسود نے مقام لون بیر مین عساکر سلطانی پر حملہ کیا مگر دلاوران فوج سلطانی
نے وہ تلوار چمکائی کہ دشمنون نے شرما شرما کر یا گھبرا گھبرا کر مقابل آنے کے عوض پیٹھ دکھائی حسب نوشتہ تقدیر
کئی دشمنون کے سر قلم ہوے سیکڑون واصل جہنم ہوے اکتوبر کی دسوین کو درویش پاشا نے جبل
اسود پر لشکر کشی کر کے اونکے مورچون اور مستحکم مقامون پر اپنا قبضہ کر لیا اور بہت سے باغیون کو
تہ تیغ کیا اور دوسرے روز بھی دوبارہ لڑائی جو ہوئی تو فوج باغی بیقرار ہو کے تاب نہ لاکر فرار ہوے
لشکر اسلام نے دشمنون کے بڑے مستحکم مقامون کو چھینا اس لڑائی مین جنرل جلال الدین پاشا نے
زخم کھایا اور دوسرے روز جام شہادت نوش فرمایا **شریف** کر جو راہ حق مین ہمدم موم نے
یہ کہتے ہین ؎ شہادت کی تمنا مین تہ شمشیر ہستے ہین ؎ دوسرے روز مقام کواش ملے سرویہ کے جنوبی
کنارے پر فوج سرویہ ترک سے معرکہ آرا ہوے آخر نیز بدستور فوج سرویہ ہی پسپا ہوئی تیسری
لڑائی مقام گراہوروش اور ہودو کے درمیان مقام فضلاب پر ہوئی احمد پاشا نے اہالیان جبل
اسود پر حملہ کیا اور فوراً اونکے مورچون کو چھین لیا دو سو سے زیادہ باغی قتل ہوے چونکہ چھے ہفتے
کی مہلت روس وغیرہ بادشاہان یورپ نے مانگی تھی اور سلطان نے مہلت مذکور منظور کر لی تھی اسلئے
جنگ موقوف رہی اور مجلس کانفرانس مین گفتگوئی صلح شروع ہوئی یعنے جب نصاری نے دیکھا
کہ سلطان نے سرویہ و جبل اسود پر فتح پائی تو اپنے مختار وزیرون کو بھیجکر جنگ کی مہلت لینے اور
مجلس کانفرانس مین مصالحت کروا دینے کی تجویز ٹھہرائی لارڈ سالبسری وزیر مختار لنڈن سے آیا او

اوسنے گفتگوی صلح باین شروط شروع کی کہ انتظام بلگیریا کو کسی بادشاہ نصاری کا لشکر مقرر ہوجا
اور حسب خواہش ہمارے گورنر وحکام نصاری ہی مقرر ہون آیندہ رعایاے نصاری پر ظلم
وتعدی ہونے نپائے غرض اسیطرح دو مہینے کے عرصے مین اُنتیس شرطین تجویز کرکے پیش کین
اور کہا کہ اگر تین دن کے عرصے تک سلطان ان شرطون کو قبول نفرمائیگے تو ہم سب یوروپین بادشاہان
نصاری یعنے روس وفرانس وانگلش واسٹریا و پروشیا واطالی کے وکیل یہان سے چلے جائینگے
الحاصل سلطان نے اپنے دربار مین اقوام متفرقہ مثل اکابران یہود ونصاری وترک وعرب وغیرہ
کی محفل شورہ مقرر کی اور درخواست مذکورہ پر بحث ہوئی آخر سبھون نے بالاتفاق کہا کہ ہمارے
وطن کی خودمختاری ان شرطون کے قبول کرلینے مین باقی نرہیگی اور ہم سب سلطان کی طرفداری
کو جان ومال سے حاضر ہین ذلت موجب رسوائی ہی ایسے جینے سے تو موت ہی بھلی ہی اسمین
وزیر سلطانی ادہم پاشا نے کہا کہ جب ہم چھے سو آدمی ترکی تھے تب یہہ ملک فتح ہوا اور اب بفضلہ
چھے لاکھ ہین اور اگر چھے شخص بھی ہم مین سے باقی رہینگے تو اپنا ملک غیر کے تصرف مین نہ دینگے
آخر سبھون نے اس درخواست کے قبول کرنے سے انکار کیا تب شہنشاہ روس نے اپنے سفیر
متعینہ قسطنطنیہ کو لکھا کہ سلطان روم کی کوئی تجویز خلاف شرایط مجوزہ شاہان یورپ منظور نہ
کیجاے بلکہ اصل تجاویز مین بھی کچھ ترمیم ہونے نپائی لیجئے اوسنے یہہ کہا اور وزراے شاہان
یورپ نے مدت مہلت کی بڑہادی چنانچہ مارچ کی پہلی کو وہ بھی ختم ہوئی وزراے سہ گانہ کے

اخیر جلسون مین یہہ تجویز پیش کی گئی کہ اب شاہان یورپ اپنی سب اُنتیس درخواستون سے جو مخالف اختیار

وخود مختاری سلطان روم تھین دست بردار ہو جائین اور فقط دو درخواستین رہنے پائین کہ پانچ برس

تک جو گورنران باغی صوبجات مین منجانب سلطان مقرر ہون وہ سلاطین ستہ کے حسب خاطر ہون

لیکن دونون درخواستین بھی دربار سلطانی سے نامنظور ہوین کہتے ہین کہ جب مجلس کانفرانس کی گفتگو

ختم ہوئی تو کواغذات پر دستخط کرنیکو ایک جلسہ ہوا مگر اوسمین منجانب سلطان کوئی وکیل یا وزیر

نہین آیا بلکہ حضرت سلطان خلداللہ ملکہ نے نایبان دول یورپ کی ملاقات رخصتی بھی بحیلہ نادرستی

مزاج اقدس نفرمائے لکھاہی کہ حضرت سلطان المعظم نے بعد اختتام مجلس مصالحہ کانفرانس یہہ اشتہار

دیا کہ قبل قائم ہونے مجلس کانفرانس کے سرکار لندن نے جو شرطین مجلس مذکورہ مین پیش کرنے کے لئے

مقرر کین تھین اونپر نظر کر کے دولت علیہ نے انعقاد مجلس کانفرانس کا اقبال کیا تھا آخر وہ سب ہوا ہو گئین

اور ایسی درخواستین پیش ہوین جن سے عز و شرف دولت علیہ مین فرق آتا تھا نظر برین ہمنے اون درخواستون

کو قبول نکیا اور اوسی ہنگامے مین سلطان نے وزیر اعظم مدحت پاشا کو کسی مصلحت ملکی کے سبب معزول

کر کے ادہم پاشا کو وزیر اعظم مقرر کر دیا اس عرصے مین پرنس میلان والی سرویہ نے اپنا وکیل دربار

سلطانی مین بھیجا یا عفو قصور کی درخواست کی پھر تو دربار سلطانی سے اوسکے سب قصور معاف

ہو گئے اور فروری ۱۸۷۷ء عیسوی کی چھبیسوین کو صلح ہو گئی اسیطرح مانٹی نگرو والے جبل اسود نے بھی

بذریعہ سفیر التجاے صلح کی جانبین کے قیدی واپس ہو گئے جو ملک و قلاع کہ لشکر سلطانی نے فتح کئے

تھے بلا اخذ نقصان واپس دیدئے آتش افروز جل گئے منہہ کو کالا کر کے نکل گئے لنڈن مین مکان وکیل
سلطانی جوق جوق یہود و نصارا آتے رہے مبارک باد و کامیابی دے دیکر یہہ سناتے رہے کہ خوب ہوا
سلطان نے درخواست کانفرانس قبول نفرمائی روس کی دغا چلنے نپائی پھر مارچ ۱۸۷۷ عیسوی کی انیسوین
تک سلطنت عثمانیہ مین امن رہا مگر بیسوین کو بذریعہ تار برقی یہہ خبر آئی کہ اہالیان ترک نے بوجہ بدعہدی مخالفین
و فتنہ پردازی روس ارض روم و کارس و بیاتن نامی مقامات مین تیاری جنگ شروع کی ہی اور انہون
نے سرحدات روسیہ کے طول مین فوجی قیامگاہون کی استحکام کی تجویز کرلی ہی اور یہہ بھی خبر پہنچی کہ
باسنیا مین ایک جنگ انتظام کی طور پر شروع ہوچکی اور قسطنطنیہ مین سوفتای لوگ یعنے جماعت
طلبا مین بہت ہی جوش و خروش پیدا ہوکر منجملہ اونکے تین ہزار اشخاص مسلح ہوچکے ہین لنڈن سے
مارچ کی اکیسوین کو یہہ تار آیا کہ اہالیان روس نے سرحد ترک سے اپنی فوج اوٹھا دینے کے لئے
انکار کیا ہی اور کہتے ہین کہ اگر سلطان شرایط ذیل پر عمل کرینگے تو ہم فوج کو اوٹھا دینگے شرط اول یہہ
کہ سرکار روسیہ پر شاہان یورپ کی دستخطین ہون شرط دوم یہہ کہ ترکی لشکر کو متفرق کردین اور
فیمابین سرکار روم و مانٹی نگرو صلح قایم ہوجاے مارچ کے بائیسوین کو قسطنطنیہ سے تار آیا کہ سرکار
روم نے اوس مہلت جنگ کو جو مانٹی نگرو کو دی گئی ہی ماہ آیندہ کی بارہوین تک بڑھا دیا ہی اوسی
مہینے کی چھبیسوین کو وکلاے مانٹی نگرو نے سرکار روم مین اپنے سوالون کا پیش کرنا
موقوف کردیا اور ماہ مذکور کی اکتیسوین کو قسطنطنیہ سے چلے جانیکا قصد کیا اور پھر غرۂ اپریل کو اپنی

روانگی موقوف کر دی اور اہالیان قسطنطنیہ نے ماہ مذکور کی ساتوین اور آٹھوین کو دیوان خاص کا ایک

غیر معمولی جلسہ بہین غرض کہ فیصلہ قرارنامہ مجوزۂ روسیہ کو قبول کرین یا نکرین معقد کیا اور اوسیطرح

اپریل کی نوین کو بھی مگر کسینے کچھ فیصلہ ندیا اپریل کے دسوین کو سفیر روسیہ مقیمہ دربار قسطنطنیہ نے

جناب صفوت پاشا کی خدمت مین یہہ اطلاع دی کہ اہالیان روس نے لکھا ہی کہ اسپر تغافل نکرین

اہالیان قسطنطنیہ قرارنامہ مجوزہ روسیہ کا ماہ حال کی تیرہوین کے قبل جواب دین اپریل کی گیارہوین

کو صفوت پاشا نے وکلاے مانٹی نگرو کو یہہ معلوم کرایا کہ شرایط صلح کو مجلس وکلا نے مسترد کر دیا

ہرگز قبول نکیا اب فقط فیصلہ دیوان عام کا انتظار ہی اوسی پر دار و مدار ہی ماہ مذکور کی تیرہوین

کو فوج روسی نے جانب جاسی پیش قدمی کی اور ترکی و مانٹی نگرو کی مہلت جنگ ختم ہوئی اوسی

روز اہالیان قسطنطنیہ نے مانٹی نگرو کے ساری دعوون سے انکار کیا پیام صلح کو نامنظور کر دیا

اور پرنس چارلس رومانیہ سے اس امر کی درخواست کی کہ ہمارے لشکر ماتحتی عبد الکریم پاشا سے

مل جل کر روس سے جنگ کرے اور فوج روسی کو دریاے ڈانیوب سے پار اترنے ندی

ماہ مذکور کی اٹھارہوین کو پرنس گورچکاف روسیہ نے شاہان یورپ کے پاس ایک سرکلر بھجوایا جسمین

جنگ کا ہونا واجب بتلایا اور اوسی تاریخ اہالیان قسطنطنیہ نے تدبیر کی کہ روسی لوگون کو ترک بے نکالدین

اور سفیر روسیہ نے بھی ہفتۂ آیندہ کو چلے جانیکی تجویز کر لی ماہ مذکور کی تیئسوین کو شاہ روس نے اپنی

فوج مقیمہ کشنیف کا جایزہ لیا اور بعد اوسکے جانب فوج مخاطب ہو کر یہہ بیان کیا کہ اگر اہالیان روس مسلمان

کارزار مین جوہر شجاعت دکھائینگے تو جلد فتحیاب ہوکر اپنے ملک کو واپس ہوجا ئینگے بعد اوسکے

لشکر روس نے قریب سترہ ہزار کے سرحد رومانیہ سے قدم بڑہایا اپریل کی چھبیسوین کو مقام جوہر کسا بنیاس

باطوم مین روسیہ نے شکست فاش پائی اس جنگ مین آٹھ سو روسیون نے اپنی جان گنوائی اوسی تاریخ

کو روسیون نے اردہان و مگری مین جنگ شروع کی اور ایک لشکر کثیر روس نے جانب ڈابرو شا

قدم بڑہا کر ڈانیوب سے پار اترنے کی تجویز کرلی رومانیہ مین بھی لشکر روس جوق جوق آیا

اور ایک روسی رجمنٹ کاسک نے جانب مقام کالافات جسکو لشکر ترک نے اپنے قبضے

مین رکھا تھا حکم روانگی پایا فوج رومانیہ جانب وسط مرحلہ پیما ہوئی فوج مانٹی نگرو معہ پرنس نکشیا

البینیہ اور مانٹی نگرو کے درمیانے سرحد کے طرف روانہ ہوئی لشکر ترک نے جانب نکشش کوچ

کیا ماہ مذکور کی ستائیسوین کو سپہ سالار افواج روس نے ایک اشتہار اس معنی کا دیا کہ سرکار روسیہ

کو ملک گیری نامنظور رہی مگر ظلم رسیدہ عیسائیون کی امن دہی کا خیال ضرور رہی اوسی روز باطوم

پر لشکر ترک نے فتح پائی اور فوج روس نے حملہ کرکے شکست کھائی ماہ مذکور کی تیسوین کو اتوار

کے روز لشکر روس نے قلعہ کارس علاقۂ ترک پر دو دفعہ حملہ کیا مگر فتح نپائی لشکر ترک نے نقصان

عظیم کے ساتھ اپنے دشمنون کو پسپا کردیا مے کی آٹھوین کو ترک کے جنگی جہازون نے مقامات

روس واقع دریاے ڈانیوب پر خوب گولہ رانی کی اوسی روز ترکی بیاٹریون یعنے توپخانون نے

بھی جو ودن مین تھے مقام خلافت پر آتشباری کی داد دی اور اودہر سے توپخانہ رومانیہ نے

بھی خوب سرگرمی دکھلائی مے کی دسوین کو کاسکون کے ہراول نے دریاے ڈانیوب کو بندر گالاٹس
کے طرف سے عبور کیا اور اوسوقت باشی بازوقون نے بھی مقابلہ دشمن مین قصور نکر کے اکثر مقامون پر
انکو روک دیا اگرچہ روسیون نے بنابر عبور دریاے ڈانیوب پر ایک عارضی پل بنایا مگر فوج ترک نے وہ
یورش کی کہ پل مذکور ٹوٹا اکثر روسی تہ شمشیر ہوے اور بہت سے اہالیان ترک کے ہاتھون اسیر ہوے
مے کی گیارہوین کو فوج روس نے ترکی مورچون پر جو قریب باطوم تیار ہوے تھے حملہ کیا مگر شکست
کھائی چار ہزار روسی مارے گئے آخر ترک نے فتح پائی مے کی بیند رہوین کو ایک حصہ فوج روس نے
دریاے ڈانیوب سے عبور کیا اور جب ڈابروشا مین داخل ہوا تو ترکون نے بھی مقابلے مین ذرا نہ
قصور کیا ماہ مذکور کی سولھوین کو ترکی جنگی جہازات کے بیڑہ نے بندر سوکوم کالی پر خوب گولہ زنی کی
اور وہان ترکی فوج اُتر گئی اوسی مہینے کی اٹھارہوین کو فوج روس نے شہر اردہان کے باہر ترکون کے دمدمون
مین سے دو دمدمون کو لے لیا اور پھر جانب کارس حملہ کرنے کے غرض سے رخ کیا لشکر ترک جو وہان مقیم تھا
اپنے قلعون سے نکلکر دشمن کے مقابل ہوا اوسوقت درمیان دونون فوجون کے سخت جنگ ہوئی اور دو
طرفہ نقصان کامل ہوا جون کی گیارہوین کو بذریعہ خط مختار پاشا یہہ معلوم ہوا کہ پاشاے
مذکور نے جانب مانٹی نگرو پیش قدمی کی ہی اور پاڈگورڈزہ پر علی صائب پاشا نے مانٹی نگرو کو شکست دی
ہی جون کی بارہوین کو یہہ خبر آئی کہ روسیون نے فیمابین کارس و ارض روم منہہ موڑکر مقام اولتی کو چھوڑا
ترک کے پیش خیمہ نے مقام زاوین تک پیش قدمی کی اور مقام سولینا مین روسیہ کے تارپیڈون کی کشتیون نے

ترک کے جنگی جہاز پر حملہ کیا اسکو تو کچھ نقصان نہ ہوا لیکن روس ہی کے دو کشتیان ڈوب گئین اور تین کشتیان

ترک کو بغیر کچھ نقصان دینے کے اوڑھ گئین جون کی بارہوین کو سلطنت روسیہ نے دو لاکھ بیس ہزار

کی فوج جمع ہونیکا حکم صادر کیا ترکی لشکر نے اولتی پر اپنا قبضہ کرلیا جون کی تیرہوین کو روسیون نے

ڈانیوب سے پار اُترنے کے لئے جو تیاریان کین ترکون نے پراگندہ کردین اوسی تاریخ مین منجانب

سلطان درویش پاشا کو حکومت کارس عنایت ہوئی اور مصطفیٰ پاشا کو سپہ سالاری باطوم مرحمت

ہوئی فیمابین لشکر ماتحت سلیمان پاشا و اہالیان مانٹی نگرو پچیس گھنٹے تک سلسلہ جنگ جاری

رہا آخر اہالیان مانٹی نگرو فرار ہوے اور طرفین نقصان کثیر کے زیر بار ہوے جون کی اتھارئیون

کو فوج اعانتی مصر داخل قسطنطنیہ ہوئی اکیسوین کو مقابلہ مانٹی نگرو مین تین ہزار ترک کام آئے

باقی فوج عثمانی پسپا ہوئی اکیسوین کو یہہ معین ہوا کہ سلیمان پاشا نے اسٹراگ نامی مقام کے

کمین گاہون پر اپنا قبضہ کرلیا مانٹی نگریون کو پسپا کردیا چوبیسوین کی تار برقی سے یہہ خبر پہنچی کہ

روسی فوج میاٹچن کی قابض ہوگئی ہی اب کوشش ڈانیوب سے پار اُترنے کی ہی اور یہہ بھی خبر

آئی کہ ماہ حال کی اکیسوین کو مقام ہلیاٹس واقع ضلع ڈبلی بابابین پاشاے موصوف نے روسیون

کے ایک ڈویزن پر حملہ کیا اور شکست دی آخر فوج روس متفرق ہوکر فرار ہوئی ترکون نے تلچہ کو خالی

کردیا ہی اور ہرسوواکا راستہ لیا ہی تیئسوین کو روسیون نے باطوم پر یورش کی مگر وہان کے گیارہ ہزار

کے ترکی کمیدان نے چوبیسوین کو روسیو نپر حملہ کیا اور شکست دی اوسی تاریخ کو اتوار کے روز لشکر روسی

رستچک پر سرگرم گولہ باری بکقلم ہوا بوجہ اسکے انگریزی کانسل کا مقام منہدم ہوا ترکون نے بھی قصور نکیا توپو
سے دشمنون کو معقول جواب دیا اکیسوین اور بائیسوین کو درۂ دلی بابا مین فیما بین ترک و روس خوب
جنگ ہوئی آخر فوج روس ہی مقابلے سے تنگ ہوئی ستائیسوین کو یہہ مبرہن ہوا کہ ترکون نے
ہرسووا کو خالی کر دیا اور روسیون نے اوس پر اپنا قبضہ کر لیا بعد اوسکے تیس ہزار کے قریب لشکر
روس نے دریاے ڈانیوب کو عبور کیا اور رستچک کی ترکی باڑیون نے گرگیو کے تھوڑے حصے کو
تباہ و تاراج بو فور کیا اٹھائیسوین کی تار برقی سے یہہ واضح ہوا کہ روسی تسخیر کوہ سونگا ملے پر آمادہ
ہوگئی چنانچہ زیون مین فوج ترک پر یورش جو کی تو ترکون نے اونہین شکست فاش دی اس معرکے مین
تین ہزار روسی ہلاک ہوے اور چار سو ترک شہید ہو کر زندگی کے بکھیڑے سے پاک ہوے سپہ سالار روس
نے سٹرہ نامی مقام مین دریاے ڈانیوب سے عبور کیا فوج ترک کو اونکی کمین گاہون سے نکالا بڑی دشواری
رہی طرفین سے لڑائی جاری رہی بعد اوسکے روسیون نے سستوہ اور اوسکے حوالی مین بلند مقامون
اپنا قبضہ کر لیا اونتیسوین کے تار برقی سے یہہ روشن ہوا کہ لشکر روس خراسان مین خیمہ زن ہوا جون
کی تیسوین کی تار برقی نے یہہ خبر دی کہ رستچک پر ہنوز گولہ باری ہو رہی ہی اور بڑی بڑی عمارتین منہدم
ہوگئین سخت معرکہ ہی شہر نکوپولی ویران ہوگیا ہی جولائی کی تیسری کو جو تار آیا اوس سے یہہ معلوم ہوا
کہ مقدمۃ الجیش فوج روس نے بعد عبور ڈانیوب جانب بیلا جو قدم بڑھایا تو نقصان عظیم کے ساتھ
منہہ موڑا اور لشکر ترک نے مانیٹی نگرو کو چھوڑا رستچک سے ترک پسپا ہو گئے رسالہ سواران روس

مقام ترنوا کو آیا ردیف پاشا وزیر جنگی ترک سے نے عزم شملہ کیا بذریعہ مراسلات سرکاری ترک واضح
ہوا کہ جولائی کی دوسری کو مقام کاراکلیسہ مین ترکون نے یورش کی روسیون کو شکست فاش دی لشکر
روسی اپنی دمدمون سے جو روبروے کارس تھے نقصان عظیم کے ساتھ کافور ہوا اور اوسکے فرار
ہونے سے قلعہ کارس کا محاصرہ دور ہوا بعد اوسکے احمد مختار پاشا جو کارس سے بارہ میل کے فاصلہ پر
خیمہ زن تھے قدم بڑہانیکو تیار ہوئی اور روسی کارس کے جنوبی جانب فرار ہوے پھر لشکر روس نے
بیلہ اور رتر توکائی پر حملہ کیا مگر ترکون نے شکست دیکر پسپا کردیا اور پھر یہ خبر آئی کہ لشکر روس نے ضلع الاسگڑ کو خالی
کردیا اور سلیمان پاشا نے ترک کے پینتالیس پلٹن کے ساتھ بادگور تزہ سے ڈانیوب کا راستہ لیا
اہالیان بلگیریہ نے سلستوہ مین لوٹ کی دہوم مچائی جولائی کی آٹھوین کو میمنہ لشکر ترک نے میسرۂ روس کا
پیچھا جو کیا تو جانب مقام ایک فرار ہوا اور بعد اُسکے قابض و متصرف ترنوا روس کا ایک لشکر جرار
ہوا اور روسی لشکر کے اٹھارہ پلٹنین درۂ سبکہ کے طرف سے کوہ بالکن سے پار ہوین اور کچھ ایک مقابلہ
نہونے سے مقام بینی ساگرہ کو پہنچ گئین اور اونہین دشمنون نے راسگراڈ مین پہنچکر وارنہ ورسٹچک کے
درمیانے ریل کو توڑا مسلمانان بلگیریہ کو قتل کیا اور قریہ جات کو جلادیا صوبہ تزہ مین بھی بغاوت پیدا
ہوئی باغیون نے روسی فوج کے ایک غول کو گرفتار کرلیا اور ماہ مذکور کی اٹھائیسوین کو یہہ معلوم ہوا
کہ ادریانوپل کے تمام درمیانے راستون کو روسیون نے بند کردیا ترکی لشکر ماتحت محمد پاشا نے عثمان بازار
سے جانب پلیونہ عثمان پاشا کے ساتھ شامل ہونیکو پیش قدمی کی اور روسیون کے قیامگاہ ترنوہ کو لشکر

ترک نے بڑی دہمکی دی روسیون نے اسکی ساگرہ مین جولائی کی اکتیسوین کو رؤف پاشا پر حملہ کیا ترکون
نے اوسوقت کارا بونار کی راہ لی اور سلیمان پاشا نے اوسیدن روسیون کو اوسکی ساگرہ مین بہت سی
توپین چہین کر شکست دی آخر لشکر روس پراگندہ ہوگیا اور سلیمان پاشا کا سا ملک اور درہ حسین بوغاز
واقع کوہ بالکن پر قبضہ ہوگیا ہوبرٹ پاشا نے امیر البحر جہازات جنگی بحر اسود ہوکر روسی قلعہ شام چیرہ
کو تباہ و تاراج کیا بعد اوسکے لشکر روس اگست کی ساتوین کو لاواٹز پر حملہ ور ہوا مگر ترکون نے اوسکو شکست
و ہزیمت دیکر پیچھے ہٹا دیا بعد اوسکے روسی مقام ایبی پر معرکہ آرا ہوے اور جب ترکون نے شکست دی
تو پسپا ہوے جب یہہ حال ہوا تو اودہر کوہ بالکن و درہاے حسین بوغاز و گورڈش کو روسیون نے خالی کر دیا
اور ترکون نے اون دونون درون پر اپنا قبضہ کر لیا اگست کی سولھوین کے تار سے یہہ روشن ہوا کہ محمد علی پاشا
نے فوج سلیمان پاشا سے شامل ہونیکو قدم بڑہا یا ہی اور فوج ماتحت سلیمان پاشا کا پڑا بالکن سے دو گھنٹے
کے فاصلے پر پہنچگیا ہی روسیون نے کستنجی کو خالی کر دیا اور پرگس نامی مقام مین جو رسٹچک کے قریب ہی دریاے
دریاے ڈانیوب پر پُل تیار کیا روسی توپخانہ نے رسٹچک کی خوب خبر لی اور ترکی لشکر نے گرگیو پر گولہ رانی
کی داد دی کاسلاڈ پر بھی ایک غول روس نے حملہ کیا مگر ترکون نے پسپا کر دیا اگسٹ کی بچیسوین کو
محمد پاشا نے یہہ اطلاع دی کہ مقام اسکیدجوما مین روس کی چودہ پلٹنون نے یورش کی مگر میمنہ و میسرٔ
ترک نے اونہین شکست فاش دی اگسٹ کی تئیسوین کو فیما بین ترک و روس درۂ شبکہ مین خوب لڑائی ہوئی
آخر روسیون کو نقصان کثیر ہوا جب روسیون نے درہ سبعہ مین اپنی مورچون سے نکل کر حملہ کیا تو ترکون نے

انہین شکست دیکر پسپا کردیا اور اوسکے دوسرے روز لشکر ترک دشمن کے مقامون پر حملہ ور ہوا روسی جنرل ڈار
اسجنسکی عازم سفر ہوا روسیہ کے ایک سرکاری مراسلہ سے واضح ہوا کہ پلیون کی جنگ مین جو دو شنبہ کو
پر ہوئی روسی سو افسر اور چار ہزار سپاہی مارے گئے بعد اوسکے روسیون نے مقابل پلیونہ فوج فراہم کی اور
فوج عثمان پاشا نے نہایت استحکام سے ناکہ بندی کردی احمد مختار پاشا نے جنرل شیپ کی بلندیون پر
ایک بڑی فتح حاصل کی اور فوج دشمن کو بعد محاربہ عظیم شکست دی اس جنگ مین چار ہزار روسی واصل
النار ہوے اور بارہ سو ترک شہید ہوکر عازم گلگشت جنان بصد افتخار ہوے درویش پاشا نے میسر
روس مقیم مقام جہانگیر کا ایک دمدمہ چھین لیا اور والی سرویہ نے بلغاریہ مین روسیون کے ساتھ شریک
ہونیکا عزم کیا بعد اوسکے یہہ خبر صحیح آئی کہ روسیون نے پلیونہ مین بھی شکست فاش پائی ستر ہزار روسی مارے
گئے زار سے کنارہ کش ہوکر گور کے کنارے گئے مقام گڈلیوفو مین بھی روسیون نے احمد ایوب پاشا سے
شکست پائی جانب استیرا پسپائی اختیار کی بعد اوسکے بیلا مین فوج روسی جمع ہوئی ماہ ستمبر کی چھٹی
تاریخ کو وقت شب فوج روس روبروے پلیونہ آئی اور اوسنے اوسکے اطراف مین پہاڑون پر بنا بر محاصرہ
مورچہ بندی بھی کرلی ساتوین سے آٹھوین تک گولہ باری کی داد دی کہتے ہین کہ پلیونہ پر ایک روز کی جنگ
مین پینتیس ہزار روسی مقتول و مجروح ہوے آخر اس پشیمانی کے دہبہ کو مٹانے کے لئے روسیہ نے پھر اُس
جنگ کے دوسرے روز فوج ترک پر حملہ کیا اور پھر شکست جو پائی تو چارون طرف سے اپنی فوجون کو جمع
کرکے لشکر رومانیہ کو بھی شریک کرلیا بعد اوسکے خود زار روس و حاکم رومانیہ و سپہ سالار فوج روس ان تینون

سے نے اسی ہزار سپاہ اور تین سو چھتیس ضرب توپ کے ساتھ حملہ کیا
ستمبر کی بارہوین کو لشکر روس نے پلیونہ کو مورچہ بندیون کی قطار سے تمام و
کمال گھیر لیا فوج رومانیہ نے بھی ماہ مذکور کی اٹھارہوین کو پلیونہ مین لشکر
ترک پر بے فایدہ حملہ کیا جب پلیونہ مین روسیون نے عثمان پاشا کو محصور
بنایا تو تیس ہزار کے لشکر ترک نے جانب پلیونہ قدم بڑہایا آخر شجاعان ترک نے اس محاصرے
مین ایسی جوانمردی دکھائی کہ ہزارہا روسی تہ تیغ ہوے آخر روسی گھبرائے اور محاصرۂ پلیونہ سے
باز آے ادہر محمد پاشا نے مقام بیلا مین بڑی دیر تک لڑکر ایک لاکھ روسی سپاہیون پر فتح پائی
روسیون نے نقصان عظیم کے ساتھ شکست کھائی ان متواتر شکستون اور زکون کے علاوہ اب روسیون
کو ترکون سے مقابلہ کرنیکا یارا نرہا اور ڈانیوب پار ہوکر اپنے مقامون کو واپس جانے کے سوائے کچھ
چارہ نرہا ایک روسی سرکاری مراسلہ سے واضح ہوا کہ ترکون نے گرٹڑا کے حصار پر حملہ کیا مگر سود مند
نہوا ماہ ستمبر کی پندرہوین کو خوب گولہ باری ہوئی اوس روز گویا پلیونا طرفین کے گولہ رانی سے جل رہا
تھا آخر روسیون کے تین سو افسر اور بارہ ہزار سپاہی راہی عدم ہوے اور اہالیان رومانیہ تین ہزار
چھے سو واصل جہنم ہوے لکھاہی کہ ستمبر کی گیارہوین کو ایک روسی آرجی کور نے (جسکے سینتیس پلٹن
ہوتے ہین) فوج روس مقیم بیلا کی تائید کو جانے کے لئے مقام ٹڑنوا کو خالی کر دیا آخر ترکون نے اپنے
دشمنان بزدل کو شکست فاش دی اور اون سینتیس پلٹن کا مقام بنیالم تک پیچھا کیا اور عثمان پاشا نے

اون حصارون مین سے جنکو روسیون نے حملہ عام مین چھین لیا تھا تین حصار پر اپنا قبضہ کر لیا ماہ مذکور کی
سولھوین کو سلیمان پاشا نے قلعہ نیقولاس کو جو درہ شبکہ مین ہی فتح کر لیا بعد اوسکے احمد مختار پاشا
نے غرۂ اکتوبر کو دس ہزار روسیون پر فتح پائی پانچ ساعت تک لڑائی ہوتی رہی چار سو روسی
قتل ہوے آخر روسیون کو سرحد سے سواے بھاگنے کے اور کچھ بن نہ آئی بلوۂ قوقاس بھی
تمام وکمال تہ نشین ہوا احمد مختار پاشا پیشگاہ سلطانی سے بحصول خطاب غازی مسرت آگین ہوا
فوج روس سے چھے ہزار کی تکڑی نے بغرض جاسوسی کستنجی سے قدم بڑھایا باوجود ترکون کے حملہ
کرنے کے متصل بازارجق پہنچے جب اوس مقام کو مستحکم پایا پسپا ہو گئی لیجیے متصل الگزاندروپول
اکتوبر کی دوسری کو جنگ شدید ہوئی آخر ترکون نے فتح پائی اور روسیون نے شکست کھائی بعد
اوسکے فوج روس نے جو گرانڈ ڈیوک میکل کے تحت فرمان تھی احمد مختار پاشاے غازی کی فوج پر
دفعۃً حملہ کیا اور اون مورچون کو جو غازی احمد مختار پاشا کے لشکرگاہ کے مفتاح تھے چھین لیا جب یہ
ہو چکا تو روسیون نے پیش قدمی کر کے اون مقامات مفتوحہ کو جن پر ترکی محافظین متعین تھے روکدیا
روسیون کی ہزار پانسو سپاہ تہ تیغ ہوے اور دوسرے صبح کو پھر لڑائی شروع ہو گئی اکتوبر کی دوسری
کو احمد مختار پاشا نے ایشیاے ترک مین روسیون سے جنگ کر کے فتح کامل پائی روسیون نے اوس جنگ
مین تمام مقامات ترک پر حملہ کیا اور جب شکست ہوئی سواے پسپا ہونے کے اور کچھ بن نہ آئی بعد فرار
بھی ترکون نے روودارناجائی تک دشمنونکا پیچھا کیا جنگ مذکور بیس گھنٹے تک جاری رہی روسیونپر سخت

دشواری رہی پانچ ہزار روسی قتل ہوگئے صحیح ماجراہی مگر ترکون کا نقصان معلوم نہین نزار روس نے

اختتام جنگ تک اوسی مقام پر قیام کا ارادہ کرلیاہی کارس سے ترک کی مدد کے لئے جو پلٹنین آئین

تھین اونہین روسیون نے شکست دی اور مقامات مفتوحہ پر اپنا قبضہ کرلیا پھر ماہ مذکور کی تیسری کو فوج

ترکی کی کثیر جماعتون کو شکست دیکر چوتھی تاریخ کو بسبب پانی میسر نہ آنے کے روسیون نے مقامات

مفتوحہ کو خالی کردیا اس جنگ مین ترا۸۳ سی آفسر اور تین ہزار دوسو نو دو روسیون کا کام پورا ہوا

مگر ترکون کا نقصان نہ معلوم کہ کیا ہوا ماہ مذکور کی آٹھوین کو احمد مختار پاشا نے بذریعہ تار برقی

یہہ خبر دی کہ محاذی مقامات ترک جو روسی مقام تھے اونہین روسیون نے چھوڑا اور رود اریا چائی

کے جانب منہہ موڑا گذشتہ تین روز مین پندرہ ہزار روسی واصل النار ہوے اور ترکی شہید ڈہائی ہزار

ہوے اب جنگ پلیونہ کا حال سنئے کہ اخبار ڈیلی نیوز کے کارسپانڈنٹ نے لکھاہی کہ شجاعان

ترک نے اسکوبیلاف پر تین بار اور راوی سواؤ کے پہاڑون پر تین مرتبہ حملہ کیا غرضکہ جنرل اسکو

بیلاف سے تین وقت خوب تیز و تند مقابلہ کیا جنرل صدر نے بھی بڑی ہشیاری سے جنگ کی اور

اپنی فوج کو یہی حکم دیا تھا کہ ترکی سپاہ سو گز کے فاصلے کے اندر جب تک نہ آئین اُنپر باڑھ نہ چلائین

اور جب وہ ہمارے زد کے اندر آجائین تو اونپر ایسی گولہ رانی و آتشباری کرین کہ وہ بیتاب ہوکر

پسپا ہوجائین الحاصل سپاہ روسیہ نے تعمیل حکم مین قصور نہ کیا اور لشکر ترکی کا کچھ زور چلنے نہ دیا مگر

مقام راوی سواؤ پر دیر تک لڑائی جاری رہی دو گھنٹے کے وقت ترکی توپخانے سے موقوف آتشباری

رہی اور یون معلوم ہوا کہ گویا اوسی روز لڑائی کا خاتمہ ہو چکا لیکن پھر بھی روسیون نے ترکو پر یورش کی اور نصف گھنٹے کے وقفہ سے ترکی توپخانے سے بڑی خوفناک اگ برسنے لگی توپون کی صدائے ہیبت ناک سے ترک فلک گھبرا گھبرا کر ہٹ گیا زمین کے ساتھ گاوزمین کا بھی سینہ پھٹ گیا توپون اور بندوقون نے میدان جنگ کا خوب دہوان اوڑایا بلکہ آسمان کو دہوان دہار بنایا الحاصل عجب حال تھا غیر تو غیر کوئی شخص اپنی کو آپ ہی نظر آنا محال تھا اور یون معلوم ہوتا تھا کہ فروا سے قیامت نے آج ہی پیش قدمی کی پھر تو یہہ قیامت دو ساعت تک اسیطرح قایم رہی وہ روسی مورچون سے گولہ رانی اور فوج پیادہ کی خندقون پر سے آتشباری عجیب ہوش اوڑاتی تھی اس عرصہ ہوین مین ایک جماعت فوج روسیہ ایک کھیت سے ہوتی ہوئے اگے قدم بڑہاتی تھی کہ ترکی دمدمہ کی دیوار کے اودہر ایک سیل اگ کی سنسناتی ہوئی دکھائی دی اور بجلی کی طرح سارے میدان مین کوندنے لگی گولیون کی بوچھاڑ پر بوچھاڑ ہونے لگی روسی سپاہ نے اس معرکہ جانگزا مین اپنی جان بچانے کے لئے کبھی گڑھون اور کھوون مین منہہ چھپایا اور کبھی باہر نکل کر جوانمردی وہمت کو کام فرمایا ترکون نے گولہ باری مین وہ چابکی دکھائی کہ ہر ایک باڑ مین صدہا روسیون نے اپنی جان گنوائی بیس روسی سپاہ مورچہ پر پہنچنے کے قبل ہی تعداد مین گھٹ گئی گویا روسیون قسمت اس اولٹ پلٹ مین بالکل اولٹ گئی توپخانہ ترکی کی گرمی کا وہ عالم تھا کہ دمبدم آتشین شعلے نکلتے تھے طائر نظر کے ساتھ ساتھ ہوا کے بھی پر جلتے تھے کہتے ہین کہ اس ہنگامہ محشر مین سپاہ روس کی امید رہائی کی سلسلے توٹ گئے چارون طرف پنجہ دلیران ترک مین

پھنسکر چھکے چھوٹ گئے ؎ دماغ جھڑ گیا آخر تیرا نہ ای نمرود ؛ ہر ایک پشہ کو دعوی ہی ہیان

خدائی کا ؛ اللہ اکبر یہہ واقعہ عجیب ہوا یلان ترک کو اس جنگ بلیونہ مین بہادری و شجاعت کا تمغہ نصیب

ہوا اور یقین ہی کہ ان جنگون مین بوجہ فتح نمایان سردار شجیع عثمان پاشا کی کارگزاری ہمیشہ کے لئے یادگار

رہینگی اور اونکی اوسوقت کی حکمت عملی ضرب المثل روزگار رہیگی لکھا ہی کہ جنرل فوج روسیہ نے ایسے

وقت سخت مین اپنے بہادرون کے جوش کو توڑ دیا اور وہ بیچارے دیوانون کی طرح لڑتے تھے اور

اون پر سپاہ ترکی ایسی تند و تیز باڑہین مارتے رہے کہ سیکڑون کے سر ہوا مین اوڑہتے رہے دشمنون کے

منہہ معرکہ رزم سے مڑ ہتے رہے شمشیر لشکر عثمانی نے خوب روانی دکھائی اور بقیۃ السیف سوا بہاگنے کے

کے اور کچھہ بن نہ آئی بعد اوسکے روسی جنرل نے دو پلٹن کو باین تاکید روانہ کیا کہ جمعیت پس ماندہ سابق کو اکھٹا

کرلین اور پھر ترکی مورچے پر یورش کرین کہتے ہین کہ جب اونہون نے بھی ترکی مورچہ پر حملہ کیا تو عثمانیون

نے اگلون کی طرح پچھلون کی بھی خبر لی اور بہت آسانی سے اپنے دشمنون کو شکست دی روسی

فوج اسقدر مارے پڑی کہ کشتون کے پشتے لگ گئے غرضکہ کوہ راوی سواد سے جہان جنرل کروڈنر

رہتا تھا اور جنرل کریلاف اپنی لشکر کے ساتھ یہہ ساری مصیبتین سہتا تھا فوج مذکور کے اخیر مقام تک دریائے

خون بہایا سارے دشمنون کو اشناے بحر عدم بنایا کہتے ہین کہ میسر فوج روسیہ زیر فرمان پرنس میری

ٹنکی اور جنرل اسکوبلاف کے تھا اون سردارون نے بالکل علیحدہ ہوکر ترکون پر یورش کی اور جنرل اسکوبلاف

نے دوسری مرتبہ جنرل کریلاف کے منہزم ہونے تک کچھہ تحریک نہ کی مگر جنگ کے شروع کرنیکا کامل بندوبست

کرلیا اور شام کے چار بجے کو پہاڑ کی ایک چوٹی پر جو محاذی پلیونہ واقع ہی اوسنے بیس توپین ایک
مورچہ پر لا جمائین اور ترک کے اوس مدمۂ گلی پر جو سڑک لافچہ کے وسط مین متصل پلیونہ جنوبی
جانب مین واقع ہی آتشباری شروع کی تین گھنٹے تک گولہ زنی ہوتی رہی اور بعد دوسرے شکست
کے جنرل کریلاف پر ترکی توپخانے سے گولہ باری بند ہوگئی اسکوبلاف نے قابو پاکر ترکون
پر حملہ کرنے کی کوشش کی اور اوسنے اپنی فوج کو بدرستی تمام چند حصون پر تقسیم کیا اور شہ باری
کرتا ہوا آگے بڑہا بعد اوسکے فوج کو آگے بڑہا کر آپ ایک جگہہ اوسی مقام مین ٹھہر گیا سپاہ کو یہہ ہدایت کی کہ
ترکی مورچہ کے قریب پہنچنے کے آگے باڑھ نہ مارین سپاہ روس نے حسب حکم جنرل مذکور بندوقین لئے
ہوے اور بیانڈ بجاتے ہوے قدم بڑہایا پھر تو فوج روسیہ کو گرد و غبار اور دہوین نے ڈہانک
لیا اور تھوڑے عرصے مین ترکون کی مار کی تاب نہ لاکر پسپا ہوے بعد اوسکے بموجب ایماے جنرل
اسکوبلاف اور ایک اعانتی فوج روانہ ہوئی فوج پیشین نے پھر مورچہ کا رخ کیا مگر شجاعان ترک نے
ایسی آگ برسائی کہ متفرق صف اعدا ہوگئی سیکڑون کے جان ہوا ہوگئی آخر کچھہ نہ حصول ہوا اسکوبلاف
کا تمام بدرقہ مجروح و مقتول ہوا جنرل صدر نے بنا بر کمک پھر ایک غول روانہ کیا اوسوقت فوج روسیہ
بہرصورت مورچہ کے قریب پہنچگئی مگر ترکی رفلون کی گولیون نے سب کو نشانہ تیر قضا کیا اسکوبلاف
کے نزدیک فقط دو رجمنٹین باقی رہ گئین تھین اور اوسنے اونکو ساری لشکر مین سے منتخب کیا
تھا غرض وہ اونکو اپنے ساتھہ لیکر آگے بڑہا اور فوج متفرقہ کو بھی تسلی دیکر جمع کرلیا اوسوقت ترک کا

مورچہ نہایت گرم تھا وہ بھی یوں کہ فولاد اس حدت سے نرم تھا اوسوقت اسکوبلاف کی تلوار بیچ میں سے ٹوٹ
کر دو ہو گئی اور دیوار پھاندنے کے وقت وہ اور اوسکا گھوڑا ایک پر ایک گر پڑے گھوڑے نے تو
عدم کا راستہ لیا مگر اوسنے جان بچا کر اوس دمدمہ پر اپنا قبضہ کیا لیکن اوسکی فوج تمام و کمال قتل
ہو گئی اور تین ہزار سپاہ روسیہ کے لاشے خندق میں پڑے ہوے تھے اوس جنگ کے بعد
اسکوبلاف نے کہا کہ اس دمدمے کا میرے قبض و تصرف میں آنا صرف ایک امر اتفاقی ہی اور اوسکا
قیام دشوار غرض ستمبر کی بارہوین کے دم صبح ترکون نے ہر طرف سے گولہ زنی شروع کی اور مقام
کریشنیا کے مورچے سے لافچہ کے دمدمے پر جسکو روسیون نے فتح کیا تھا ایک سان آگ برسنے
لگی تاریخ مذکور کے ایک روز پیشتر جنرل اسکوبلاف نے اعانتی فوج کی درخواست کی تھی مگر وہ فوج
نہ آئی اور ترکون نے اوس روز دمدمۂ مذکور پر پانچ مرتبہ حملہ کیا اوس روز پانچ ہزار روسی سپاہ قتل
ہوے لشکر روس میں بڑا تہلکہ پڑا تمام فوج میں مارے دہشت کے شور و غل مچا شاپ شوٹرس کی
پلٹن میں جسکا شمار ہزار کا تھا فقط ایک سو ساٹھ شخص باقی رہے غرض کہ ہر ایک پلٹن کے سپاہ اسی موجب
کچھ کم و زائد تمام کام آئے کئی مجروح ہوے اور سیکڑون افسرون نے اپنی جان گنوائی منجملہ متفرق رجمنٹون کے
کرنلون اور کمانڈرون میں سے ایک شخص باقی رہا اور تمامی استاف کے افسر مارے گئے اور جنرل
ڈابروالیکی بھی کام آیا جنرل اسکوبلاف اوس روز تین یا چار مرتبہ دمدمے پر گیا اور سپاہ کو بنا جنگ
بڑی ترغیب دی سپہ سالار فوج روسیہ کو جنرل مدد نے بار بار فوج کمکی کے لئے پیغام روانہ کیا مگر فوج نہ آئی

جنرل لیوٹسکی نے اوسکو یہہ کہلا بھیجا کہ تم جس صورت سے ہو اپنے مقام کو بچالو مگر بنابر کمک فوج روانہ کرنا ممکن نہین کیونکہ سپاہ کی بہت قلت ہی مگر جنرل کریلاف نے اپنے ساتھہ کے چند سپاہ باقی ماندہ کو اسکوبلاف کے کمک کے لئے روانہ کیا اُسوقت اسکوبلاف کی فوج کے تمام سپاہ مجروح و مقتول ہوکر فقط دو ہزار پانسو سپاہ باقی رہ گئے تھے بعد ازین اس جماعت سے بھی ایک ہزار پانسو سپاہ قتل ہو گئے لہذا اسکوبلاف مایوس ہوکر سر پیٹتا اور خاک اوڑہاتا اپنے خیمے کو چلا گیا ہنوز وہ خیمہ پر قدم نرکھا تھا کہ یہہ خبر سنی کہ لافچہ کے دمدمے پر ترکون نے یورش کی ہی بمجرد خبر اوسنے جانب رزمگاہ مراجعت کی لیکن وہان پہنچنے کے قبل اپنی فوج کو شکست پاکر بھاگتے ہوے دیکھا پھر تو سخت گھبرا گیا اور دمدمہ مذکور پھر دلیران ترک کے قبضہ اقتدار مین آگیا اوسنے بھی ورنگ نکیا

مفروران کے ساتھہ اپنا راستہ لیا شریف عثمانیون

کے معرکۂ رزم ماتھہ ہو یارب ہمیشہ فتح و ظفر ساتھہ ساتھہ ہو

تمت

خاتمة الطبع من جانب مؤلف پس از حمد یکہ تحریرش ندانم و بعد از نعتیکہ تقریرش نتوانم مدعا ایم اینکہ حکیکۂ خامہ ام یعنی فیروز نامہ ام را یا رب دستی بہ کہ در ہیچ تنگی اہل سخن زبردستی ہر دستش شاید و زبانیکہ بہمہ زبانی اصحاب این فن گوی سبقت بربایند بانیش را کہ عالیجناب فیروزی مآب **مرزا فیروز حسین خان بہادر** عالیشان است با این دستیکہ ہر دست بہ سویش دراز است و منتظم و مصلح و کار فرمایش را کہ لیاقت انتساب معدن لطف و

عطا منبع فیض و سخا مظهر فضل و کمال مصدر جود و نوال کریم الاخلاق عمیم الاشفاق اختر برج سخنوری گوهر درج
نکته پروری همشیر زادهٔ جناب فیروز حسین خان بهادر عالیمناقب تخلص طالب اعنی محمد اسمعیل خان صاحب دہلوی مد ظلہ است
توامان است بااین نر بانیکه هر دمان بر ستایش او باز است عمری کرامت کن که دستتش بدامن ابد دراز باشد و جاهی مرحمت
فرماکه زبانش سرمایه سرفرازی اهل نیاز باشد همانا این نامه دستور العملیست که فتح و نصرت را بکار آید و کارنامه
ایست که مردان کار را مطالعه اش جرئت افزاید اگر چه در کمترین زمان دستتش تا باختتام رسا است اما در
دستگاه سخن از همه بالا است و در چنین سرعت که ترجمه و تالیف و کتابت و طبعش هر روز از سر نو اتفاق میداشت
اگر هر روزش را نوروز خوانم بجا است و در چنین عیدا گر بکمال نشاط و فرط انبساط از زبان قلم و قلم زبانم لغزشی
بوقوع آید درین اتفاق بالاتفاق رواست و آنانکه ازین نشاط دستی و ازین اتفاق بهره ندارند اگر عذر من بشنوند عذرشان
شنید نی است و اگر دستی و زبانی برین بیزبانان سرا پا زبان دراز کنند همچون سر قلم دست و زبان شان بریدنیست

قطعهٔ تاریخ تالیف و طبع از مولف

چو شد این نامه طبع از حکم فیروز	که رشک از شوکتش جمشید و کی را
شریف اینک سنش هاتف بگفتا	جزاک الله فی الدارین خیرا
	۱۲۹۴

از جانب جعفر الحسینی تخلص حریف

این نامهٔ فیروز که در خواندن و دیدن	هر چشم و زبان لطف گزین فتح نصیب است
مطبوع چو شد گفت حریف این سن طبعش	چشم بد از و دور که تاریخ عجیب است
	۱۲۹۴

صحت نامہ فیروز نامۂ ترک یعنے خلاصۂ تاریخ روم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	اظہر الشمس	اظہر من الشمس	۴۳	۷	غرضکہ بعد موسی شہر	غرضکہ بعد موسی سنہ ۱۴۱۳ ہجری مین شہر
۵	۱۱	بھر لیکر	بھر کر	۴۸	۱۰	سنہ ۱۴۲۳ ع	سنہ ۱۴۲۳ ع
۸	۱۲	سیبیریا	قیصریہ	۴۹	۶	لوٹ لیکر	لوٹ کر
۹	۶	کراجید گی	قراجید گی	۴۹	۱۲	بے باگی	بے باکی
۱۱	۱۱	فراسہری	قراشہری	۵۴	۱۱	انجالیبس	اشنجاس
۱۲	۱	نکالدیکر	نکالکر	۵۶	۸	بے عزتی سے چلایا	بے عزتی سے نکالا
۱۲	۴	سلجوخی	سلجوقی	۶۶	۱۳	یہ کہا اور بایزید خان	یہہ کہا اور سنہ ۸۶۱ ہجری مین بایزید خان
۱۲	۱۰	بہ مجر	بہ مجرد	۶۰	۳	یورش کیا	یورش کی
۱۴	۸	فراحصار	قراحصار	۶۷	۱۲	کولان	کورن
۱۴	۸	سنہ ہجری سنہ ۱۳۰۳ ع	سنہ ہجری سنہ ۱۳۰۳ ع	۶۷	۱۲	سلطان	سلطان
۱۵	۱	کافنکی شہری	کافنگی شہری	۶۹	۱۰	نہر منجمد	نہر منجمد
۱۵	۹	برصہ	بروسہ	۷۰	۸	خزالارماق	قزالارماق
۱۸	۱	اقیصار	اقحصار	۷۱	۱۴	داڑہی مطلع صاف	داڑہی کا مطلع صاف
۱۸	۵	فنگی سہری	ینگی شہری	۷۵	۴	آہا ہی	آیا ہی
۱۹	۱	از نکمد	از نکمد نے	۷۷	۱۳	کرجستان	کردستان
۲۲	۱۵	فیزیرہ	جزیرہ	۷۸	۲	ملک سالک	ملک صالح
۲۳	۴	دربیان نصرت توامان	دربیان سلطنت	۷۹	۸	شہر خیرو	شہر قاہرہ
۲۳	۶	سال زینت	سال کی عمر مین زینت	۸۰	۴	وانہ	روانہ
۲۳	۵	سنہ ۶۶ ہجری	سنہ ۶۲ ہجری	۸۰	۹	سمھہ	سمجھہ
۲۵	۷	ایشیا	نیلیشیا	۸۳	۵	ترلی	ترکی
۲۶	۵	ہاجل	عاجل	۸۴	۱	للکی	ملکی
۲۸	۹	ادریونوپل	ادریہ نوپل	۸۴	۱۰	دیر	دیکر
۲۹	۱۲	ستر سال کی عمر مین	ستر سال کی عمر سنہ ۷۶۱ ہجری مین	۸۵	۵	حمام ہی	حمام ہی مین
۲۹	۲	داؤ گھاؤ	داؤ گھات	۸۷	۱۳	ویا نارخ کیا	ویانا رخ کیا
۳۰	۴	دراحوال سلطان	دربیان سلطنت	۸۷	۱۳	ترکیون	ترکون نے
۳۰	۵	برس کی عمر مین	برس کی عمر سنہ ۷۶۱ ہجری مین	۹۰	۹	شہروان الکا عزم کیا جب شہروان کا عزم کیا	شہروان کا عزم کیا
۳۱	۳	بنگیریہ	بلغار	۹۱	۱۴	خان خان	خان
۳۱	۵	فتنہ نے اٹھایا	فتنہ نے سر اٹھایا	۹۵	۳	بابل	بغداد
۳۳	۱	علی بادشاہ	علی پاشا	۹۵	۱۰	دیار ہبکر	دیار بکر
۳۵	۷	دوگھنٹون کے عرصے مین	دوگھنٹون کے عرصے سنہ ۹۱ ہجری مین	۹۶	۱۴	کرخاش	چرکس
۳۵	۱۴	بایزید خان اپنے	بایزید خان سنہ ۹۱۷ ہجری مین اپنے	۹۸	۱۰	اپر	پر
۳۵	۶	سرویہ	صرب	۱۰۲	۶	استرخان	حاجی ترخان
۳۵	۱۳	دربیان سلطان الغازی	دربیان سلطنت سلطان	۱۰۳	۳	بحر الخزن	بحر الخزران
۳۵	۹	غلیل	بکمان	۱۱۳	۲	کھو گئی	کھوئی گئے
۳۹	۱۴	سیرس	کی خرو	۱۱۴	۶	سکالی پاشا	جغالہ پاشا
۴۰	۵	اوسکے سالانہ	اوسکے ذمے سالانہ	۱۱۴	۹	مغزورون	مفرودون
۴۰	۹	کوتاتاریون	گوتاتاریون	۱۱۸	۲	پچیسوین روز اجل	پچیسوین روز سنہ ۱۰۱۲ ہجری مین اجل نے
۴۱	۸	دہ ذکر سلطنت	دربیان سلطنت	۱۲۰	۲	شہزادہ مراد پسر سلطان عثمان	شہزادہ مراد پسر سلطان احمد خان اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۱	۲	کچی نیک	کمینک
۱۳۶	۱۳	بھجوا ایا	بھجوائے
۱۳۶	۱۵	اکرمینیا	دشت قزاق
۱۳۷	۱۵	بحر یوکسین	بحر اسود
۱۴۰	۵	کارا مصطفی	قرا مصطفی
۱۴۰	۱۱	اُس مشورت کی	اوس سے مشورت کی
۱۴۷	۱۴	مفتی اسلام	شیخ الاسلام
۱۴۷	۱۴	اوسکے سلطان	اوسکے سلطان نے
۱۴۹	۱	محمد پاشاہ	محمد پاشا
۱۵۷	۳	کپرلی مصطفی پاشا	قوپرلی مصطفی پاشا
۱۵۸	۶	جبل ہمیشں	کوہ بلقان
۱۶۲	۶	سلطنت چانگر	سلطنت جانگر
۱۶۲	۱۰	فریڈراک	فریدرک
۱۷۵	۹	سرکردہ تاتاریان سلیم گیری خان	پسر سرکردہ تاتاریان سلیم گیری خان
۱۷۷	۱۰	سد راہ ہوا	سد راہ ہو
۱۸۲	۷	قرار پایا	قرار پایا
۱۸۳	۶	ہی کہ	یہی کہ
۱۸۳	۶	کوچ	کرج
۱۸۷	۱۴	پرچم سرخ	پرچم سرخ
۱۸۸	۱	اہالی نانٹی نگرد	اہالیان نانٹی نگرد
۱۸۸	۱	حاضر ہی	حاضر ہین
،،	۶	جائیو	جائیو
۱۸۹	۱	یہہ راز صلاح دی	زار کو یہہ صلاح دی
۱۸۹	۱۵	بدبن	بدین
۱۸۹	۱۵	فوج روس	فوج روس سے
۱۹۴	۱۳	سہ عسکر	سر عسکر
۱۹۴	۱۳	اہ	ماہ
۱۹۵	۱۲	نوجونان	نوجوانون
۱۹۶	۲	دشمن شکست	دشمن شکست پائین
۱۹۸	۱۲	منجانت	منجانب
۱۹۹	۳	سپہ سارترک	سپہ سالار ترک
۱۹۹	۹	زار ینہ آن	زار ینہ آن
۱۹۹	۱۲	تہرا تہا	ٹھہرا تھا
۱۹۹	۱۳	اسے روکا	سے روکا
۲۰۰	۱	حصور	حضور
۲۰۰	۴	دوسیون	روسیون
۲۰۲	۲	بزا شر	بڑا شر
۲۰۷	۱۳	گر محمد علی	مگر محمد علی
۲۲۴	۱	نیتنا لیس سال	تینتالیس سال سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۸	۴	کسنے تو کچھ	کسی نے تو کچھ
،،	۷	کسی اوہنین کے	کسی روسی کے
،،	۱۳	تائید کرآئے تھے	تائید کو آئے تھے
۲۳۰	۱۳	ٹھریا	ٹھہرا
،،	۱۵	قعال	قتال
۲۳۶	۱۱	نپولین خطاب	نپولین کو خطاب
۲۳۷	۱۰	بلس پانت	ہلس پانت
۲۴۱	۴	گرم کر رکھا	گرم کر رکھا تھا
۲۴۳	۱۱	اعانت مری	اعانت میری
۲۴۸	۵	دوس نے	روس نے
،،	۷	سرویہ حقوق	سرویہ کے حقوق
،،	۱۲	یونان خود مختار	یونان خود مختار
۲۵۱	۱۰	پاشائی اقرامین کچھ	پاشا ی اقوا کچھ
۲۵۷	۸	ہرگنبد حلقے ہین	ہرگنبد کے حلقے ہین
،،	،،	اور ہر نقش ونگار	اور پر نقش ونگار
۲۶۳	۵	برادر حقیقی سلطان	برادرزادہ حقیقی سلطان
۲۶۵	۹	رسد پاشا	اسد پاشا
۲۶۶	۹	نہ شنیدت دانند	نہ شنیدت مانند
۲۷۰	۱۳	سابے لشکر	ساری لشکر
۲۷۶	۷	کرجو راہ	کمرجو راہ
۲۷۹	۲	سلطانی جوق جوق	سلطانی پر جوق جوق
،،	۹	یہہ مار آیا	یہہ تار آیا
۲۸۰	۱	موقوف کری	موقوف کردی
۲۸۳	۹	یہہ معین ہوا	یہہ معلوم ہوا
۲۸۶	۱۵	درہ مسبہ	درہ شبکہ
۲۸۷	۳	پرہوین	پرہوی
۲۹۱	۱۳	روسیون قسمت	روسیون کی قسمت

تمت